U7588 3-12-09

Title – GULISTAN BEKHAZAN MAROOF BA NAGHMA-E-ANDLEEB

Creator – Qutb Uddin Batan

Publisher – Nawal Kishore (Lucknow).

Date – 1875

Pages – 296

Subject – Tazkira Shora – Urdu.

M.A.LIBRARY, A.M.U.
U7588

بعون صانع مکین و مکان و فضل خالق زمین و زمان

گلستان بیخزان

معروف بہ

نغمۂ عندلیب ۱۲۹۱

بمطبع نامی منشی نولکشور بطبع مزین مطبوع ہوئی

CHECKED-2008
۸۹۱۲۴۳۱۰۹
ب ۱۱ کی ج خ
۱۲۲۵
LIBRARY

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خامہ نے جب دیا جواب سوال — روبرو رکھکے گلشن بے خار
منصفان زمانہ کہنے لگے — ہے گلستان بخنداں مین بہار
بلبل فکر پھر تو اسے باطن — چہچہایا یہ کھول کر منقار
نام تاریخی اس شگوفہ کا — نغمۂ عندلیب کہہ اسے یار
۱۲۹۱

مطلع انوار انواع صنعت حسن مطلع تجلیات غزل کائنات حمد اوس شاعر یکتائی ہے جس نے بے مدد اوستاد بوقلمون مضامین بیت الغزل عالم مین بحسن حسن مقطع از مطلع تا مقطع ساتھ ایک فکر کن کے بیاض عدم سے لا کر قلم قدرت سے صفحۂ دیوان وجود پہ لکھین اور مضمون تازہ خلقت خلقت طبع نادرہ سے پیدا کر کے بیت آمد و رفت نقش مثمن ہشت بہشت مسدس ہفت طبقہ وسہ آب چشم قصیدہ سحر برابر لکھے ترکیب بند شام و ترجیع بند خواب و بیداری بحر طویل کہکشان ہر ایک کو ہر ایک کے موافق مسجع و مقفی و تضمین کیا پھر اس بحر سالم کو بحر ناپیدا کنار وجہ دعز و صف

دقوافی وحدت مین اس کثرت سے غرق بحر خفیف کر کے بغیر ناخدا سے عدد مانند
کشتی تباہی زدہ جو صورت ساحل مراد نہ دیکھے اسکی چشم کو باریک بین کیا پس ایسے
احکم الحاکمین کی صفت حمد بندۂ ناچیز سے کسی وضع ہیتوان نہین لہذا عنان بارگی
مدعا طرف عرصۂ نعت معطوف کیجئے جسکی حقیقت کا کچھ بیان نہین ہدیہ درود نامعدود
بروح پر فتوح خلاصۂ موجودات خاصۂ کائنات کیوان علم جبریل حشم یوسف شیم
موسی قلم عیسی دم ابراہیم ہمم یعقوب کرم ماہ عرب مہر عجم معدن فیض اتم مخزن جود پیہم
مطلع الانوار قدم جناب حضرت سرور عالم احمد مجتبی محمد مصطفی ابن عبد اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ واصحابہ وذریاتہ وسلم کہ تصنیف دیوان ہستی مخصوص جنکی ذات پاک کیواسطے
قادر مطلق نے کی اور اوراق پریشان نسخہ عالم کے صحاف توجہ آپکی نے رشتہ لطف
سے شیرازہ بندی بر حق کی اینجا سہ باطن تو ایک خشک مغز تنکا جنکے ذات پاک کے
ثنا وصفت خود موجد عالم آئینہ رو نما سے نیک و بد مجمل بے زنگ ازل و ابد یعنے
قرآن مجید مین فرماتا ہے پس تیرا کیا لب و لہجہ کہ میدان نعت مین سر کو قدم کر کے طے
منزل مقصود کرنیکو آتا ہے اور بھی عاجزی بجناب صحابہ کرام اور تابعین شیر الفین
اور عشرہ مبشرہ اور دوازدہ امام چہاردہ معصوم اور حضرت سید الشہدا اور جمیع
شہیدان دشت کربلا اور اہل بیت اطہار اور ازواج مطہرات رضوان اللہ تعالی علیہم
اجمعین کے شان مین لا اور تمہید تالیف کتاب مین مشغول ہو تاکہ تقریر سخن کو
نہ طول ہو چونکہ ساقی ازل نے سرشت اپنی خاک زمین میخانہ شعر اور آب آتشین
مضمون شرار آتش سخن ہوا سے شوق اس فن سے خمیر کی توسن صبا سے مخمور
بادۂ شوق اس شراب تند کا ہو کر اکثر بوتل بیاض کے مانند میخواران شائق بغل
مین لیکر پیر مغان میکدہ سخن جرعہ کش راوق مضامین نو و کہن جناب سید ولی محمد
نظیر کی مدامہم اثرہ ساغر چشم عنایت سے سرخوش صہبا سے نکات رنگین دل تھا
ہمیشہ فیض صحبت پیر مغان سے مست بادۂ دقائق متصل ہو تا در میخانہ محفل میخواران
رحیق سخن وہ جگہہ آراستہ ہوتی ہے اور ہر ایک شراب خوار فکر مضمون کی طبیعت

نشۂ رنگین سے پیراستہ ہوتی ہے ہر صبوحے کش مست دقائق صہبائے سخن بے بیت و لعل شیشہ راوق اشتیاق زیر بغل اس رند نے بھی ساتگین بادہ پیر مغان سے لیا دل عشق منزل کو مست راوق سخن کر دیا ساقیان خماری چشم مثل مرزا اعظم علی متخلص با اعظم اور سید گلزار علی متخلص با سیر اوستاد مسلم اور مرزا مہر صاحب جیسے بکرم اور ہر ایک محترم اک اک ساغر کو نشہ شراب فلک سے رشک خراب خم خانۂ خمار فرماتے ہین اس مدہوش خراب آباد مصطبۂ سخن کو بھی اوس دور و بادہ مین مدام مخموری دو آتشہ مضمون بناتے ہین اوس عالم بیخودی مین تذکرہ تذکرہ ہار رہتا جس مست کے دل مین جو آتا سو کہتا چنانچہ گلشن بیخار تالیف نواب مصطفی خان متخلص بشیفتہ جو اول سے آخر تک دیکھا تو معلوم ہوا کہ یہ حضرت ہین نوابی پر فریفتہ سبکو حقارت سے یاد کیا اپنی اوقات کو برباد کیا بجز سات شخصون کے ہر ایک کے نسبت عبارت ہجو آمیز ہے اور اسکے زبان کی چھری دور راست از دست و چشم بے آمد پر بہت تیز ہے

بزرگش نخوانند اہل خرد	کہ نام بزرگان بزشتی برد

اور عبارت تذکرہ کی وہ مثل کہ آدہا تیتر آدہا بٹیر تذکرہ اردو عبارت فارسی یہ اونکی اور اونکے اوستاد کے عقل کا پھیر اور وہ سات صاحب بہ تفصیل یہ جنکے سبب ذلیل یہ مرزا نوشہ متخلص با سد و غالب آشنای مومن خان متخلص بصاحب و مولوی محمد صدر الدین خان متخلص بآزردہ نواب مصطفی خان متخلص بشیفتہ مولف گلشن بیخار رنجو آشنا سے صاحب گلشن بیخار متخلص بنزاکت غلام علی خان متخلص بوحشت مومن خان متخلص بمومن جنکا انتخاب کرنے والا حکیم سید قطب الدین باطن پس جن صاحبونکا گمان احقر کے غلطی پر ہو گلشن بیخار کو ملاحظہ فرمائین راست دروغ واضح ہو جائیگا ایسی ایسی بے انصافیان جب نظر آئین تو عاصی حکیم سید قطب الدین متخلص بباطن نے کہ مرید مولانا و مرشدنا مولوی غلام نصیر الدین صاحب عرف میان کالی صاحب و قبلہ سلمہ اللہ تعالی جو

رونق بخش دار الخلافہ شاہجہان آباد مین تعلیم و تادیب یافتہ بزرگان خود اور
سید ولی محمد صاحب جو انکے اوستاد ہین ایک تذکرہ بجواب گلشن بیخار بعبارت
اردو زبان جمع کیا جسکا نام رکھا گلستان بیخزان موصی الیہ نے عبث اور بیجا
شوخیان اور کج خلقیان کین کہ وہ صرف از راہ کین ہین سب درست کین اور
ہر ایک کا حوالہ موقع پر دیتا گیا اور جو اکثر صاحب سخن مشہور تھے اور صاحب
گلشن بیخار از راہ تبحر اونکو چھوڑ گئے اونکی کیفیتین لکھین چونکہ الانسان مرکب
من الخطاء والنسیان مخبر صادق نے فرمایا ہے تو خدمت سیر کنندگان نسخہ
ہذا مین یہ کمترین ہدیہ گذارش لایا ہے کہ نظر حکم حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر
فرماکر عاصی کی سہو اور غلطی کو قلم الطاف سے درست فرماوین اور شمشیر زبان
طعن کو کہ جسکے زخم کا مرہم پیدا نہین بے نیام کام لاوین خداوندا بہ تصدق حضرت
سرور کائنات خاصہ خلاصہ موجودات رحمت عالمیان صفوت آدمیان احمد
مجتبی محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم و اصحاب ذی کرم اور جملہ نیک بختان
صافی خصلت اور بہترین خضر صورت اس نالائق کے گوہر کلام کو اپنے ابر نیسان
کرم بے پایان سے درۃ التاج بادشاہان سخن کر بلکہ گویون کو وہ ہدایت عنایت
فرما کہ اون کی عیب گوئی و درازجوئی کو قفل دہن کر آمین رب العالمین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(۱) احمد تخلص احمد بیگ نام گروہ قزلباش سے تھے حسن صبیح رکھتے تھے اور فن
سپہ گری مین جوہر ذاتی پائی چنانچہ اونکی تیغ زبان کی آبداری نے سپر کاغذ
پر یہ گل رنگین مثل گل زخم کھلائے

تیغ غضب سے ہاتھ مین جب تو نے تیغ کھینچ لی | نہ اوٹھ سکا تڑپ بسمل سے یہ زمین پکڑی

۲ احمد تخلص حافظ غلام احمد نام سرشت اونکی ملک پنجاب تھا اور کچھ حال واضح
نہوا ہان وہ حافظ کلام اللہ یہ شعر اونکے کلام سے خواہ نخواہ

گر یہی ہین بخت اپنے نارسا	اوسکے پانون تک رسائی ہوچکی

٣ آبرو تخلص نجم الدین نام مشہور بشاہ مبارک ستارۂ مولد سعد و نیک الکا آسمان
اولاد حضرت محمد غوث گوالیاری غفر اللہ تعالی ذنبہ پہ چمکا برج سکون دہلی
سراج الدین علیخان آرزو سے باوجود قرابت قریبہ استفادہ سخن پایا شاعر
قدیم ہین مزاج کے سلیم ہین اختر طبع بسرج تربیت لمعہ دکھاتا ہے شعشعہ فکر فلک
کاغذ کو مانند خورشید یون چمکاتا ہے گوہر سخن کو آپکے قلزم فکر سے آبرو نجم کلام
سپہر کاغذ پہ ہر رنگ کوکب ہو بہو

سر سے لگاکے پانون تلک دل ہوا ہون مین	یہان تک تو فن عشق مین کامل ہوا ہون مین
نہ ہووے لیکے دل وہ جب مشکین	اگر باور نہین تو مانگ دیکھو
نہین تارے یہ ہین گے شفق کی نقط	کسقدر صفحہ فلک سے ہے غلط
شور ہے اسکے اشکباری کا	ابر و چشم تر قیامت ہے

٤ افصح تخلص آغا حیدر علیخان نام لکھنؤ انکی سکونت کا مقام اکثر اوقات محفل
مشاعرہ مہاراجہ صاحب مین تشریف لاتے اور زادگان طبع عالی سے سامعین
کو مسرور فرماتے حال ترتیب دیوان معلوم نہوا چونکہ اور اشعار بہم نہ پہونچے
ناچار صرف دو شعر پر اکتفا کیا کہ ثبت ہو نذر خوانے یادگار روزگار رہے

درگذر ہو خدا ابتو مرے عصیان سے	بشریت سے خطا ہوتی بھی ہے انسان سے
نہ خریدار کا حصہ ہون نہ حق بائع کا	مین وہ دانا ہون جو گر جاسکے کف میزان سے

اصغر و امجد تخلص مولوی امجد علی خلف مولوی احمدی زیب جید دہلی مینو سواد
تھے اپنے فن کے اوستاد تھے افضل فضلا سے زبان صاحب دودمان مضمون
عمر عزیز کو بہ نخوشی صرف کیا زمانہ ماضی مین بحال نیک علم دین کا یاد حرف
حرف کیا حضرت سید عبد اللہ صاحب بغدادی کہ اخص خاصان اولاد حضرت
محبوب سبحانی قدس سرہ سے تھے خرقہ خلافت اونکے دست مبارک کہ پیرایہ
دیگر باقی عمر کو بیچ فقر کے بسر لیگئے صدہا قاصدون نے فیض انفاس متبرکہ سے

استفادہ کامل لیا احقر اونکے کلام سے مستفیض ہوا اور عجب لطف پایا بندیکے والد مرحوم سے بہت ربط تھا اونکا کلام اونکو اکثر ضبط تھا صاحب گلشن بیخار نے باوجود اس قرب کے یہ بعد اختیار کیا کہ ایک شعر ان حضرت کا براے نام لکھا معلوم نہین کہ یہ کیا بد بات اونکے طبیعت مین سمائی کہ اکثر شعرا کی اسطرح برائی تحریر فرمائی چنانچہ ہر ایک کا نشان موقع پر عرض کیا جائیگا اور پتا دیا جائیگا دیوان فارسی اونکے غرض یہ مسئلہ فقہ دیوان اردو سے بیان کیا اور انکے متانت کا امتحان کیا

خوب رویت کے آشنا ہین ہم	عاشق مظہر خدا ہین ہم
گر خودی ہم سے دور ہو جاوے	حقکی سوگند پھر خدا ہین ہم
شہادت کا ازبسکہ ہے شوق دلمین	تری تیغ کو دمبدم دیکھتے ہین
مسافران فنا کب جہان مین آتے ہین	مگر کہ خواب کی صورت کبھی دکھاتے ہین
یہ کسے پوچھیے کیسی ہے وہ سراے عدم	جہانکو قافلہ آصف چلے ہی جاتے ہین

آرام تخلص خیر اللہ خان نام خدنگ سار تھے عاشق جانباز تھے پیر سراسر بےجگر اور تمام عمر مانند زبان پیکان خشک کام رہے کبھی بشکل لب سوفار خندہ نکیا تو دہ چشم اونکا آماجگاہ ناوک قضا ہوا اور قد راست جو مثل تیر تھا صورت کمان خمیدہ ہو کر گوشہ تربت مین چلہ نشین رہا یہ نشانہ شست طبع اونکے سے تو دہ کاغذ پر لگا

جیتے جی رکھتا تو غبار اے رشک گلشن چھوڑ دے	خاک عاشق پہ چھڑکتا کیون ہو دامن چھوڑ دے

آرام تخلص راے پریم ناتھ نام قوم کھتری ہنگام تحقیق اور کسی حال سے آگاہی نہوی ایسا فرمایا جو لکھنے مین آیا

خون آنکھون سے نکلتا ہی رہا	دل کا فوارہ اوچھلتا ہی رہا
کیون دل آزاری کرے آرام کی	ایک مجنون تھا سو چلتا ہی رہا

آزاد تخلص شیخ امیر الدین نام شاگرد غلام علی عشرت بریلوی طائران مضامین کے

دام فلک مین یون گرفتاری کی

بن ترے سیر چمن کو نگئے ہم ورنہ ۔۔۔ خندہ گل نے ہمین خوب رولایا ہوتا

آزاد تخلص میر فقیر اللہ متقدمین مین ہین اور آدمی بہت ذہین ہین قید دنیا سے
آزاد مرد ذی استعداد

سب صنعتین جہان کی آزاد ہمکو آئین ۔۔۔ پرجس سے یار ملتا ایسا ہنر نہ آیا

آزاد تخلص لالہ رام سنگہ نام ایک شخص سے کہ بعد حصول علم لابدی قرص
چشم روشنائی نظر سے نظری ہوا یہ دشک حسرت چشم مایوس اونکی سے ٹپکا
تا زندگی نابینا جیسے غلامان طبع زاد یون آزاد کیجیے

انہون پیارے ترے طرز تکلم اور ہی ۔۔۔ طور چشمک اور ہی وضع تبسم اور ہی

آشوب تخلص میر امداد علی نام فرزند میر روشن علی فردیع لا کلام از اہل دہلی
اصلاح پذیر میر نظام الدین ممنون شدہ انکی منت کا ممنون ہون مولف
اندازہ کلام مثل اوستاد مین فتنہ دہر مردکیا د
شخص متین ہین سخن بفصاحت قرین ہین

ناوک غم سے چھنا یہان تک تن اس ناکام کا ۔۔۔ استخوان پہ میری دھوکا ہے ہما کو دام کا
گنہ کے بوجھ سے محشر تلک پہونچ نہ سکے ۔۔۔ ایسی پردہ رہا ہم گناہ گارون کا
پاس الودگی دامن قاتل نہ کیا ۔۔۔ کسقدر ذوق طپیدن سے پشیمان ہون مین
دل کہین دیدہ کہین صبر کہین تاب کہین ۔۔۔ ہاے کتنا شب ہجران مین پریشان ہون مین
ہے شوق زخم یارب کس خنجر آزما کا ۔۔۔ لب ہاے زخم دل پر غوغا ہے مرحبا کا
یہ دیدہ و دل او سپر مائل میرے دونون ہین ۔۔۔ دشمن میرے دونون ہین قاتل میرے دونون ہین

آشفتہ تخلص عظیم الدین خان نام عرف بھورے خان انجام اصلاح پذیر میر محمد علی
مائل اول عجب مرد شیدا وارستہ و آشفتہ دل طبیعت اونکی شوق شغل کسب
باطن پر مائل شاغل و شب بیدار و زندہ دل قصہ عشق سید برات شاہجہان آبادی
انکے شاعر فکر کی اوستادی

نبی کو خاطر اصحاب کیون نہو منظور | کہ زیب و زینت محفل ہی چار یارون سے
ہے جلا اوس آئینہ رخسار کی گرد ظہور | منصفی ہے حسن کی عاشق سے زیبائی ہوئی
عین بیرنگی ہے آشفتہ بہ رنگ مختلف | آفت جان اوس گل رعنا کی رعنائی ہوئی

ایمان تخلص شیر محمد خان نام سپاہان حیدرآباد سے ہین ایسا سُنا ہے کہ وہ بانکے شعرا کے اوستاد سے ہین جبکہ ناقوس آہ اونکے سے ایسی نوا آئی تو برہمن شوق سخن کا کیونکہ ایمان بجائے شعرا کا انکے سخن پہ ایمان ہے اونکے دین کا قائل ہر مسلمان ہے

روا ہے کون سے مشرب مین کہہ اے عشق نا منصف | دل پرویز خوش ہو خاطر فرہاد محزون ہو
ٹپک پڑتا ہے خون دل سے ایمان آنکھوں سے | مئے گلگون کا جسدم بزم مین ساغر چھلکتا ہے

اوباش تخلص شیخ امیر زمان صاحب رئیسان لکھنؤ سے تھے یان صاحب شاگرد غلام ہمدانی مصحفی یہ نظم انکی ثبت جریدہ کی

دل و دیدہ اپنے جو یار گئے سو وہ بحر غم مین پھنسا | ہیں حلقۂ چشم امید تھی سو وہ صاحب انکھین چور گئے

آشفتہ تخلص مرزا رضا قلی صحبت سکونت معلوم نہوئی تو ناچار کیونکر تلاش کرے کوئی غرض جوان با سوز و گداز بعلم طب ممتاز محفل مشاعرہ آراستہ کرتے زلف شاہد سخن پیراستہ کرتے مشق طبع انکے نے دست عنایت طور الشعرا جرأت سے گوشمالی پائی شعر انکا شستہ و رفتہ مضمون لاف و گزاف سے صاف صورت دکھائی طبع انکی اسطرح جنون افزا ہوئی جو سامعین کو وحشت پیدا ہوئی

جی تھا آنکھون مین یار تھا دل مین | یا ان تلک انتظار تھا دل مین
چہرہ کچھ اندنون غم پنہان سے زرد سا ہے | ظاہر مین کچھ مرض نہین پہ دل مین درد ہے
چلا ہے کعبہ کو آشفتہ پارسا بنکر | خدا جو شیخ بنے بٹھائے اوسے خراب کرے
مر گیا اک صنم پہ آشفتہ | موت ایسی خدا نصیب کرے

اویسی تخلص شاہ محی الدین نام صوفی زادگان بریلی مقام عنان سمند عزم کو طرف دکن معطوف کیا بسبب عدم تحقیق اور حال کا لکھنا ہنر نے موقوف کیا

باغ میں گلعذار ہو فصل بہار ہو نہو | میں ہوں وہاں غزل سرا بلبل زار ہو نہو

آشفتہ تخلص میر منور علی خلف سید علی نواز سادات رشید قدر بارہہ سے ممتاز مقام تولد دہلی علم طب میں مہارت اچھی اس علم کا فیض حکیم حیدر علیخان سے پایا یہ نسخہ مفرح واسطے فرحت خاطر مریضان شایق سخن ہاتھ آیا

پرسش حال نے پھر یاد دلائی اونکی | گور میں بھی پس مردن نہ کچھ آرام آیا
اجل تو نے کیا کیسا مجھے شرمندہ قاتل سے | تماشا تھا اوسے میرے تڑپنے کی اذیت کا
جو نامہ بر گیا وہ گیا اپنی جان سے | اب چین ہے رقیب کو ہم نامہ بر کریں
ہے وصل میں بھی فراق کا غم | ظاہر میں ہوں پاس پر جدا ہوں
ہے جلاد کی سادگی میں بھی شوخی | میرے خون دل کو حنا جانتا ہے
غش ہوگئے ہم آشفتہ تاب رخ جاناں سے | پوچھے گا قیامت میں دیوانوں سے کیا کوئی

انشا تخلص میر انشاء اللہ خانصاحب خلف میر ماشاء اللہ خانصاحب مولد مرشدآباد فیض خدمت سعادت علیخان سے آباد لفن شعر دستگاہ کمال تھی جودت و موزونی طبیعت بہر حال تھے متصر و سنگے قافیہ تنگ کرتے عجب عجب رنگ کرتے شوخی و تندی و طباعی ذہن کی سبب ہمنشینوں سے سبقت لیگئے انکے فکر سخن سے اہل سخن حسرت لیگئے ماشاء اللہ کیا مضمون ہے کہ اللہ کہکے ہر اک مفتون ہے

اوس سے خلوت کی گھڑی جاتی تو میں اللہ سے | واسطے دو دو گھڑی غش کبریائی مانگتا
جلوہ کہ تیرے مجھو تجلی کو غش آیا | لوگوں نے کہا حضرت موسی کو غش آیا
جسوقت وہ یوسف سے ہم آغوش تھا او سنتے | سنتے ہی تیرا نام زلیخا کو غش آیا
چلتے تھے حرم کو رہ میں ہوا اک صنم پہ عاشق | ہوا ثواب حاصل پہ ہوا عذاب الٹا
وفور نشہ سے انشا کو غش آیا ہے اے ساقی | شراب پرتگالی کی دی منہ پہ تڑپتے جا
جگر کی آگ بجھے جس سے جلد وہ شے لا | لگا کے برف میں ساقی صراحی مے لا
نزاکت اوس گل رعنا کی دیکھیو انشا | نسیم صبح جو چھو جائے رنگ ہو میلا
انگیا پہ سر وہی بوٹی ہر اک ستارہ جم گیا | کانپے عرش پر یں سارہ کا سارا جگیا

انجوری برف کے انشا کو بھیجی آپ نے
اسکے پہ سنتے ہین تو انشا تمہارا جسم گیا

بکھیر اے نکہت باد بہاری راہ لگ اپنی
تجھے اٹکھیلیان سوجھین ہین ہم بیزار بیٹھے ہین

گر یار مے پلائے تو کیونکہ نہ پیجیے
زاہد نہین ہین شیخ نہین کچھ ولی نہین

دلکو بھاگ کدہر یا تہ سے تیرے انشا
کوئی کھڑکی بھی تو اس گنبد بے در مین نہین

غصہ مین تیرے ہمنے عجب لطف دیکھا
اپنا عمدا اور بھی تقصیر کہین گے

رونے سے اپنے دلکی تپش گرد ہو گئی
دو چار بوند یون مین ہوا سرد ہو گئی

آصف تخلص وزیر الممالک نواب یحیی خان سید بہادر مخاطب بخطاب آصف الدولہ بہادر انکی ہمت اور کرم کا فسانہ حلقہ بگوش عالم ہے جنکا او ناخدو بنگار حاتم سے ہے بیان جود حد تحریر سے باہر سخاوت سے ہر ایک ممنون سراسر دریاے گوہر جوش فیض نیسان ابر باران پر چشمک زن رومال زر ریز انکا بھی واسطو انکا دامن محاسن اخلاق جود و سخا تحریر کرنا حوصلہ کلک سے باہر فن سخن پردازی سے شوق اکثر مدام سخن سنجونکو بصلہ بیکران ممتاز کرتے شعر اپنکے قدر شناس اور سخن فہمی پر ناز کرتے اوسکے عنصر لطیف کی یہ سخاوت یکدست سے جسکے آگے ابر گوہر بار کی ہمت بلند پست ہے

ملنے نہ ملنے کا تو وہ مختار آپ ہے
پر تمکو چاہیے کہ تکو وہ دلکی رہے

کیا نیند بھر کے سوئے کوئی اس سرا مین
جس مین کہ آنکھ پہرہ وار دلکی رہے

انجام تخلص عمدة الملک نواب امیر خان صاحب جو امیران حضرت ظل سبحانی فردوس آشیانی محمد شاہ بادشاہ ہین گروہ انجمن نازک خیالون مین بیچ ستارون کے ماہ ہین

نعش میری دیکھکر قاتل یون کہنے لگے
کچھ تو صورت نظر آئی ہے پہچانی ہوئی

ساتھ اپنے سر کے تھا انجام پاس تمکنت
شکر ہے تیرے مزار پر تیغ جلاد ہے ہم

آفتاب تخلص بہشت منزل ابو المظفر جلال الدین شاہ عالم بادشاہ وہ کیسے جیسے آسمان پر ستارون کے بیچ مین ماہ حقیقت اونکی ماننہ خورشید فلک جہان پر اظہر من الشمس کیونکہ نور ستارہ عنایت مثال ماہتاب تمام عالم پر

روشنی بخش بہرسو سخن و اہل سخن سے محبت کمال مہر سخن اوس صاحب جلال کا بے زوال یہ ذرہ خورشید فلک اوسکے سے آسمان کاغذ پہ چمکا یہ فرمان قضا جریان ناظم سخن کے نام جاری ہوا

آئے جو خواب مین بھی وہ یوسف لقا تو پھر | اے آفتاب دولت بیدار سمجھیے

آفرین تخلص شیخ قلندر بخش نام از سکنا ے سہارن پور او ر کشف حال انکے سے باوصف تلاش مجبور تھوڑا سا حال طبع سخن آفرین سے لکھا میری جرات کو دیکھیے کہ کہان سے لایا کہین سے لکھا

پہنچا چمن مین تو اب آفرین کہ جون غنچہ | لبو نمین اوسکے نہان ہی بہار خندۂ گل

انتظار تخلص لا اعلم شاہد مراد حال جلوہ نما ہوا ہر چند اوسکی تلاش مین کیا کیا ہوا دو شعر جو ہاتہ آتے ہین ثبت دفتر کیے جاتے ہین انکشاف کیفیت انتظار کا کہان تک منتظر رہون انسب کہ طول سخن مختصر کرون

جو ہین بہار گل کے قفس مین خبر گیی | بلبل بھی سنکے ایسی ہی تڑپی کہ مر گیی
کنج قفس مین جاکے بناتا ہون آشیان | سیر چمن کے دل سے ہوس اسقدر گیی

انیس تخلص امیر الدولہ نوازش خان میر نظام الدین ممنون سے شورہ سخن عیان مضمون سخن انکا ہر ایک نفیس ہوا شعر اسی مطارحات مین یون انیس ہوا

کشتی سے اپنے چرخ خبردار رہ کہ آج | روکے سرشک دیدۂ طوفان فشان نہین
پرکالۂ آتش تھا وہ رخسار انیس آہ | چہرہ جو غضبناک ہوا اور بھی چمکا

آفاق تخلص میر فرید الدین نام تلمیذ پدر یہ ثنا اللہ خان فراق زمرۂ موزونان مین شہرۂ آفاق

ہاتہ کا اوس کے خط لکھا لایا | تیرے قاصد مین ہاتھ کے صدقے

انور تخلص ولی محمد خان نام مذاق فارسی طرز کلام سے عیان گلخن فکر سوزان پرکالہ مضامین شرر افشان

ایسی جان بخش ہوا سیم گل کی آئی | قصہ پرواز مین ہین طائر تصویر کے پر

آگاہ تخلص میر حسن علی نام گلشن بیخار سے ظاہر ہوا کہ قصہ پردازان شاہی مین شاہ تھے بسبب ذہانت و طباعی بہت فنون مین صاحب دستگاہ تھے داستان زادگان طبع افسانہ خواب شایقین سخن افسانہ سخن براہ صاحب شوق مستحسن

ہان تیغ کھینچ اے بت نازک مزاج تو ‖ مرنے کو آج یہ بھی گنہگار گرم ہے

امانت تخلص امانت راے نام مولد و منشا نا معلوم الاقامت پذیر ہی دہلی مفہوم نقد سخن اس طرح امانت رکھا صراف فکر سخن کا فائق ہوا

تشریف یان نہ لاؤ پر نامہ بر تو بھیجو ‖ مت لو خبر ہماری اپنی خبر تو بھیجو

آگاہ تخلص لا اعلم طرز کلام سے ثابت ہے کہ مذاق سخن پر طبیعت ملتفت ہے فکر سخن ناگاہ ذکر مضمون سے آگاہ

باتین بنا بنا کے نہ کیجے نباہ کی ‖ منہ دیکھو اپنا سیکھو ابھی رسم چاہ کی

اعمی تخلص روشن بیگ نام برادر خورد حمید الدولہ ادب یافتہ نصیر سخن الکا غلطی سعنی تخلص کو نظیر

جی دہڑ کتا تھا کہ چھونچین نہ آجامی لچک ‖ ہاتھ سے چھوڑ دیا مین نے تر اجبان کے ہاتھ

اثل تخلص میر عبد الجلیل نام سادات دہلی کے دلیل نام خارج سے ظاہر ہوا کہ اوستاد کو ظاہر نہ یکھا باطن مین استفادہ حاصل کیا یہی ایک مطلع مشہور تر عام و خاص پایا وہی میرے لکھنے کو بھی ہاتھ آیا سخن کے نشے مین اثل ہین اس یل کو کیا کیا بل ہین

زلف سے چہرہ پہ یا جنجال سے ‖ جنبش ابرو سے یا بھو نچال ہے

امجد تخلص مولوی امجد نام بجز اسکے اور حال نہ کہلا تو خامہ عاجی کا دم بند ہوا اور سب پردہ ڈھنکا

جسکھڑی آپکو دیکھون ہون مین جون قطرہ اشک ‖ اپنی نظرون سے بھی امجد مین گرا جاتا ہون

اثر تخلص حسین علی خان نام نور چشم مرزا حیدر بیگ خوش کلام سر ادب کا آگے

شیخ امام بخش ناسخ کے جسکا پایا جب ایسے متانت کا مرتبہ پایا صاحب گلشن بیخار آپ کہتے ہین کہ یہ اشعار اونکے شہرت تمام رکھتے ہین جسکا ذکر اپنی زبان پر خاص و عام رکھتے ہین اس غزل مین جو شعر اچھے تھے وہ نہ لکھے اور پھر اکثر لکھتے ہین کہ ہم انصاف سے نہین گذرتے اور کسیکو بیجا نہین کہا واہ واکیا خوب فرمایا فعل یہ قول یہ کہنا اور ایسا کرنا احقر نے اس حال کو دیکھکر اکثر مقامات مین اونکی منصفی اور بے منصفی کو گلستان بیخزان مین مقابلہ کیا اب اہل انصاف چشم منصفی سے اونکی منصفی اور بے منصفی کو غور فرماوین مشار الیہ نے کیسا بجا دلہ کیا یہ دو شعر گلشن بیخار سے لکھے پر خامہ نے بڑی تکرار سے لکھے

بسکہ ورد آنکھوں پہ نام اوس تابان کا ہم — بنگیا آخر مرے تسبیح کا جو دانہ تھا
سنکے غل شب تا در زندان وا کر پھر گیا — سیئون زنجیر خواب بخت کا افسانہ تھا

بخدا ئے لایزال بندہ کسی سے کد اور کاوش نہین رکھتا کون کہتا ہے کہ انصاف میرے سخن سے تراوش نہین رکھتا اب جا ئے غور ہے کہ اچھے اشعار کا یہ طور ہے

رات بھر مجھکو خیال عارض جانانہ تھا — آفتاب روز محشر یان چراغ خانہ تھا
ہر ستون بعد از مرگ بھی سوز غم جانانہ تھا — شمع تھا ہر استخوان میرا ہما پروانہ تھا
تھی ہماری خون کی پیاسی یار بن بزم شراب — چشم شیشہ اپنے نظر مین رات بھر پیمانہ تھا
درس وحشت تھا بیاض چشم آہو سے مجھے — گوشۂ صحرا ایام طفلی مین مکتب خانہ تھا
تھا شہر گ شب فرقت مین یہ سامان عیش — سینہ کوبی خلق کی شادیکا نوبت خانہ تھا

اثر تخلص سید محمد میر نام برادر حقیقی حضرت خضر شعر الخواجہ میر درد جو اپنے عالم مین یکتا دو چند فرد کار دنیا سے دست بستہ دل سوے عقبی کشادہ بہت دن گذرے کہ جہان گذران سے گذرے دیوان انکا نظر کمترین مین کہان سے گذرے چند شعر فیض ایک رفیق سے حاصل ہوئے وہی اس دفتر مین داخل ہوئے

مر تو چلے کہان تلک اب در گذر کرین — یا ہم نہین اس آہ مین یا آسمان نہین
اور تو کوئی نہین دام و قفس دامنگیر — تنگ آیا ہون فقط دلکی گرفتاری سے

احسان تخلص لالا علم دریان لکھنؤ سے تھے اکثر طبیعت انکی مرثیہ گوئی پر مائل ہوتی ہے مگر شعر کبھی بتحریک احباب سے مصروف ہوتی عرصہ دراز سے یہ مطلع انکا بیاض والد ماجد مرحوم میں مرقوم تھا باقی حال سے بندہ بناچاری محروم تھا

مجنون کو اپنے لیلی کا محمل عزیز ہے	تو ہے ہمارے دل میں ہمیں دل عزیز ہے

آنانی تخلص میر انانی نام ساکن دہلی فکر انکی یون معلوم ہوئی

اثر ہو سنگ میں کیا کیونکہ انکو رام کرین	جو سنگ دل ہو تو پیارے سے اپنے کام کرین

احسان تخلص حافظ عبد الرحمن نام شاعر عالی مقام چہرہ آرای شاہد سخن شانہ کش طرح مضمون شکن درشکن طبع دقیقہ سنج بہ صنعت تجنیس رعایت شعر نہایت نکتہ رس باوجود پیرانہ سرشت صنایع بدایع شعر میں جوان ہوش صاحب خلق نیک طبع نازک خیال دُر مضمون سے صدف فکر بالا مال انکے شاعر فکر کا احسان ہے جسکا ایسا بیان ہے

گلے سے لگتی ہی جنکے گلے تھے بھول گئے	وگرنہ یاد تھیں مجھکو شکایتیں کیا کیا
ہے وہ مرید آبلہ پائے عاشقان	پانی پہ کیونکہ ٹھہرے ہے بستر حباب کا
دو دستے میں جدا ہوں وس ہو کے ہی احسان	اک سوط حکا صدمہ اس بیان میں دیکھا
فائدہ تم جو مجھے تیغ میں یار آئے نظر	ہے نہ یار اسکے سخن ورنہ بیار اسکے نظر
مجھکو مت ٹھکراؤ بس چلیے سنبھل کر دیکھکر	چال سب چلتے ہین لیکن دیدہ و دیدہ دیکھکر
گر دل احسان غم معشوق دے صد آفرین	پیر و مرشد واہ یہ بدعت خدا کے گھر کے پاس
ہوا ہے غم سے میرا زرد جسم زار دریغ	بنت پھولی ہے لیکن نہیں ہے یار دریغ
نہ جسکو تاب ہے فرقت میں کیا کرون احسان	نہ چین دیتی ہے جان میرا اضطرار دریغ
چین تجھکو بھی نہو مجھکو ستانے والے	تو بھی ٹھنڈا نہ رہے جیکے جلانے والے
آشنا کیسے ہین یہ بیہین یہ دیدہ و دل	ہین یہی دیدہ و دل [illegible] والے

امین تخلص محمد اسمعیل نام پہلے وحشی تخلص تھا [illegible]

و شریف سے حریف و ظریف تھے

اپنی تو وہی عید ہے جس روز کہ ہمدم
مکھڑا نظر آ جاے لب بام کسی کا

امین تخلص خواجہ امین الدین نام از مردمان عظیم آباد مرد قانع و صابر و متدین و آزاد نقد سخن کے امین ہین مرد کامل ذہین ہین

مرتے ہین ہم تو اوسکے لب آبدار پر
گر آب زندگی ہو تو مارین ہین دہار پر

صبح گر صبح قیامت ہو تو کچھ پروا نہین
ہجر کی جب رات ایسی بیقراری مین کٹی

احسن تخلص مرزا احسن علی نام سرکار نواب آصف الدولہ بہادر مرحوم بزمرہ شعرا نوکر نخل طبع انکا آبیاری عنایت سجدہ گاہ شعرا سے باور رہتے ہین کہ مرشد شعرا سے بھی فروغ پایا بلبل طبع انکا چمن کاغذ مین یون چہچہایا

حسن پہ اسنے ہر اک مہ پارہ گرم لاف تھا
گہر سے وہ خورشید رو نکلا تو مطلع صاف تھا

سجدہ گہ ہے خاک احسن بتو سارے خلق کی
دی تھی اس نے جان کسکے حسرت پابوس پر

امین تخلص میر محمد امین نام وطن شہر بنارس سخن مین ایسی دست رس

دل سے کہدو کہ آہ سرد کے ساتھ
ٹھنڈی ٹھنڈی چلے تو چل نکلے

احسن تخلص احسن اللہ خان نام جہان آبادی قریب لاہوری دروازہ مسجد سرہندی مین رہتے تھے ایام شباب مین روبرو محراب ابرو کسی بت کے حق سجدہ قضا ادا کیا جا نماز کو مرگ چھالا قرار دیکر اذان سے بانگ ناقوس ملا کر آخرکار زنگ کفر آئینہ دل سے جدا کیا زنار وار عنصر فکر انکا طرف مشرب سخن یون ایمان لایا اور توبہ گناہ سے کر کے مسلمانی پر جان لایا

اوسکی گلی مین احسن شب چوری چوری جانا
یہ چال ڈھال تیری خانہ خراب کیا ہے

امیر تخلص لا اعلم ایک شخص ہین دہلی کی عجز و آدمیت کی عادت ہے شاہ نصیر کی ادن پر عنایت ہے امیر مزاج انکا فقیر پرور ہے اونکی سخن کا یہ بیان سرآمد ہے

ایسی تشنہ گلو پر بہی چھرا دیکھیو قاتل
بے آب کہین خنجر بران نہوا ہو

اختر تخلص مرزا جواد علی نام از گروہ قزلباش میر حسن صاحب مثنوی سے اونکو

ہے

ملی شاباش شاہد طبع انکا بستر کاغذ پر یون جلوہ نما ہوا آئینہ کاغذ مین جمال
محبوب سخن اس شکل دا ہوا

بزم مین اوسکے جو شب چاند کا نذکور چلا | اوسکے محفل سے وہین وہ بستہ سفر دہ چلا

امیر تخلص امیر الدولہ ظفر جنگ بہادر چھوٹے بہائی نواب آصف الدولہ مرحوم
کے بہادر پہلے اوج عہد غلام قادر خان نے شہر دہلی مین مجلس مشاعرہ کرتے
تھے اور کلام شعرا بشوق دل کان دہرتے تھے

پاس و غم و آرزو جمع یہ سب چیز ہے | بل سبب ترا جو صلہ دل ہی عجب چیز ہے

اختر تخلص میر اکبر علی نام روشن ستارہ کان سر بہ ہی سے فن آتشبازی سا خت
آتشبازی مین لگہا ہے بو قلمون صفحہ آسمان کا غذ پر یا غنچہ پیہ وین کھلاتے
پہلجہڑی مصرعہ موزون کے ہبائی طبع سے سرکے طبیعت کو شعلہ مضامین
یون بہلاتے ماہ مزاج انکے نے خورشید لطف قلندر بخش جرات سے کسب ضیا کیا
ستارۂ فکر انکا فلک کاغذ پر اس طرح چمکا قلم غنچہ طبع سے اسطرح گل پہولے
جنسے تماشائی کا جی ایسا خوش ہوا غم بہولے

تماشے کی ہے جا اگر کانسے جو لخت جگر نکلا | عجب یہ نخل ہے جسمین کہ شکل گل ثمر نکلا

الفت تخلص لالہ منگل سین نام کایتھون عظیم آباد سے ہین مشرف دہلی تھے
اصلاح سخن مین شاگرد قلندر بخش جرات جیسے استاد سے ہین عاشق طبع
معشوق سخن ہیں یون الفت کرتا ہے اور معشوق سخن عاشق طبع ہوا اسطرح محبت کرتا ہے

ہر قدم پر پاؤن تلک آنے مین سو سونا ہے | کیونکہ جانے لگے شام و سحر دو چار کی

ارمان تخلص جگہ بند جعفر علی حسرت از مشاہیر دیار مشرق اور ارمان دل
یون سبیل حسرت

تا سر بالین اوسے آنا قیامت شاق ہے | یہ دل بیمار جسکا ہے سرین مشتاق ہے

الم تخلص محمد علی نام تعلیم پذیر شیخ ابراہیم ذوق شاگردین اور سکو سخن گو
غم و الم اوٹھانے کا شوق

نتھا تحمل اگر اوسکے ناز کا تو پھر / الم فریفتہ کیون ایسے نازنین کے ہوئے

اسعد تخلص مرزا اسعد بخت نبیرۂ حضرت شاہ عالم طبع سعید اونکی یون خوبی پرداز و خیر خواہ عالم

تو اسعد غضب ہے کہ ہاتھون سے تیرے / نہ تسبیح چھوٹے نہ زنار چھوٹے +

الہام تخلص شیخ شرف الدین نام لکھنوی سنا ہے کہ فکر فارسی انکی خوب تھی سخن مین عالم غیب طبع سے یون الہام ہوا زمرۂ شعرا مین انکا نام مشہور عام ہوا

ارے بیکسی تیرے قربان ہوون / برے وقت مین ایک تو رہ گئی
نگہ وہ دشنہ کہ طعنہ کٹار پہ مارے / مژہ وہ تیز کہ خنجر کو دھار پہ مارے

اسد تخلص میر امانی نام بیشۂ دہلی انکے قدم کی برکت سے آباد تھا کہتے ہین کہ خاصہ سجدہ گاہ شعرا انکا اوستاد تھا بسفر لکھنؤ وہان قطاع الطریق سے کسی نے شکار کرکے منزل اول پونہچایا افسوس کہ اسد پنجۂ اسد قضا مین پھنس کر بیشۂ عدم کی سیر کو گیا غضنفر مزاج انکا نیستان کاغذ مین یون نعرا ہوا کہ دلونکا طائر ہوش پران ہوا

بزم بتان ہو جام ہو خلوت ہو پھر تو بس / کافر ہون گر وہان مین خدا کا بھی ڈر کرون
جون تون اسد کو لائے تھے اوسکے گلی سے ہم / خانہ خراب راہ مین آکر مچل گیا

اکبر تخلص اکبر خان نام چھوٹے بھائی نواب محمد مصطفی خان صاحب تذکرہ گلشن بیخار کی کتاب مذکور سے واضح ہوا کہ عرصۂ قریب سے انکو چرچے شعر و اشعار کے مومن خان انکے اوستاد ہین جنکو بہت کمال یاد ہین

سوچے حضرت ناصح کوئی تدبیر وصال / حیف چارہ نکرے آپ سا دانا دل کا
جنون عشق کا درمان نہو کسی سے کبھی / کچھ علاج کرے جا کے چارہ گر اپنا
قتل کیا اسنے اکبر کو چھپایا گھر مین + / بارے اوسنے مجھے جانے نہ دیا اور کہین
ہون صید دام دیدہ مین صیاد در گذر / غفلت مین وہم ہے کہ فریب کمین نہو

دوش فلک پہ دیکھکہ نعش شہید عشق | حوروں کو یہ گمان ہے کہ عرش بریں چلو
کہتے تو ہیں رہے جو خفا ہو تو خوش رہو | آئے تھے طلب سے کہ رخصت کیا چلے

اسیر تخلص لا اعلم ہر چند بہت ادھر ڈھونڈھا اور پریشانی اوٹھائی پر بال برابر نشان پریشان حال کی جمع بات نہ آئی

ہم اوس بیمہ رو کی ہجر میں یوں زیست کرتے ہیں | کہ سکتے کیسی حالت ہے نہ جیتے ہیں نہ مرتے ہیں

اسلام تخلص شیخ الاسلام نام ساکن قصبہ سہارنپور مذہب فرقہ شعرا ہیں انکا یہ آئین و دستور

ظلم ظالم کا پس مرگ بھی رہتا ہے بجا | ہیں یہ بازوے عقاب اب جو بیٹھے تیر کے پر

اشفاق تخلص لا اعلم اور کچھ حال و رسم مکشوف نہوا دوسرا بیان کسی طرح معروف نہوا مرد نصرانی اصل انکی اہل فرنگ تولد بمقام ہند باقی حال میں عقل دنگ مردگان مضمون کو نفس عیسوی سے یوں جلاتے ہیں ہونٹ ہلا کر صاحب مسیحائی جتاتے ہیں

خط کا یہ جواب آیا جو لکھا کبھی پھر خط | کر ڈالونگا ایکدم میں تیرے انگے ٹکڑے

اشرف تخلص محمد اشرف نام خلف امام الدین ساکن کاندھلہ سخن کو اوسنے اسطرح استفادہ

آتش دل سے ہوا ہے یہ مجھے ڈر پیدا | کہ مرے سینہ میں ہووے نہ سمندر پیدا

اظہر تخلص غلام محی الدین نام شاگرد غلام حسین سروری نہ شناخت کلام ہیں انکو نہایت بہتری

رکھتے ہی مرگیا جان کو مضطر تپش دل | دکھلائے گی ہنگامۂ محشر تپش دل

اعظم تخلص اعظم خان نام دہلی والوں سے ہمدم ہر شیخ فکر انکا طرف گلزار سخن اس بروش اعظم

اسی مضمون سے معلوم اوسکی سرد مہری | جو اوسنے لکھکے نامہ کاغذ کشمیری پر لکھا
ملا دل از بس لبیو فقیں شان لکھتے ہیں ہم | شمع آسا قبض نہ استخوان لکھتے ہیں ہم

افسوس تخلص میر شیر علی نام خلف میر مظفر خان لاکلام بسر کار انگریزی کتب فارسی کا ترجمہ بزبان اردو کرتے اور اپنی زندگی کے دن اسطرح بھرتے

قفس سے چھٹنے کی امید ہے نہین افسوس ۔۔۔ حصول کیا ہے جو مژدہ بہار کا پہونچا

کچھ بات تم سے کہہ نہین سکتے ہین حیف ۔۔۔ مدت مین تم ملے ہو تو غیرونکے گھر ملے

اختر تخلص لا اعلم ہر و شریف آفتاب مزاج انکا مشرقستان سخن کا سیارہ تھا اونکے چرخ طبع پہ مضمون کا چمکتا ہر ستارہ تھا کوکب مضمون آسمان کاغذ پہ یون چمکتا ہے نجم سخن صحن فلک پہ اسطرح دمکتا ہے

پیچھے بھی ہٹ ہوئی دلسے کہ ہر چند لیکن ۔۔۔ نہ تیرے کوچے سے ہرگز قدم اوٹھا میرا

آزاد تخلص شیخ اسد اللہ نام شاگرد مولوی کرامت علی شہیدی ذو الاحترام ہر روز گار پیشہ طبیعت گو مضمون سخن کا سدا اندیشہ

کسطرح باندھون کمر موئی میانکی عشق مین ۔۔۔ نقد ہستی توشۂ راہ عدم ہوجائے گا

کوثر سے ابھی جاکے مرا سلسلہ ملجائے ۔۔۔ ہات آئین جو نقش سم دلدل کے پیالے

شمع سان داغ دل آزاد روشن ہوگیا ۔۔۔ جو بدن مین خون تھا وہ جای روغن ہوگیا

ارشاد تخلص انور علی نام اور حال کچھ روشن نہوا طبع منور اونکے نے رخ شاہد مضمون یون چمکایا

خنجر سے دیکھ نہین ہو رسم پھیر کر دیکھنا ۔۔۔ قتل کرکے منہ نہ دکھلایا بہت اچھا کیا

اوستاد تخلص شیخ محمد بخش نام متوطن بریلی طفل سخن نے انکے طبع کا شاگرد ہوکر ابھی قاعدے سے بسم اللہ کی

تصویر مین ہو جو کیونکر کھنچے وہ ٹھیک نقشہ مین ۔۔۔ شبیہ یار کھنچائی کمر بگڑی دہن بگڑا

اسیر تخلص میر مظفر علی نام خدمت ناظرین گلستان سخندان مین محرر التماس کرتا ہے کہ انکے سلسلہ سخن کا شور ہر گوش عالم قیاس کرتا ہے صاحب گلشن بیخار انکی طرف سے پنبہ غفلت در گوش انکے شراب سخن کی کیفیت سے بیہوش ایسے اوستادان مسلم الثبوت کی صفت مین لب وا نہین کرتے توفی الحقیقت

یہ صاحب اپنے حقین اچھا گمان کرتے چونکہ یہ کمترین طبیعت اپنی کدورت سے پاک رکھتا ہے اور ایسے نامضمون کی دور سے تاک رکھتا ہے لہذا حتی الوسع تک ذکر کے ہر ایک صاحب کا حال عرض کرتا ہے اور عرض کرنے کو اپنے پر واجب کیا بلکہ فرض کرتا ہے طائر مضمون انکے دام فکر مین یون اسیر ہوئے پابند سلسلۂ اعتقاد پذیر ہوئے

دل چاک چاک ابروے خمدار نے کیا
کعبہ کو کربلا تری تلوار نے کیا

تارے بنے ستارے گری جتنے کفش سے
رستے کو کہکشان ترے رفتار نے کیا

پتھر کے پھول مرقد فرہاد پہ چڑھے
روشن چراغ لالہ کہسار نے کیا

اعجاز چشم یار نے مردے جلا دیے
کار مسیح مردم بیمار نے کیا +

حاکم علی سے مہر کو رجعت ہوئی اسیر
شق القمر جو احمد مختار نے کیا

اعظم تخلص مرزا اعظم علی نام از ارشد تلامذہ خواجہ حیدر علی آتش متوطن آلہ آباد محلہ صدر مین بعہدۂ محرری ممتاز ہین عرصہ دراز ہوا کہ عاصی کو بھی اونکے خادمون کے خدمت مین بعقیدۂ صدق و بدرجہ احسن نیاز ہے سن شریف قریب شصت سال لاغر تن کشیدہ قامت خوش حال فکر انکی ابرار خوش ہمیشہ بمحفل مشاعرات تشریف لاتے ہین اور اشعار طبع زاد و طرح سے گوش سامعین کو مسرت اندوز فرماتے ہین اکثر شایقین بصیغہ شاگردی مستفیض ہین اور اونکے بہت سے شاگرد رشید ہین

کہا کہ گرمی بھی ہوتی ہے وصل مین جانی
یہ بند باندھ کے اونکی قبا اوتاری رات

بڑی رفیق تھی لوگونکا اعتبار نہین روح
رفیق یہ نہوئی قبر کے فشار مین روح

غبار ہے میرا صحرا مین کوچۂ یار مین روح
نہ ہے قرار مین لاشہ نہ ہے مزار مین روح

سینکڑون لالہ رخون نے بھی جلایا مجھکو
سکہ و داغ ملے ہین مجھے جیسا ہوکر

خاموشی دیوانہ ہے لنگر سے باہر
آواز بھی ہوتی نہین زنجیر سے باہر

اعظم جو خاک ہو تو نجف الہ مرا اسباب +
یا تو نجف کی خاک ہو یا کربلا کی خاک

جھونکے نسیم مصر کے کنعان تلک گئے	بوئے گل مراد سے کوچہ مہک گئے
عشق نے بعد فنا بھی مجھے نعمت دی ہے	ہڈیوں نے مرے کتّون کو حلاوت دی ہے
اسکو لازم ہے کہ صدمہ ہو نسے بچاؤ انسان	روح کچھ دم نہین ڈالی ہے امانت دی ہے
سمجھ جہان مین خاطر نازک ضرور ہے	بچ کر چلا کرے ہے مری کشتی حباب سے

آرام تخلص لالہ لکھمن لال نام احقر العباد کا بھی کام ہے یہ خوف آتا ہے کہ غلط لکھہ فرمانے والے ایسا ارشاد کرینگے کہ یہ ہر بار ایسی گفتگو کیے جاتا ہے جبکہ سب یاد کرینگے صاحب گلشن بیخار ترقیم فرماتے ہین اپنا حسن تو کیا بلکہ قبح جتاتے ہین از کایتھان دہلی ست مرد زیرکے بوده این بیت از و ناچار نوشته شد الخ اس ناچار نوشته شد کو غور فرمانا چاہیے اور کس کس پہلو کی کروٹین بدلنا چاہیے انھون نے کیون جبر اختیار کیا خواہ نخواہ اپنی طبیعت کو ناچار کیا کسی کے برا لکھنے سے کیا فائدہ مگر انکا دیکھا یہی فائدہ

ہمدم ہون مجھسے یہ کہتے ہو نہ تو یار سے مل	اسکو سمجھاؤ ذرا یہ کہ نہ اغیار سے مل

آزردہ تخلص مولوی محمد صدر الدین خان نام خامۂ عاصی نے با وصف دو زبانی انکی صفت مین قاصر ہو کر مختصری پر اکتفا کیا وہ بڑا تیز ہوش دانا و عاقل و ہوشیار و دوربین ہے میرے نزدیک اوس عاقبت اندیش نے اچھا کیا آغاز زبان نیکی خوبیونکا انکی ذات مقدس پر تمام ہوا صاحب گلشن بیخار کا کلام ہرچند مشہور خاص و عام ہوا لیکن انکی صفت کا نہ انجام ہوا اونکو کیا اپنی پختہ مغزی پر خیال خام ہوا تمام تذکرہ مین ان صاحب سے زیادہ کسی کی تعریف نہین لکھی سب بجا اور مرتبہ درست خیر یہ ان ہی سچی فکر آزردہ مضامین شایستہ سے شائقین کو دلشاد کرتی ہے اور بزم کاغذ مین سامعین کے روبرو دیون ارشاد کرتی ہے

گو اسیری مین ہون پر مثل اسیر تصویر	نے مجھے قید نہ پروا ہے رہائی مجھکو
الجھنے کو بلا ہین آپ ہی کچھ خیر ہے صاحب	لگایا ہات کس نے آپ کے زلف پریشان کو

تیرے مجروح کے سینہ مین کچھ گرمی سی باقی ہے	وہین بس ہو گیا ٹھنڈا جو کھینچا تیرے پیکانکو
اوس شوخ سے مرلوا بہت سہل ہی ہوتی	گر ہم بھی سبک حرکت نا اہل سے ہوتے

مولویصاحب مضارع امر کن مین مصدر ایسے افعال کا ہونا شعرا سے ماضی و حال کو مجہول جاننا استقبال اپنے رسم کا معروف کرنا اپنے کلمہ کو سبکے فعل سی اپنے ضمیر مین مستقبل سمجھنا اور فعل جدید کا فاعل ہونا کیا لازم ہے کہ متکلم کو موضوع ومتعدی کہنا مضمون غائب کو حاضر پوچھنا نفی کو اثبات بغیر اسبات ثبوت کہنا مشتق کو مطلق دیکھنا فتح کو نصب اور نصب کو فتح کسرہ کو جمع رفع کو تشدید یہ فتح ادغام کو جزم سکون کو جر وقف کو مفتوح مضموم کو مکسور مکسور کو مفتوح کہکر پیش آنا اور پھر اپنے تئین دائرہ عقل سے خارج نہ گنا اور ساکن کو متحرک متحرک کو ساکن بولنا اور عالم متبحر کہلانا اور اس لن ترانی سے ساکن ہونا زبردستی سی کلام کو زیر وزبر کرنا سبحان اللہ اس نالائق نے نہ صرف صرف مین اپنی عمر کسی نحو سے صرف کی نہ دریافت معنی حال و استقبال حرف بحرف کی نہ بحث نفی و اثبات کا ثبوت جانی نہ تکرار مصدر و اشتقاق کی کیفیت پہچانی لیکن بانی ذی علمون کے گوش گذار ہے کہ لفظ صحیح حرکت برقرار ہے متحرک نہ ساکن ہر شہر و دہر و اما اور مولوی صاحب باوصف علم و فضل کیا غلط لفظ فرماتے ہین باین فضیلت و بکوت کیا کلمہ لغو زبان پر لاتے ہین ع گر ہم بھی سبک حرکت نا اہل سی ہوتے تو تصریح ساکن اس مصرعہ مین ناموزون بند ہا اگر یہ کہیے کہ اساتذۂ قدیم سے کسی نے لکھا تو اونکے عہد کے بہت بول چال فی زمانا متروک ہے اور اون لفظون کو سب چاہتے مین اب بھی لکھین تو چوک ہے اور اوس وقت مین وہ لفظ فصیح ہے تو اس زمانے مین قبیح ہین جو قبیح ہین لیں اونکے نزدیک اب بھی فصیح ہین اور اگر یہ نہین سمجھے تو اس لفظ پر خصوصیت سمجھا ہے اور الفاظ مثل ملک اور تنک اور تئین اور ستی پر بھی نیت چاہیے یہ کیا حرکت ہے کہ متحرک کو تو ساکن لکھین اور لفظونکو ترک کرین اگر ... مصرعہ سے ع خطا سے

بزرگان گرفتن خطا ست؛ لیکن خطا اگر راست آید تاہم لاف خطا نہ کہ راست نہ آوے تو بھی اوسے خطا نہیں صاف خطا اگرچہ فارسی مین کسی شاعر نے ساکن لکھا ہو یا برسبے لکھا اور بن لکھا تو وہ برہان قاطع نہین ہوتا گو جو لکھا ہوا نہین ہوتا مگر غیاث اللغات مین ملا فوقی کا شعر پایا سو وہ بدین عبارت ہاتھ آیا اور سبے پایا حرکت بفتح اول وثانی وثالث نہ بسکون ثانی چنانچہ مشہور است لیکن بعضی اوستادان نوشتہ اند مگر بہتر نیست ملا فوقی گوید

زبس خوش حرکت وشیرین ادا بود ... کہ گر بید او تیرے خوشنما بود +

الخ پس بہرحال ثابت ہوا کہ لفظ حرکت متحرک ہے ساکن نہین اسپر بھی صاحب تذکرہ ڈھٹھائی سے صاحب باطن نہین اب شعراے زمانہ حال کے شعر واسطے برہان کی عرض کرتا ہون اونکا لکھنا اپنے اوپر فرض کرتا ہون شعر لقا از گلشن بہار جسکے بمقابلہ یکہ یکہ تکرار کیا خط اوسے لکھیے حرکت ہاتھ سے کم ہے ... خامہ بھی مرے ہاتھ مین انگشت ششم ہے

شیخ امام بخش ناسخ مرحوم فرماتے ہین اور لفظ صحیح زبان پر لاتے ہین

یہ جسم زار بحرکت پیرہن مین ہے ... سب مجکو جانتے ہین کہ مردہ کفن مین ہے

لیکن جو صاحب بہت علم رکھتے ہین اونکو بہ علم اسلئے کہ ہم بڑے عالم ہین او تقریر زبان سے ہر ایک کو قائل کر دینگے خود سمجھ ہو جائینگے جا بیجا لفظ پہ خیال نہین ہوتا اور بندہ بے علم محض یہ بات خیال مین آئی خدا جانے غلط یا صحیح ہے کچھ اعتراض نہین کیا ایک بات عرض کی ہے اس سے کچھ کمال نہین ہوتا احسن تخلص اسم بامسمی ہمعصر آبرو صاحب گلشن بہار کو شاید شبہ واقع ہوا جبھی یہ گفتگو اس بیت کو مشتہر کیا یہ آبرو یا ظرافت اونکی ہے یا در حقیقت درست ہے لیکن اسکے شوخی مزاج سے معلوم ہوتا ہے کہ تقریر انکی اس چالاکی مین سست ہے اسکی نسبت یہ فقرہ تحریر کرتے ہین حق و ناحق برا کہنے پر مرتے ہین چون از صاحب ترجمہ شعر سے آخر کہ لیاقتے داشتہ باشد در نظر نبود ناچار ثبت گشتہ الخ طرز تحریر اس عبارت سے ذات شریف کی شوخی معلوم ہوئی

اور گفتگو انصاف سے صاف معدوم ہوئی یہ جو انکے باب مین لکھتے ہین یا چار
ثبت گشتہ تو انکا سررشتہ مزاج خواہ نخواہ سے برگشتہ یہ بھلا کون سی آدمیت
ہے ایک بھلے آدمی کو زبردستی برا مشہور کرنا کیا نیت ہے یہ بات دانائی
سے باہر ہے بدگوئی نادانی سراسر ہے نہ الحق معترض کو لیاقت و فہمید تمیز
قابل گفت و شنید نہین بلکہ انکے اوستاد پر کلام ہے جنکی اصلاح اسمین
تمام ہے آنکھین بند کر لین منہ کھول دیا جو بھلا برا منہ مین آیا سو بول دیا
بہرحال وہ شعر یہ ہے جو مطبوع کہ و مہ ہے

نازک بدن پر اپنے کرتے ہو تم جو غرّہ | سو کس نے تمکو پھولون سا بنایا

افسر تخلص غلام اشرف نام مرثیہ گو شاگرد مصحفی انکے مقدمہ کی اور کیفیت
اظہار نہوئی

جب دیکھے ہے مہ داغ سیہ اپنی جبین پر | آتا ہے اوسے رشک ترے روے حسین پر

الفت تخلص لا اعلم مظفر نگری عاشق مزاج الفت شعار سخن مین طبع عاشق
انکی تاراج

ہمیشہ کہتے تھے الفت کو لوگ زشت نصیب | سو آج کوچے مین تیرے ہوا بہشت نصیب

اثیر تخلص نواب علی محمد خان شاگرد قیام الدین خان قائم فکر شعر کی کرتے
اور فوج مضمون سے الفت دائم

اوس شکار انداز سے لگ کر کوئی چھٹتی ہے آنکھ | کیون نہ سوے تھا منہ وقت رم نخچیر کا

امین تخلص امین الدین خان نام ایسا فرماتے ہین اور شائقین کو شوق
سخن دلاتے ہین

کون آتا ہے یہ کسکے پانون کی آواز ہے | ہر صداے پا مین جسکے سو طرح کا ناز ہے

آغائی تخلص لا اعلم دہلوی ایسا کہتے ہین اور ہم ایسے سخنون پر خوش رہتے ہین

کیسے یہ خار مژگان دلمین کھٹک رہے ہین | جو چشم سے اوسکے قطرے ٹپک رہے ہین

احقر تخلص لا اعلم سوا اسکے احقر واقف نہین حال انکا نہ کہا نہ سنا ہے

اس دشت پر سموم کو جاتا ہو رنگ سے — سفر کمیت کلک ہین چرہ ستم کی راہ سے

افسوس تخلص لا اعلم افسوس اور حال نہ کہلا ورنہ مین کہتا جیسا سنتا

صبا جسکے زلفونمین آبند ہ گئی — اوسیکی جہان مین ہوا بند ہ گئی

انصاف تخلص عبد الرحمن خان نام مرد جوان و صالح و خوش کلام ساکن فخر دہلی بسرکار مہاراجہ کاشی ممتاز ہین ہمارے بھی ہمدم نواز ہین اور بدام محافل مشاعرات مین غزلیات سے سامعین کو مسرور فرماتے ہین اکثر مشاعرات مین بلا تکلف تشریف لاتے ہین قلم و زبان باطن فی الحقیقت اوصاف کرتا ہے منصف طبع اونکا محاکمہ کا ندہین معرکہ شعر کا اسطرح انصاف کرتا ہے

پہنچے ہو ہی ہین رزق مقدر کو وہیا ہین — انصاف سے ہمارے توکل کو دیکہنا
وہ چہیڑ کر کبھی کہتے ہین مجھسے اے انصاف — کہو گذرتی ہے کسطرح اب تمہاری راتین
درد فرقت آہ و غم جوش جنون عریان تنی — یہ بلا اسباب ہم کو عالم اسباب سے
یار جانی محرم اسرار دل صاحب جمال — خط لکھا اوس نے مروت کو کئی القاب سے
دشمن جان ہو گیا انصاف جسدم دل دیا — پہر بہلا رکہئے توقع کیا کسی احباب سے

اشہر تخلص میر گلزار علی نام جناب خلیفہ صاحب والا احتشام گلبرگ تر ہادی شعر انخل طبع سنے یہ آبیاری توجہ والد ماجد شادابی پائی گلدستہ سخن نے بہ نسیم الطاف قبلہ گاہی صاحب اپنے کے تر و تازگی دکھائی انکے گلہاے طبع کی خوشبو سے رشک نخجستہ سیارہ انکا مشام معطر ہوا اور گلستان ابیات مشک افشان نے دماغ گلکشتگان کا اپنے نکہت سے معنبر کیا مصرعہ سنبل پیچیدہ اسیر طرۂ تابدار مصرعہ برجستہ اونکا گل بنفشہ لبستہ وارستہ سلسلۂ شعر سکے پیوستہ گلدستہ مقفا ہین شیشی الفس بہ بلبل تصویر نغمہ سرا شاخسار مضمون رنگین سے غنچہ گل خندہ نما شعر آب و تاب مضمون شستہ سے گلوے تشنہ مشتاقان سیراب شمیم گل سخن کے رنگ سے گل تازہ آب آب خرمن دیوان عطر آگین انبار سخن مشک تضمین برق کلام نے ہستی دشمن کا کہلیان جلایا شرارہ بیان نے

خس و خاشاک اعدا کو پھونکا ترشح ابر رحمت خیالات نے نو بادہ ہاے نخلستان
کلمات کو عروج نشو و نما دلایا اور بارش قطرات توجہات نے چمن نشینان حکایات
کو رنگ نمو دکھلایا کدیور چمنستان خوبی نے تشنک ہاے مصارع کج طبعان کو داس
اصلاح سے درو کیا باغبان بہتری نے روشہاے ابیات ناقصہ کو گل صفائی
لطف سے ہموار بنا دیا نضرت و خضرت اس دوحۂ گلشن خوبی کی سمجھکر زبین چمن
زبان ہر برگ سے سہ و سبدم انبتہ اللہ نباتاً حسناً کہتے ہوئے اور آب پاشی
سحاب طبع کی دیکھکر بلبل نغمہ سنج ترانۂ کل شئے حی من الماء مین مشغول رہتی
ہی درخت سخن راقم آثم کا فیض شگفتگی گلہاے تلطف ہادی شعرا حضرت
نظیر سے بارور ہوا اگل مراد کلام احقر کا نسیم الطاف اونکے سے شاخ مصارع
پہ برنگ بوقلمون ثمر پہ لایا نخل ابیات ناقصہ اپنا دست صنعت باغبان طبع
اُنکے سے پیوند ہوا اور ہر نظارہ گی باغ سخن نے اُنکے سلسلہ کلام مین سراسر
دل شوریدہ کو پابند کیا ملاحظہ فرمانے والون گلستان بیخزان اور گلشن بیخار کی
خدمت مین کمترین کی گذارش ہے کیونکہ سب بزرگون کی اس خورد پر نوازش
ہے کہ سن شریف جناب خلیفہ صاحب سید گلزار علی متخلص باسیر کا تخمیناً قریب
چہل و پنجسال کے ہے اور تالیف تذکرہ گلشن بیخار نزدیک اس حال کے ہے
اور عرصہ بست و پنجسال سے کم و بیش فکر شعر فرماتے ہین اور مضامین نادر زبان
پر لاتے ہین عرصہ سولہ برس کا ہوا کہ مہاراجہ بلونت سنگہ بہادر والی کاشی
بشوق اتم مجلس مشاعرہ آراستہ فرماتے ہین اور بہت شعرا اوس بزم مین
تشریف لاتے ہین تو یہ مشاعرہ کا شہرہ بسبب صادر و وارد گوش زد عالم ہوا
مگر صاحب گلشن بیخار کا گوش ہوش تذکرہ جمع کرنیکے وقت اصم ہوا نہ راجہ
صاحب کی فکر کا ذکر ہے نہ خلیفہ صاحب مذکور کی فکر ہے مقام انصاف ہے
کہ مؤلف تذکرہ کو ہر دل عزیز ہونا چاہیے اور ہر کسیکا داغ غیبت آب کرم د ہونا
مناسب ہے کہ جسکا ذکر کرے بخیر کرے نہ کہ آنصاحب کیطرح ہر ایک سے

بیر کرے اگر تالیف کنندہ منعم سے تو اوسکو ہنگام عزم بالجزم اس امر کے بالاے طاق نسیان رکھے اور مانند اس کترین کے عاجز ہی کو کام فرماکر ہر صاحب کے ذکر کو بزم دل مین پنہان رکھے باطنا طول گوئی کو مختصر کر مبادا صاحب گلشن بیخار اور اونکے اوستاد وہمبزم ہونکو یہ خیال ہو کہ اپنے اوستاد زادہ کی کی تعریف کی ہمراہ ہمارے خوردہ بینی کرتا ہے ہان ہان اونکی تعریف کی عبارت مین زبان خامہ سحر طراز سے نکتہ چینی کرتا ہے الغرض یہ گلہاے تازہ گلچین فکر عاصی نے شاخ شجر مضامین سخن جناب سے سبد کاغذ مین بہری اور لخلخۂ غالیہ ساے عنبر آساے مضامین معطر کے مغفلیان صاحب عصمت کے روبرو دہرے طائران مضامین عرش پرواز اسیر سلسلہ سخن سحر طراز

جو پھول کہ گلزار مین اوترا تری تن کا — گلگونہ ہوا عارض گلہاے چمن کا
ثبوت ہی اپنا او جلے مین کا صفاے دست تیغ زن کا — نہ عضو مٹی ہوا بدن کا نہ تار میلا ہوا کفن کا
کبھی تو شیرین تو چھپ چھپا کر بہار الله بھی لکھہ اگر — غضب ہی پتھر سی جوش کھاکر لہو ابلتا ہی کوہکن کا
دل ترا سینہ ترا سر ترا سامان ترا — پاس عاشق کی جو ہی سب ہی مری جان ترا
یہ کیا کہ پہنا خار سے اور گل کو دیکھنا — جب صلح کل سے ٹہری تو پہر کل کو دیکھنا
مکتب سے اوٹھے قیس بھی لیلی تری ہمراہ — اوسکو بھی سکھادے تو پڑہانا کوئی ایسا
طلسم آتش غم سے کیا یہان پیدا — دہان زخم سے ہونی لگا دہوان پیدا
بات بھی پنجۂ مریم کے مقابل ہوتا — ید بیضا تھا ہتھیلی مین اگر تل ہوتا
گل گر دہو مری مین جو تن ہوتے تو ایسا — غنچے کو ہنسی آئے دہن ہوتے تو ایسا
سنکے مین افسانۂ غمگین دنیا سو گیا — سچ عالم قصہ خوان نے راحت جان کر دیا
آواز سے چٹکی کے ترے بیٹھے مین مردے — کیونکر لب عیسی کا اثر ہاتھ مین آیا
بزم مین سوز و گداز اونسے درست ہی ز — شمع کو روتے نہ پروانیکو جلتے دیکھا
باغبان صیاد و گلچین خار اور خوف خزان — مین ہزار اندوہ وحشت استخوان عندلیب
بے چشم کیون ہین رشک زبان بزد دہان شمع — یہ راز پوچھیے جو ہو گویا زبان شمع

کیا سید ہی سی زلفونکی لکھون شعر اسیر آب
پیچ مین لایا ترے زلف رسا کا مضمون
مشکل ہے پھر ہری نہین ہو سکتا اسیر آہ
ساقی کا کیا میٹھا ہے
یا علی بخت سیہ کو مرے روشن کردہ
دنیا مین لسانکی اور آنسو کی قدر برابر ہے
سنی ایک کی بھی نہ پیر فلک نے
عجب کچھ تفرقہ ہی شعر آب و گلمین پھرتا ہون
مجھے بیہ ست پانی مین بھی گردش ہے زمین دوتا
تیرگی دلکی زیادہ ہوئی پیری مین اسیر
شمع سان بزم مین یاری ہوئی تن مین ہون
داغ نو دلمین ہو سارے چرخ کہن چھوٹا سا
مجھے رعشہ تو ہے چنچل مصور سے کھنچے کیونکر
گلشن مین جو ہے آمد ایام بہار ہی
جلا دیے صیاد کا احوال ہنو چھو
مین ہڈیون کا لیگیا اک ڈھیر لحد مین
تیر رکھا جو اشکون نے عصائے لغلی کو
کس کس نہ تھمتن کی لگی پیٹھ زمین سے
داغ ایسا چاہیے کہ قیامت تلک رہے
گوشہ گزین بھی مجھسا کوئی ناتوان نہو
افسردہ دل جو ہوے تو شور و فغان نہو
آنکھون مین اسکو رکھیے کہ دامن مین پاؤ
دل آئینہ سے صاف ہے یا دل سے آئینہ

اٹکے ہی کہین دل نہ او لجھتی ہی کہین طبع
دل سے اندھیر کیا باندھا بلبل کا مضمون
جو رقفس تنگ ترین کس سے کہو نہین
کڑوا پیالہ پیجے کیون ++
تمکو شمع حرم لم یزلی کہتے ہین +
خاکمین ملتے جاتی ہین آنکھو نسے گر جاتی ہین
ہزارون ہین فریاد کرتے گئے ہین
مجھے ڈھونڈھو ہے دل مین جستجو دلمین پھرتا ہون
برنگ جام ہاتھون ہاتھ اس محفل مین پھرتا ہون
چاندنی کوٹھے پہ چھٹکی ہی اندھیر اگھر مین
جب کوئی آگ لگا دے مجھے روشن مین ہون
ہے بڑا لطف جو گھر مین ہو چمن چھوٹا سا
مری تصویر پیری مین تری تصویر طفلی مین
بیتاب ہین مرغان گرفتار قفس مین
اڈے کی جگہ رکھی ہے تلوار قفس مین
کہان لحد بھی نہو سے سیر لحد مین
شاخون مین جیسے دن کے لگی بیر لحد مین
کیا کیا نہ زیر پست ہوئے زیر لحد مین
درد ایسا چاہیے کہ درمان سی دور ہو
سر کھینچے قلم تو میرا خون رو دان شہو +
ہٹی کو لاکھ طرح جلائین دھوان نہو
طفل سرشک لاکھ برس مین جوان نہو
سینہ سے دل لگایئے اور سل سے آئینہ

ایک گردو فاختہ کی یہ پھبتی سے کہے آسیر
دل مین اندھیر ہے زلفون کا خیال آنے سے
بال ہو جائین نہ کیونکر مرے تن مین کانٹے
سرخروئی ہے جو رنگین ہون حنا مین آبلے
خار پیاسا ایک چھوڑینگے نہ تن مین آبلے
ہر برگ شجر آرہ ہے بہر یدِ گل چین
اشک یان چشم مین غم دل مین ہے جان ہاتھ مین ہے
خنجر خون فشان ہے جو قاتل مین نہین
غصہ بھی آئے تو بیجا نہ سخن سرزد ہو
سر دینا ہے مقدور اگر زر کا نہین ہے
کس نیند چڑھا پھرتا ہے ہوشیار ہو غافل
قسمت مری کھلی ہے رستہ رسا کھلے
مال رہجائے کسی پاس نہ دولت رہجائے
تن مین ہوا جو ہے کوئی دم کی بند ہی ہوئی
توشہ مسافران عدم کو ضرور ہے
کس طرح سے پردے مین چاہی سب جسم
جسکو تو جام دے ساقی وہی ہو وے جمشید
رخ جو اپنا سبھی کو دکھادون ترا کاٹے انگلی
کفن یہ سبز ہے برگ تر طوبیٰ سے اسیر

تھی سرو پہ جو فاختہ بالا سے فاختہ
رات بھر دیو نکلتے ہین پری جانے سے
آبلون کے لیے لازم ہین بدن مین کانٹے
پہ وہ رہجائے جو بندہ جائین قبا مین آبلے
ہین پکھالین پانی کے دیوانہ پن مین آبلے
ہر مرغ چمن سیف زبان ابکی ہوا سے ہے
اپنے قاتل کی بہار اور خزان ہاتھ مین ہے
راحت جان شہادت طلبان ہاتھ مین ہے
جسکے کہنے مین ہے گویا وہ زبان ہاتھ مین ہے
مفلس کا جو دل ہے وہ تونگر کا نہین ہے
چھپلا کرایہ کا ہے یہ گھر کا نہین ہے
سب عقدے کھل گئے جو وہ بند قبا کھلے
یہ بڑی چیز ہے دنیا مین جو عزت رہجائے
گٹھری یہ غافلو ہے بہرم کی بند ہی ہوئی
تکیہ رہے کلیجہ پہ غم کی بند ہی ہوئی
وہ نازنین نہین جو نازنین دکھائی دے
جسکو تو خم مین بٹھا دے وہ فلاطون ہو جائے
زلف لیلیٰ کو سونگھا دون تری مجنون ہو جائے
دہن قبر نشانی در گلزار کی ہے

فصیح تخلص فصحائے کلام معجز نظام اصلح صلحائے فلک احتشام خواجہ حیدر علی نام
آتش تخلص از شعرائے کلام از مستثنا سے شعرائے لکھنو جن حضرت کی ایسی
فصیح گفتگو درویش صفت گوشہ عافیت مین رہتے ہین زمانے کے اونچ نیچ
و سبب سمجھتے ہین بعد یا پوسے ریاستے برتن خلق کے دل مین یون جیسے شیشہ مین

پیری مرد متین و مستحکم و دیرینہ فن شاعری مین سینہ اونکا سخن کا گنجینہ علم مین
یکہ زبان سخنوری مین ہمہ دان نیرو سے فکر سخن اسقدر رکھتے ہین کہ ترکیب بندش
سے کورۂ آتش رشک زہرہ ہوجاے قوت مشق و مضمون وہ مسیحا صفت ہے
کہ عین خزان مین دیکھا گویا طوطی تصویر ہوجاے صفحہ زمین پہ مصور طبع نے
ایسے نقاشی کی کہ شبیہ مضمون کو باوصف تصویر ہونیکے طاقت گفتگو ہوا و
شاخ فکر سے ایسے گل پھولے ہین کہ جنکی خوشبو سے دماغ رضوان معنبر ہو ہو ہو
معاصرین سے فی الحقیقت گوے سبقت لیگئے حاسد اونکے اپنے سینہ پہ داغ حسرت
لیگئے آتش محبت سخن انکی ہر ایک شائق کے کانون سینہ مین سوز و سازہ رکھتی
ہے جان عدو سے ناہنجار گلخن دیوان انکے سے مانند خس و خار جلنے کا نیا انداز
رکھتی ہے لیکن مارے ندامت کے پانی پانی اونکو وبال اپنی زندگانی اعتدال عناصر مین
آتش نے حرارت کو زیادہ لیا الا یہ ترکیب ضبط انکی ہے کہ سرکش ہونے نہ پایا انکو
اونکا آگے غلام ہمدانی مصحفی کے تہ کیا طوطی زبان خامہ نے یون چہچہہ کیا
کہ ہم بازاری کلام سے آتش افسردہ دلونکی بھڑکی جسکی حرارت سے زبان خامہ
تڑاکی کباب آتش خوار بیاز سند اخگر مضامین چنتا ہے جسکے رشک سے عدو ہنتا ہے

جام بھرتے بھرتے خالی شیشۂ دل ہوگیا — مجلس جمشید برہم ہو چکی قل ہوگیا
کافرون کو زلف کے زنار سے پھانسی ملے — مومنین کا مصحف رخسار سے قل ہوگیا
عدم سے بازگشت روح ہے ایکو زہستی سے — ارادہ بندہ رہا ہے مصر سے یوسف کو کنعان کا
تشبیہ کی دونون ترے گیسوے رسا کی — اوترا ہوا چلہ کھون ابرو کی کمان کا
تن سے بار سر آمادۂ سودا او ترا — شکلہ ہے خنجر قاتل کا تقاضا او ترا
حال مجنون تو نہین نوع دگر دیکھا کچھ — ساربان آج ہے کیون چہرۂ لیلے او ترا
گھڑی بھر جا کے کوے یار مین داغ دل ہو ہوا — کہ کپڑا جیسے مفلس نے کھڑے کھاٹ آگ کا بیتا
فریب حسن سے گبرو مسلمان کا چلن بگڑا — خدا کی یاد بھولا شیخ بت سے برہمن بگڑا
قبائے گل کو پھاڑا جب مرا گل پیرہن بگڑا — بن آئی کچھ نہ غنچون سے جو وہ غنچہ دہن بگڑا

نہیں ہو جو ہنسنا اسقدر زخم شہیدان کا
تکلف کیا جو کھوئے جان شیرین پھوڑ کر سر کو
کسی چشم سیہ کا جب ہوا ثابت ہیں دیوانہ
امانت کیطرح رکھا زمین نے روز محشر تک
اثر اکسیر کا ہمنے قدم سے تیرے پایا ہے
ارادہ ہیرے کھانے کا نہ اے زاغ و زغن کیجو
رگڑوایئں نہ مجھسے ایڑیان غربت میں جنت نے
وہ بدخو طفل اشک انجم ترین دیکھنا ایکدن
رہی نفرت ہمیشہ داغ عریانی کو چھاتی سے
لگے منہ بھی چڑھانے دیتے دیتے گالیان جتنا
آگیا مجھکو پسینہ جب کوئی ملزم ہوا
موسم گل میں بدن کو کپڑے پھاڑ کھائینگے
پیری میں بھی دل سے نہ مٹے داغ محبت
دوستی دشمن کی مژدہ ہے اجل کی خواب کا
جامۂ تن ہو گیا راہ عدم میں نذر گور
ساحل مقصود دیکھا میں نے جا کر گور میں
نو آسمان صفحۂ اول کے نو ورق +
کھر یار سے کھینچ کر ہوئی تلوار جدا
سبزہ بالائے ذقن دشمن ہے خلق اللہ کا
ہون وہ ابتر طفل جسکو جان کھونا سہل ہے
وہ دہن ہے چشمۂ شیرین تبسم موج ہے
زخم دل بھرتا ہے جلوہ چہرۂ پر نور کا
محفل عشرت میں خستہ خاطرون کو جا نہیں

ترے تلوار کا منہ کچھ نکچھ اے تیغ زن بگڑا
جو عزت تھی تو پھر خسرو سے ہوتا کوہکن بگڑا
تو مجھسے مست ہاتھی کیطرح جنگلی ہرن بگڑا
نہ اک مو کم ہوا اپنا نہ اک تار کفن بگڑا
جدا ہی خاک رہ ملکر بنانے میں بدن بگڑا
وہ کشتہ ہون جسے سونگھے سے کتو نکا بدن بگڑا
ہوا مسدود رستہ جادۂ راہ وطن بگڑا
گھروندہ سے کیطرح جسے گنبد چرخ کہن بگڑا
ہوا جب قطع جامہ پر بہار سے پیرہن بگڑا
زبان بگڑی تو بگڑی تھی خبر لیجے دہن بگڑا
خاک میں تن مل گیا جب سر کسیکا خم ہوا
دھجیان لینے کے قابل پیرہن ہو جائیگا
گل صبح کو بھی ہو نہ چراغ اپنے مکان کا
پہ پھر بتا غضب ہے گا دکو قصاب کا
لوچھ اوٹھایا تھا کہ گنگ کے لیئے اسباب کا
مژدہ بنا کشتئ تن کو مژدہ تھا پایاب کا
کو نہ اک دو ورقہ ہے اپنی کتاب کا
بے گناہ ہون سے کھڑے ہو نوین گنہگار جدا
رہروان کی موت ہے خس پوش ہونا چاہ کا
کنج مرقد ہے گھروندا میری بازیگاہ کا
وہ ذقن ہے چاہ خال اوسمین تو اہی چاہ کا
چاندنی میں یان اثر ہے مرہم کافور کا
تاک میں خوشہ نہ دیکھا زخم کے انگور کا

عالم منطق مصور ہے تری تصویر کا
چھوڑتا میرے گریبان کو نہین دست جنون
ہوگئی یار کے ہاتھون مین جو مہندی کالی
سودا ہوا ہے مرغ جنون کے شکار کا
گیسو نے قرب آئینہ روے یار سے
اوس ہماے حسن کا عنقا مقابل ہوگیا
چال سے ہے مجھ ناتوان کی مرغ بسمل کی تڑپ
صدا جرس کی ہے غنچون کے کھلنے سے آتی
ساحل سمجھتے ہین شہ دریاے عشق کو
الله ری صفائی بیان حدیث دوست
ساقی رہے شراب سے قصر فلک بھرا
صحرا مین جاکے لائے حرارے جو آبلے
پیچھے ہٹا نہ کوچۂ قاتل سے اپنا پانون
ہر سو تنگی راہ آگے عزیزان نکل گئے
اسیر ہونے کا الله رے شوق بلبل کو
شب فراق مین مجھکو سلانے آیا تھا
تصور ہر نفس ہے پیش چشم اوس وہی رخ کا
چمن کا عالم آتا ہے نظر گنج شہیدان کا
بہار اس دل کے داغون نے دکھائی چشم قاتل کو
چنی افشان جو پیشانی پہ اوسنے چاندنی چھٹکی
برہنہ آیا تھا یان عدم سے برہنہ یان سے گیا عدم کو
سمندر چشم تر باد مخالف آہ و نالہ ہے
لحد پہ یار آتا ہے مجھے شرمندہ کرنے کو

منہ کتاب قطبی ہے خط حاشیہ ہی میر کا
کیا یہ اسکو کسی محبوب کا دامن سمجھا
انگلیونکو مین زبان گل سوسن سمجھا
پھندا بنا رہا ہون گریبان کے تار کا
ڈانڈا ملا دیا ہے حلب سے تتار کا
حق جو کچھ تھا حق جو باطل تھا سو باطل ہوگیا
ہر قدم پہ ہے گمان یان رہ گیا وہان لیا
روانہ نکہت گل کا ہے کاروان ہوتا
طوفان ناخدا ہے ہمارے جہاز کا
دم بند ہے فصاحت اہل حجاز کا
شیشہ کیطرح مے سے میرا حلق تک بھرا
پانون نے اون مین پیس کے خار خسک بھرا
سر سے تڑپ کے چار قدم آگے دھڑ گیا
افسوس کاروان سے مین اپنے بچھڑ گیا
جگایا نالون سے صیاد کو جو خواب آیا
جگایا مین نے جو افسانہ گو کو خواب آیا
نگہبان برق کو ہے کیا ہی اپنے خرمن کا
قدم باد بہاری ہی ہے مری قاتل کے توسن کا
دہان زخم سینہ بن گیا دروازہ گلشن کا
ملی مسی تو آئینہ مین پھولا تختہ سوسن کا
نہ بو کا فور مین فرسنگی نہ داغ مجھکو لگا کفن کا
یقین ہے کوئی دم مین کشتی تن کی تباہی کا
نہ منہ دکھلانے کی جا ہے نہ موقع عذر خواہی کا

تختۂ تہمت فراق یار مین معراج ہے
پنو چھہ حال مرا چوب خشک صحرا ہون
واہ رے اندھیر پھر روشنی شہر مصر
دل وحشی کی بیتابی کریگی چاک سینہ کو
بھار عالم نیرنگ رکھتا ہے مزاج اپنا
صیاد نے تسلی بلبل کے و ا سطے
پروانون سے لڑایا ہے بلبل کو رات بھر
دریا مین غسل کے لئے اوترا جو دہ صنم
دیوانہ ہے کس چاند سے رخسار کا آتش
روز و شب ہنگامہ برپا ہی بیابان کو دو دو
دو سیہ کار ہون ظلمت کدہ دہر مین
کیا جوان مرد نکوا وجلایہ دفنی رکھو گا
چاک پیراہن ہر اک گل کا بعینہ زخم ہے
پھرتے ہین اس بہار مین مستونکے ساتھ ساتھ
کرینگے الہی صید ایکدن ہما تیغ قاتل کو
تباہی ہے سے لازم یاد حق اہل توکل کو
طفلی مین بھی شادی مشوش رہو ہے
نفس شقی بھی روح کے ہمراہ تن مین ہے
منزل مقصود کو الہ پہونچا دے ہین
ناقوس مین ہو آئی صدا اے ہو الغفور
نکلین جو اشک سے اثر آنکھون نے کیا عجب
پر بیزار دل سے کو چہ مین ہوئے ہین گردآلود
تدبیر سے تو کام نہ تقدیر کا ہوا

دحی آتا جانتا ہون موت کے پیغام کا
لگائے آگ مجھے کاروان روانہ ہوا
دیدۂ یعقوب سے نور نظر جاتا رہا
قفس کی تیلیان ٹوٹین گی یہ طائر اگر بھڑکا
جوانون مین جوان بوڑھون مین بوڑھا لڑکون مین لڑکا
کنج قفس مین حوض بھرا ہے گلاب کا
شمعون مین عطر یار نے ملکر گلاب کا
ناقوس مچھلیون نے بجایا حباب کا
زنجیر کے غل قہقہہ سے کبک دری کا
ہڈیون پر پیرے لڑتے ہین سگان کو دو دو
چاہتے دست کفن بھی مجھے تقدیر سفید
اوڑھ لے آپ تو چادر فلک پیر سفید
کھینچتا ہے تلوار کا یارب کہ میدان بہار
ساقی سبو کبطرح لیے جام دوش پہ
رگونکا جال یان پہیلا ہوا ہی اپنی گردن مین
خدا پہ چھوڑتا ہے ناخدا کشتی کو طوفان مین
چھٹی ملی جمعہ کو بھی ہفتہ کے غم سے
یوسف کے ساتھ گرگ بھی اس پیرہن مین ہے
وقت شب ہے ابر ہے صحرا ہے آفت خیز ہے
ہم بیکدسے گئے جو خدا سے ڈرے ہوئے
پیدا ہوئے ہین طفل ہزار دن مرے ہوئے
ہمارے پائون کو دہو دینگی جو یہان آ کے تھی
تکیہ خدا پہ مجھے دروازہ بھیڑ لیے

خوش حال ہین سٹاکے مجھے ہفت آسمان
یوسف کو کہاکے ہوگئے ہین شیر بھیڑیے

مجھ ناتوان کی خاک جو اوسمین ہوئی شریک
اوٹھ اوٹھ کے بیٹھ بیٹھ گئی گرد راہ کی

پوپار کی سنگھاکے صبانے اوڑائے ہوش
باد مراد نے مری کشتی تباہ کی

اباد تخلص لااعلم فکر ویران احقر اسکے حال سے آباد نہوئی گوکہ لکھنو ہی ہین زیادہ طبیعت شاد نہوئی

کوئی ثروت مین بھی ایام غربت ولسے جاتی تھی
نہ بھولا تخت پہ یوسف کو صدمہ چاہ کنعان کا

کیا عجب شوق اسیری ہین اگر منقار سے
بلبلین دامن پکڑلین دوڑکر صیاد کا

استشلی [?] تخلص مرزا غلام محی الدین نام صاحب عالم جنکا شاعری کا م ایسا ارشاد کرتے ہین سامعین کی طبیعت کو اپنے سخن سے یون شاد کرتے ہین

مجھکو وجہ نہین نغمہ مطرب پہ ہر موقوف
نکالی ہے مجھے نالہ نے ربط ورا کا

آئی نہ نیند ایک گھڑی بھی تمام رات
یکہ کشمکش رہی نفس سینہ کاہ کی

اعظم تخلص منشی میر اعظم علی نام کہ سابق میر منشی ... دہلی سے تھے وطن شریف خود دہلی مقام سے اکثر نظر عنایت نیاز مند پہ مبذول فرماتے ہین موزخی وعلم معما فہمی مین کمال دخل اور ایسا آپکا انداز کلام سے

پڑھیگا کون محشر مین مرے اعمال کا نامہ
سر شک ناامیدی ہے اگر ایسا ہی تر ہوگا

عرق وس چہرۂ رخشان پہ زلفون سے عیان ہے
شعاع برق مین جون ابر کو ہر بار ہو پیدا

شب فرقت کا ذرا حال تپش مجھسے نہ پوچھ
جو اوٹھا نالہ کہ از شعلہ کوہ طور تھا

اکرم تخلص محمد علی نام گو کہ پوری ایک بیت بہم پہونچی اچھی ہے نکی یہ ہی

صید اسکے شیون زنجیر سے معلوم ہوتا ہے
تڑپ کے رہ گیا شاید کوئی مجبوس زندان مین

احمد تخلص سید غلام محی الدین نام حیدرآبادی زانوے ادب پیش میان فیض راست کیا انکی تادیب نے انکی جہالت سخن کو برخاست کیا

ہے خاک سب زمین وزبان اوسکے روبرو
جس شخص کو کہ کوچۂ دلبر سے ہے خوشی

ادیب تخلص میان غلام محی الدین نام حیدرآبادی میان فیض صاحب

سخنگو کے فیض سے انکے سخن میں الیسی آبادی

جان شیرین بھی نظر آتی ہے تلخ	پیروی کرنی پڑی فرہاد کی ++
مجنون کو جنون اور ہو بن میں اگر آئی	وحشت ہو فزون بن سے چمن میں اگر آئے

حرف الباء

بخشی تخلص شیخ حسین بخش نام اگرچہ اول تخلص یہی تھا آخر میں عطا تخلص پایا چونکہ اول بآخر نسبتی دارد لہذا نظر بہ تخلص اول مطلب نکل آیا اصل انکی خاک پنجاب مولد و منشا فخر دہلی رشک آفتاب والد ماجد کے ساتھ دوستی کمال رکھتے تھے اور مشاعرے میں باہم اتفاق خیال رکھتے تھے آئینہ سخن انکا مصقلہ اصلاح حضرت ہادی شعرا مرحوم سے مصفا ہوا تعجب ہے نہیں شعرائے جدید دہلی اور خاص ہادی شعرا اور تلامذہ باعزو علی انکے سے کیا معاملہ تھا اگر آدمیوں کا ذکر لکھا اور ایسا لکھا کہ اگر لکھنے سے نہ لکھتے تو خوب تھا کیا انکو اس کتاب کے لکھنے سے بھی مطلب تھا وہ تو دنیا سے در گذرے اور صاحب کتاب کو جو کرنا تھا سو کر گذرے

چوسا پیکان کو لب زخم جگر نے ایسا	ترے ہے نام کو ظالم کی ذرا تیر میں آب
دھوئیں اوس پانو نگارین کا ذرا رنگ میں ال	تو مصور ہو ترے چہرہ تصویر میں آب
وال گردن میں ہوئی گوہر کے حوالے	یان حلق گنہگار ہے خنجر کے حوالے
کیا نذر کرون تیری میں اسے کاکل مشکیں	دل تھا سو ہوا زلف معنبر کے حوالے

بیدار تخلص میر محمد علی نام واقف اسرار معنوی مقبول درگاہ ایزدی اہل اللہ علمائے سربلند کی مسند فقر پر متمکن سلسلۂ فخری الفن شاعری دستگاہ اصلی اصل انکی دہلی عہد شباب میں سرب سرا کے کہ تین کروہ کا فاصلہ شاہجہان آباد سے ہے بسر کیا اور اوسی مقام میں چند نفس اپنا گذر کیا سر دست بیعت اوپر ہاتھ مولانا و مرشدنا روحی فداہ و قبلہ تحت قدرہ حضرت مولوی محمد فخر الدین صاحب قدس اللہ سرہ العزیز کے جھکایا اور استفادہ ظاہری و باطنی انکے انفاس متبرکہ سے بدرجہ احسن پایا آغاز صبح پیری میں بجہد دہلی تشریف لائے

گڑہ دندان فیل کہ انکا فیض قدم کیون نہ سرفراز فرمائے عرصہ دراز تک فسکہ سنجی کی صاحب دو دیوان تھے خضر شعرا مرحوم سے فیض سخن تھا عجب انسان تھے میدان فارسی مین اشہب طبع کو تازیانہ فکر سے جولان کیا اور مضمون دلچسپ و نازک خیالی سے بلبل فکر کو خوش الحان کیا چونکہ تحریر صاحب گلشن بیخار سے تفریق واضح نہین ہوتی تھی لہذا عرض کیا کہ فارسی مین مرتضی قلی بیگ فراق سے فائدہ اوٹھایا جد امجد مغفور راقم سے سلسلۂ اخوت بھی تھا کمترین کو ہنگام نظارہ گلستان دیوان رتبہ گل چینی تھا مضامین خوابیدہ ٹھوکر پاے خامہ کبھی اسطرح بیدار ہو سا معین کے بخت خفتہ بستر غفلت سے ہوشیار ہوئی

تشریف شریف صدق نے صدیق سے پایا
مشہور جہان مین جو ہوا نام کرم کا
ہی ہاتھ مین شمشیر عدالت کو عمر نے
قبضے مین کیا ملک عرب اور عجم کا
عثمان کہ ثنا جنکی ہے تقریر سے بیرون
اوصاف ہے جس شخص کی ہمت کے کرم کا
سلطان ولایت اسد اللہ کہ جسکی
ہیبت سے جگر آب ہو شیران عجم کا
گلچین ستایش ہون چمن ساز جہان کا
دریاے گہر جوش مرے طبع روان کا
چمن مین ایسی ہی نغمہ سرائی کی کہ بلبل کو
سر پہ آراے گلشن نے دیا خلعت ہزار کا
شکوہ کیا کیجے اپنی غفلت کا + +
نام بیدار خواب مین رہنا +
حسرت گیسوے مشکین مین مرے جو بیدار
استخوان اوسکے کا لازم ہے بنائین شانہ

بقا تخلص شیخ محمد بقا نام اصل انکی فخر دہلی سن شعور لکھنؤ مین پایا طبیعت جودت انگیز مزاج تیز کلام چست و درست بنایا نمک چشتی فارسی مین ذائقہ شور انگیز مذاق اردو مین کام و زبان حلاوت امیز حضرت خضر شعراے براہ راست سخن پائی اسی رہبر نے منزل مقصود سخن دکھلائی ساقی خمخانہ سخن مرزا فاخر مکین سے کیفیت طرز مثنوی اوڑاے اور مضمون رنگارنگ سے انواع و اقسام کی کیفیت دکھلائی ہم بزم سجدہ گاہ شعرا و مرشد شاعران الفاظ سخن اس دار فنا مین یون بقا ہوئے کوئی دن کی زندگی مین اچھے ہوئے یا برے افسوس پہ کیا ہوئے

دیکھه آئینه جو کهتا هے که الله رے مین — اوسکا مین چاهنے والا هون الٰهی واه رے مین
رخ اوسکا صفائی مین ترے تلوے کی نیا هے — خورشید هزار اپنے تئین چهره رخ چڑھاوے
آه کی برق جو سینه مین چمکتی دیکھے — طفل اشک آهی چھپے دامن مژگان کرکے
کیا خط تجھے لکھے حرکت هاتھه سو گم هے — خامه بهی مرے هاتھه مین انگشت ششم هے

برکت تخلص برکت الله خان نام فیض سخن سے سامعین کو یون برکت هے انداز کلام چست و درست شایقین پر ایسی شفقت هے

جلایان تک تپ غم سے دل غمناک سینه مین — اگر ڈهونڈهے کوئی دل کو تو پائے خاک سینه مین

بیان تخلص خواجه احسن الله نام دهلوی بیان حال فکر سخن مصلحتاً مرزا جان جانان مظهر رحمة الله علیه سے کرتے مرید حضرت مولانا و مرشدنا محمد فخر الدین محب نبی قدس سره سے تھے کیونکه جهان گذران پر دل دهرتے عند التحقیق معلوم هوا که حیدر آباد مین مرحله پیمائے اول منزل هوئی اور اوسی سرائے مین جو سرائے فانی مین هے گل در گل هوئے

هوئیگا ذوق حسرت دیدار مین خلل — شیرین گذر نکیجیو فرهاد کیطرف +
مدت آئیواے وعده فراموش تو اب بهی — جسطرح کٹا روز گذر جاے گی شب بهی
یهان کون هی ابتلک یو پوچھتے هو — تغافل کے قربان تجاهل کے صدقے

برشته تخلص میان مشرف نام آشفته دل سوخته جان سینه بریان شاگرد آشفته تخلص مسمی بچو ریحان آتش عشق سخن سے مرغ جان انکا برشته الفت برشته هوا سخن سے انکی طبیعت کو اس لطف سے رشته هوا

رشته توڑا برشته الفت کا + — دیکھه اوس نے شکسته حال همین

برکت تخلص برکت علی نام اور حال انکا بعد تحقیق یون معلوم هوا که تخمیناً بیس ۲۰ یا بائیس ۲۲ برس سے نفس نفیس اس جهان سے معدوم هوا

موسم گل هے قفس هی مین نوحه خوان هوا — منت نسیم سحری مرغ گرفتار سے مل
دل بیتاب کو کسطرح سے ٹھهرائے کوئی — مجھے سمجھائے کوئی یا اوسے سمجھائے کوئی

بیخواب تخلص لا اعلم حال انکا باوصف بیخوابی مانند بخت خفتہ بے حس رہا چشم سخن سبز کاغذ پہ کثرت بیخوابی سے اونگھہ کر خواب شعر کے خیال سے چونکا

مدعا تجھکو بیان نہ آنا تھا + + روٹھنے کا بھی اک بہانہ تھا +

بیخود تخلص لالہ نراین داس نام جہان آبادی آستانہ بوس خضر شعرا مزاج بیخود انکا فکر سخن پردازی مین یون ہوشیار ہوا

مے گلگون کو چشم کم سے تو مت دیکھہ الساقی | بنایا ہے یہ اعجاز مغان نے آب آتش کا

بیجان تخلص شیخ ناتھہ نام دہلوی مرد رتال مزاج انکا ہنگام فکر سخن تختہ کاغذ پہ یون قرعہ زن فال

آسمان کے پڑینگے ٹوٹ کے ٹکڑے ہو کہ | جب کہین آہ ہماری مین اثر ہوئیگا

بزاز تخلص شیخ حسین بخش نام کارگاہ جہ دہلی مین لباس سخن انکے قامت پہ آراستہ گویا کہ جامہ نیک بختی انکے تن پہ پیراستہ گاشتہ انکی طبیعت کا بازار کاغذ مین دوکان سخن یون درست کرتا ہے جامہ مضمون قامت نظم پہ اس درستی سے چست کرتا ہے

کہون ہون جب سے پلا دو سکو پلا دو یہ کہتا ہے | مجھے ناحق ہو دو ڈراتے نہ آ نیگے نہ جینگے

بیباک تخلص میر نجف علی نام اصل اونکی عرب مولد علیگڈہ حضرت امام موسےٰ رضا رضی اللہ عنہ سے انکے سلسلہ کی لڑی بعلم حکمت جالینوس انکے مزاج کا نام سیقمان لاعلاج کو شفا دینا انکا کام مرض نظم مین غلام ہمدانی مصحفی انکے حکیم اونکی دست شفقت سے انکو تعلیم طبیعت کے چالاک سخن مین بیباک

مجلس مین اونکے ہمنے تہمت کی ڈر کے مارے | سو سو جگہہ سے اوٹھہ کر اپنا مکان بدلا
صیاد دیکھہ ہوس ہے دل داغدار مین | گلپوش کر قفس کو مرے تو بہار مین

بسمل تخلص سید جبار علی نام از مردمان چنارگڈہ انکے نسبت بھی عبارت خواہ نخواہ پڑہ انکے خنجر مصرعہ سے گلوے عدو بسمل تیغ مضمون طایر روح آہو گیر ذن کی قاتل

ہر دم مجھے نیاز اوسے ناز ہی رہا + انجام کار عشق کا آغاز ہی رہا +
یاد آگئی مشت خاک اپنی + + اوڑتے جو کہین غبار دیکھا + +
تیرے ہی یاد و ذکر ترا ہی ہر آن ہے گویا کہ اسلیے مرے منہ مین زبان ہے

بیتاب تخلص عباس علیخان نام بن نواب عبد العلیخان ذی احترام نوازش فرمایان بے ریا کی تقریر یہ غالب باطن عاصی ان منصفون سے انصاف کا طالب کہ صاحب گلشن بیخار جو صاحب انکے مخلص یا ہموطن یا ہمتاش ہین اونکو نہایت توقیر اور حرمت سے یاد کرتے ہین علاوہ اونکے اور جنسے نہ دوست نہ کچھ علاقہ تو یہ حضرت پھر از دست واد راست وغیرہ پر عمل کرکے دلکو شاد کرتے ہین چنانچہ مبین اس قول کا یہ کہ میان بیتاب صاحب جو شاگرد مومن ہین تو کسطرح کی صفت انکی بیان کرتے ہین خدا جانے وہ اس تعریف کے لائق تھے یا نہین اس عبارت سے انکے نسبت نشان کرتے ہین **بیتاب** تخلص عباس علیخان صاحب بن نواب عبد العلیخان غلام محمد خان بن نواب فیض اللہ خان مرحوم والی رامپور جوانیست نیکو منظر زیبا شمایل مہذب الاخلاق پاکیزہ سرشت ظاہرش چون باطن و باطنش چون ظاہر آراستہ مدتے در لکھنؤ گذرانیدہ اکنون چند سال است کہ پایہ نازش جہان آباد ارم تزئین است و باعث زینت این فرخندہ زمین از تلامذہ خان والا شان مومن خان است این ابیات از وست الہٰیان نہ لکھا جیسے اورونکے نسبت لکھتے ہین کہ بناچاری نوشتہ شد باطن این مضمون بہوشیاری نوشتہ شد خیر بہرحال انکے کلام سے اضطرابی دل بیتاب منکشف شاہد ان مضمون کی بیتابی یہان سے معروف

آخر فریب کھاکے گیا اوسنے مجھکو قتل مین نے کہا تھا تم سے اوٹھائینگے مری بات
پیدا ہوا رقیب کا غم دل مین اندنون بیتاب غم بھی کھانے مین اب کچھ مزا نہین
سحر نہ دیکھنی ہم کو نصیب ہو یارب شب وصال بھی اپنی یہی دعا ہوگی

بشیر تخلص میر بشارت علی نام رئیس جہان آباد بادیہ پیماے اودہ بھی ہوئے

بوجہ منزل مین سیاح روح نے بستر بمقام منزل اول جمایا بشارت سخن میر نظام الدین ممنون سے لیکر شاہد سخن شائقان و فا فہم سے یون ہم آغوش ہو کر اشارت کرنے کو آیا

دل بیتاب پہ ہم ہاتھ دہرے بیٹھے ہین
دیکھتے ہین تجھے حسرت سے بھرے بیٹھے ہین

بیتاب تخلص لا اعلم ایک فرد گروہ تلامذہ شاہ حاتم طبع بیتاب تسکین دہ لعبتان مضمون ہر دم

بیتاب بھی کیا جوان تھا ایوا ے
ہو خانہ خراب اس اجل کا +

بیتاب تخلص لالہ سیوک رام نام گلشن بہار سے معلوم ہوا اسکی طبع افکار پرور صنم سخن اسطرح جہکا

محبت کی بھی کیا ہوتی ہین کچھ اے ہمنشین رسمین
کہ خوبان ہمکو یون کچھ دین ہم انکو اسطرح چاہین

بیتاب تخلص خداداد ریحان نام برادر عزیز سعادت یار خان رنگین شاخ سخن بحال میر نظام الدین ممنون سے چمن کاغذ پہ تضمین

مجھے وہ ہر دم کہے ہے اپنا خنجر دیکھکر
قتل کیجے تجھکو جی چاہے ہے اکثر دیکھکر

بہادر تخلص راجہ بینی بہادر بہاری والد جسونت سنگہ ساکن صوبہ بہار ۱۲ پروانہ بلی مزاج بزم کاغذ مین شمع سخن کا پروانہ

سیاہی منہ کی گئی دل کی آرزو نہ گئی
ہمارے جامۂ کہنہ سے مے کی بو نہ گئی

بیتاب تخلص لا اعلم از متاخرین سخن مین نہایت متین

گلہ خون کی گلی مین اے بیتاب +
خاک پا ہے گلال کے مانند +

بشیر تخلص سید محمد علی نام خلف حافظ قادر بخش صاحب مغفور جو بگروہ صوفیہ چار دانگ عالم مین مشہور شاہجہان آباد مین صدہا شریف و نجیب نے حافظ صاحب کے پاے مبارک کو دست ادب سے مس کیا ہزارون نے انفاس متبرکہ اونکے سے شرف حفظ قران مجید یک نفس کیا ہر چند کہ بزرگی اور اوصاف حمیدہ ذات ستودہ صفات اونکے اس قدر ہین کہ اگر حوالہ قلم کیجیے تو بس ایک نسخہ

مطول تیار کیا اور یہہ بھی سبب مختصر لکہا ہوا کہ ملاحظہ فرمانے والے صاحب ایسا نفرمایین کہ اپنے بزرگ کی کتنی تعریف اور مطول کہنے مین جبر اختیار کیا اصل تہین شاہجہان آباد انقلاب زمانہ سے بادیہ گرد ہوکر انکے بزرگون نے سلون کو اپنے قدم کی برکت سے سرافراز کیا وہ مکان لکھنو سے قریب بست کروہ دور ہے اپنی ریاست کا پا انداز کیا بہرحال حافظ صاحب نے نوری دروازہ مین جو محلہ دہلی کا ایک محلہ ہے ریاست قبول کی اور بہت اہل اعتقاد نے اون سے بیعت حصول کی میر محمد علی بشیر نے جو عاصی سے قرابت قریبہ رکھتے تھے سن صغیر سے روزگار عالی وقار بزمرۂ متوسلان میان منو صاحب جو کہ خسرپورہ نواب محمد میر خان صاحب بہادر تھے کئے بعدہ سلسلہ روزگار انگریزی مین بدارو غگی ہاے اضلاع جہدہلی مختار رہکر پہر بعدہ دارو غگی ضلع علیگڈہ مین حکاموں کے محکوم ہوکر جیتے بعمر سنی ۱۲ و سال سلا تہانہ پہپر ضلع کول مین بعارضہ ہیضہ سن بارہ سو تریسٹہ ہجری مین انتقال پایا اور اونکے قبر کا نشان اوسی قصبہ کے تکیہ مین اونکے ورثا نے بنایا جوان جہیم گو سیہ فام فکر خوش کلام اور یہ حضرت بشیر شاگرد میر گلزار علی اسیر ایسا فرمایا جو زبان قلم پر آیا

دام الفت مین پھنسانے کا قصور اچھا رکا ... آنکھ کا دلکا ہنسی کا اور تیزی رفتار کا
برق ہے شعلہ ہے انگارا ہے اخگر ہے کہ کیا ... حال کچھ کھلتا نہین میرے دل افگار کا
ورد اسم یار تھا یان تک کہ از بہر شمار ... آفتاب چرخ سمرن کا مرے دانا ہوا
یقین جان دل اسکو کہ بحر ہستی مین ... ہے زیست اپنی برنگ حباب ایک قلم
نکر غم اپشیر اب شفاعت پہ تیرے + ... کمر حضرت مصطفی باندہتے ہین +
قید اس بہار مین اگر ابکی برس رہے ... صیاد یا تو ہم ہی رہین یا قفس رہے

باطن تخلص حکیم میر قطب الدین نام راقم آثم مولف گلستان بیخزان پابند سلسلہ شاگردی میان نظیر صاحب اور خواہان فیض صحبت بدل و جان انکی تعلیم سے استفادے سے حرف شناس سخن ہو جائیگا گل سخن اسکا رنگین تر از چمن ہو جائیگا

اگرچہ کلام قابل گذارش نہین تو کیا بزرگون کی اس حقیر پہ نوازش نہین امید کہ سب ناظرین نقص پر نظر نفرما کر بچشم اصلاح ملاحظہ کامل فرمائین بلکہ اس کمترین خلائق کے انکسار پر رحم کرتے آئین کیونکہ مانند صاحب گلشن بیخار اس پست ہمت نے سر غرور بلند نہین کیا کیا اونھون نے اپنے نسبت ازراہ تبختر فخر چند در چند نہین کیا یہ نالائق تو امیدوار عفو کریمانہ ہے اور مستدعی عنایات بزرگانہ ہے سب سامعین و ناظرین قول شیخ سعدی علیہ الرحمۃ پہ عمل فرمائین اور اس ناچیز کی گذارش کو ازراہ کرم خاطر مین لائین

مرا پیر دانائی مرشد شہاب	دو اندرز فرمود بر روے آب
یکے آنکہ بر خویش خود بین مباش	دوم آنکہ بر غیر بد بین مباش

بالجملہ چند اشعار سے سمع خراش ہوتا ہے امید ہے کہ بچشم اصلاح ملاحظہ فرمائین حضرات ناظرین بگوش توجہ سن لین سامعین سے التماس ہے اگر خاطر عاطر مین لائین جناب باریک بین اور عاصی تو سراپا عیب ہے اسمین کیا شک و ریب ہے پدر بزرگوار سید محمدی متخلص بظاہر تو مفصل حال عاجز کا حرف ظا مین بنام ظاہر ظاہر ہے

یہ کثرت ہے ہزارون رنگ مین ہے جلوہ گر اک تو	یہ وحدت ہے کہ جو انگارہ ہو وہ اک منقل کا
ترے صحراے الفت خیز مین سے لعد کیا کیجے	مقام بے نیازی ہے پہونچنا تیری منزل کا
یہ چارون یار حضرت کے ہین رکن اک چار اسلامی	وجود انکا اگرچہ ہر شریعت کے سبنجل کا
روندا قدم سے خاک مین یکسر ملا دیا	پائی صبا نے کون سے تقصیر نقش پا
جو کچھ دیکھا سو دیکھا کیا بیان معراج کی شب کا	تقرب عرش اعظم پہ محمد کو ملا رب کا
حقیقت کھل گئی ذرہ سے خورشید درخشان کی	تنگی سے مجھے یاد آگیا شعلہ جہنم کا +
کھوج ملا منزل مقصود کا +	خضر مجھے نقش قدم ہو گیا +
جس جا ترا قدم ہے مدینہ کی راہ مین	خط جبین ماست ہم آغوش نقش پا
واسطے سر کے مرے پتھر بنا + +	واسطے پتھر کے میرا سر بنا +

تیرہ بختی اپنی یہ چمکی ہے باطن کیا کہین
کسکی ہون برق تجلی کا دیوانہ باطن
ہو مجھ سے مقابلہ سخن کا
آوازہ ہون اک مرغ خوش الحان کی گویا
شرم گنہ پہ دھیان کیا جب خیال کا
قضا کے خلد پیدا ان حور و غلمان اپنے ہم جولی
مجھے تو موسے پہ بھی حسینون کو ملا فیض
آسودہ رہروان عدم کسطرح سے ہون
جی گیا مرنے سے مرنے نے جلایا مجھکو
آہ ہو مخین اپنے آتش یاقوت کا تھا رنگ
سوجھا نہ یاد جنبش ابرو مین زلف کو
کیا اعتماد خواب کا کیون ہو گئے یہ محو
آنکھون مین رہتے د لین جگہہ کر ڈی حجاب
وہ ظرف ہے خم وحدت کو مین چڑھا جاتا
قفس مین آتی چمن کی مجھے جو یاد کبھی
یہ عشق وحسن مہربان فلک بھی علاقہ کیا
گنہ سے توبہ کرا یہ دل سمجھتا ہے نہین الا
چاند پہ شیشہ شیشہ پہ پنجہ پنجہ مین قطرہ زیب فزا
فوج دعا کا عرش پہ لشکر پڑا کیا
آئینہ کو مہتاب بنایا ترے رخ نے
فنا کی راہ مین کب گرم رو ہوا اسقدر رتنا ب
کون سے گل کی تمنا مین تو آیا خورشید
دود سے شمع تجلی وہ ہو ++

مہر ہے سایہ ہمارے اس شب دیجور کا
سنگ جو سر پہ لگا وہ جبل طور بنا
منہ سے کہین بلبل چمن کا +
گلشن کا گرفتار نہ پابند قفس کا
دریا بہا دیا عرق انفعال کا +
گھروندا گلشن جنت سے جن و زوجین تھا اسکا
گلگونہ بنی خاک مری روئے حسین کا
تکیہ کہین سلے ہے نہ سایا درخت کا
ملک الموت مرے حق مین مسیحا آیا
شعلہ تھا کسی مین کسی مین دھوان تھا
تلوار کی بھی آنچ کو دیکھا دھوان تھا
بچہ نکچہ زلیخا تھی یوسف جوان تھا
پردہ نشین تھے آپ تو پردہ کہان تھا
ترا جمال جو اس جام مین سما جاتا
وہ نالہ کرتا کہ صبا و بلبلا جاتا +
کہین ہین قیس کسکو اور ہے لیلی کا ناقہ کیا
جھگڑا اور غسا قتا جھگڑا اور وفاقہ کیا
تکیہ پہ زانو زانو پہ ہاتھ اور ہاتھ مین دامن کا
گردون پہ اپنے آہ کا جھنڈا گڑا کیا
عکس دمین جو سورج کا پڑا اور بھی چمکا
برنگ شمع اپنا یان گریبان سے ہی سر غائب
صورت موج نسیم سحر اتنا بیتاب
رشک لب حضرت عیسی وہ لب +

کس باہر و نے ڈبویا ہے دریا پہ آج منہ / ہے رشک برق طور رتبا شیر موج آب
ہوش مین آ گیا خیال خام ہو اسے پختہ مغز / غفلت ہستی سے ظاہر دیدۂ بیدار خواب
سبکدوشون کو مضرت نہین ہے طوفان سے / گرد ہون جون کف دریا مین حباب بر سراب
تیرے در سے خالق انس و جان بلا تو نہین بلا طلب / نہ چلی یہ پاے ہوس طلب نہ بڑھی یہ دست دعا طلب
زندۂ جاوید ہین تیرے شہیدان سب کے سب / پی گئے شمشیر سے یہہ آب حیوان سب کی سب
طرح طرح کے دکھاتا ہے اب زمانہ روپ / بدل رہا ہے یہ بہروپیا بھی کیا کیا روپ
تو نہ بد وضع ہے ایجان نہ بد فعل ہون مین / ایکدن آ نکلے رہیجا مرے گھر رات کی رات
حضرت یعقوب کی خدمت مین یوسف کہ گلزار / ستاتا رہا ہمین بن گئے ہین گرگ پیراہن عصمت
بعد مردن بھی رہین گے مرے آنسو جاری / گھر کو ڈھا کر بھی نہین جائیگی گھر سے برسات
جو وہ حورین ہون تو نوکرون مین پات ابتر / تو دنیا مین سدا ایدل ہی جنت ہمکو ہر کروٹ
مثال زخم تو چرخ کہن اس دور مین تو نے / ہنسایا اسکا کیا باعث رلایا اسکا کیا باعث
عشق لوہے کے چنے ہین خلق دندان کن ہے / سیری کب بھوکھے کی ہو زنجیر کے دانے آج
بس مٹایا غفلت دنیا نے باطن آخرش / دشمن تعبیر ہستی ہے اجل کا خواب آج
یہہ دیر کے رستہ سے وہ کعبہ کی گیا راہ / ان برہمن و شیخ مین اک راہ کا تھا پیچ
قفس مین دام مین پھندے مین تیرے جو نہین / لیئے پھری مری قسمت کہان کہان صیاد
پھنسایا گیا کہ قسمت نے دام مین ورنہ / کہان تھا کنج قفس مین کہان کہان صیاد
روش پہ قمری و بلبل مین بحث ڈٹ کے اگر / یہ لال بنکے لڑاتا ہے چڑیان صیاد
پھنسایا دام مین دانا نے ملکے روغن قاض / بتا رہا ہے ہمین اب دکھانیان صیاد
دم نہین مجھہ مین ہوا رنگ رخ فساد زرد / ڈوب کر نکلا رگ شریان سے جب نشتر سفید
ذقن کو دل گیا ہرگز نہ رکھا کان بیچ بیچ پہ / گھما اندھے کنوین مین خضر اک یوسف کے لالچ پر
تمہارا حسن ہر عالم مین اک دور قیامت ہے / جو اتنے تھے تو فتنے تھے ہوئی آفت جوان ہوکر
انہین رونا مچلنا بس کلیہ قفل مطلب ہے / زبان بوڑھون کی کھلواتے ہین بچے بے زبان ہوکر
وہ گریان ہین کہ برسون مین خیال خندہ گر آتے / اٹک جاتے گلے مین قہقہا بھی ہچکیان ہوکر

تیر مژگان سے چھدے کیونکر نگہ کا مل تر
جہان گیا مین اکیلا پچھوڑا وان اسنے
نسیم حال خزان کا جو سن گئی ہوگی
ہوش کیون کھوئے گئے دیکھکے جلوا کہی
مدعا طول وہ کج فہم تقاضا دل کا
نکلنا پھر اوسکا درمیان سے ہیچ یہہ کیا ہے
جوانی مفلسی ہستی بہار و جوش مہرویان
عروس گور سے ہونے کو ہمکنار آئے
اندھی سی بھی ضرر ہو روشن دلونکو کچھہ
ہمیشہ گوہر ابر کرم سے + +
ہو یقین ہین دام ہاتھون کی لکیرین +
یعقوب اپنے جامہ سے باہر نکل پڑے
طلب بھی بوسہ کی دشنام کا سوال بھی ہے
خیال آیا جو باطن کو وفور فسق کا اپنے
گذشت از سر چو آب غم چہ بگذشت وچہ یک نیزہ
گرتا نہین ہے بخت سیہ اون سے کوٹھی
شیر گردون کو نہ لون مین اسد اللہ کی قسم
سن سنکی تری بندش اشعار باطن آج
اک پل کی نتھی چار پہر رات عجب ہے
راحت ہستی موہوم ہوا خواب عدم
جو ایک اشک بھی آمرے چشم ترسے بچھڑ کے
شیرین زبان ہے جو محمد کے نام سے
کب قطع حرص ہوتی کب ملتی یان فراغت

کام کرتا نہین کچھہ مرغ ہوا گیر پہ تیر
اجل دباے بغل مین کفن گئی ہوگی
وہ باولی سی تو سنتے سنکے چمن گئی ہوگی
ارنی پھرکے تو اے حضرت موسی کہی
آرزو کبھی طلب کبھی تمنا کبھی +
وہ ٹپکا تھا کہو کس پیچ کا کیسی کمر ہوگی
ڈرے اس نجم کد بین کسطرح باطن گزر ہوگی
اکیلے چار پیادون پہ ہم سوار آئے
میرے چراغ قبر سے بجھکر ہوا اجلی
سنی بھر دیتے ہین کشتی گدا کی + +
تڑپتی رہگئی بجلی حنا کی + +
لائے جو گرگ جبہ یوسف اوتار کے
جواب دے ارے مسکت کچھہ وہ وال بھی ہے
ف تو یکسر شرم کا پان بلبون سے سر بر چڑھا پانی
بلاے جان ہوا جب سر سے اونچا ہو گیا پانی
پرورہ ہین جو سایۂ زلف دراز کے
سگ اصحاب رسول عربی کے بدلے
حیرت مین رہگئے ہین عدو منہ کو بچھا کے
آئی تھی شب وصل کہ دم مین سحر آئی
نیند آئی مجھے نصیب کے افسانے سے
تو پانی اتنا ہوا اونچا کہ عرش پہ [illegible]
[illegible] کلام سے
کب [illegible] گیا [illegible] از گرے

اسنے مٹا دیا ہے مجھے ایکدم مین جون حباب
پا مینی سے بھی چلے بچکے سرہانے والے
دیکھہ باطن کہ چھپی شعبدہ کی ہین بیضۂ شوق
رکھا فرعون نے موسی کو بصد ناز و نعم
نکلی بہشت جو اوس رشک ماہ کی ہوگی
خیال کاکل پیچان مین چرخ کجرو سے
جلوۂ نور الہی رنگ آب و گل مین ہے
ضبط کے معنی مین یہ کہ نہین ہم منہ سے اف
عصمت لیلی کی کس صورت نگہبانی نہو
سطر خط کی نہ فقط آیۂ رحمت ہوتی
عقل کل طفل دبستان ہے وہ کیا سمجھے گا
خوف گلچین قضا سے دل صیاد ہے خون
بزم سے خاموش روشن کسکی شمع نور ہے
نپوچھو کچھہ ہماری کسطرح اوقات کٹتی ہے
خدا کی حمد ہے وصف بتان ہے
فسردہ دل ہے زلف آشوب جان ہے
ہزارون رنگ سے کرتے ہین نغمہ +
بڑی دقت سے گذرا رستم دل +
ہے باطن آج خورشید سر کوہ +
وہان نکاہ ہویان شوق دیدار جانی ہے
ہر اک جانب ظہور نور روے یار جانی ہے
ہواسے بھی ہے ہلکا جسم ایسی ناتوانی ہے
زلیخا خواب مین بیدار بختی کی نشانی سے

خنجر کی دہار موجۂ سیل فنا ہوئی
کاندہے دیجاتے ہین نعش کے اوٹھانے والے
صورت زخم ہین ہنس ہنس کے رولانے والے
دست دشمن سے خدا دوست ہین پائے جانے
تو نور صبح جنان گرد راہ کی ہوگی
دھوئین اوڑا دیئے ہونگے جو آہ کی ہوگی
جو رگ گردن سے ہے نزدیک تر وہ دلین ہے
شورش ہنگامۂ محشر ہمارے دل مین ہے
قیس کی آنکھونکی پتلی پردۂ محمل مین ہے
خود خاتم بھی ہین مہر نبوت ہوتی
جو کچھہ اس خاک کے پتلے مین بھی حکمت ہوگی
نہ سنا نالۂ مرغان سحر اسیر بھی +
جنبش بال پر پروانہ برق طور ہے
غضب مین دن گذرتا ہے قیامت رات کٹتی ہے
بس اک دو کام کو منہ مین زبان ہے
تعجب ہے کہ بے آتش دھوان ہے
ہمارے منہ مین بلبل کی زبان ہے
ترا کوچہ بھی راہ ہفتخوان ہے +
چراغ صبح دم کا میہمان ہے +
ایدھر سے رب ارنی ہے ادھر سے لن ترانی ہے
کہان ارنی کہان موسی کہان کی لن ترانی ہے
اوڑے کیا رنگ کیا آواز ہو سب لن ترانی ہے
تجھے زانوے یوسف پر کبھی دن نیند آئی ہے

کہیں ہیں قطع منزل گرم اشکونکی روانی ہے   ہر رنگ شمع آتش سے ہماری زندگانی ہے
ادہر دیکھا تو باقی ہے ادہر دیکھا تو فانی ہے   حباب آسا کوئی ایک آدہ دم کی زندگانی ہے
غضب ہے گورا گورا چہرا اور اوٹھتی جوانی ہے   گریگی کس پہ یہ بجلی بلا یہ کس پہ آنی ہے
جدہر دیکھا ادہر کو سون تلک پانی ہی پانی ہے   زمین کوچہ قاتل کی اتنی خاک چھانی ہے
بنایا تونے حکمت سے اسے موتی اوسے انسان   گہر اور آدمی دونو کی اصل اک بوند پانی ہے
ہیں آتش سے مقابل ہوکے کرتا گفتگو تو یہ   مجھے اسے باطن عاجز طبیعت آزمانی ہے

بہار تخلص لااعلم نسیم تلاش و صبا تجسس اونکی گلشن سے خوشبو نہ لائی تو شمیمہ بہار سخن نے لشکر خیزان قتل کرکے کلام کی گلی تختہ کاغذ مین شاخ قلم سے اسی آب و رنگ پہ کھلائی

بیمار انتظار قسم کھائی ہے ہمنے زندگی بھر کی   اوٹھا وینگے نہ ہرگز سر صنم کے آستانے سے

بہجت تخلص لااعلم شاعرہ باوقار و ذی کرم قدما سے ہین ہمیشہ رہی پیشوا سی ہین

جنبش اوہن کاکل کی جب یاد آتے ہے   سانپ سا چھاتی پہ کچھ پھر جاتے ہے

پیام تخلص شرف الدین علیخان نام مرد شریف و نجیب جد دہلی سے تھے چاشنی شکر فارسی بحلاوت قریب اتفاقاً نمک کلام ہندی سے بھی ذائقہ کام سخن کا درست کیا لباس بندش کو قامت معشوق مضمون پہ موزون قلم شکستہ سے چست کیا راست غلطی صاحب گلشن بیخار کی کج روی اونکی طبع کج رفتار کی کہ ہنگام تلاش دیوان مرشد شعرا مین یہ شعر دیکھا اور بہی مولف گذشتہ تازنیان نے اس شعر کو بنام مرشد شعرا لکھا

ایک عاشق نظر نہین آتا +   ٹوپی والون نے قتل عام کیا +

پروانہ تخلص لالہ جسونت سنگہ نام معزز امراے وزیر الممالک شجاع الدولہ بہادر مرد جوان وجیہ مہر لقا خورشید ضیا مشتری چہرہ سہیل پیشانی ہزاردن خوبرو اونکے شمع رخ پر پروانہ وار قربان انکی صفت مین مرغ فکر کی پروانہ طائر خیال نازک مشتعل نازک خیالی پہ پروانہ

نسیم آہ نے شاید کبھی کی تاثیر ++ | شگفتگی سی ترے غنچۂ دہان میں ہے

پروانہ تخلص محمد بیگ نام شاعر خیرآباد جوار صوبۂ اودھ جیسے واقف ہر نیک و بد بلا جیہ وکد شعلہ ادا کی شمع فکر کا زبانہ فروغ سوز کلام پر اسکے ہم میں ایک پروانہ

قتل کر مان مت کسو کی قسم + | تجھے قاتل مرے لہو کی قسم +

بسیط تخلص لالہ انند سروپ نام ساکن شہر بنارس از خاندان فہیم بعہدۂ تحصیلداری سرکار انگریزی ممتاز تھے بس

چمکتے ہیں جو گل شمع کو گلشن میں بسیطا | ہم لڑایا کیے ہیں بلبل دیدہ و اسکے کو

بیدل تخلص خواجہ غلام حسین نام شاگرد حافظ عبد الرحمن خان احسان بیدل انکے کلام کی بدل خواہان اگر از راہ الطاف مستفید کریں تو کمال احسان

بے جگر تو ہیں بہت کون مگر اپنا سا | خشک لب سوختہ دل خستہ جگر اپنا سا
تو بھی تو اے کشش نالہ تماشا دکھلا | کر چکی آہ جو کرتا تھا اثر اپنا سا
راہ عدم کو توشۂ اعمال چاہیے + | ہیہات دستے ہمکو مرگ کہ زاد سفر نہیں
قسمت کہ مجھ تلک نہ وہ قاتل پہنچ سکا | مسدود کشتگان سے رہ قتل گاہ ہے

تحیر تخلص لا اعلم نام انکا مانند غریق دریاے عمیق ناآشنا سے گرداب تحقیق رہا ہر چند غواص دریاے عمان فکر میں جستجو کرتا تھا لیکن متلاطم آب غریق ہاتھ تجسس سے ساحل مراد پر لنگر نکیا فکر شوق طبع روان انکے قلزم سخن میں بیڑا

اے ہوس گل کی آرزو نکلی سے ہے تحیا نکلی | داغوں سے دلکو باغ بنایا تو کیا ہوا

برق تخلص قاضی محمد نجم الدین نام برق کلام برق نظام مصرعہ سے کہ شمشیر برق برق کیا برق ہیں ابرو ابرو سبھی ہیں سراسر فرق شعر پڑھا کہ بجلی چمک گئی رعد کے دل میں جبکی دھڑک گئی صفت ابرو میں جو مصرعہ ہوا اگلو سے عشاق کو تیغ قضا ہوا بزم مشاعرہ دار القضا عاشق کے لیے مفت ہی قتل کا فتوی ملا

وہ اشک کیا ہے جسمیں کہ لخت جگر نہیں | کیا ہے وہ آستین جو لہو میں تر نہیں
رشک عدو و حسرت وصل آرزوے مرگ | صدمہ ہے کون سا جو مرے جان پر نہیں

پذیر تخلص میر نثار علی نام خلف جناب سید گلزار علی صاحب اسیر کہ ہنوز عمر انکی سیزدہ سالہ ہے مگر ذہانت و جودت طبع و ظرافت انکے فکر رسا کی مشہور چون کہ سن صغیر مین کبیر و بے نظیر روزگار ہین تو اسیر طرۂ معشوقۂ سخن ہوکر پذیرا ہے روزگار ہین کلام دلپذیر ہے شائقین اسیر کو نظیر ہے

مضمون کمر کا اوسنے کہا سے نکالیے
دل چیریے مگر رگ جان سے نکالیے

صورت سے بت کے اور معنی کو ڈھونڈھیے
رشتہ حرم کا کوئی یہان سے نکالیے

بازار عشق مین ہے مزا صم و بکم کا
سنیے نہ کان سے نہ زبان سے نکالیے

جھگڑے مین مذہبونکے پڑے کون اے پذیر
اپنے کو آپ دونو جہان سے نکالیے

حرف التاء

۲۵
تصویر تخلص لا اعلم ایک عورت کہ شکل حال انکی ہنگام نظارہ پردہ پوش مصور طبع صفحۂ خیال پر حیرت سے ہمہ وش تفتیش حال مین جو با صورت آئینہ تصویر حیران ادراک خیال مین متفحص مثال زلف پریشان شعر کے مضمون ہم دل کھنچا جاتا ہے غور کیجیے تو چہرہ کا رنگ اوڑا جاتا ہے

چل ہوا کھا نہ صبا اس دل دلگیر کو چھیڑ
کیا مزا پائے گی تو غنچۂ تصویر کو چھیڑ

محبت ابتلک رکھتی ہے یہ تاثیر مجنونکی
کہ بن لیلی نہین کھنچتی کہین تصویر مجنونکی

تراب تخلص مولوی تراب علی نام ایک صاحب دیکھنے مین آئے سیہ فام لیکن اونکی بہت توصیف نہایت خدا پرست بت شکن ذوق استماع سماع مین گوش ہمہ تن کبھی ذکر شغل و اشغال کا ہے شعر و شاعری کی قیل و قال ذکر خدا مین ہمہ شب حال ماضی و واسطے استقبال فرض خدا کے راضی عمر عزیز قریب پنجاہ سال ہر فن مین صاحب کمال رونق افزاے جد وہلی ہوئے اب حال معلوم نہین کہ کہان تشریف لیگئے طرز سخن خاصی وضع فکر اچھی مضامین ازبس مرغوب ترکیب بندش نہایت خوب

ڈوب کر دل مین مرے تیر کا پیکان رہا
اور کمان دار ترا مجھپہ یہ احسان رہا

آفرین ہے تری ہمت کو تراب شیدا	عشق کافر کا کیا آپ مسلمان رہا

تمکین تخلص میر نثار علی نام عرصۂ انتقال کو شمار بروج سے حساب کر لیجیے دستگاہ قرعہ زنی اور شمار نجوم مین اونکو اوستادیکا خطاب دیجیے بارہا مجلس مشاعرہ مہاراجہ صاحب بہادر شریک ہوئے اور اشعار طرح و غیر طرح مین بہت ٹھیک ہوئے عمر قریب شصت سال کا ندکے چوتھے گھر مین ہجوم جماعت سخن کا یہ حال

ساقی لو نکھین رکھہ سینہ سے تو پشت برابر	مدہوشی مین سمجھا ہون رو پشت برابر

تسلی تخلص لالہ ٹیکا رام نام آشنائے بحر فارسی چاہ طرف آبحیات ہندی فارسی مین اوستاد انکے فاخر مکین ہندی مین میان مصحفی جیسے وہین مولد لکھنؤ اوہ مسکن قدیم کلام انکا تسلی بخش مضطر و سقیم

اب بھی اس نیم جان مین کچھ ہے	فائدہ امتحان مین کچھ ہے ++

تمنا تخلص محمد عیسی نام مولد شاہجہان اباد امتیاز لکھنؤ مین پایا نظم و نسق سخن میان مصحفی مرحوم سے ہاتھہ آیا سخن عیسی انفس مردگان مضمونکو زندگی کی ہوس

غیر سے شکوہ مرا ایسی دیکھی دانائی تری	مین ہوا رسوا تو کیا ہوگی نہ رسوائی تری

تابان تخلص میر عبد الحی نام گل ولاے جسم انکے نے بیچ خاکدان دہلی کے صورت آب و رنگ پائی انھون نے قرابت اپنی تا بحضرت علی موسی رضا رضی اللہ عنہ پہونچائی باوجود حسن خوبرو لیلی شیرین عشق فرہادی دکھاتے اور باوجود وجاہت لیلی محبت مجنونی جتاتے غلطی حساب سخن کی خامہ سجدہ گاہ شعرا سے درست ہوئی فرد اربع متناسبہ شکستہ رقم مضمون کی چست ہوئی مرزا جان جانان مظہر علیہ الرحمتہ مجروح خنجر نازاسی محبوب رشک غلمان کے مانند عندلیب دور افتادہ گلشن ہزار جان سے تابع فرمان کے عہد شباب مین اختر تابان عمر انکا آسمان زندگی سے ببرج قضا پنہان ہوا ستارۂ مضمون

بالاے چرخ کاغذ اسطرح درخشان ہوا

ہی سوزِ عشق مجھ مین یہان تک کہ بعدِ مرگ / پروانہ مرغِ روح ہو شمع مزار کا
کس کسطرح کی دلین گذرتی ہین حسرتین / ہے وصل سے زیادہ مزا انتظار کا
حرم کو چھوڑ رہون کیون نہ بتکدہ مین شیخ / کہ یان ہر ایک کو ہے مرتبہ خدائی کا

صاحبو عجب تماشے کی بات ہے صاحب گلشن بیخار کی نہ تحقیقات صحیح نہ تلاش مین راستی اختیار کی ہوشیار ہوکے ایسی غفلت کی صحت سے بالکل نفرت کی چنانچہ اس جگہہ ایسا سہو فاش سرزد ہوا کہ جسکا بیان بیرون از حد ہوا یہہ شعر جو بنام تابان چھپا یا وہ کلیات مسجود شعرا مین نظر آیا راقم نے دیکھا معتبرون سے سنا وہ شعر ایک یہ ہے فقط جیسا اونکا گمان ہے غلط

گل نکلتا ہے زمین سے جو برنگِ شعلہ / کون جا سوختہ جلتا ہے تہ خاک ہنوز
آتا ہی فاتحہ کو بھی گر و رقیب ساتھ / لاتا ہے خار قبر پہ میرے بجاے گل
بیان کیا کرون ناتوانی مین اپنی / مجھے بات کہنی کی طاقت کہان ہے
کرون دعوی خون مین قاتل سے اپنے / کب آئے گی یارب قیامت کہان ہے

تمنا تخلص محمد اسحاق خان نام ایک فصل مین جو ہر دو باغ سودا پذیر ہوا اور ہر خلط معتدلہ اپنے قوام سے تغیر ہوا مردِ عشق اندیشہ زخمی تیغ معشوقان نازپیشہ جو یاے مرہم وصل خواہان اندمال جراحت اصل باوصف اسکے پھر سپر سینہ روبروے خدنگ ناز مژگان جگر خراش ناوک غمزۂ لبتان سحر طراز کی تلاش الحق حکما نے عشق کو قسم مالیخولیا سے لکھا ہے اور جو نسخہ مجرب تجویز کیا درست و بجا ہے باوصف اس شوریدہ سری کے مزاج وحشت انگیز طرف صحراے شعر آیا ہر چند اطبا مانع آئے الا دیوانہ بکار خود ہوشیار پایا یہہ شعر انکا کسی زمانے مین کمال مطبوع طبیعت اس کشتہ انداز محبت رشک باغ تھا اور بصد شوق ہر دم ورد زبان اندوہ گزین و جان کاہ تھا

اپنی تو یہ صورت ہے کہ جون بلبل تصویر / پرواز کی طاقت نہین اور پاس چمن ہے

ترقی تخلص مرزا تقی خان نام امیر بلند خاندان از نام آوران فیض آباد والا دودمان سخن کو خفیف تنزل سے اس طرح ترقی بخشی انکے خیال نے مضمون کے ستارے کو آسمان فلک پہ ایسی بلندی عنایت کی

پیچھے ترقی دیکھیے کتنی ہو مجھکو اب	پہلی غزل مین میرے تو ہم سبق ہوا
ساکنان کعبہ نے کی بت پرستی اختیار	وہ صنم نام خدا کیا ان دنون جوبن پہ ہے

تاب تخلص لالہ مہتاب راے نام جاٹ تولد دہلی کشمیر مہتاب سخن جا کی خامہ جادو طراز سے سخن کا غذ مین روشن ضمیر

الفت مین نکو نا کبھی اے فتنہ گر ایسی	جو ہوتی ہمیشہ سے تمہاری اگر ایسی
یا تنگ نکر ناصح نادان مجھے اتنا	یا چل کے دکھا دے وہ دہن ایسا کمر ایسی

تحیر تخلص غلام مصطفی نام برادر زادہ مولانا شاہ عبد العزیز صاحب گلشن بہار کی کیا کیا شگوفیان گزارش ہوتی جنکو نہ بھلے کی سمجھ نہ برے کی تمیز انکے نسبت کیا عبارت تحریر کی جسکی تردید کو بندے نے یون تقریر کی اگرچہ از علم بہرہ ندارد اما بفحواے الولد سر لابیہ الخ گو کہ یہ بقول راوی اول شاید ایسے تھے نفی غلط محض انھون نے سچ جھوٹ اونکا عیب لگایا یہ کیسے نکتہ فہمان صحبت صرافان سخن سے انکے نقد فکر کو رواج حاصل بلکہ کتنے ہین کی فہم ناقص کو نزدیک عیار کامل گو کہ حسب ایماے مومی الیہ بے علم ہے مگر کمال ذہانت حاصل باوجود بے علمی صاحب علم کہنے کے قابل حقیقت یہ ہے کہ کوئی کیسا ہی برا ہو مگر بھلائی اسی مین ہے کہ اپنی تحریر و تقریر سے برا نکہے عیب گوئی و غیبت ہوئی بڑا عیب ہے جو کوئی اس لکھنے والے کی عبارت دیکھے اچھا نکہے مشورہ سخن کا شاہ نصیر سے
فراق شعر گوئی کے مذاق مین شہرۂ آفاق

کیا اطفال کو سنگ اوٹھا لانے کی	آمد آمد ہوئی شاید ترے دیوانے کی

تمکین تخلص صلاح الدین نام مجذوب صفت شہریون کی صحبت سے کنارہ مانند سرو آزاد تجرد کو بہتر سمجھا اوس مین گذارہ عالم سخن انکا مسند کا غنچہ

کس شگفتت سے متمکن ہوا جسکا مداح آج روبرو سامعین کی باطن ہوا

عشق اور حسن کو جس روز کہ ایجاد کیا | مجھکو دیوانہ کیا تجھکو پریزاد کیا

تجمل تخلص لااعلم لکھنوی صاحب گلشن بیخار انکے نسبت کیا فقرہ بنھاتے ہین اور کس کس طرح کے اعتراض اوٹھاتے ہین کہ لفظ از علم بہرہ نداشت الخ اتنے فقرے کے فقرے دیتے ہین اور جنکی کم علمی مشہور کردی خدا جانے یہ کیا عادت انکی ہے کہ ساری خوبی دور کر دی کسی کے برا کہنے سے کوئی برا نہین ہوتا الا ناواقف کے نزدیک اچھا نہین ہوتا بلکہ دلیل کرتے ہین کہ فلان شخص نے فلان کس کو ایسا لکھا تو وہ ایسا نہوگا نہین تو ویسا تھا اور ایسا لکھا

بیٹھے کہم لیکے ہین یہ دیدہ تر بیٹھ گیا | اور اٹھتے اوٹھتے مرے آخر کو وہ گھر بیٹھ گیا

تپش تخلص لااعلم انکے حال سے بندہ نامحرم سوز دل نے تپش کی تلاش مین بہت ترنش کی سراغ نپایا پتا ہاتھ نہ آیا

کیا ہین دل سے چل تجکو تماشا اک دکھلاؤن | تہ کاکل عرق آلودہ وہ گردن جھلکتی ہے
نکلا کنے تپش کیونکر بھلا اب گھر سے مین نکلون | اندھیری رات ہے برسات ہے بجلی چمکتی ہے

تپش تخلص مرزا محمد اسمعیل نام عرف مرزا جان انکا سلسلہ نسب حضرت سید جلال الدین بخاری تک پہنچا انکے نہال عمر نے گلستان دہلی نشو و نما پایا اصل انکی بخارا انکے آئینہ فکر کو خنجر شعر اسنے چمکایا

کچھ نہ سرے سلیقہ سے پھنسے ہم نہین پاتے | لائی ہے ہمین دام مین تقدیر ہماری
نہین تو اشک کے قطرہ کا بھی یہ ہر دانا مشکل | نکلے وہ لیکے ہین جنکے تیر دل تھام آتا ہے

تعشق تخلص لااعلم مریتہ شاگردیکا حضرت اللہ عشق سے حاصل کیا اپنا نام اون کے شاگردون کے زمرے مین داخل کیا

ستاتے ہو دیکھ کہ آتا ہے تعشق وہ کون | بارے کہ ابتو ہوا خوش دل محزون تیرا

تجمل تخلص محمد عظیم نام قلندر بخش جرات سے حاصل تعلیم تمام

کتاب قصہ فرہاد و دفتر مجنون | یہ دو ورق ہین مرے عشق کی کہانی کی

تجلی تخلص محمد حسین نام عرف حاجی پسر میر محمد کلیم دہلی مین جو باغ چاندنی
چوک مین ہے وہان کے مقیم ہر دو حریف دقیقہ رس آگے مین کیا عرض کرون
بس صاحب گلشن بیخار یون کہتے ہین کہ از مثنوی لیلی مجنون بزبان ریختہ
از خیالات او بنظر رسیدہ پذیرائے دل افتادہ اور بہت الخ بجز اسکے کوئی اگرچہ
جو ہی کوئی خلط انکی سرشت مین خمیر نہین انکو سواے ایسے اچھے مضمون کی یاد
کوئی تدبیر نہین جسوقت سامعین سنے اوسکو زیب گوش کیا بہ حق تجلی مکرنے
مثال موسی بیہوش کیا

بہ شوق دیکھ لیں مرگ بھی تجلی نے	کفن مین کھول دین آنکھیں سنا جو یار آیا
تر دامن آگیا جو مین روز حساب مین	چھپنے لگا بھٹا وا سے آفتاب مین
جب رات تھی دراز ملاقات کم ہوئی	ملنے کے دن جو آئے تو پھر رات کم ہوئی

تصور تخلص حیدر حسن نام مراد آبادی اولاد امام زید شہید بجرات تمام تلمذ
جرأت کے ادب سے مستفید متوطن قصبہ پنکواڑہ سو خامہ بہزاد طبع چہرہ تصویر
سخن کو بغازۂ جودت یون تاب دیتا ہے مصور فکر یانی طبع سے کار صورت
گری اسی شکل سے لیتا ہے

تصور گر مجھ سی یار کی مجکو رولاوے گی	بہت گریہ کا ہونا مینہ برسنے کی علامت ہے
لیگئے یون ترے کوچہ سے تصور کو لوگ	جون اوٹھا دین کسی بدمست کو میخانے سے

تجلی تخلص تجلی شاہ نام مولد انکا حیدرآباد سننے مین آتا ہے موسی فکر دید ار
شاہد مضمون سے طور کاغذ پر یون غش کھاتا ہے

دامن کا عکس کسکے پڑا ہی کہ آج تک	پھیلا رہا ہے سرو لب جویبار ہات

تسکین تخلص میر حسین نام صاحبان والاشان جانے غور ہے کہ یہ تسکین
جو صاحب گلشن بیخار کے دوست اور مومن کے شاگرد ہین تو انکا یہ طور ہے
اپنی کتاب مین انکی بہت صفت کرتے ہین انکی محبت کا دم ہر دم بھرتے ہین
تشفی سخن مومن خان سے پائی تسکین شائقین اسطرح فرمائی

بے بال و پری کھو چکی ہے توقیر اسیری
صیاد کبھی لیکے یہاں دام نہ آیا +

ہر صبح وہ ڈھونڈے ہے کوئی تازہ خریدار
صورت مری ہر روز بدل جائے تو اچھا

چپ لگی مجھکو تو چھپا بھی پھر وہاں ہوگا
راز اپنا نہ خموشی سے بھی پنہاں ہوگا

وحشت اب لاش کو لے بھاگے گی +
تنگ ہے گور سے گھر یاد آیا +

ناوک تسکین یہ مضمون تپش نازیبا
تمنا تخلص جو سزاوار تو بیتاب مجھے

تسکین تخلص سعادت علی نام عنایت فرمایان رفیع الشان عمدہ کا مقام دہلی تسکین تخلص کیا امتحان نہ صاحب گلشن بیخار کے دوست نہ مومن خان کے شاگرد تو اس سبب انکی دیکھی کس طرح کی عبارت کے بالا کرے تسکین تخلص سعادت علی نام بیگے از تلامذہ قمر الدین منت ہست اور راست اور یہی ایک شعر لکھا مجھے بہت افسوس آیا کہ وہاں تسکین کی تسلی یون کی اور یہاں تسکین کو بیقراری یون دی فکر طبع سے شائقین کو تسکین دل بیتاب

سامعین پر صد آفرین

کیا خاک ہو صفائی بھلا ہم میں یار میں
خط بھی لکھا جو ہمکو تو خط غبار میں

تجلی تخلص میر غلام علی نام تصنیف جنکا قصہ لیلی مجنون تمام کوئی شعر ہم نہ پہنچا اسے ڈرتا ہون ناچار دو شعر داستان سے عرض کرتا ہون سینہ

قلم وادی ایمن صفحہ کاغذ دشت روشن

سنتے تجھے کتب میں پچھتائے ہم
پھرتے ہیں تیری جستجو سے پائے ہم

تجلی دل الزاری عشق دیکھ لے
بیمار جینا الزاری عشق دیکھ لے

تنہا تخلص میر کفایت علی نام ولد میر الہی بخش برادر مولوی محمد دراز علی لاکلام قصبہ میرٹھ من مضافات دہلی وہاں سے بہ رئیس عالی سن بارہ سو اکسٹھ ہجری بہ جاجو دہلی میں رونق افروز نبیرہ انکی خدمت مین بہرہ اندوز بعہدہ سررشتہ داری محکمہ استیصال ٹھگی اور ڈکیتی مختار محفل مشاعرہ مشفقی مرزا فضل علی صاحب تمنا تخلص ہمراز جوان خوش رو اچھا انداز گفتگو

تنہا سے شکوہ ملتا ہے وہ ماہرو بلم — ان روز روز اوسکے بخت کا ہو اختر آفتاب
رحم کرتے ہین وہ ہر حال پہ سب ان روزنوں — ملک الموت بھی آیا تو مسیحا ہو کر
وطن تھا رشک چمن آسمان ز پیشینہ بلا — بستان سبزۂ بیگانہ کٹنے دور مجھے
ہر گھڑی مجھکو ترقی و تنزل ہے نصیب — درد سر کم ہو پر درد جگر افزون ہو جائے
کیون منہ پہ پھر لگاؤ ہین دھبے خضاب کے — پیری نہ رنگ لائیگی عہد شباب کے
کم ظرف ہین جو بکتے ہین پی پیکے ساقیا — منہ اپنا بند رکھتے ہین شیشہ شراب کے
زلف کا سودا ہے عشق سیہ رنگ یار ہے — ساتھ سے داغ جنون کو مرہم زنگار ہے
وہ رہے چرخ ظلم پرور کا + — کون اس شکدے سے ہین خوب ہم سے

تپش تخلص میر محمد علی نام اصل انکی ایران مولد شریف جہد دہلی سلسلۂ نسب حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ سے پہنچا لطافت طبع گوہر فشان نظر از ذہن فیض نشان ہنگامہ آرائے بزم نظم گستری رونق افزائے مجلس ہنرپروری شیرازہ بند مجموعۂ سخن نخل پیوند مضامین نو و کہن انشا بخشائے نحم زدگان انبساط پیرائے دلشدگان منبع قوانین نکات بدیع مجمع دقائق صفات بلیغ منبع فیض کن فیکون مرجع اسرار بارگاہ بیچون مقبول ازلی شاگرد رشید گلزار علی تخلص باسیر صاحب حسن و تدبیر نظم فارسی مرجع سخن ہندی آج

کیا ترے خونریز دونکا ماتم ہے + — شہر و بالا جو عرش اعظم ہے +
دین دل عشق مین کھو بیٹھے تھے ہم پرسون — طاقت و صبر بھی جاتی رہی کل پرسون
اشک باران کی بھی ہو قلت و کثرت ظاہر — چشم تو رو ہی ادہر ابر ادہر ہے برسے
تری ہے عفو کی عادت مری ہو عصیانکی — کیا سبب کس لیے پھر عدد قصور مجھے
فراق درد دوا الم ستم فغان تپش — یہ ساتون گھیرے ہین ہفتہ سے قصور مجھے

تمکین تخلص محمد یوسف نام یہ عزیز مضمون کا دم بھرتے ہین زلیخائے سخن کو کنعان کاغذ مین کس تمکین سے جلوہ گر کرتے ہین

تھا دم لبون پہ اور کبھی دل سے آہ تھی — فرقت کی رات کیا مری حالت تباہ تھی

حرف الثاء

۱

ثنا تخلص ثنا اسد خان نام فرخ آبادی ایک صاحب سبزہ رنگ گداز طبع انداز شعر خوانی نہایت وضعدار عرصہ پانچ سال کا ہوا کہ عاصی سے مقام علیگڈھ مین بمکان شفیقی منشی شیخ نبی بخش صاحب سررشتہ دار اتفاق ملاقات ہوا ورنیولا جد دہلی مین اونکا مقسوم لایا بمحفل مشاعرہ منشی ابو الحسن صاحب اور محمد امیر خانصاحب تشریف لائے سامعین کو مضامین نادر سے ایما بنائی شاخ بنفشہ اونکی زلف سخن پیچیدہ پہچان لجو بنتی اونکی شمع کی ثنا خوان

خودآرائی مین بھی دیکھو ستم ایجاد ظالم	پڑا ہو باف بھی لو اطلس چرخ جفا جو کا
یہ گو یہو نکی تفنگ لگنے کی بوچھار	کہ بنگیا ہدف چرخ چاند تارے رات
تھا جشن شام شب قدر صبح عید کو رشک	وہ دن کدہر گئے یارب کدہر سدھارے رات
کیا ثنا شعر لکھین دست نزاکت کے سبب	سر کو پا باندھتے ہین پانون کو سر باندھتے ہین

ثروت تخلص سید درویش نام آزادانہ وضع مجردانہ انداز گنج طبع اونکا در بہا
مضامین سے دکان کاغذ مین سرمایہ ناز

قابل تھے جفا کے اوٹھانے کے ہم ذرا	ثروت تباہ ہے یہ اوس آفت پناہ کی

ثابت تخلص میر معز الدین نام کہین برادر مرزا احسن بخت ثابت ہے کہ
سیاران سخن حافظ عبد الرحمن احسان سے قابل فلک تخت

ہین کسی چشم معشوق کا ہون مائل ثابت	کیونکہ محکوم فرا ابلق ایام نہو +

ثنا تخلص میر شمس الدین نام کشمیری شاگرد شاہ مشتاق طلب گل سرخ مضمون
شاخ طبع پر رشک رنگ غیرت العنب

چمن مین ہر خندہ گل ہے مجہ وہ بینا ہے اور تو ہے	فغان ہر نالہ ہے فریاد ہر زاری ہے اور مین ہون

ثاقب تخلص لا اعلم متقدمین سے ہین بے پروایانہ بسر کرتے شاگرد تھے شاہ مبارک ابرو پر ہرتے ستارہ مضمون فلک کاغذ پر روشن نجم ثاقب سخن
چرخ قرطاس پر پیہ تو افگن

مرے ادب نے رکھا مجکو یہان تلک محروم | کہ بعد قتل بھی دامن تلک لہو نہ اوڑا

ثابت تخلص اجابت علیخان نام مضمون شعر اسطرح سے بیان تمام خاطر
شکستہ ہو ثابت مقرر کہ یہ مذاق سخن سے بہرہ ور

وقت مرنے کے مرے پاس وہ موجود ہوا | اپنے ہی جی کا زیان اپنے تئین سود ہوا

حرف الجیم

جرأت تخلص شیخ قلندر بخش نام نظر ایسا آتا ہے کہ انکی آنکھین نور بینائی سے محروم مزاج انکا طرف علم موسیقی کے رکھتا ہے وہ موم آہنگ سازو برگ اس علم کا مسلم علم احکام انجم شماریبی محرم خوشہ چین خرمن مرزا سلیمان شکوہ رہولا ورجیسے بیان شکوہ ہمعصر غلام ہمدانی مصحفی و میر انشاء اللہ خان اکثر مشاعرات مین اون سے ہم ردیف رہے تخمیناً چالیس برس گذرے کہ ہوے اس جہان سے روان طرز کلام خوش اسلوب انداز سخن نہایت مرغوب رسوخ شاگردی اسکے سے جعفر علی حسرت نازان طبع متین و سخنگو و صاحب دیوان صاحب گلشن بیخار ان سے یون کرتے ہین تکرار وہ کہ چون از اصول و قوانین این فن بہرہ نداشتہ نغمہ ہاے خارج از آہنگ بیسرود آوزہ اش کہ چون طبل دور تقرر رفتہ از انست کہ پذیراے خاطر و گواراے طبع او باشد والوا حرف بیمزہ معہذا ابیاتش بغایت خوش ادا و دلربا آمدہ بالجملہ ہر آنچہ از دیوانش بطریق اہل فن بود انتخاب و دریں اوراق ثبت افتاد الخ تو کیا جو اشعار داخل گلشن بیخار ہین وہی قابل دید و مشاہیر و بسیار ناپائدار ہین لیکن قیاس مین نہین آتا کچھ کہا نہین جاتا مگر یہ کہ انسان ہے کیونکر اسکے کلام مین خطا سرزد نہین کون ہے جسکے سخن مین رطب و یابس و نیک و بد نہین بہرحال ثابت ہے کہ صاحب گلشن بیخار کو ہر ایک شاعر کا نقصان بیان کرنا اور رسم کسی کے سخن مین دل توڑ کر نقص کامل پہ دھیان دھرنا چشم نابینا سے مبصران سخن کو نور کلام دکھایا اور دیدہ و دانستہ عین الطاف سے چھپایا

رتبہ گل بازیکا دلاکاشش توپاتا
داغ بر دل جو تڑا چاہئے والا نکلا +
صورت رشتۂ سلک گہر اہی سوز فراق
ہوا ہی ابتو یہ نقشہ ترے بیمار ہجران کا
نہون خود بخود کیونکہ تحلیل ہین
کہ مجھے وہ رشک مہ چار دہ
بلائین ہاتھون نے میری جو لین تمہاری اٹھا
ہیچ نے خار بیابان پہ پہرایا اونکو ہاے
خدا ہی ہے کہ اب دل لیکے یہ پیغام ہوتے ہین
قدم ہین تا تو ان جبا دسکے کوچہ سے اوٹھاتا ہون
کیونکہ تم پاس سے جاون مین بھلا اور کہین
آنکھہ اپنی روتے روتے نہ شب تا سحر لگی
اللہ رہی نازکی کہ اوٹھا اوسنے ایک پھول
آزردہ پھر پھر آنے سے جرأت کے تو نہو
وعدے پہ ترے کوئی کل شام سے سحر تک
گل جو کھلتا ہے تو غنچہ کا چٹکنا جرأت
تجہ سے کہنا یہ مرا سب مین پڑھاتا ہی اوسے
اب کاہ تھائی تجھے یا اسکو جرأت چاہئے
زلفین جو کھل گئین تو خجل رات ہوگئی
ہنر ہم تصویر سے جرأت یہہ بزم ہم +
خوشی کی بہار تھا جا بجا اب قصہ خوانی ہو
لے آئیے بانگ اوسنے جو ایکبار لگائی
رکھے نہ پردا وہ جیسے کیونکہ زنا شادی بجا جھگڑ

ہاتھون سے جو گرتا تو وہ پلکو نسے اوٹھاتا
تو چراغان دیوانی کا دوا نکلا ++
تن زار اپنے پہ کس جا نہین چھالا نکلا
کہ جس نے کھول کر منہ اوسکا دیکھا بس وہین نالا نکلا
تعجب مجھے اسپہ آنے لگا ++
بڑھا کر محبت گھٹانے لگا +++
بلائین ہاتھون کی لیتا رہا مین ساری رات
سرخ ہو جاتے تھے جنکے لب گل سے قدم
تمہارے روز کے آنے سے ہم بدنام ہوتے ہین
تو شکل نقش پا ہر ہر قدم پہ بیٹھ جاتا ہون
دل تو لگتا ہی نہین یان سکے سوا اور کہین
کیا جانے وصل یار مین کسکی نظر لگی +
سر پہ جو رکھہ لیا تو لچکنے کمر لگی ++
ہوتی بری ہے اسے بہت بیداد کہ لگی
آہین بھر اکیا تے گھڑیان گنا کیا ہے
کوس رحلت وہین گلشن مین بجا دیتا
جو تجھے دیکھے ہے وہ دیکھتا جاتا ہی اوسے
آنکھ ہی آئینگے ابتو طبیعت آگئی ++
پنہان جو کھل گیا تو سحر بات ہو گئی
بات بھی یان نہین کرتا کوئی ++
برابر ہے زبان کے ایک اپنی ذو زبانی سے
ظلمات مین ایک راہ نمودار نکالی
پیدا اوسکا نکلا انسین کو یا خدا کی قدرت نظارہ

تیرے پسینہ کی بو کا عالم بیان کرو سمجھ دی ہے | نہ لطف یہ بو عطر میں نہ یہ لطافت گلاب میں ہے
لب وہ کہ لعل کے بھی نگینہ پہ حرف ہے | سبزہ وہ پشت لب کا کہ مینہ پہ حرف ہے
ہو کیون نہ تختہ مشق الطبا تراہم لیکن | جون لوح مشق اوسکے پسینہ پہ حرف ہے
حیرات اوس بن بقول حیران آہ | نہ لگی آنکھ جب سے آنکھ لگی +

جنون تخلص مرزا نجف علیخان نام لخت جگر مرزا محمد علیخان ملک مالوہ بہار سے عرصہ ہوا کہ حسب اتفاق آب و خور انکو ہوئی جہد دہلی کی ہوس مجنون مزاج لیلاے سخن کا دم سازہ دماغ مختل سودا پرواز

دلکو شاید کوئی ستاتا ہے ++ | قاصد اشک تیز آتا ہے ++

جعفر تخلص میر باقر علی نام برادر زادہ میر نظام الدین ممنون نور چشم میر قمر الدین منت ادب یافتہ برادر کلان خود عرصہ قریب ہوا کہ ہنگام بازگشت سفر حجاز ہوئے قضا سے رہین منت توشہ راہ عدم سفرہ کاغذ پر اس مرثیے جینا ہر ایک خویش و اقارب کا دل آتش حسرت سے بھنا

تیغ یون دل میں خیال نگہ یار نہ کھینچ | ناخدا ترس تو کعبہ میں تو تلوار نہ کھینچ

جام تخلص لالہ کنور سین نام شاگرد شرف الدین مضمون پسر غلام محی الدین عشق تمام زمانے میں مشہور ہے مضمون سا نگین کاغذ میں اس کیفیت سے چھلکی شراب سخن جام طبع میں یون ڈھلکی

چھپی ہے باد کے گھوڑے پہ کو موج ہوا لیکن | نہ دعوی کر سکے گلگون سے تیری ہم عنانی کا

جانی تخلص بیگم نام نور چشمی نواب قمر الدین خان مرحوم نو چہیتہ نواب آصف الدولہ او نکی نسبت مفہوم میں شدت علالت میں اس مطلع بدیہہ سے مطلع کیا جو زبان زد عالم و مشہور زمانہ ہوا

کیا پوچھتے ہو ہمدم اس جسم ناتوان کی | رگ رگ میں نیش غم ہے کچھے کہان کہان کی

جھمن تخلص لالہ جھمن ناتھہ نام سوداے دہلوی ہو نے کے اور مضمون سے بندہ ناکام

دل جون سپند عشق کی آتش سے جل گیا | ایک آہ کھینچتے ہی مرا دم نکل گیا +

جانؔ تخلص جانعلی نام سر ادب آگے مرشد شعرا کے جھکایا سلسلہ یک جہتی نواب بیرم خان سے ملایا

ذکر اوس زلف کی درازی کا + | صبح سے تابشام ہوتا ہے ++

جہاندارؔ تخلص مرزا جہاندار شاہ عرف مرزا جوان بخت ولی عہد فردوس آشیانی حضرت شاہ عالم یک لخت سن بارہ سو ایک مین لبشہر بنارس جہاندار روح اونکی نے بیچ فردوس کے علم فنا نصب کیا خنجر زبان واسطے قتل اعدا کے بادیہ کا غذ مین یون تیز ہوا

آخر گل اپنی صرف در میکدہ ہوئی | پہونچی وہان ہی خاک جہان کا خمیر ہوا

جہانگیرؔ تخلص مرزا جہانگیر نام آب و ہوائے لکھنؤ پذیرائے خاطر بہت رہا مرد مجنون مزاج بہ نیروے سودا عبث ہر کسی کو زخمی کیا خود بھی زخمی ہوئے پھر دہلی کو گئے عارضۂ لاحقہ نے سر شوریدہ مین شورش زیادہ کی میر شاہ علی درویش تخلص کو مجروح کرنے کو طبیعت اپنی پھر آمادہ کی بعوض اس خطا کے محبوس ہوئے تیر قضا کا نشانہ ہوکر زندگی سے مایوس ہوئے قیدی روح زندان تن سے رہا ہوا طائر جان قیدخانہ بدن سے چھوٹ گیا وحشی طبع خشت زن سودا ہیو نکا یہ سخن

وہ کافر مرا درد کیا جانتا ہے | جو گذرے ہے مجھپر خدا جانتا ہے

جلالؔ تخلص لا اعلم فیض آبادی عجب کمال ہوا آنکھون سے پنہان صورت حال کا جمال ہوا

کیا ہوا مین نے جو ٹک جانب ابرو دیکھا | اتنی بس بات پہ تم کھینچنے تلوار لگے

جولانؔ تخلص میر حسن علیخان نام وطن دکن عیان ہوا سمند خامہ ولکا عرصۂ قرطاس پر اس شادکامی سے جولان ہوا

کنج قفس مین دیکھ کے بے بال و پر مجھے | اے ہمصفیر وچھوڑ گئے تم کدھر مجھے

جنون تخلص شاہ غلام مرتضی نام ستودہ ہاے الہ اباد سے ہین خضوع وخشوع و زہد وعبادت مین معروف گو نہ شوق شاعری تھا تو مزاج سودائی اونکا سمت وادی مضامین اسطرح مصروف

تری چشم مست ہے ساقیا وہ سیاہ مست جنون ہوا
کہ جی دوالتہ طاق پر جو دہری تھی وہین دہری رہی

جنون تخلص فخر الاسلام نام استفادہ سخن میر نظام الدین ممنون سے پایا گروہ صوفیان دہلی سے تھے وحشی مزاج نے صحراے کاغذ مین زمین شعر کی خاک کو یون اوڑایا

اوٹھی جو شرم تو دو تو نکے دل ملے نکلے
بجز حجاب یہان کچھہ نہ فاصلے نکلے

جوشش تخلص محمد روشن نام عظیم آبادی طرز گفتار رنگین و وضع تحریر مین مستحکم علم عروض مین تصنیفین جب جنون کی جوشش ہوئی تو سخن کی اسطرح کوشش کی

سفید ہوگئین آنکھین ہوا گریبان سرخ
اوسکا خدنگ داغ جگر سے نکل گیا
وہ زمانہ کیا ہوا جو مری گریہ مین اثر تھا
اوسکی آنکھونکو دیکھین اسے جوشش
دیکھی ہم ہین اور اون آنکھونمین کیا نمی ہے

ہمین تو رونے نے آخر یہ رنگ دکھلایا
ایک تیر تھا کہ صاف نظر سے نکل گیا
یہی چشم خون فشان تھی یہی دل یہی جگر تھا
منہ تو دیکھو شراب خوارون کا
لوہو کے پیاسے ہین وہ تشنۂ دیدار ہین ہم

جوان تخلص مرزا نعیم بیگ نام قلہ رباے خوان مرزا سلیمان شکوہ جوش طبیعت سے اس فن مین مضامین کا انبوہ

دیوار ورکی چھاتی سوراخ ہوگئی ہے
کیا روز نو نسے اوسنے آنکھین لڑائیان ہین

جوش تخلص رحیم اللہ نام دہلوی مقلدی بانوایان مین اوستاد اور غلام ہمدانی مصحفی کی شاگردی سے انکا دل نہایت شاد بانواے فکر انکا پیلی لیف سخن گلوے طبع مین حمائل کرکے اس جوشش سے یا فقیر کہتا ہے فلک کے تکیہ مین مضامین کی صورتون کے آگے اس شکل سے گویا رہتا ہے

مین نے جو کہا تجہہ بن کیا کیا نہ الم گذرا
بولا کہ اب بیتراروتی ہی جہنم گذرا

جذبؔ تخلص میر بہکاری نام ایک عزیز سکنائے بریلی سے تھے مرد شایستہ علم وادب سے آگاہ کسب جہل دریاسے ناواقف زمین بہت ملکو نکی دستیاری جریب پاسے ناپتے خواہ نخواہ آخر جوار یا قرب بخارا مین لبستر فنا جما یا مزاج جہان گرد سنے مجمع شائقین مین حال ملک سخن یون سنایا

وان صفائی وخود نمائی ہے + + … یان مری جان کی صفائی ہے +

جوہرؔ تخلص مرزا احمد علی نام قوم قزلباش جوہر تیغ طبع اونکا اسطرح فاش

آتش دہ چمن ہو یا برق آشیان ہو … اے مرغ نالہ کچھہ ہو ایکشب تو پرفشان ہو

جراحؔ تخلص غلام ناصر نام اصول لشہیر مولد انکا دہلی مقام ملاحظہ فرمایان گلستان سخن ان کی خدمت عالی مین گذارش ہے کہ خامہ صاحب گلشن بہار کے انکی نسبت کی عبارت مین کیسی خصوصیت کی نوازش ہے زخم تیغ زبان لگاتے ہین پھل مین یہ پھول کیا کھلاتے ہین یہ عبارت انکی نسبت اسپر دعوی صداقت بتیش جہت ثبت نامش ورین عجالہ بناچاری حوالہ قلم شد الخ مقام انصاف ہے اسمین کیا کچھہ لاف ہے ایسا کیون جبر اختیار کیا نشتر تیز آبدار کیا اور جب لکھا تو ناچاری کیا اختیار مین بے اختیاری کیا انکے حرف حرف سے عذر پایا جاتا ہے جب شکل آئینہ زنگ آلود دکھایا جاتا ہے عاصی کے تو سب مخدوم ہین یہ کلام عالم کو معلوم ہین انکا جراح طبع بالکا جن سے مضمون کا زخم یون ٹانکا

جراح ٹانکے دینے مین مت کر درنگ تو … اسواسطے زخم مرے یار گرم ہے

جوششؔ تخلص محمد عارف نام سخن کے محکمہ مین انکا انتظام انکی طبیعت کی جوشش دیکھیے اور میری طبع کی کوشش دیکھیے

جون آئینہ مجھہ ستم رسیدہ + … رہتا ہے مدام آبدیدہ + +

جیتیاؔ تخلص جیتا بیگم دختر مرزا بابر اوہ کیفیت پوشیدہ تر ہنہ بغیرت ماہ عاصی انکے حال سے گمراہ جیتا مرنا اختیار بخدا بندہ نہ فنا جانے نہ لقا انکا فکر شعر بہت جی نہ پر شوق سخن کہتا ہے اجی نہ ایسا کچھہ فرمایا کہ جوہر دل مین لگو بھایا

یہ کسکی آتش غم نے جگر جلایا ہے	کہ تا فلک مرے شعلہ نے سر اوٹھایا ہے
ڈبڈبائی آنکھ آنسو تھم رہے	کاسۂ نرگس مین جون شبنم رہے

۲۲ جولان تخلص الف شاہ نام ہے سبکے حال پر نظر شفقت تمام عمر قریب شصت سال لباس گیروا لال لال غریب الوطن سن بارہ سو چونسٹھ ہجری مین فخر دہلی مین تشریف لائے عاصی نے اونکی خدمت سے بہت فیض اوٹھائے اکثر مشاعرے مین تشریف لاتے ہین اور غزلیات طرح وغیر طرح سے سامعین کو خوش کر جاتے ہین سو کیا کہیے اور یہ عقیدت کیش + برگ سبز است تحفۂ درویش + عاصی پر نہایت نظر عنایت ہے نیاز مند کو اون سے بدل محبت ہے شاگرد خواجہ حیدر علی آتش فیض تعلیم سے انکے مضمون دلکش انکی فکر کا فقیر محلۂ کاغذ مین یون گدائی کرتا ہے آزاد طبع بازار سخن مین اسطرح لہرا پھرتا ہے

سیر جہان مضایقہ جولان نہین مگر	نقش نہونے پائے تو کل کو دیکھنا
گیسو سے سیہ بڑھ کے شب تار نہین ہے	آنکھون سے جھڑی نرگس بیمار نہین ہے
کرتا ہے سدا شور و فغان یاد صنم مین	ناقوس برہمن سے دل زار نہین ہے
ہر اک کو تمنا ہے ترے وصل کی ایجان	کس کس کو تری خواہش دیدار نہین ہے
یوسف سے کہو یار کہین اس جا پہ سمجھکے	یہہ کوے صنم مصر کا بازار نہین ہے
کر دیتا ہے نالون سے دل مردہ کو زندہ	اعجاز سے کم یار کی گفتار نہین ہے

۲۳ چہچہین تخلص لا اعلم روبرو اور شعرا کے اسکے گل کلام کی بو سے دماغ سامعین پریشان جمیع حاضرین کو یہہ خطرہ کہ اس بلبل کی تاب کہان گل مضمون گندہ بہار سر ہلائے مضامین رنگ برنگ سے بو سے بہاری آئی خاکروب فکر صحن طبع کو جاروب شعاعی سے یون صفائی بتاتا ہے صحت خانہ کاغذ مین حاجت مند مضمون کم کم آتا ہے

عجب کیا وحشت مین اوٹھا دی قیس میرا	سعادت مند لڑکے خدمت استاد کرتے ہین
رکھتے ہین جو زلف کا بندھا دھیان	پیچش رہی شام سے سحر تک

ہنگا یا خون مدت تک خیال روے رنگین نے ۔۔ اڑ اڑا پیٹ مین اوٹھا جو دیکھا زلف پیچان کو
وہ مضمون اسکا پیدا کیجیے طبع گرامی سے ۔۔ جیسی انت یا چین کا غل ہو گو رجامی سے

۲۳ جان تخلص جان صاحب نام لکھنوی طبیعت انکی طرف فکر ریختی مالوف دیوان ریختی مضامین زنانہ کے تزئین مین مصروف انکو کچھہ زنانی گفتگو پسند ہے جنکو ایسی باتون سے نفرت ہے اون تک مردونکا دم بند ہے کلام زنانہ گفتگو زنانہ

اگر وہ زنخ نہو تا قدر کرتا کون جنت کی ۔۔ ہے رتبہ سوم کی خست سے حاتم کی سخاوت کا

۲۴ جوش تخلص شیخ نیاز احمد نام تعلیم یافتہ شیخ ابراہیم ذوق شاعر طبع کو مضمون شعر سے اسطرح شوق

غش آئے ہی کیا اوٹھے ہی ذکر اوسکے جفا کا ۔۔ در پردہ مزا چکھتے ہین ہم روز قضا کا

۲۵ جان تخلص جان صاحبہ فیض آبادی صحبت ذائقہ یاران ذی علم رہا شعر گوئی کی طرف انکو یون حلم رہا تا زمین سخن عشاقان جان باختہ کو دریچہ کاغذ مین اشارہ بتاتا ہے دل طالبان اسکے ناز و غمزے کی گرمی سے پگھلا جاتا ہے

جان و دل بیچتے ہین ہم اپنا + ۔۔ ایک بوسہ کو لیلو سستا ہے +

حرف الحاء

۲۶ حقیر تخلص شیخ نبی بخش نام انکے خاندان عالیشان کا ذکر انکے والد ماجد کے حال مین بیان ہو چکا انکے خصائص جیسے اسکے والد کا معاملہ تھا اوسی طرح پر بخوبی نشان ہو چکا عرصہ دراز سے بسرکار انگریزی بعہدۂ سررشتہ داری فوجداری ضلع علیگڈہ تشریف رکھتے ہین ہم اور یہ آپس مین آبا و اجداد سے ایک عرصہ دراز سے ملاقات و انس کی توصیف رکھتے ہین شعر گوئی مین تلمیذ پذیر میر گلزار علی اسیر یہہ کلام حقیر با توقیر

سنا یہ قصہ ترا یاد آیا + + ۔۔ پھر ہمین ظل ہما یاد آیا + +
ید بیضا کا جو مذکور ہوا + + ۔۔ اونکا نقش کف پا یاد آیا + +

آج پھر اوس بت کافر نے حقیر + وہ ادا کی کہ خدا یاد آیا ++
عین نور نظر گبر و مسلمان ہو تم + چشم بد دور ہو تو قدرت یزدان ہو تم
مجھ میں اور قیس میں ہے فرق حقیر + وہ مقید ہے اور میں وارستہ

حسرت تخلص لالہ ذوقی رام نام دہلی انکی جاے مولد فرخ اباد میں قیام سامعین کو انکے نغمۂ گفتاری پر حسرت ناظرین کو شیرینی خط سے حیرت

بیت
ہر رنگ آبلہ ایواے یہہ کیا زندگانی ہے + کہ جسکے پانون پڑتا ہون وسیکو سرگرانی ہے

حسن تخلص میر غلام حسن نام خلف میر غلام حسین ضاحک مولد دہلی اصل ہرات سجدہ گاہ شعرائے ہجو ہاے نادرہ انکے والد کی نسبت لکھیں اور کیا کیا بات ایام شباب میں سمت طلوع آفتاب یعنی فیض آباد کے جمہور ملازمان نواب سردار جنگ پسر نواب سالار جنگ ملازم اور فخر شاگردی نسبت میر ضیاء الدین ضیا کی انکے مزاج نازک خیال خوش مقال پہ قائم تادر طبع عدیم المثال بدیع فکر ندرت کمال انداز تحریر مثنوی بطرز شایستہ طرز تقریر بنوع بایستہ مثنوی سحر البیان مشہور بہ بدر منیر اس متانت و فتانت سے لکھی کہ جسکے ہر ایک شعر کی صفت یا ہر تقریر سے اوسکی ہر بیت کا وصف و حسن معانی لطافت و شوخی خارج تحریر سے صاحب گلشن بیخار کی انکی نسبت کیا شوخی کی عبارت ہے جس سے ممدوح کی توقیر و بزرگی اور ہجو بلیغ کی اشارت ہے بخدمت انصاف فرمایان معرکۂ سخن عرض ہے اور اسکی منصفی حاکمان سخن پر محکمۂ مشاعرے میں فرض ہے لہذا بعض فقرات محررہ انکے درج گلستان بیخزان کے منصفان سخن کے روبرو بیان کیے منصفی کیجیے داد دیجیے حقیر سچ عرض کرتا ہے یا غلط ہنگام تحقیق جسکا قصور ثابت ہو تو بموجب حکم شرع شاعری وہی مستوجب سزا ہو جو عدول حکمی کرے تو حکامان اقالیم سخن کے موافق امر ناقص بدلا ہو جاکیا وقت طرفداری تقریبا کہ حق اللہ فیصلہ کریں جیسی جسکی کیفیت اظہار ہو معاملہ کرین یہ ادنی عبارت ہے جسکی شہرت کہ شکایت ہے یہ ہمہ اصناف سخن فی الجملہ قدرتے

داشتہ لاسیما مثنوی اینکو میگفت مثنوی سحر البیان کہ مشہور بہ بدر منیر است شہرت تمام دارد و قطع نظر از پالغزی ہاے شاعری بمحاورہ عوام بہ نگفتہ بلکہ داد بلاغت وادہ انہ لفظ پالغز یہاے شاعری کو غور کیجیے خیال انکے بطور سمجھیے حرف فی الجملہ کو ملاحظہ فرمائیے داد معرکہ کی دلائیے و بمحاورہ عوام بہ نگفتہ مطلب یہ کہ خاص لوگونکو یہہ طرز خاطر پسند نہین کچھ انکے دلپسند نہین عیب لگانا ہر شخص کو انکی عادت سے نزدیک رہنے والے ہون یا دور سکے بھی نیت ہے حسن شاہد سخن حسن لہجہ احسن یون جلوہ گر ہوا جسکی لطافت و متانت پہ حاسد کا ٹکڑے جگر ہوا

اظہار خموشی مین ہے سو طرح کی فریاد	ظاہر کا یہہ پردہ ہے کہ مین کچھہ نہین کہتا
مین حشر مین کیا روؤن کہ اوٹھ جائے ہے پردہ	برپا ہوئی ایک تجھہ پہ قیامت تو یہین اور
دامن صحرا سے اوٹھنے کو حسن کا جی نہین	پاؤن پھیلائے دیوانے نے بیابان پیچھے
دروازہ کو کھلا ہے اجابت کا پر حسن	ہم کس آرزو کو خدا سے طلب کرین
تیرے ہمنام کو جب کوئی پکارے ہے کہین	جی دھڑک جاتا ہے پیارے کہین تو ہی نہو
شب وصل ہم نے آج ایسا ہم کسی دیکھا ہے	گریبان سحر کو تا تک دیکھو دامن شب سے

حسرت تخلص لالہ علیم آبادی شاگرد مرزا جان جانان مظہر شعر خوب و فہمیدہ وطباعی انکے کلام سے اظہر

قسمت سے ہمسری کرے کون	سر کسکا پھرا ہے یون مرے کون

حسرت تخلص جعفر علی نام لکھنوی پیشہ آبائی عطاری جب شعر و شاعری کا شوق ہوا مین نکلی آتی ہاری عرصہ قریب تک عطاری کی بعد یہہ جو دیواری کی ہمنشینی اور اشعر کیے اونہو بھی درگذر کر دنیا کو چھوڑا اور اہل دنیا سے اپنا ملاف سنہ اگر ہم و سرد زمانہ اور سفید و سیاہ روزگار سے علیحدہ بسم کی گنبد مین بیٹھے فقرا انکی یہہ کی کہ درستی سخن مرپہ سنگہ دیوانہ سے سیکھی

آشیان چھوڑ چلے اے چمن آرا ہم تو	اوڑ کے جا بیٹھے سر پہ گلستان اوسکا

۳

ہے غبار آلودہ یاں تک اشک غمناک کا	دست مژگان مین سدا رہتا ہے سبحہ خاک کا
ساقی سے دے کہ اہل مجلس ++	پانی پانی پکارتے ہین ++++
نازک دلون کے زخم کو مرہم کبھو نہو	پیراہن حباب پہ ٹھیکے تو رفو نہو +

حجام تخلص عنایت اللہ نام سہارنپوری از تلامذۂ مجدد الشعر اصول ہمت مولانا و مرشدنا جناب حضرت مولوی محمد فخر الدین محب نبی رحمت اللہ علیہ سے کیا مو تراش فکر مقراض زبان سے ریش سخن کو اصلاح دیتا ہے شانۂ ذہن سے زلف مضمون کو اس پیچ مین لیتا ہے

خط آنے سے بھی اپنی رسائی نہین ہان	حجام کسطرح سے بلین کیا ہنر کرین +
یہہ جی مین تمنا ہے کہ ان انکھیون کو چومون	پہنچے نہین کسو واسطے بیمار تمہارے

حسین تخلص نواب غلام حسین خان نام از زمرۂ افغان و رئیسان شاہجہان پور علم مجلسی معقول میدان کربلا کے کاغذ مین یون کھینچے انکی زبان کی ساطور

تشنۂ آب دم خنجر ہے بسمل ادھر بھی	دست نازک کو ذرا تکلیف قاتل ادھر بھی

حنیف تخلص میر چراغ علی نام چراغ طبع میر شیر علی افسوس جیسے روشن ضمیر سے انکی طبع منیر مصباح فکر بزم شعر اسکے لیے فانوس خیال مین مثال شمع پر تنویر لکھنؤ کے رہنے والے ہین جنکی شمع فکر کی یہہ او جاتی ہین فتیلہ فکر سخن چراغ کاغذ مین مانند سراجاً منیرا منور تجلی شمع وادی ایمن سے روشن تر

ہے اپنے تو نزدیک وفا خوب ولیکن	ہے لطف جو تیری بھی طبیعت ادھر آئے

حاتم تخلص شیخ ظہور الدین نام از نوکران کہن جوانی مین سیکھا سپہ کاری کا فن پھر دست ہوس کھینچکے پاسے توکل دراز کیا دہلی مین فقیرانہ اپنا انداز کیا صاحبان فکر سے بہتون سے فائدہ حاصل کیا سعود شعرا نے اپنے کو انکی طرف مائل کیا حاتم طبع یمن کاغذ مین اسطرح سخاوت کو طے کرتا ہے فیاض فکر نے شہر بیان مین السخی حبیب اللہ ولو کان فاسقا کا ذکر مضمون پر درج کیا ہے

تو اذیت پیشہ دشمن ہے بغل مین دل نہین	وہ [illegible] پہلو سے صحبت کرم قابل نہین

مفلسی اور دماغ اے حاتم — کیا قیامت کرے جو دولت ہو
پیری مین آج یار سے ہمکنار ہے — ساقی شتاب آکہ خزان مین بہار ہے
بیخود ایسی دور ہین ہین سب حاتم — اندنو کیا شراب سستی ہے

حشمت تخلص میر محتشم علی نام اصل انکی شہر بدخشان پیدایش جہان آباد زبان فارسی مین نکتہ دان نگینۂ قابلیت بیان شوق سے شوخ تریاقوت سخن عقیق شفق سے نہایت احمر میر محمد افضل ثابت اور عبد الرضا متین سے ہم ردیف مرد شریف چالاک نظر بانہ وہ ردیف سخن کو انسے یون جاہ و حشمت معنی کو اسطرح مرتبہ و شوکت

گور کے سوتے دیوانون کو جگاتی ہو بہار — شور ہے غل ہے قیامت مست آتی ہے بہار

حیدر تخلص میر حیدر علی نام اصل لاہور ساکن پشاور نور چشمان حضرت غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ کا طور جذبہ طبع پیش بیان حال درویش

لے سنگ و خشت مجھپر خاص و عام نکلا — بارے جنون کی دولت اپنا یہ نام نکلا

حافظ تخلص محمد اشرف نام علم موسیقی مین مہارت کامل صاحب گلشن بیخار کو انسے بھی خصومت حاصل یہہ اونکی ظرافت سے عجب طرحکی فتانت ہے بعضے دہلی والے صاحبون نکو حقیر لکھا کیسکو قابل تحریر لکھا تاکہ کوئی یہہ سمجھا نے کہ اورون مین سے سرگوشیان کرتے ہین لیکن نکتہ رس تو ایجاد کنایہ پر دہیان دہرتے ہین حافظ صاحب کی نسبت یہہ عبارت تحریر کی افسوس کہ حافظ کی بہی تحقیر کی اور فن موسیقی خود را بیگانہ می داند شاعرے ممتاز از ایشان در میان نیست لاجرم این بیت ثبت گشت الخ ماشاءاللہ کیون نہ آپ برا ذکر کرتے کسطرح عیب جوئی پر دہیان نہ دہرتے یہہ تو شاعر یا حافظ پر قدیح کا خدا حافظا بندے کی یہہ دہن ہے اونکا وہ سخن ہے کیا کلام ہے جس سے حاسد کا دل سی پارہ دل کیا بلکہ جگر بی پارہ

ابر مین ہی کیطرح زلفکے پردے مین آہ — تونے گو منہ کو چھپایا نہ مجھے معلوم تھا

حیدر تخلص حسام الدین نام استحکام کلام ظاہر ہے صاحب گلشن بیخار باوصف متانت تحریر تعریف سے قاصر

ملک خصال پری وش فرشتہ خو کہتا | مجال تھی کہ سگ یار کو میں تو کہتا

حشمت تخلص میر محمد علی نام شاعر قدیم نتائج فکر عالی بظاہر و باطن فی الحقیقت سلیم

خط نے ترے حسن سب گنوایا + | یہ سبزہ قدم کہاں سے آیا +

حالی تخلص میر محب علی نام مرشدآبادی اور کیفیت حالی سے اطلاع کیا دی

عوض میں بوسہ کے دی ہے گالی سوال دیگر جواب دیگر | یہ طرز تو نے لیے کہاں سے سوال دیگر جواب دیگر

حبیب تخلص لاله علم مرادآباد وطن دوست کے دوست دشمن کے دشمن

خانہ ویرانی مری گرچہ کی اس نے حبیب | پر خدا حشر تک آباد رکھے خانہ دل

حضور تخلص لاله بالمکند نام زانوادب کا آگے خضر شعرا کے تہ کیا قوم سے کھتری کام و زبان میں چاشنی قند عربی رکھتے تھے شاعری میں انکی طبیعت کو بہر حال برتری

یہ چشم پر آب ہیں دو نو + | ایک خانہ خراب ہیں دو نو +
جفا کو تم وفا سمجھے ستم کو ہم کرم سمجھے | ادھر کچھ دل میں تم سمجھے ادھر کچھ دل میں ہم سمجھے

حیران تخلص میر حیدر علی نام پیدائش دہلی شاگرد [illegible] دیوانہ جنکی ہوش کا گوش ہوش عالم میں مشہور افسانہ دیار طلوع شمس میں اکثر فروغ اندوز صاحب گلشن بیخار انکی نسبت گفتہ کہ ہیچ گوید غرور شاعری دماغش را مختل کردہ بود الخ اس عبارت سے کیا حاصل ہے یوں ہوئے ناقل اخلاع بہار میں ایسی جگہہ جان فروش ہوئے اور قاتل کے خود بھی قاتل ہو کر ہم دوش ہوئے

گل ہر کرتا ہے پھولے سے بہاری خاک پر گر وہ | کھڑا ہو سواس ہی وہ دو پہر دامن جھٹکتا ہے

حسرت تخلص پنڈت اجودھیا پرشاد نام لکھنؤ مسکن کشمیری نژاد علم شاعری میں تلمذ ریختہ بخش جرات جیسے مشہور زمانہ انکے استاد جامع شعر کی نا سے کثیر العلم سبقی ولپذیر تیراندازی میں قدرت قوی خوش [illegible]

دہلی مین بعمر سی و شش سال آئینہ ہستی سنگ قضا نے چور کیا طے مرحلہ دہلی تا مقدور
کیا حیرت کے اوستاد جرات جرات کے شاگرد حیرت

ہے مشکل نقش پا اوسکی گلی سے اوٹھ نہین سکتا || ہوا ممنون احسان خوب اپنی ناتوانی کا

حزین تخلص لا اعلم طبع اندوہ گین اردو مین یون ... کہین

ویران ہوا خزان سے چمن یان تلک کہ ہم || چاہین کہ چل رہین تو کہین خار و خس نہین

حفیظ تخلص محمد حفیظ نام ساکن دہلی لوح مشق سخن کے مصلح حکیم قدرت قاسم
قطع نظر شاعری مرثیہ گوئی کے بھی ناظم

بیجا ہے ہو رنجیدہ جو شکوہ کیا کرون مین آپکا || ہو رہینگی پھر کبھی باتین ہمارے آپ کی

حکیم تخلص محمد اشرف نام بعلاج امراض مہلک مسیح زبان نسخہ کتاب طبع شفا بخش
مریضان سخن مطب گاہ کاغذ مین عیان

کیون کیا مین ہر تنگ زخم ناسور || ہنسا ایک بار تو سو بار رو دیا ++

حقیقت تخلص میر شاہ حسین نام حقیقت حال یہ کہ قلندر بخش جرات اسکے
اوستاد سخن اصل بلخ مولد دہلی لکھنؤ فشاء مسکن کلمہ کلام یون زبان پہ آیا
جو صحیفہ مین درج کیا گیا

دلا اب دونون کا کٹینگے اوقات آہ و زاری مین || ہوئے بیمار بس ہم بھی تری بیمار داری مین

حیرت تخلص غلام فخر الدین نام صاحب فن انکے بیان سے صورت مجلس حیران
ہمہ اہل انجمن

ہم اوس بزم سے یون پر ارمان نکلے || جوانی مین جسطرح سے جان نکلے

حلیم تخلص محمد پناہ خان نام خلف سید شریف خان مخر شاگردی خضر شعرائے
صاحب علم موسیقی اور موسیقی مین دخل کامل پہلے تخلص نثار تھا معلوم نہین
بہ ہے لیئے مین کیا اسرار تھا بنارخن فکر شریان سخن کا حال امتلا و خلو سے قرابادین
قرطاس پہ بابیں حکمت بیان کرتا ہے لقمان طبع نسخہ معتدلہ امراض مختلفہ کی
تشخیص مین ادویہ مفردات سے ترکیب دیکر ایسا نشان کرتا ہے

کتنے ہیں حکیم آیا بتخانے سے مسجد میں
ہمکو تو تعجب ہے جو کہ مسلمان ہو
ہم بھی صنم کے غم میں نہ ایمان سے گئے
کتنے ہیں بندگان خدا جان سے گئے

حیرت تخلص میر مراد علی نام مرادابادی تجار طرف کوہستان بینائی بحر سخن سیار کلام صاف آئینہ کاغذ میں اس شکل سے منہ دکھاتا ہے سننے والے کی یہ صورت ہے کہ مارے حیرت کے سکتے کا عالم ہوا جاتا ہے متاع سخن کاغذ کی الماری میں دھری ہے اقمشۂ مضامین سے دوکان فکر بھری ہے

کہاں ہے شیشۂ مے محتسب خدا سے تو ڈر
مرے بغل میں چھلکتا ہے آبلہ دل کا

حقیر تخلص میر امام الدین نام متوطن جہان آباد مرد شایستہ نیک نہاد خجستہ بنیاد

ہوں ہست و نیست عالم تصویر کی طرح
گویا ہوں اور خموش ہوں زنجیر کی طرح

حسن تخلص خواجہ حسن نام گداز دل رحیم طبع خجستہ اوضاع شاگرد جعفر علی حسرت علم موسیقی میں رشک نکیسا لکھنؤ میں ایک معشوقہ خراب آباد کنندۂ دل عشاق مسماۃ بخشی سے کمال محبت سامعین و ناظرین فرمائینگے کہ یہ ایسا ہی تو لاتا ہے اور تقریر مناظرہ کو تا مقدور بڑھائے جاتا ہے تحریر یہاں بندہ جائے غور ہے انکی نسبت صاحب گلشن بیخار کی عبارت کا یہ طور ہے بالعلت ذروی باعتبار ہی زیبا ہے یہ تو وہ نقل ٹھہری کہ خدا تو جواب دیگا مگر چھپائی سے چھپتے ہیں انکی تحریر سے معلوم ہوا کہ درویش تھے اور باختیار خود خرقہ عمر سیتے تھے بھلا یہ بیہودہ مشغلیاں ہماری وہ آنکھ کہاں کہ ہم جیسے بزرگ اچھوں کو دیکھیں تحقیر فقیر بے مناسب بر عنوان

خاکساران جہان را بحقارت منگر
تو چہ دانی کہ درین گرد سواری باشد

اگر اس راست گوئی پر کوئی صاحب کج مزاج ہوں تو مرضی اللہ کی بندے کے نزدیک تو قدر و منزلت یکسان ہے گدا و شاہ کی ایسا فرمایا بدگو کو جلایا

اشک کے آنکھوں سے اک بار یہ چلے آنسو
ہنسی ہنسی میں جو ذکر وداع یار ہوا
یہ طفل اشک کی میرے عجب پڑی ہے خو
کہ ایک بات سنی اور گلے کا ہار ہوا

قمار محبت مین بازی سدا + | وہ جیتا کیا اور مین ہار اکیا +
کیا قتل اور جان بخشی بھی کی + | حسن اوسنے احسان دو بار اکیا

حسن تخلص مولوی ابو الحسن نام میرٹھ انکی سیرگاہ قصبہ کاندہلہ مسکن کیفیت تحریر نظم سخن سب پر بیسر ہین

منفعل ہون دست و پا بھی مارنے سے قیس ترنج | کیون مین تڑپا جو ترے دامن پہ چھینٹا پڑ گیا

حسن تخلص مرزا احسن نام پسر سیف الدولہ سابق مقام جب سخن کا تذکرہ آیا تو ایسا کلام فرمایا

دلکو دیکھا اوس بت کافر کو ہنسے اے حسن | جسقدر ناحق یہ کھینچے سبنے ندامت کیا کیا

حسین تخلص سید غلام حسین نام اور کیفیت سے بندہ ناکام ایسا فرمایا جو لکھنے مین آیا صفحۂ کاغذ میدان کربلا نیزۂ فکر یون ہی کا

تھا عشق سے بڑھ کر جو داغ اپنا وہی ہے | یون چرخ نے گو کر دیا تسخیر کسی کا

حسن تخلص حسن علیخان نام کشمیر اونکا مقام حسن کلام تو دیکھو نہ اس آغاز کا انجام تو دیکھو

آنکھوں مین مرے قطرۂ خونناب نہ ٹھہرا | کشتہ بھی ہوا تو بھی یہ سیماب نہ ٹھہرا

حکیم تخلص نہال الدین نام علم طب اونکا پیشہ اور کام اونکی فکر کے مفردات جیسے یہ کل کائنات

مرے پہ بھی نکلی میرے گھر کی تاریکی | رہا خموش چراغ مزار ساری رات

حیا تخلص مرزا رحیم الدین نام صاحب عالم سن بارہ سو چھتیس ہجری مین جید دہلی کا تشریف لانا مقدم محفل مشاعرہ منشی ابو الحسن صاحب تشریف لا کے سامعین کو کلمات متبرکہ سے شرف اندوز فرماتے صاحب گلشن بیخار اسکے حال سے بیزار انکی فکر کا ذکر نہین کیا یہ قابل ذکر و فکر نہین تھا یہ بیان عجب شعر ہے انکی ترتیب کا نظم ہے

کوئی اشعر مجھے ایسا نظر نہین آتا | کہ تیرے کوچہ سوا تھا جسے جگہ نہین آتا

نہیں ہیں قابل لطف و کرم تو اے ظالم
جمال یار نہ دیکھا تھا جب تک آنا تھا
حریف درد محبت کا دل نہ تو ڑا ہے
ہوا ہوں ہجو دلی عشق سے یہاں تک تجھے
ہوا ہے یہ غم ہجر بتاں سے حال حیا
نشاں ہے دل میں اپنے ناوک مژگان جانان کا
نہ پوچھ یہ ہو کٹنا شب تاریک ہجران کا
شگاف سینہ کا سینا بھی ہے اشکال ای ناصح
کبھی شگفتہ ہوتا ہے کبھی پژمردہ ہوتا ہے
جگر دو پارہ ہے چاک سینہ ہے چشم ہے گوشۂ آستین کا
ہاتھ آگے کو پاؤں ہرگز نہ چلے اونکو کسی خریں کا
جگر سی کھینچوں گر ایک نالہ تو دو نو عالم ہوں زیر و بالا
ورے جنازہ ہے یہ نمایاں نہ بیکسی کیوں کہ کشتہ جگر ہوں
ہزار جا سے جگر سلایا اور اسپہ چاک ہیں خدا
یہ ناتوان دل بیتاب اور یہ صدمہ تجھ
ہزار ہوئے جان کا ادھر ہوا اوسے رنج
نشان گور مٹانے کو آن کر اغیار
یہ ناتوان ہوں کہ آیا نظر نہ شوق کو میں
جگر کو تھام کے دلکو دیا جو صبر تو کیا
پس وصال میسر مجھے وصال ہوا

ستم بھی مجھ پہ نکر رحم گر نہیں آتا
اور اب تو حشر تلک نامہ بر نہیں آتا
نہیں تو منہ سے نکل تو اگر نہیں آتا
کہ یار سامنے ہے اور نظر نہیں آتا
کہ اپنے سامنے دو دو پہر نہیں آتا +
مداوا ہو سکے کیا چارہ گر ہے زخم پنہان کا
دم شمشیر تھا گردن پہ ہر دم ضمیر گریبان کا
نہیں یہ چاک دامن کا ادھر اودھر اڑا اودھڑان کا
الہی یہ کوئی دل ہے کہ غنچہ ہے گلستان کا
ترا ہو یا رب بنایا جس نے کہ ہے یہ عالم دل حزین کا
اثر ہے صحراے کربلا کا بتوں کے کوچہ کی سرزمین کا
زمین طبق ہو دیا آسمان کی اور آسمان ہو طبق زمین کا
نگاہ ہے سحر فتنہ انگیز و غمزہ آمیز و شرمگین کا
ہیں دل کے جینے سے باز آیا کہیں یہ پیوند ہو ہیں کا
یہ دن پہاڑ سا بار گران یہ بھاری رات
ادھر ہوئی مجھے قاتل سے شرم ساری رات
ورے فراق میں کرتے ہیں اشکباری رات
قضا پھری ورے بستر کی گرد ساری رات
تڑپ تڑپ کے گذاری تو کیا گذاری رات
ورے جنازے پہ بیٹھے رہے وہ ساری رات

جگر تخلص میر بہادر علی نام ادب یافتہ نواب زین العابدین انکے شاہ فکر کا
نالہ ہے جنان جنیں

کر دیا شوق نے خوبان جہان کو اوسکے
تفتہ دل سوختہ جان خستہ جگر اپنا سا

حشمت تخلص مرزا فخر الدین نام اسکے شاہ سخن کا باین شوکت احتشام

شہرت بیمار ہجران کا ترے ہین
یہہ عالم ہے کہ عالم نوحہ گر ہے

حرف الخاء

خالق تخلص عبد الخالق نام جد دہلی مین مرزا سلیمان شکوہ بہادر مرحوم کی سرکار کے ملازم جوان جسیم چیچک رو اکثر محفل مشاعرات مہاراجہ صاحب تشریف لاتا قائم ہنگام گفتگو زبان مین لکنت وقت بیان کلام مین متانت

مین نے نگین کیا اوسکا نقش کردا سن
سر چلا و پہ احسان نہوا تھا سو ہوا

خالق تخلص خالق بخش نام پنجابی الاصل ہمشیرہ زادہ شیخ نبی بخش حقیر مولد و منشا جہان آباد دہلی کرہ ابریشم محلہ تاجگنج مین سکونت پذیر جوان نو عمر خوش خلق بعاصی التفات کامل شعر و شاعری پر اونکا دل اوستاد کی طرف سے بندہ سکے پیوند تکیہ سخن ہین اور وہ بزرگ مشہور خالق فکر انکا مخلوق مضامین پیدا کرتا ہے خلقت خالق کو عالم عالم جہان چاہے شیدا کرتا ہے

وصلین گر ہو شکر تجہے جانان پیدا
نخل امید مین ہونگے گل خرمان پیدا

اوڑ گیا دست نگارین ہم جو اوس شوخ کے وہ
دل سر رنگ حنا مین بہی ہوئی جان پیدا

زخم کہاتے ہی ہو گیا بیہوش
تہی خدنگ نگہہ کی بہال شراب

نہین ساغر تو جانے دے ساقی
مین کرون اوک اور تو ڈہال شراب

کیا کیا نہ سہی سر جہکاے مین فلک سے
کس کس کو بنایا نہ کمان تیر بنا کر

قریب کسکا بہت دور تم تو ہو صاحب
کہ میرے پہلو مین ہو خواب مین قریب پاس

فراق یار مین ہیچ کہا یہہ نہین سے رات
غضب ہو تو بہی نہین آتی نا شکیب کے پاس

تو جہانک کر وہ یہہ کہنے لگی کہ ستی کمبخت
مین تیرے پاس ہون تہ یا نصیب تجہے پاس

سرو قد زلف بنفشہ گل نرگس آنکھین
تن سمن تنچہ دہن اور گلستان عارض

پہر ہوس آئی بیابان کی خدا خیر کرے
پہر جنون آگے ہوا دست و گریبان ہمسے

ہے سدا اوسکے شمع روشن سے
نور اونکا شعر ہمارا اسے ++

خلیل تخلص سید ابراہیم علی نام خلف سید محمد علی بشیر مرحوم جنکا حال حرف الباء مین بہ تخلص بشیر مرقوم سبزہ آغاز جوان وجیہ ایام تقریب سے گلچین باغ سخن اور حصہ اوستاد کیطرف سے بطور خالق سپرد من میر احقیقی ہمشیرہ زادہ بشوق طبع تحریر غزل پر آمادہ آذر طبع نتیجانہ کا غذ مین اصنام مضامین اس شکل سے تراشے اور خلیل فکر نے بتان مضمون اس صورت سے توڑے

ناتوانی سے ملے زور نقاہت مجکو
بال بھر بھی سے نہین ہلنے کی طاقت مجکو

تیرہ بختی کی شب آئی ہے بس اندہیرہوا
زلف کے پیچ مین آ ای مری شامت مجکو

مرے دلکے مکان کا ہے نکین محبوب نیر دا
یہ کاشانہ ہے منزلگاہ نور شمع ایمان کا

ہے جو ابرو کا تصور مجھے مضطر مین ہون
یہ تڑپتا ہون کہ گویا تہ خنجر مین ہون

منتشر رہتا ہے مجموعہ خاطر اپنا
ہر ورق جسکا پریشان ہو وہ دفتر مین ہون

خدا کریم ہے کچھہ معصیت کا خوف نہین
کریم کے آگے نہ پرسش گناہ کی ہوگی

آئے تھی روتے ہوئے جاتی ہین رلواتی ہوئے
یہان تو رونا ہی رہا آغاز کیا انجام کیا

صنم بے نقاب اپنا مکھڑا دیکھا دے
تجلی کا موسی کو نقشا دیکھا دے

میرا رشک یوسف مرے ہاتھہ آئے
مقدر جو خواب زلیخا دیکھا دے

یہان تاب امروز فردا نہین ہے +
مجھے تو ابھی اپنا جلوا دیکھا دے

یہ آنکھین ہین طالب ترے دیکھنے کی
انہین جلوہ روے زیبا دیکھا دے

کرین کیون نہ سیراب پانون کے چھالے
جو سوکھی زبان خار صحرا دیکھا دے

رہیگا نہ یون رنج فرقت ہمین
کبھی تو طبیعت سنبھل جاے گی

کبھی تو یہ عاشق مزاجی کی خو + +
بدلتے بدلتے بدل جاے گی

رہیگا نہ بیتاب سینہ مین دل +
تڑپ اسکی اکدن نکل جاے گی

ہمارے صنم کے مقابل خلیل
خدائی بتون کی نکل جاے گی

خندان تخلص لا اعلم حال انکا کیا کیجے رقم شاہد مضمون چند ان خندان کہ چشم عاشق مضطرب سے گریان

گردش چشم پر ترے جبکہ نگاہ کیجیے | خانہ دل کو اپنے ہاتھ سے آپ تباہ کیجیے

خیال تخلص غلام حسن خان نام برکت اللہ خان بہ کثرت فارسی گو ہے جو اسکے چچا تھے مشورۂ سخن حاصل صاحب گلشن بیخار ہر ایک سے کے تبرا کرنے کو مستعد رہتے ہین چنانچہ یہہ تحریر اونکی اسکے قابل کہ دو دیوان دارد قریب صد ہزار بیت و انچہ ما از وی گزیدہ ایم اینست آفرین ہے کیا خوش پسند ہین آپ ہمہ تن خردمند ہین آپ کہ لاکھ بیت مین سے چھ شعر پسند آئے جنکو وہ زبان پہ لائے آہ اسکے
نیست او نہین بڑا خیال آیا جس سے سامعین کے دل کو ملال آیا

جھلک ایسی کوئی دکھلا گیا ہے پارہ عرقی مین | کہ جون چلمن سے شبنم رہ گیا نظارہ عرقی مین
پھر نئے سر سے ہوا خانہ مجنون آباد | پاؤن جب سے نئے دہرا آنکے ویرانے مین

حاضر ہین ہم تو آؤ شمشیر کین نکالو + | جو دل کی آرزو ہے اوسکو کہین نکالو +
جرعہ افشان ہو ہمارے خاک پر غافل کبھی | ہم بھی اے ساقی تری مجلس کی ہین خواہان تجھے
مژگان کی یہ کاوش نہین ناوک فگنی ہے | ابرو کی اشارت نہین شمشیر زنی ہے
تیرا شگفتگی پہ جو آیا ہے دل خیال | اے غنچہ فسردہ تجھے بھی ہوا لگی +

خاکی تخلص حیدر بیگ نام معدن مولد دہلی اصل بدخشان کان دکن ہین انکا لعل جان پنہان جوہری طبع الکامر ہیچ رقم جسکے رشک سے رنگ سنج حاسد پارۂ قلم

ہم عشق بھی سیکھین اگر استاد کوئی ہو | دل تو ہی بتا دے تجھے گر یاد کوئی ہو

خادم تخلص لا اعلم کہ ہلی خادم مزاج محمد وہان محفل مشاعرہ کی خدمت مین اس ادب سے مصروف ہوا جسکے تکلم کا شہرہ رفتہ رفتہ یہان تک مشہور ہے مصرعہ ہوا

اسکے ہاتھون ایک جہان ویران ہے | چشم بھی میری کوئی طوفان ہے

خلق تخلص میر احسن نام نور چشم میر حسن مصنف مثنوی بدر منیر تعلیم پدر
والد خود بوجہ احسن

دل لگاتے تو لگایا یہ نتھا کچھ معلوم | جی پہ کیا گذرے گی اور جان پہ کیا ہوے گا

خلیق تخلص میر مستحسن نام چھوٹے بھائی میر احسن کے فن شاعری مین

برادر کلان سے ادب پایا غلام ہمدانی مصحفی نے اپنے تذکرے مین شاگرد اپنا بتایا تخلیق یہہ ایسے جنکے مداح ہم جیسے

اشک جو چشم خون فشان سے گرا ۔ تھا ستارہ کہ آسمان سے گرا
غفلت مین غرق اپنے ایکدم کبھو نہ آیا ۔ ہم آپ مین نہ آئے جب تک کہ تو نہ آیا
کسکے خرام ناز کا پامال ہون تخلیق ۔ لگتی ہی چوٹ دلکو مرے ہر قدم کی ساتھ

خادم تخلص خادم علیخان نام ساکن فرخ آباد نواب ناصر جنگ بنگش کے پیشہ اوستاد انکے نمک ہندی کا شور ملاحت فارسی مین یہہ زور

مجھکو کہتے ہو کہ چل باہر ہو + ۔ آپ کے کہنے سے کب باہر ہون

خان تخلص اشرف خان نام لکھنو یا من دہلی سکونت کا مقام جب سفر وطن کو آتے محفل مشاعرہ ترتیب دیجاتی غلام ہمدانی مصحفی سے اصلاح سخن وضع خوش اچھا چال چلن

ایجان غم فراق مین تم زہر کھاؤ ۔ اسکے سوا نہین کوئی تدبیر دوسری

خستہ تخلص غلام قطب نام حضرت سلطان المشایخ نور مرقدہ کے خادم اولاد حضرت سید محمد کرمانی قدس سرہ سے سلسلہ باہم شاگرد جعفر علیخان آشفتہ سخن انکا شستہ و رفتہ خستہ خاطرون کا دل شاد کرتے ہین ہم انکو اسطرح یاد کرتے ہین

جلوہ ادس مہ نے جو ناگاہ لب بام کیا ۔ روز خورشید درخشان کو وہین شام کیا

خسرو تخلص نواب فخر الدین خان دست زمانہ سے حظ کافی اور عیش وافی پایا آگے ہمت بلند انکے طلا مثل خاک زر دلپست ہا تھہ آیا خرد دقیقہ سنج شایستہ فکر سخن نادر دیا لیستہ مدت سے تیغ زبان بے نیام کام سے شاہد مضمون وصل ناکام ہے فکر سخن مین کمال ذی شعور مثل کلک دو زبان مشہور کلام وہ دقیقہ رس ہے جسکی ہر کسی کو ہوس ہے

لبون پہ جان ہے جلدی پہنچ کہیں ظالم ۔ یہ آرزو ہے کہ دم تیرے روبرو نکلے

خان تخلص محمد یحییٰ خان نام ذکی دہلی مین گذر اوقات شیرین اوستادان حضرت کے سعادت یار خان رنگین وحاتم۔

یاد جسوقت تیری آتی ہے ++ | مجکو ہچکی وہین لگ جاتی ہے ++

خاکسار تخلص محمد یار نام دہلوی ساکن قدم شریف صاحب باطن روشن ضمیر طبع لطیف

تیرے باغبان کا یہ دیکھا سلیقہ | کہ نرگس کو بویا نہ بوئین یہ آنکھین +

خادم تخلص لا اعلم پانی پتی سخن انکا خادم یہ مخزدم باقی اور اوراک کیفیت سے بندہ محروم

رات بھر ماتم پروانہ مین روتی ہے شمع | اشک سے داغ جگر اپنے کو دہوتی ہی شمع

خستہ تخلص محمد عبد اللہ خان نام اصل انکی بزرگونکی کشمیر جاے تولد شاہجہان آباد انکا سخن خستہ خاطرونکے یون دلپذیر

سایہ سان پہونچے تو تجھے پانون تلک گر پڑ کر | اوس نے دامن کو بھی پر ہات لگانی نہ دیا

خلق تخلص راے جادون راے نام حیدر آبادی خلق آزادگان ابع ... سے شہر کاغذ مین یون آبادی میان فیض حیدر آبادی انکے اوستاد جنکی انکے ہر شعر پر چشم توجہ صاد

کنج قفس مین کب تجھے اے عندلیب زار | باد بہار صدمہ صرصر سے ہے غرض
غم مین شیرین کے کٹورہ شیر کا | سے لبینہ کھو پری فرہاد کی +

خوشنود تخلص لا اعلم اور معاملات سے عاصی نا محرم انکے کلام سے سامعین خشنود آزردہ خاطر جمعہ

ہوئی رحمت پروردگار ++ | آج ساقی کا پیالہ ہوگیا ++

حرف الدال

درد تخلص خواجہ میر نام طور الشعرا ولد خواجہ محمد ناصر عندلیب تعداد بزرگی وکرامات خارج سے دایرہ تحریر سے خامہ سحر کار جادو نگار کو با وصف جوہر

دو زبانی قدرت تسوید صفت تو کیا بلکہ عاجز ہے تقریر سے اگر ایک وصف ہو تو بہر حال حال اوسکا ضبط ترقیم میتوان بس شرح اخلاق یا محاسن اشفاق یا توصیف زہد و صلاح تقوی اسکا کیا بیان زہد شب عبادت روز او ورد او شام وظیفہ نیم شبی دلفروز فن شاعری مین شہنشاہ طبع نے کوس لمن الملک بجایا شاہان ملک سخن نے غاشیۂ ارادت کندہے پر اوٹھایا مطلع ان کا مطلع خورشید سے روشن دو چندان ذرہ مضمون ہیچ کاغذ پر مانند ستارہ سحری درخشان نیسان طبع سے گوہر مضمون صدف کاغذ مین پیدا جنکی آب و تاب سے لمعۂ نور ہویدا نہنگان آہو گیر نشانہ تفنگ خامہ سے دریائے فنا مین غرق صیادان حوت معانی جسکے رشک سے آب خجالت مین تا فرق علی ہذا القیاس ہر علم سے بہرہ مند ہر فن سے خورشید علم موسیقی مین حنجرۂ داؤدی جسکی آواز سے سامعین کو سدا خوشنودی دیوان جادو بیان سے احقر فیضیاب ہوا حاسد پرکین کا دل آتش حسرت پر کباب ہوا سبحان اللہ صاحب گلشن بیخار چونکہ ذو فنون ہین تو ہر جگہ افترا پردازی کرتے ہین اپنے تذکرہ مین انکی صفت جو اسقدر کرتے ہین تو ایک سبب سے ڈرتے ہین اوستاد انکے مومن خضر شعرا کے قرابت دار اور کتاب بمشورہ اونہین کے ہوئی ہے نیا رکیونکہ انکے وصف مین قصور کرتے توصیف پر دل کسطرح نہ دہرتے اسپر بھی جس غزل مین جو شعر اچھا تھا اوسے چھوڑا انکی تعریف سے اس پردہ مین منہ موڑا اب عاصی شعر عرض کرتا ہے بیان اوسکا اپنے اوپر فرض کرتا ہے

سینہ و دل حسرتون سے چھا گیا | بس ہجوم یاس جی گھبرا گیا
گو نالہ نارسا ہو نہو آہ مین اثر | مین نے تو درگذر نکی جو مجھسے ہوسکا
اے درد یہ درد دل سے کھونا معلوم | جون لالہ جگر سے داغ دہونا معلوم
گلزار جہان ہزار پھولین لیکن | اس دل کا ہرے شگفتہ ہونا معلوم
جب عشق مین تیرے مرگئے ہم | پھر تو ہی نہ ہا جب ہر گئے ہم

تیرے ہی گلی میں راہ نکلی +
بھولے بھٹکے جدھر گئے ہم

کرتا ہوں سوتے پر بھی روا خلق کی حاجت
بے حس ہوں پہ ناخن کی طرح عقدہ کشا ہوں

نے گلکو ہے ثبات نہ ہمکو ہے اعتبار
کس بات پر چمن ہوس رنگ و بو کریں

گلیم بخت سیہ سایہ دار رکھتے ہیں +
یہی بساط میں ہم خاکسار رکھتے ہیں

ہمیشہ فتح نصیبی ہمیں نصیب رہے
جو کچھ کہ آوے ہے دلمیں سو بار رکھتے ہیں

اگرچہ دختر رز کی ہے محتسب درپے
جو ہو سو ہو وے غرض اونکو یار رکھتے ہیں

جہان کے باغ میں کچھ دل سوا نہ پھل پایا
فقط یہی ثمر داغدار رکھتے ہیں

ہمارے پاس ہے کیا جو فدا کریں تجھ پہ
مگر یہ زندگی مستعار رکھتے ہیں +

کس طرح زمانے کے ہاتھوں ہوں ستمدیدہ
گر دل ہوں تو آزردہ خاطر ہوں تو رنجیدہ

خدا جانے کیا ہوگا انجام اسکا
میں بے صبر اتنا ہوں وہ تند خو ہے

نظر میرے دلکی پڑی درد کس پر
جدھر دیکھتا ہوں وہی روبرو ہے

روندے ہے نقش پا کی طرح خلق یہاں مجھے
اے عمر رفتہ چھوڑ گئی تو کہاں مجھے

اے گل تو رخت باندھ اوٹھاؤں میں آشیان
گلچین تجھے نہ دیکھ سکے باغبان مجھے

ارض و سما کہاں تری وسعت کو پا سکے
میرا ہی دل ہے یہ کہ جہاں تو سما سکے

تیرے لیے درد کسی سے نہ بنے
بہتیروں نے چاہا پر سبھی سے نہ بنے

یہ خانہ خراب رفتہ رفتہ آخر
ایسا بگڑا کہ اپنے جی سے نہ بنے

اے درد بہت کیا پیکھا ہے
دیکھا تو عجب جہان کا لیکھا ہے

بینائی نہ تھی تو دیکھتے تھے سب کچھ
جب آنکھ کھلی تو کچھ نہ دیکھا ہے +

عشق اور حسن دونوں ہیں پیدا انہیں کے
ہر ایک اپنے کام میں مرد نبرد ہے

دہڑکے ہے دل کہ دیکھیے دونوں میں کیا ہو
ہم اہل دل ہیں ہمکو تو دونوں کا درد ہے

درد اپنے حال سے تجھے آگاہ کیا کرے
جو سانس بھی نہ لے سکے وہ آہ کیا کرے

درد جوں نقش قدم تھا سر رہ میں اوسکے
ہٹ گیا اور رہ میں کہ پانوں کے دہر دہرنے

درویش تخلص میر شاہ علی نام آبا اسکے صوفی علو مرتبت اور یکتاے روزگار

کاسہ گدائی سخن نغمہ خوان نعمت میر نظام الدین ممنون سے تیار دریوزہ گر طبع انکا دروازہ کاغذ پہ سایل ہوا نعمت سخن کیطرف اس سوال سے مایل ہوا

درویش کو مجنون بھی لکھا کرتا تھا عرضی	اس مملکت عشق مین سلطان سمجھکر

داغ تخلص میر محمدی نام خلف رشید میر سوز جوان خوبصورت زیبا منظر با وصف معشوقی بعاشقی دلسوز مناسبت معشوق زیبا منظر بحسن و خلق و صورت سراسر بعمر بست سالہ پروانہ شمع رو ہو کر شبہاے دراز دل برشتہ الفت بصد سوز برشتہ چونکہ خمیر مایۂ الفت ہے سوز غم جدائی سے برشتہ و سوختہ آخر شست بلاے غم فراق و اضطرابی سے نے شکار کیا عنان صبر کف اختیار سے گئی اور شوق نے بیقرار کیا قریب تھا کہ ساغر عمر لبریز بادۂ فنا ہو ایک دوست یکدل نے جانا کہ خدا جانے کیا ہوا اوس حور شمائل کو بصد حیلہ و تدبیر شوق وصل دیا ہنوز وقت آنے کا نہ آیا تھا کہ محبت نے اوس کے دل مین دخل دیا واسطے تشفی وحشت و سودائی اپنے کے عہد آنے کا کیا اور وعدۂ وصل بشوق اتم عنقریب دیا چونکہ عاشق مضطر بیقرار یک لمحہ کار عمر خضر کرتا ہے طاقت انتظار کہان جان مین پانی کو اور دل عاشق مین صبر کو قرار کہان بتوقع اسکے کہ اس حادثہ جانکاہ سے تن زار کو بچا وے اور اس برق خرمن دلسوز سے خس و خار تن کو جلا وے مرغ روح کو قفس تن سے اوڑایا قبر مین درد جدائی لیکر سمایا عاشق بیدل و مضطر کو نہ وہ تاب کہ سنگ تحمل وعدہ سینۂ مشتاق پر لائے نہ وہ طاقت کہ تیر بلاے ضبط شوق سپر سینہ کو بچاے دم واپسین یہ شعر پڑھا اور طائر روح ہوا ہوا ع از جان رفتہ بود کہ مکتوب تو آمد دیگر چہ نویسم خبرم زود گرفتی * دیکھیے عشق فتنہ پرداز کو نہ کہ جا گیر پایہ ناز کو اوس شعلۂ شمع حسن کو بھی پروانہ کے مرگ کی خبر دی ع آئی سر نعش کشتۂ غم * وہ سرو روان و نخل ماتم * جراح طبع انداد خون کے لیے شعر اپنے سخن کو داغ دیتا ہے عاشق جانباز کو اس رنج و غم سے فراغ دیتا ہے

اسی کے پاس ہو دل کیا ہوا اے ہمنشین دیکھو / ادہر دیکھو ادہر دیکھو یہین دیکھو کہین دیکھو
پکڑنا چور کا مشکل نہین گر کچھ سمجھ ہووے / ہوائی رنگ دیکھو باہتابی سے جبین دیکھو
اسیکے پاس ہے رہ رہ کی یہہ جو مسکراتا ہے / اسیکا جیب دیکھو ہات دیکھو آستین دیکھو

دلبر تخلص چھوٹی بیگم طرز تحریر محکم نظر بازون سے اشارے ہین وہ اس کلام کے بارستہ ہین

دلبر مجھے اسواسطے کہتی ہے یہ سب خلق / تا مجکو نہ دلبر ہی سمجھکر کبھی آوے

دانا تخلص میر فضل علی نام عاقل و فہمیدہ مرد دقیقہ شناس نکتہ رس و سنجیدہ تیز طبیعت کی عقل ہی جسکی یہہ نقل ہے

دلنشین ہر ایک کے سودا ہی خریداری کا / یوسف مصر تو ہی ہے مگر اے یار عزیز

دریغ تخلص سید زین العابدین نام اوستاد انکے شاہ نصیر دردمندان جگر سوز کے روبرو بصد دریغ یہہ فقیر

یون وہ بولا دیدۂ تر دیکھکر دو چار کے / ڈوبتے مجکو نظر آتے ہین گھر دو چار کے

دارا تخلص مرزا دارا بخت نام خلف الصدق حضرت ظل سبحانی مرزا ابو ظفر بہادر ہمائی مقام قیصر بخت قابل تخت شمشیر لہراسپ سخن سر دشمن کی کھلیان پر برق تاب سکندر فکر دارائی مضمون پر ظفریاب تخت سخن پر حکومت ہے کلام مین بھی ایک صولت ہے

کیسی چشم میگون کا تصور ہمکو ہے دارا / قدم اوٹھتا نہین ہے لغزش مستانہ رکہتے ہین

داؤد تخلص لالہ اعلم ابن سخن کیف طبع مین عدم معجزۂ شاعری یون مرقوم

چاندنی کی سیر کو کسطرح نکلے وہ صنم / دیکھنے مہ کا تماشا آفتاب آتا نہین +

دلخوش تخلص لالہ بہادر سنگہ نام بزرگ انکے عہد محمد شاہی مین نامی شاہد سخن محفل شعرا مین بندہ پیراولی گرامی انکے کلام سے ہر ایک رنجیدہ دل خوش دل خوش کیا بلکہ جگہہ جی جان متصل خوش

ہوون ترے ہجر مین جون دیدۂ نرگس حیران / چشم پوشی نکر آ اپنے گنہگار سے مل

دردمند تخلص کریم اللہ خان نام دردمندان سخن کے روبرو انکا یہہ کلام

کنارے سے کنارا کب ملے ہے بحر کا یارو ۔۔۔ پلک لگنے کا مضمون دیدۂ پر آب کیا جانے

دل تخلص آزاد خان نام اصل قوم ہنود جب ہوا انپر فضل رب المعبود اسکے دلکا ایمان طرف اسلام آیا درگاہ رب العالمین مین براے سجدہ سر جھکایا الحمد للہ ہادی مطلق یہ تصدق عنایت ہر کافر کے دل سے ظلمت کفر دور کرے چراغ ایمان اونکے دلون مین پرنور کرے اب یہہ انکا دل گروہ کہ دل زندہ اور نفس مردہ شاہد سخن پہ دل دیا ہوش و خرد متصل دیا

یہہ تماشا ہے کہ قاصد کو ملے ہے دشنام ۔۔۔ خط کا انعام گیا نامہ و پیغام گیا

دل تخلص مولوی شمس الدین نام دہلی کے متوطن انکی متانت فکر پر طبیعت ضامن انکا سخن بدل سننے بلکہ متصل سنئے

صبح ہو آئی ہے اور رات چلی جاتی ہے ۔۔۔ تیرے ابتک بھی وہی بات چلی جاتی ہے

دلسوز تخلص خیراتی خان نام ساکن قصبہ ٹپل جو علیگڈہ کے لعبہ سنجی مین اول جیپور مین انتقال کیا اسطرح بیان حال کیا سخن انکا دلسوز طرز کلام آتش افروز

جگر فراق کے صدمون سے لالہ زار رہا ۔۔۔ یہان خزان مین سدا موسم بہار رہا
سب سہین گے ہم اگر لاکھہ برائی ہوگی ۔۔۔ پر کہین آنکھہ لڑائی تو لڑائی ہوگی

دولہن بیگم تخلص نواب بہو بیگم صاحبہ نام دختر نواب خان خانان بلقیس عصمت کہ اور حال بھی کسی نے سمجہانان کیا عروس فلک ہے جسکا شوہر معانی کے ساتھہ ذکر ہے

بہاسے پھوٹ کے آنکھون سے آبلہ دلکا ۔۔۔ تری کی راہ سے جاتا ہو قافلہ دل کا
اتنے کم ظرف نہین ہین جو بہکتے جاوین ۔۔۔ گل کے مانند جو بھر جائین چھلکتے جاوین

دل تخلص زور آور خان نام ساکن کول صاحب دیوان سامعین کو لازم ہے کہ انکے کلام کو سنئے بدل و جان

کیا سینیکو واکسنے لگائی آگ گلشن مین | عیان ہین داغ حسرت لالہ صحرا کی چھاتی پر
فاتحہ کو غریستان سے جو زوار آئے | لائے تربت پہ مرے وادیے مجنون کے گل
ساقی نے جو پلایا تجھے مین نے پے لیا | زاہد تجھے خبر ہے حرام وحلال کی

دل تخلص لاعلم وشہ ابادی شاہد مضمون پر جان جلادی

امید وصل اوس سے عبث کور کھے ہے دل | جس سے کہ رسم نامہ وپیغام بھی نہین

دلگیر تخلص میر حمایت اللہ نام عقل وہوش مین شگفتہ خاطر علم رمل مین مشغول سعد سے چشم قرعہ کے ناظر

دلگیر سے تم چپکے اگر آن کے ملتے | رسوائی ہر کوچہ وبازار نہوتی +

دیوانہ تخلص راے سرب سنگھ نام شاعر مستثناے روزگار علم عروض وقوافی مین بہت دانا وہوشیار فکر اشعار فارسی مین دیوانہ کیا بلکہ فرزانہ نظم اردو کی تحریر مین یکتاے زمانہ ہرچند گفتگو وحشیانہ لیکن انداز تحریر ہوشیارانہ

دل سے کہ تیرے تیغ کے آگے سے ٹل نجاے | رستم کا کب جگر ہے کہ زہرا پگھل نجاے

دوست تخلص لاعلم فرخ ابادی ہر دشمن ودوست کے دلکو اوسسے شادی

روش گریہ مرے چشم سے سیلاب نے لی | بیقراری دل بیتاب سے سیماب نے لی

دیوانہ تخلص مرزا محمد علیخان نام ساکن بنارس بندہ ہرچند ہوشیار ہے پر زیادہ اسکے حال سے واقف نہین بس

چلتے چلتے ایکدن دیوانہ بس اوٹھ جائیگا | جون چراغ مضطرب ہم سینہ سوزان کمیت

داغ تخلص میان ہدایت علی نام وطن حیدرآباد میان فیض صاحب سے اوستاد کی تعلیم سے دلشاد مضمون فکر فراغ دل بہار لالہ رخان داغ دل

گہ کعبہ گاہ دیر کے پتھر سے ہے غرض | اک بت کے واسطے مجھے ہر ہر سے ہے غرض

حرف الذال

ذوق تخلص شیخ محمد ابراہیم نام دہلی وطن قدیم شاعر مسلم الثبوت جنکا خطاب خاقانی ہند خاقانی کے ندیم خامہ جادو نگار روکش سحر سامری

مصرعہ برجستہ رشک خنجر ابرو سے پری بیاض رشک بیاض گردون مجبوبان سواد نظم روکش سیاہی چشم مہوشان متانت و فتانت کا کلام عاصی اجسکا مشتاق لاکلام لبسر کار دولت مدار کیوان بارگاہ سپہر احتشام حضرت ظل سبحانی مرزا ابوظفر بہادر دام سلطنتہ جمہور شعرا مین ممتاز کسی کا کیا لب ولہجہ جو بمقابلہ کلام فصاحت نظام اوس اوستاد زبان کی کرے زبان دراز شاگرد شاہ نصیر نصیر اوستاد سے بہتر تحریر ہے اونکے کلام کا شایق ہر صاحب شوق ہر صاحب شوق کو سننے کا ذوق

ہم ہین اور سایہ ترے کوچہ کی دیوارون کا
بعد مردن بھی خیال چشم فتان ہی رہا
کب لباس تنگ مین چھپتے ہین روشن ضمیر
مجھمین اوسمین ربط تھا گویا برنگ بو و گل
نیمچہ جب میرے قاتل نے بغل مین مارا
مال جب اوسنے بہت رد و بدل مین مارا
دل کو اوس کاکل پیچان سے نہ بل کرنا تھا
مرگئے پر نہوا اسیر کا انداز نصیب +
کہے ہے خنجر قاتل سے یہہ گلو میرا +
تامل کیجیو ذوق طپیدن دیکھیے کیا ہو
ایکدن بالکل نہین اے چارہ گر اچھا ہوا
نخل گل مہندی نہ ہو نصف سبو مین ہی لگا
وہ کون ہے جو مجھ پہ تاسف نہین کرتا
لکھیے اوسی خط مین کہ ستم اوٹھ نہین سکتا
بلبل ہون صحن باغ سے دور اور شکستہ پر
لب جو ہین غنچہ نکلی وا کیا جا کیا کہنے کو ہین

کام جنت مین نہین ہے ہمسے گنہگارون کا
سبزۂ تربت میرا وقف غزالان ہی رہا
پردۂ فانوس مین بھی شعلہ عریان ہی رہا
گو رہا آغوش مین لیکن گریزان ہی رہا
جو چھڑا منہ اوسے میدان اجل مین مارا
ہمنے دل اپنا اوٹھا اپنے بغل مین مارا
یہہ سیہ بخت گیا اپنے ہی بل مین مارا
زور یارون نے بہت ذوق غزل مین مارا
کبھی جو مجھسے کہے توبہ لہو میرا
کہ ابتک ذبح کرنے کا نہین قاتل کو ڈھب آیا
داغ اب پھر تازہ ہوا گر زخم اودھر اچھا ہوا
تو کھڑا ہو رکھ سکے پیر اگلا ستہ سر پہ پا
میرا ہی یہہ جگر ہے کہ مین اف نہین کرتا
پر ضعف سے چپکی ہین قلم اوٹھ نہین سکتا
پروانہ ہون چراغ سے دور اور شکستہ پر
شاید اوسکو دیکھکر حل علی کہنے کو ہین

وہ جنازہ پہ مرے کسوقت آئے دیکھنا
جبکہ اذن عام میرے اقربا کہنے کو ہین

عبث تم اپنا رکاوٹ سے منہ بناتے ہو
وہ لب پہ آئی ہنسی دیکھو مسکراتے ہو

آچکی ہے سر گرداب فنا کشتی عمر
ہر نفس باد مخالف کا ہے جھونکا مجھکو

ننگ کیا اور ہرزہ کیا ہنسو دونون کو بلا سمجھے
اسے تیر قضا اوسکو پر تیر قضا سمجھے

زخم دل پر میرے کیون مرہم کا استعمال ہے
بیشک اگر چھونکا ہے تو کیا لون کا بھی کال ہے

ہو ذلیون کو حق نہ ہو آنکھین کرلا دین بلا
عین حکمت تھی جو معدوم البصر عقرب ہے

سر بوقت ذبح اپنا اوسکے زیر پای ہے
یہہ نصیب اللہ اکبر لوٹنے کی جاے ہے

رخصت اے زندان جنون زنجیر در کھڑکائے ہے
مژدہ خار دشت پھر تلوا میرا کھجلائے ہے

ہان مدد طاقت کہ ہے ضعف سے سینہ مین دم
دیکھیے لب تک خدا کیونکر مجھے پہنچائے ہے

واہ رے شور محبت خوب ہی چھڑکا نمک
استخوان میرے ہما کس کس مزے سے کھائے ہے

بس کہ ہم سوز جنون بھن جائینگے دل اور جگر
رحم جوش گریہ چھاتی پھر ابھی بھر آئی ہے

قطرہ قطرہ آنسو جسکے طوفان شدت سے ہے
پارہ پارہ دل ہے جسمین تو وہ تودۂ خس ہے

وہ اپنے سینہ مین ہے آہ آتشین اے ذوق
کہ برق دیکھے تو فی النار والسقر ہو جاے

ذرہ تخلص لالہ رام ناتھ نام خاور کاغذ مین خورشید مضمون درخشان ذرۂ فکر صفحہ بیاض روشن پہ یون تابان

ہے کوچہ مین روز و شب پڑا پھرتا ہی یہہ ذرہ
بجا ہے ایسے دیوانکے مطالب کو روا کرنا

ذکا تخلص لالہ خوبچند نام ساکن دہلی شاگرد شاہ نصیر اصلاح سخن مین متفق انکی راے اور تدبیر

نقش پا خالق گیتی نے بنایا مجکو
جسکے قدمون سے لگا اوسنے مٹایا مجکو

شرم سے ہوگئے پانی تری دولت سے جنون
موج دریا بھی ترے پانو کی زنجیر کو دیکھ

ذوقی تخلص ذوقی شاہ نام ایک فقیر لکھنؤ وطن گدائی فکر کا محلہ کاغذ مین ہر ایک دانا سے یہہ سخن

رکھہ ہات وہ قبضہ پر یہہ ہم ہو لگا کہنے
اب تو ہی ترا سر ہے شمشیر ہے اور مین ہون

۵

ذاکر تخلص مرزا احمد بیگ نام وطن شاہجہان آباد مرزا رستم بیگ انکا اوستاد ورد سخن کے شاغل ذاکر طبع یون ناقل سخن مین زور اور وسے کشتی ہے کیونکہ مرزا رستم بیگ کی پشتی ہے

ذاکر قشقہ کے کھینچ اور کو اسلام چھوڑ ۔۔۔ طالب کفر ہوا اوس بت عیار سے مل

ذوقا تخلص ذوقا شاہ نام متوطن بنارس مرد فقیر سرا اونکا برہنہ مانند خورشید پر تنویر ہوے سر شک خطوط اشعاع تکیہ سجدا انکے متاع فقیر سخن کے ہاتھہ مین قلم کاغذ کا ٹکڑا اور بال سابقان سخن سے اسطرح سوال

نے بام کے ہین زیب نہ زینت کسی گھر کے ۔۔۔ ہم باٹ کے روڑے ہین یدہر کے نہ ادہر کے

ذکا تخلص ذکا اسد خان نام سلسلہ نسبت تا حافظ رحمت خان شاعر فکر اپنا انکی بیاض سے اسطرح شعر خوان

آہ کسطرح سے اوس پردہ نشین کو دیکھون ۔۔۔ اوسکے گھر مین تو کوئی روزن دیوار نہین

ذوقی تخلص لالہ ذوقی رام نام مرادابادی شاخ سخن باصلاح شجرہ فکر شیخ مہدی علی زکی پیوند ثمر گرانمایہ بذریعہ عطر فروشی بسر کرکے ایام ہولی مین مقلد گروہ بانوایان ہوکر خورسند عطر سخن شیشے کاغذ مین دماغ افزا نہ سامعین خط الف اللہ سے روشن اونکے جبین مجموعہ سخن عنبر بیز چیلا مضمون کا بہت تیز

گر وہ نہوا اوسکے تصور ہی اور ہین ہون ۔۔۔ ملنے سے تصور مین کچہ کم نہ مزا دیکھا

حرف الرا

۴۱

رائج تخلص ظفریاب خان نام از فروغ اندوزان نواب منصور علیخان کہے خلف حافظ رحمت خان جسکی شرح بیان کی حاجت کلک دو زبان کو صفحہ کاغذ پہ کہان حریف وظریف طرار و جرار استعداد علم کلام سے ظاہر فن شعر مین یہہ صاحب ہنر لکات سے ماہر عرصہ دراز سے فکر سخن کرتے ہین اور بفراض زبان سے چمن کاغذ مین سخن کے پھول ایسے کترتے ہین کلام مین ہمشیرہ امام بخش ناسخ

و خواجہ حیدر علی آتش جنمین راسخ الاعتقاد خوش اور کاذب بد عہد مشوش صاحب گلشن بیخار تمام زمانیکے شعرا کی صفت سے بجز اپنے دوستونکے تحریف کرتے ہین ہم جیسے عاصی سب صاحبون کے وصف خواہ دوست آشنا یا نا آشنا ہون تالیف کرتے ہین صاحب گلشن بیخار نے تذکرہ کیا لکھا نوابی کی ہر ایک شاعر کی یہان خانہ خرابی کی اگر منصف ہوتے تو ایسے حرکات سے ہر ایک کے ساتھہ پیش آنے سے سکون کرتے جو زیر و زبر ہونا نہ پڑتا اسی طرز تحریر تذکرہ سے ڈرتے بلکہ حبل المتین انصاف کو مستحکم پکڑ کر قدوی کیطرح ہوتا تھا صراط المستقیم انصاف پر چل کر اپنا عیب کھوتا تھا اگر اب بھی منصفی کو کام فرماتین تو اپنے حرکات سے باز آئین بندہ صواب پر ہے وہ بہ نشر خطا کمترین کا اعتراض بیجا اونکا عذر بیجا کلام راسخ انکا سخنان عدو کا ناسخ وہ منسوخ ہے اور ناسخ راسخ

بارور تجرید سے ہوتا ہے پتلا خاک کا
قطع دنیا کاٹنا اسکا ہے نخل تاک کا

کب سہی ضرب سخن راسخ کسیکی طبع تیز
باد بھی ہے تازیانہ توسن چالاک کا

بندہ خط و خال کا عنبر ہوا +
مشک کب اوس زلف کا ہمسر ہوا

منزل مقصود کا پایا سراغ +
خضر میرے پاؤن کا چکر ہوا +

بے خم ابرو تری یہہ ماہ نو +
دیدۂ مشتاق مین خنجر ہوا +

راسخ اب اوسکے لب میگون بغیر
گور کا لب یہان لب ساغر ہوا

جوشن ترک فلک کو بھی ہوا ڈر پیدا
تیغ تیری نے کئے اور ہی جوہر پیدا

سختئ دہر نے رکھا ہے گران بار مجھے
لون درم ہات مین تو ہوتے ہین پتھر پیدا

گو نگو اوس شوخ کا اقرار ہے بھی اور نہین
میرے ملنے سے اوسے انکار ہے بھی اور نہین

لاغرے ضعف ایسا ہے کہ شکل عکس خس
بستر غم پر نزا بیمار ہے بھی اور نہین

خاموشی سے دل جلے کہنے سے جلتی ہے زبان
حال اپنا قابل اظہار ہے بھی اور نہین

گہ اوٹھا لیتا ہے گہ سینہ پہ رکھتا ہے وہ ہات
سانس لینا اب ہمین دشوار ہے بھی اور نہین

چین بے دیکھے نہین اوس رُخ کے جاتی ہے جان
عکس عینک کیطرح نکلا سکہ جی سے وہ
اوس آب حیات سے جدا ہون
اوس بت کو کرونگا رام راسخ
گنج غم میرے تن پہ داغ سے روشن ہوا
مصحف روئے صنم کا ورد شب کہتا ہون کیا
وحشیان خط سبز اُسکے راسخ +
جلی نہ کرۂ ناری سے عشق کی آتش
اسے تخلیہ گلشن یہان اپنا آشیان ہے
ایک شور الامان ہے ارض و سما سے پیدا
خیال زلف پیچان شام غربت کی سیاہی ہے
ٹپکتی ہے سراسر حسرت دیدار نامہ سے
ابتو بیدار ہوا ہے طالع خفتہ میرے
کمال راحت دل رنج دنیا کو سمجھتا ہون
دل وحشی کو ہے خار غم ہجر اُسے آسایش
عبور بحر آفت خیز ہستی ہے تجرد مین
مفتون صنم یہ دل دیوانہ ہوا ہے
سیل آہن ہے میرا مصرعہ بچشم قبح مین
خوش ہون مین تصور مین ترے جیسے کوئی طفل
بے دیدہ گریان ہو کہان دلکی صفائی

وہ تجلی قابل دیدار ہے بھی اور نہین
دہر مین اب راسخ بیمار ہے بھی ور نہین
مچھلی کیطرح تڑپ رہا ہون +
ایک مین بھی تو بندۂ خدا ہون +
خانۂ تاریک مین اپنے مہ تابان ہون مین
گرچہ کافر ہون لیکن حافظ قرآن ہون مین
تنکے گلیون مین چنا کرتے ہین
مرے نہاد مین ہے بجاے آب و گل شعلہ
اُسکے نہ فصل گل مین زنہار توڑ ڈالے
دنیا مین تو نے ظالم کیا یار توڑ ڈالے
تصور روے تابان کا دعائے صبحگاہی ہے
سواد مردم دیدہ سے ترکیب سیاہی ہے
آج سونا ہے تہ دامن جلاد مجھے
دہان اژدر طول امل آغوش مادر ہے
علاج خون فاسد رنگ آخر نوک نشتر ہے
جسکو وحشی تعلق سے مرے کشتی کا لنگر ہے
یہان کعبہ نثار در بتخانہ ہوا ہے
بیڑیان اعدا کے پاکی مندیل شعار ہے
پستان جو نہ پاوے تو وہ انگشت کو چوسے
روشن نقصان رہتے ہین وقت صبوحے

راجہ تخلص مہاراجہ بلونت سنگھ صاحب نام فلک مرتبت گردون صولت والا احتشام زینت افزاے جلد دہلی خامہ عاصی کو وصف تحریر سخا مین بجاے نقطہ گوہر بے بہا نیسان طبع سے صدف کاغذ مین ٹپکانے کی ہوس

علم درسی میں ہادی شعرا مرحوم سے بہرہ وافی اوٹھایا اور بفکر سخن سید گلزار علیصاحب متخلص باسیر پسر ہادی شعرا سے استفادہ پایا اور سن بارہ سو پینتالیس ہجری میں بزم مشاعرہ ببارگاہ فلک اشتباہ مہاراجہ صاحب ترتیب پائی اور شعراے نامدار سے مثل خلیفہ گلزار علیصاحب وغیرہ کی خوش بیانی سننے میں آئی شعراے اطراف صادر و وارد بھی آتے نقاد سخن نزد مضامین محک امتحان پر دار العیار مشاعرہ میں دکھاتے تو اس مشاعرہ کا شہرہ مشہور ہر بلاد مثل لکھنؤ اور شاہجہان آباد صاحب گلشن بیخار نے اپنے تذکرہ میں مذکور نکیا انکا بیان حال لکھنا منظور نکیا یہ بھی انکی خود آرائی ہے اور اپنے نزدیک بڑی بے پروائی ہے از انجا کہ کلام الملوک ملوک الکلام قول بزرگان از قسم دیوان ضخیم سے ترتیب پائی اور طبع موزون سبکی طبع میں اپنی محبت جتائی راجہ صاحب کا کلام سنہ کاغذ پر لیل ن حکمرانی کرتا ہے ہر ذی شعور کی عقل کو اپنی کچہری میں دیوانی کرتا ہے

خانۂ دل میں خدا داخل ہو تو نکلا نکلا
کعبہ ہم سمجھے تھے جسکو وہ کلیسا نکلا

چتر ہے داغ جنون سر پہ تو نالا ہے نقیب
دشت وحشت میں عجب ہو ہم سے راجہ نکلا

اے جنون عریان تنی میں ہی تجمل ہو گیا
بال سر کے بڑھ گئے یہان تک کہ فرغل ہو گیا

خاکساری میں ہے نقش نعل طوق بندگی
دلسے میں راجہ غلام شاہ دلدل ہو گیا

اے شعلۂ طور اتجو ترے ہات میں ہے دل
کیون داغ سے سویدا پہ بیضا نہیں ہوتا

نیر کے ہات میں وہ ہات دیے بیٹھے ہین
دست فرعون میں ہوا بھی یہ بیضا پیدا

صاف قاتل سے ہون اتنا کہ یقین ہے دم قتل
میرے خون کا بھی نہ ہو تیغ پہ دھبا پیدا

دہو کا ہو سرخ انگلیون پہ شمع طور کا
دیکھے کبھی جو تو سہی نگران کے ہات

کیا جانے کہاں قافلۂ ہمسفران ہے
یاران عدم کی نہیں آئی ہے خبر کچھ

اب دیکھیے کہ کیا ہو یہاں یک نشد دو شد
اوس خوش نگہ کو نرگس شہلا کی ہے تلاش

ناتوانی نے بنایا عنقا +
گویا تیرا ہی دہن میں بھی ہون

حسن بازاری کہو کیا مال ہے
ماہ کنعان ہو تو اوسکو لیجیے

کیا جانے ہمدم ہمیں کسوقت ہو وحشت
ہر وقت رہے طوق و رسن ساتھ ہمارے

ردائے روے لیلی جا بکر دو ڈہا عبث مجنون
بہلا کب چادر مہتاب رآجہ ہاتھ آتی ہے

زلف کے یاد حکایت آئی +
اور شب بڑھ گئی شامت آئی +

وہ پیام یار لایا اس ڈھکوئی فال نیک
پائے قاصد چوموں اور دست عامل چوموں

یہہ سچ ہے کہ تلوار کی ہوتی ہے بُری آنچ
کیا قہر ہے تیغ نگہ یار مین گرمی +

قفس مین بھی دوستوں کی دشمنی مجھسے رہی
میرا گھر ڈہانے کو نقش بوریا آنے لگے

قیس کو مکتب مین یہہ تختی دی لیلی نے بخت
اے مری جان غم جو علت ہے تو دل معلول ہے

بت اگر سنگدل ہے اے راجہ +
کہے باتو نمین اوسکو تو پانی +

رقت لا اعلم طفل سخن آغوش دایہ کاغذ مین مچلتا ہے خامہ انکی صفت مین خوش بیانی سے چلتا ہے

بلبل سکے تھی رو رو ہمدم ہی قفس مین
کیجو نہ تو کسیکو یارب کسیکے بس مین

رسا تخلص لا اعلم قلم کے بخت نارسا جو ایسے رسا کی کیفیت حال کو نہ پوچھا

ہم بھی ہین رسا وقت کی کیا اپنی سلیمان
ہے قبضہ مین ہر ایک پریزاد ہمارے

رضا تخلص لا اعلم نام انکا کچہ معلوم نہوا ازام پوری طور کلام اس ضلع کا سخن پہ راضی برضا ایسا فرمایا

اب کوئی لحظہ مین مجنون پہ بلا آتی ہے
جرس ناقۂ لیلی کی صدا آتی ہے

رستم تخلص سید رستم علیخان نام قلم کا یہہ حال ہے کہ انکی تحریر توصیف مین باوصف دو زبانی لال ہے انکے دبدبۂ سخن کے آگے رستم کا کلام زال ہے زور آورون کا انکے روبرو یہہ حال ہے

کب تلک ہجر کے دن دیکھیں ہم دیکھیں گے
آستین اشک سے ہم راتکو نم دیکھیں گے

رسوا تخلص لالہ آفتاب راے نام بعہد سلطنت محمد شاہ فردوس مکانی جنہون نے مزاج دماغ سودا خیز کیا وحشت نے انکا دامن دل کھینچا

سوے صحرا سے دیوانگی ذوق امیز کیا اخر زسے اسقدر محبت رکہتے تھے کہ ایک لمحہ جدائی اوس معشوق کی شاق محو نظارۂ جمال یار ایسے کہ دیدار کے مشتاق ہو بیخانہ جہان سے وقت رخصت مےنچکان مدہوش بادۂ محبت کو جو انکے دورمین ستھے وصیت کی کہ بعد انتقال لاش اس سرشار راوق عصیان کو مے سے غسل دینا او نھون نے ایسی ہی میت کی دیکھیے قدرت خدا کہ کفن سے ہرگز بوسے شراب نہ آئی معبود مطلق نے اسطرح بھی ہر مدہوش شراب غفلت کو اپنی قدرت دکھائی سبحان اللہ ذات غفار الذنوب ستار العیوب کا کس زبان سے شکر ادا کیجیے کسطرح اوسکی رحمت بیکران اور عنایت بے پایان پر جان ندیجیے گنہگارون پر رحمت ہے یہہ کمال محبت ہے اگر ہر بال ہمارے بدنکا زبان ہو اور عمر خضر میسر ہو اور ازل و ابد لاکھون بار شروع و تمام ہون تو بھی کم ہے کہ نعمت کا شکر ادا نکر سکین بجز بندگی و بیچارگی ہم جیسے عاجز عصیان شعار جنکے بے لبی کا کچہ ٹھکانا ہی نہین بھلا کیا کر سکین یا رحیم مجہ جیسے گنہگار پر تری بخشش سے بے پایان یا اللہ ایسے عاصی بیمقدار پر تیرا احسان شایان آمین رب العالمین جسکا شکر بہت چاہیے اسے کمترین شوق سخن رسوا کرتا ہے انکی بدنامی سے نہین ڈرتا ہے

کوسے جانہین زمین پہ کہ اشکونسے نم نہین	رسوا ابھی اس باغ مین مجنون سے کہیں کم نہین
ایام جوانی ہو نشا ہو سرِ جو ہو	یہہ سب ہو پہ جانان میری آغوش مین تو ہو
ہے زندگی کا لطف تپ ایخفر خوش وقت	جب ہات مین ساغر ہو صراحی ہو سبو ہو
رسوا کو کہا دیکھکے گل شوخ نے گستاخ	چل دور ہو فی النار ہو کافر ہو جو ہو

رسا تخلص مولوی علیم اللہ نام وطن انکا مطلع خورشید عالم طبع کی بحث نفی و اثبات منطق شاعری مین طالب علم فکر سے مدرسہ کاغذ مین یہہ تکرار و گفت و شنید طبع رسا فہم ذکا

کب حوصلہ تھا دلکو ستمگر کی چاہ کا
خانہ خراب ہو نگہ رو سیاہ کا

راقم تخلص غلام محمد نام راقم کو جب اور کیفیت اظہار نہوئی تو فقط اس مثل کو پیش کیا طبیعت ناچار ہوئی

جب مین نے کہا تمنے ملاقات اوڑا دی
تو اوس نے ہنسی مین یہ مری بات اوڑا دی

رضا تخلص سید محمدی نام شاگرد میر ضیا ذرہ فکر میر ضیا کے عکس سے یون چمکا

نقش شیرین کاٹتے پتھر سے پیدا ہو سکا
یہہ نہین ممکن کہ جائے خاطر فرہاد سے

رضا تخلص میر رضا علی نام لکھنؤ انکی سکونت کا مقام سخن سے راضی برضا جواب ایسا فرمایا

مت پوچھیو رضا کا کچھ حال غم تنہائی
ایکدل تھا سو کھو بیٹھا اک ہو رہی سودائی

رضا تخلص میر محمد رضا نام عظیم آبادی قول بعضونکا ہے کہ لکھنوی ایسا فرماتے ہین یہہ سخن زبان پہ لاتے ہین

اسکا کچھ انجام بھی سمجھا کہ تو نے اے فلک
حسن ذرا فزون ہان ہمان عشق شور افزا دیا

رضا تخلص مرزا جیون نام وطن شاہجہان اباد صاحب دیوان میر نظام الدین ممنون انکا اوستاد

کون سے وحشی کی اسکو اسقدر ہے یاد آہ
سنگ سے ابتک بھرا جو دامن کہسار ہین

رضی تخلص سیف الدولہ رضی خان صلابت جنگ نام وطن شاہجہان اباد عرصہ قریب ہوا کہ رخت ہستی سراے دنیا سے بطرف منزل عدم باندہا رضینا برضا اللہ تا یوم تنادیہ سخن ایسا زبان پر آیا جو عرصے امتحان پر آیا

دیکھ ٹک شمع کو عاشق کے ستانی والے
اسطرح جلتے ہین اورون کے جلانی والے

راقم تخلص لالہ بندرابن نام ساکن جہان اباد یا متہرا معلوم نہین کسکے شاگرد ہین یا مسجود شعرا راقم انکے ترقیم کو یون رقم کرتا ہے انکے مضمون کو کاغذ سے ضم کرتا ہے

یہاں تک قبول خاطر کیجے تری جفا کو
تا سب کہیں کہ راقم رحمت تری وفا کو

رضی تخلص مرزا رضی خان نام مثنوی لیلی مجنون بزبان ریختہ اور احکام نجوم شماری مین دستگاہ کامل ہے طبیعت آویختہ خانہ ہفتم تختہ کاغذ مین شکل مضمون یون جلوہ گر ہوئی ناظرین و سامعین کو جسکے مضامین سے خبر ہوئی

دلکی طلب ہے اور تمنا ہے جان کی
یہہ ہم پہ مہربانی ہے اوس مہربان کی

راغب تخلص مرزا سبحان قلی بیگ نام اصل انکی ایران تولد شاہجہان آباد مناظرۂ سخن بجو رکیک مقابل انشا اللہ خان طبیعت انکی سخن کے طرف راغب سامعین و شائقین مخاطب

رشک چمن جو اوٹھ گیا آج ہمارے پاس سے
اپنے ہی رنگ گل یہان اوڑ گئے کچھ ہواس سے

رغبت تخلص لا علم مرادابادی رغبت سخن مین ظاہر انکی اوستادی

جسکو ابھی نہین پروا ہی جگر سوزی کچھ
اوسکی ہر بات پہ کیون جیکو جلاتی پھرے ہے

رافت تخلص رؤف احمد نام تلمیذ پیر قلندر بخش جرأت مولد لکھنؤ طبیعت طرف تجنیس لفظی راغب رامپور مکان سکونت

یہ کسکی مژگان کی آہ یارب پھرین ہین جی مین ہمارے نشتر
کہ شکل غربال پڑ گئے ہین ہزار روزن دل و جگر مین

راجہ تخلص راجہ بہادر نام خلف راجہ شتاب راے علم سخن انکا میدان کاغذ مین یون پھریرا چمکائے

یہ زخم دل ہمارے مرہم تلک نہ پہونچے
ہم اون تلک نہ پہونچے وہ ہم تلک نہ پہونچے

رفیق تخلص امین اللہ نام آشناے سخن واقف دقایق ہر علم و فن سخن انکا رفیق انکو سخن سے محبت تحقیق

رہ غم کی کچھ نہ پیچ مین رفیق تھے سو جدا ہوئے
مگر ایک نالہ و آہ کو میرے دل سے ہمسفری رہی

راسخ تخلص غلام علی نام درویش فقیرانہ فقیر راسخ الاعتقاد سخن کا عشق اللہ سے بیباکانہ مزاج مضمون کا چیلہ ہے شعر اسکے صورت تو ہین میلہ ہے

اب اور لگا ہونی ایجاد گلستان میں | راتوں کو لگا رہنے صیاد گلستان میں

۲۳ **رفاقت** تخلص مرزا لکین نام رفیق سخن شفیقان شعرا سے بزم کاغذ میں اس رفاقت سے ہم فن

برسوں کی ایک دم میں رفاقت چھوڑ دی | کیا ایسی زندگی کا بھروسا کرے کوئی

۲۴ **رغبت** تخلص میر ابو المعالی نام وطن لکھنؤ طرز تحریر سخن میں یہہ وضع ایسا کلام

یاد ہے راتوں کو چھپ چھپ کر وہ آنا اپنا | چٹکیاں میری وہ لے لے کر جگانا اپنا

۲۵ **روشن** تخلص روشن شاہ نام میرٹھ میں بلباس فقیرانہ بسر کرتے ہیں دہلی وطن جیلہ روشن چراغ طبع کا شعرا کے میلہ میں فرش کاغذ پر صدائے یا علی مدد سے ہم سخن

آپ کرتے ہیں بار بار نہیں + | ہمکو ہاں کا بھی اختیار نہیں +

۲۶ **رفیع** تخلص رفیع الدین خان نام شیو خان لکھنؤ سے ہیں تمنائی زیارت حرمین محترمین ہیں سر کو قدم کر کے اپنا کام کرتے ہیں واسطے طواف کعبہ ابروے لعبت مضمون کے جہاز کاغذ میں حاجیان شائق کے رو برو اسطرح احرام کرتے ہیں

ناتوانوں کے ستانے سے حذر کر ظالم | عرش بھی آہ سے مظلوم کے ہل جاتا ہے

۲۷ **رنگین** تخلص لالہ پورن لعل نام قوم کا یتھہ ساکن شاہجہان آباد ازرم تزئین دست مزاج سخن حنائے فکر شعر سے باین شوخی رنگین

رنگین نہیں ہیں قطرۂ شبنم یہ باغ میں | باد صبا نے مے سے بھرا ہے ایاغ گل

۲۸ **رفقت** تخلص مرزا قاسم علی بیگ نام تلمیذ یافتہ شیخ قلندر بخش جرأت اور مہربان خان رند سے بھی فیض پایا مولد و منشا دہلی ریاست بزرگان مشہور مطہر دم چشم سخن اشک مضمون رومال کاغذ سے یوں پاک کرنے آیا

دیوار گلرخان کا سایا کہ پڑا اسے — زاہد تبا تو مجکو طوبے مین شاخ کیا ہے
ہے خیال نگہ یار سے آہون مین اثر — کیا ہے پیکان نکیلا یہ مرے تیر مین ہے
حضرت رند سے یہ فیض ہوا ہے رقت — دم عیسی کی حلاوت مری تقریر مین ہے

رونق تخلص میر غلام حیدر خان نام ساکن عظیم اباد رونق اشعار رنگین
مین انکی ایسی استعداد

رحم کر اے دوست گاہے خاکساری پر مرے — نقش پا کیطرح تیرے راہ مین افتادہ ہون

رند تخلص مہربان خان نام علم موسیقی مین سازندہ بزرگ کامل امیر وقت
ہمچشمون مین بترتیب مضامین سایل صاحب دیوان مرد خوش بیان کلام
رندانہ طرز بے باکانہ یہ طور تقریر ایسا انداز تحریر

ہی کب تلک چشم تر جائیگی — یہ ندی چڑھی ہے اوتر جائیگی
دلکا گھبرانہ کہون یا کہ نفس کی تنگی — دیکھیے کیا کرے صیاد قفس کی تنگی
ہے مری جان کا یہی دشمن — رند اس دل کو خوار ہونے دے

رضا تخلص حمید الدین نام رئیس چاند پور سخن گو و طباع مشہور

آہ کیا دن ہے کہ ہم ساتھ ترے او گلرو — دو قدم صحن خیابان مین چلے بیٹھہ گئے
اب یہ حالت ہے کہین چھپ کے ترے کوچہ مین — ہین گنہگار جو دیوار تلے بیٹھہ گئے +

رند تخلص لالہ گنگا پرشاد نام زلف سخن مین مشاطہ فکر جرات سے ہات
شانہ اصل لکھنؤ کشمیر زاد رند مشرب کلام رندانہ

نہین پیکان پہ جوہر نامۂ وحشی تیر پر لکھا — اشارا قتل کا قاتل نے کس تقصیر پر لکھا

رنج تخلص میر محمد نصیر نام سلسلہ نسبت پیرون سجادہ نشین خضر شعرا سے
ملا اوصاف حمیدہ صفات پسندیدہ علم موسیقی مین مشتاق کمالات مین
طاق فرمانروا ے ملک خوف و رجا برکت انفاس متبرکہ بے انتہا شہسوار
ابلق جذب و سلوک یکہ تاز اشہب الفقر فخری دو لوک سخن عاشقانہ دالا
عشاق کلام مشتاقانہ زخم جگر خدنگ مژگان کا مشتاق دست فکر مین

قلم کے آرنج ثمر مضمون سے ہے یا ترنج رنج کے کلام سے جی کو راحت ہے کیا نادر فصاحت ہے

یقین ہو گیا دیکھکر اوسکا قامت — کہ بیشک قیامت مین دیدار ہوگا

رازؔ تخلص لا اعلم اسم مبارک پردہ دار راز سخن سے حاصل نیاز ہے

رہتا ہے دہیان ایک قلم تار زلف کا — صفحہ کو دیکے رشتہ مسطر سے ہے غرض

رنگینؔ تخلص سعادت یار خان نام شاگرد شاہ حاتم ذو الاحترام مباح اشعار بسیار ہر دیار عہد شباب مین سینہ محبت گنجینہ تو وہ تیر مژگان دلبران ایام جوانی مین دل مشتاق منزل سپہ شمشیر لعبتان سمند خامہ بہ تصنیف رسائل فرستادہ عرصہ قرطاس پر جولان زاہد کلک بہ تحریر مثنویہا سے معرفت آگین بزاویہ درعہ تسبیح خوان پہر صاحب گلشن بیخار کی کج طبعی اور شوخی کا بیان آیا دیکھیے ان صاحب کے حق مین اونہون نے اپنی کتاب مین کیا تحریر فرمایا « چون دواوین دیگرش یعنی بہ ہزل و ریختی وغیرہ است کہ ایراد آن باین ذخیرہ نمیسازد بنابرآن از دیوان ریختہ و بیختہ بدقت تمام این ابیات گزیدہ شد » الخ مخدومان والا جاہ غور ہے انکی تحریر کا یہ طور ہے انکے کلام کی اہانت کرتے ہین کس پردے مین فاش ظرافت کرتے ہین جو انکی تحریر کا حال ہے وہی انکے اوستاد و یاران ہم صحبت کا احوال ہے انکے اوستاد وغیرہ مانع نہوئے کسیکے اچھا کہنے پہ قانع نہوئے انکے اوستاد اور انکے دماغ مین تخم بد راستی نہین نہین سودا سے خام پک رہا ہے کلام میان رنگین بڑا رنگین کف کاغذ حنائے عیش سے بکمال شوخی تضمین

دار ہی مین تیرے جا تون خالق ہے تو خلقت کا — کب ہووے بیان تجھسے ذرہ تیری قدرت کا
توہی وہ جوان جس نے پہر کرکے زلیخا کو — یوسف کو کیا مفتون اوس جا نہی صورت کا
اور حضرت عیسی کو بن باپ کیا پیدا — مریم کا مرے والی شاہد ہے تو عصمت کا
نبھے گی اوس سے صحبت کسطرح کچھ کہہ نہین سکتا — وہ ہرجائی ہے اور بن شغل مین ابھی وہ نہین سکتا

قیامت پر رہا موقوف پھر تو دیکھنا اونکا
اگر اکدم کے دم آنے مین وہ تاخیر کرتے ہین

مسجد مین گئے کعبہ گئے دیر مین بیٹھے
یکچند سے اب سیر خرابات پہ جی ہے

اوسی مین چھپ کر دیکھون ملاوہ غیر کو دیکھے
بھلا یون دیکھنا دیکھو تو دیکھا جاے ہے کس سے

یہ بیراجی ہی جانے ہے تری لکنت کا عالم کو
خدا شاہد ہے کچھ تقریر مجھسے ہو نہین سکتی

دمبدم بسکہ ترا حسن فزون ہے ظالم
روز رنگین ہے کہ کھچوائی تصویر نئی +

یہی رونا جو ہے تو تم رنگین +
اوسکے کوچہ سے آج کل نکلے + +

رضا تخلص شیخ محسن رضا نام دہلی کے رہنے والے بذریعہ علم طب نواب فرخ آباد کے حوالے دیوان اونکا از مطلع تا مقطع مد نظر عاصی سے گذرا یہہ مطلع سابق سے لذت بخش زبان و قلب احقر تھا لہذا اسی پر اکتفا کیا

کس چشم سرمگین پہ دل خستہ جور ہے
آہ شرارہ زن شجر کوہ طور ہے +

رمز تخلص مرزا محمد سلطان فتح الملک صاحب عالم بہادر مضمون طبع جنکا سمع شائقین کو بے بہا اور رمز سخن زیب انجمن

جبکہ غنچہ سے خون ٹپکے جو میری فریاد
دے ذرا نالہ بلبل کو اثر اپنا سا

یہہ آب جو ہے اسمین سو دریا ہے قضا کا
ہے قہر خدا گھاٹ تری تیغ جفا کا

پھر رکھے پانون کوئی وفا مین تو ذرہ نہین
جب یہہ سمجھ لیا کہ بسر اب تن یہ بسر نہین

صیاد اب قفس سے ہمین چھوڑتا ہے کیا
گلشن مین ایک گل نہین یہان ایک پر نہین

جو چپ ہون تو کہین گونگا کہون کچھ بکواس سے
زبان خلق سے ہوتی کبھی نجات نہین

رفعت تخلص مرزا پیارے نام صاحب عالم انکے رتبہ سخن سے آگاہ صاحب عالم

کیون لب پہ تھک رہا ہے دم واپسین عبث
آنے سے دو قدم کے مساحت ہوئی تو ہو

رفعت یہ زیر سایۂ قد حسین سے
پھر نکلنے دو صور حشر قیامت ہوئی تو ہو

جنگل نے خار اوگلے ہین قسمت سے کن دلو
پہلے سے جب جنون کی وہ شدت نہین ہی

رسا تخلص مرزا کریم الدین صاحب عالم عالم طبع انکے مضامین نادرہ
کا تخم طبع رسا ذہن ذکا

جاتے ہین کوے عشق مین سنگ ہم پینکے
سر گرم یہان آج ہے بازار قضا کا

رجا تخلص میان غلام محی الدین خان نام ساکن حیدرآباد میان
فیض صاحب جیسے شاعر انکے استاد

عشق کرین ہست عدم کو ہون یکسان ہم
ایدہر سے کام ہے نہ تو ادہر ہے غرض

ربط تخلص راے بالا پرشاد نام حیدرآبادی نظم سخن مین جو انکو ربط
وضبط ہے یہہ میان فیض صاحب کی استادی

باریک تری راہ عدم سو نہین قبول
چہرے تو یار ہوے کمر سے نہین غرض

بیمار چشم ہون لب جان بخش کے سوا
عیسی کی مجکو چارہ گری سے نہین غرض

رہا تخلص غلام محمد خان نام کہین بہادر عنایت حسین خان مشیر متوطن
مختص دہلی شاگرد خلیفہ میر گلزار علی صاحب اسیر

شادی ہے کبھی غم ہے کبھی وصل کبھی ہجر
ہر روز نیا ڈھنگ ہے اس چرخ کہن کا

اللہ ری بناوٹ کہ بگڑنے لگے سنکر
کچھ وصف کیا مین نے جو بیساختہ پن کا

شیرہ باہون کو ہم پکر دیا تو نے فلک
اچھے چھیتا تیرا اے گردون گردان ہو گیا

پیکان جو ٹوٹ کر مرے سینہ مین رہ گیا
کہنے لگے کہ مفت گیا تیر ہاتھ سے +

قد ہون پہ سر ہے آپکے صاحب معاف ہو
یا انکو چھپا لیا ہوی تقصیر ہاتھ سے

جلے ہین دل سلگتے یاد زلف شمع رویان مین
یقین ہے قبر سے اپنے دہوان محشر تلک نکلے

دامن نہین کہتے ہین گریبان نہین رکھتے
ہم کچھ خلش خار بیابان نہین رکھتے

کس در خیال مہ کنعان نہین رکھتے
کس روز ہم آبادیٔ زندان نہین رکھتے

کیا وصف کمر مین نے تو بولے
تمہارے دام مین عنقا پہنسا ہے

جو یہان گوشہ نشینی سے ہین آزاد
او نہین شمشیر موج بوریا ہے +

حرف الزاء

زکی تخلص شیخ مہدی علی نام مراد آباد وطن لکھنؤ جیسا شہر انکا اکثر مسکن موزخ بے بدل اچھی فکر غزل پیشکار تحصیل حضور مضافات سہارن پور شخص ضعیف اور سن رسیدہ سیاح اطراف جہان دیدہ مرد دانا و عاقل بندیکو ہے اون سے نیاز حاصل

جمال یار پہ ہمنے یہ ٹکٹکی باندہی +	کہ اپنی آنکھ کا تل اوسکے منہ کا خال ہوا
وحشت ہی آشکار زلیخا کے حال سے	آنکھیں بیان کرتی ہین افسانہ خواب کا
نہ گرد راہ نہ بانگ جرس نہ نقش قدم	اودہ اس قافلہ جاتا ہے زندگانی کا +
غبار قیس ہین جان آگئی لیلا کی ٹھوکر سے	اوڑا جاتا ہے مجنون جنکے ہر ذرہ بیابانکا
شعلہ حسن کبھی برق جہان سوز نہ ہو	آفت جان زکی دل ہی کا آجانا تھا
دہوم دیوانی اوڑاتی ہین پرہیزاودن کے	شمع محفل کو لگا دیتے ہین پروانے پہ
یہہ جگر دلکا ہے اے سوز محبت ورنہ	پھینک دیتے ہین شرر سینہ سے پتھر باہر
یوسف کا اپنے دہیان ہی تحریر خط کی وقت	ڈر ہے کہ اونگلیان نہ قلم ہون قلم کے ساتھ
حسرت اے تازہ اسیران قفس آتی ہے	دہوم سے فصل بہار ابکی برس آتی ہے
پیار کی باتین غضب ترچھی نگاہین پھچان	مہربانی قہر ہے نامہربانی قہر ہے +

راز تخلص میر مظہر علی نام ملازم احمد علیخان شوکت جنگ رازدلکا پردہ سخن مین راز و نیاز ہو کر بیان کرنے کا آہنگ

اگر کچہ لبس بھی ہوا اپنا تو کاہیکو یہ خواری تھی	بچا ہین اوسکو بھی ناصح جو الفت اختیاری ہے

زینت تخلص از ارباب نشاط ایکصاحبہ شاہجہان آباد کی ہین نواب ابراہیم بیگ صاحب غریب مقتول شہید دشنۂ غمزۂ اونکے تھے شاہد وفا سے ترک انس نکی وطن سے جبر آغربت لکھنؤ کی حصول عاشقون سے اشارہ ابرو محبوبہ سخن کا چار سو سخن کو ان سے زینت ہے یاران شائقین کو صحبت ہے

شب مہتاب مین تا صبح زینت +	خیال ماہرو ہے اور مین ہون +

راز تخلص میر برہان الدین نام ربط تحریر خط شکستہ درست آل راز کار راز سخن

مخلیان شایقین کشادہ خاطر کے روبرو چیت

چرخ کے کیسے انقلاب ہوئے + پھر کبھی ہم نہ کامیاب ہوئے

زائر تخلص میر جیون علی نام کشمیری یہہ بھی اونکی لطیم تحریری

ایکدن پہلے ہی دنیا سے اوٹھانا ہمکو | یا الہی شب ہجران نہ دکھانا ہمکو

زماں تخلص سید محمد زمان نام امروہا وطن دیکھنے مین نہ آیا ان حضرت کا
مجموعہ سخن کلام ایسا فرمایا جو لکھنے مین آیا

عارض ہی گل کا صاف ولیکن جھلک نہین | نرگس کے چشم ہے یہ نکیلی پلک نہین

زکی تخلص جعفر علی خان نام بندہ اور کیفیت سے محروم وقت ارقام کلام ایسا
ارشاد کیا سامعین کا دل شاد کیا

عشق مین نسبت نہین بلبل کو پروانیکو ساتھ | وصل مین وہ جانثری یہہ ہجر مین جلتے رہے

زخم تخلص بسم اللہ خان نام حیدرابادی دیکھی انھون نے میان فیض حسن صاحب
کی اوستادی انکی تیغ قلم تیز ہے سپاہی فکر کا جو ہر خونریز ہے زخم دل سخن
مرہم اصلاح سے مندمل ہو جسکے سننے کے لیئے ہر مشتاق کا بہل دل ہو طبیعت کا
شاعر بسم اللہ خوان جسکے صحیفہ کا یہہ عنوان

واہ وا جیتے رہو اے شیر واہ + | تمنے آہو گیری اچھی یاد کی ++

حرف السین

۳۴
ساماں تخلص میر محمد ناصر نام ساکن کانپور معلوم ہوا انکا کچہ اور نہ کوئی
ہر چند خامہ بے سر و ساماں ہے اسپر کیا تحریر ہے کیسی شان ہے

رقیب اسطرح جلنے مین ہمین دیکھ | نگہ رشتہ مین ہین اوس شمع رو کے

ساقی تخلص مرزا محمد جان بیگ نام ابتدا اسکے قیچاق جو ایک صحرا ہے
ترکستان مین مشہور آفاق انکے والد نے کشمیر جنت نظیر مین ریاست اختیار کی
یہہ دہلی مین رہے اور زمرۂ شعرا سے صحبت ایکبار کی دو فقرہ بانوں مین
شعر کہتے شاہدان مضمون سے خوش رہتے اس ترک کشمیرزا کی دہلی مین

تر کی تمام ہوئی جسکے صفحہ کاغذ پر یون تحریر کلام ہوئی

مرغان قفس دنکو پھڑکتے ہین و لیکن
دن رات تڑپتے ہین گرفتار تمھارے

سبحان تخلص عبد السبحان نام سبحان اللہ آبرو اسکے اوستاد کامل الحمد للہ

جان و دل ہے قبول سب جانا
پر گلی مین تری ہمین آنا + +

سایل تخلص مرزا محمد بیگ نام دہلوی نژاد پہلے شاگرد شاہ حاتم پھر حضرت سجدہ گاہ شعراے مشورہ سخن باہم سخن سے طبع سایل طبع پر سخن مایل

وہ سایل ہوگیا دست شکستہ کیطرح
آہ اپنا جسکو ہین نے قوت بازو کیا

سفت تخلص مرزا مغل نام پسر مرزا علی اکبر پیدایش دہلی ابتدا ایران شاگرد قلندر بخش جرأت نظارہ گیان مراد از گلستان سخن سفینہ بے کینہ کی خدمت مین گذارش ہے کہ پہر صاحب گلشن بیخار کی دیکھیے حرکت یہہ فقرہ اسکے نسبت ہے جسکی یہہ عبارت ہے فی الجملہ طبعش ہموار معلوم میشود انکی حجت یہہ ہے بندے کی نصیحت یہہ ہے کسیکو برا نلکھو بلکہ اچھا کہو

ناقہ لیلی جو ٹھہرا دیے مجنون بین راہ
ہو گیا تیرا بھی بیابان سے ساربان دل لگ گیا

سخن تخلص حکیم مرزا محمد حسین نام مولد دہلی اصل کشمیر علم طب سے آگاہ فارسی مین خاصی تحریر نسخہ شراب الصالحین سخن ظاہر ہوتا ہے مجربات کلام سے پیر مغان سخن کو میخانہ کاغذ مین سرور آتا ہے اسکی کیفیت تمام ہے

جو ہین جان نکلی وہین آن نکلا
بہلا مرتے مرتے تو ارمان نکلا +

سرسبز تخلص مرزا زین العابدین خان نام نہال سخن کی چمن کاغذ مین نسیم لطف سے جھکتی ہین ڈالیان تمام سرسبز ہے حدیقہ سخن جس مین پھول مضمون کا گلشن جسکے ثمر سے باغبان نہال ہے دور خزان پایمال ہے تختہ کاغذ مین یہہ گل سے ظاہر فکر جسکا بلبل ہے

ہین سرسبز رہتا ہون تیری جب یاد مین
وہ صورت مجھے پیاری پیاری کیسی

سجاد تخلص میر سجاد نام مولد و منشا فخر دہلی غربت سے جب وطن مین آتے شوق سخن یہہ تھا کہ تا قیام ہمیشہ مشاعرہ مین شعرا کو بلاتے اب یہہ انجمن ہے اور یہہ سخن ہے

ایکدل رکھتے ہین جو جا ہے سو لیجائے آوے	خواہ خطا اور خواہ ابرو خواہ مژگان خواہ زلف

سخنور تخلص لالہ دیوانی سنگہ نام قوم کاکا یتھہ انکے سخن کی بہی سے بہ حال نہایت

گریبان رکھے ہے جن ترسے یہہ چشم تر مجھے	طوفان نوح آتے ہے اب پھر نظر مجھے

سراج تخلص سراج الدین علی نام مصباح عقل و دانش سے روشن ہوا شعلہ عشق بت ترسا خستہ تن پہ شرر افگن ہوا دیر دلمین چراغ محبت اوس بت کا روشن ہوا خدا کی شان صرف برق حسن الکافرین ہوا آخر الا چراغ دلپر دفع مضرت ہوا کو ترحم والد کا دامن ہوا حکم ملاقات شمع و پروانہ کا دلمین مسکن ہوا افراط الفت پدر لینے اوس نور شمع دیر کو پروانے کو وصل کی پروا انکی کو ایجا بالکل کردیا سراج نے مانند پروانہ اوس شعلہ شمع حسن پر تصدق ہوکر اپنا چراغ ہستے گل کردیا عاشق کو نہ وصل کی توانائی نہ ہجر کی طاقت آزمائی الغرض شاعری سے من شمع جانگدازم تو صبح دلکشائی ٭ سوزم گرت نہ بینم میرم چو رخ نمائی ٭ نزدیک اینچنینم دور آنچنان کہ گفتم ٭ نے تاب وصل دارم نی طاقت جدائی ٭ وہ شمع سر بشعلہ ہوگی سر مانند دود پریشان کرکے بخاطر جمع ساتھہ چراغ روح سراج کے ہم جلوہ ہوئی آتش عشق نے دونو کو ایک آگ مین جلا یا اور درمیان سے اوٹھا پردہ دوئی معراج عشق حقیقی ہمہ اوست جب وصل ہوا تو آپ دشمن آپ دوست عاشق کا چراغ زندگی باد اجل نے بجھا دیا معشوق کی شمع عمر گداختہ دل سوختہ تن کو سوز عشق نے جلا دیا معشوق مانند شمع اشک ریز عاشق صورت پروانہ جلنے مین تیز فکر ریختہ مین سواے اس غزل کے اور کچہ کبھی سمع عاصی مین نہین پہنچا سراج فکر

مجلس تاریک کاغذ کو اس سوز سے روشن کیا

چلی جو شمع عشق میں وہ ہوا کہ چمن سرور کا جل گیا	مگر ایک شاخ نہال غم جسے دل کہیں سو ہری رہی

سرور تخلص اعظم الدولہ نواب میر محمد خان نام تلمیذ یافتہ محمد جان سامی ہیں شعر میں مشہور زمانہ تالیف تذکرہ میں نامی گرامی انکے کلام سے دلکو سرور بندش مضمون سے خاطر مسرور

ہم جانتے زمین سے تھی دور چرخ کو	دیکھا تو ایک عرصہ جولان نالہ تھا
ہات اپنے رہے زیر بغل بعد فنا بھی	تھی بسکہ ہم آغوشی دلدار کی حسرت
غیر لایا دسے یہاں کھر تماشا دم نزع	دوستون سے نہوا جو کہ ہوا دشمن سے

سراج تخلص لا اعلم ہرچند لو لگائی نام اونکا روشن نہوا مصرع آبدار سراج سخن طاق کاغذ پر اس شرارت سے شعلہ انگیز انکے مشعل فکر سخن کی روشنی ہر سو

نہیں ہے تاب مجھے تیرے سامنے جانا	کہاں سراج کہاں آفتاب عالمتاب

سرور تخلص مرزا رجب علی بیگ نام لکھنوی از تلامذہ نوازش حسین خان نوازش مصنف فسانہ عجائب ایک قصہ بطرز نادر بمحاورہ روزمرہ بے نظیر انکے قلم سحر نگار کی تراوش انکے کلام سے دلکو سرور ہو غم و کلفت جیسے دور ہو

عشرتکدہ جہاں میں ہزار دن ہوسے ہوئی	ایکدل ہمارا تھا کہ وہ ماتم سرا رہا
ہے شوق سرور ایسا غالب جو قاصد سے	کوسون ہیں تلک حاجت کہتے چلے جاتے ہیں
ایک وضع پہ نہیں ہے زمانے کا طور آہ	معلوم ہو گیا مجھے لیل و نہار سے

سلطان تخلص مرزا ایزد بخش نام عرف مرزا نیلی انکی بادشاہ سخن کا یہ حکم کہ تیغ زبان سے نیلی پیلی ہو کر عدو کا جی سلے

دور رکھ دوران سر گردش دوران سے مجھے	مست رکھ اسے دور خراب بادہ گردان مجھے

سعید تخلص قاضی سعید الدین خان نام کاکوروی انکی چشم سے دیدہ دیدار فردا کے شوق میں چشم پوشی اختیار کی چشم نابینا سے سخن نے

کحل دوات مین میل خامہ کو کحل الجواہر مضمون سے آلودہ کرکے واسطے حصول بصارت معنی کے یون چشم چار کی معشوق سخن سعید ہے عاشقونکو دید روز عید ہے

بیمار غمی ادسے ملنے سے میرے کیونکہ ہوا | کہ پری کو نہین خوش آتی ہو انسانکی بو

سکندر تخلص خلیفہ محمد علی نام پنجابی شاگرد محمد شاکر ناجی لا کلام مرثیہ کہنے کا شوق تھا پر شراب پینے کا بھی ذوق تھا سیر دہلی کرکے حیدرآباد پہنچے اور وہین انتقال کیا مین نے اونکا بیان تحریر حسب حال کیا سکندر فکر رہبری حضر شوق سے طرف ظلمات مضمون کیا نیرہ فکر طبع سوے سینہ دار اسے مضمون پر خون کیا طبع نصیبی کی سکندر ہے ملک سخن پر زور آور ہے

سحر گذرا چمن مین کونسا خورشید رو یارب | کہ شبنم گل کے منہ پر آب تلک پانی چھڑکتی ہے

سعادت تخلص سعادت علی نام امروہا کے ساکن اور کیفیت معلوم نہین کہ کیسے تھے اور کیا سن سخن کو سعادت ہے انکی نیک عادت سے

یار سے جو رقیب لڑتے ہین + | یہہ بھی اپنے نصیب لڑتے ہین +

سلطان تخلص نواب نصر اللہ خان نام خاصہ اسکے بیان حال مفصل مین ناتمام مضمون اس سلطانکی رعیت ہے لشکر سخن پر نصرت ہے

اوس لب سے کیا لعل کا جب رنگ برابر | دیکھا تو نہین اوسکے یہ پاسنگ برابر

سلیمان تخلص لا اعلم یہہ انگشتری سخن برائے تسخیر جنات مضامین لو دلکش

تجھسے ظالم سے ملا دیکھیو طراری دل | کچھ بھی وہ مرگ کا نکیا پہ جگرداری دل

سلام تخلص نجم الدین علی نام ساکن جد دہلی اور کسی حال سے عاصی کو آگاہی نہ ملی شاہد سخن کو سلام کلام سے کلام لا کلام

حدیث زلف چشم یار سے پوچھ + | درازی رات کی بیمار سے پوچھ +

سرعت تخلص انکے احوال سے سرعت کی تو بندے نے بھی تفتیش مین نہ جرات کی

جو کہے تیرا عشق جانان ہوا ہے	ٹوکتا ہے چل بے دیوانہ ہوا ہے

سلیمان تخلص مرزا سلیمان شکوہ بہادر مرحوم فرزند حضرت فردوس آشیانی شاہ عالم پادشاہ چندے سے جلوہ فرماے لکھنؤ رہے اور اکثر شعرا مثل قتیل مصحفی جرأت وغیرہ ذلہ رباے خوان نعمت سے آگاہ سلاطین سخن انکے محکوم افواج مضامین مرقوم رونق بخش فخر دہلی ہوئے اور یہین انتقال فرمایا جو کچھ حال معلوم تھا وہ لکھنے مین آیا یہ اپنے وقت کے سلیمان ہین دیو مضمون انکے پشت دست بدندان ہین

دل اب تو عشق کے دریا مین ڈالا	توکلت وعلی اللہ تعالیٰ +
نفخت فیہ من الروحی کے دم سے	نہین دم آپ نے دیکر نکالا +
زخم کھا کر جو مین تڑپا تو لگا یون کہنے	اچھا اچھا تو تڑپ کر مری تلوار کو توڑ
ہٹ گئی گر دل سے پرا وسکے تو سلیمان ہوگا	ایکدل سکے لئے مت خاطر دلدار کو توڑ
سلیمان آرزو یہ ہے جہان آباد مین چلکر	جبین کو نقش پائے حیدر کرار سے ملیے

سودا تخلص سجدہ گاہ شعرا مسجود شعرا افصح فصحاے بلند مقام مرزا محمد رفیع نام کابل نژاد تولد اور نشو نما کا شاہجہان آباد مقام عین جوانی مین لکھنؤ کی ہوا دلمین آئی بعد عرصہ دراز وہین وفات پائی قرب یافتہ درگاہ وزیر الممالک نواب آصف الدولہ بہادر اوستاد سے بدل العلم سخندانی جمیع شعراے عصر سے سبقت لیگئے اور اوستاد بے بیت وبعل خوبی طبیعت سے خوبان بلیغ و نو مشہور شعر مندرہ انداز طبع انکی کا انداز خوش محبوبان بندہ ذائقہ چاشنی فکر اونکی زنبور عسل چکھے تو دوکان قنادی آب حسرت مین ہے نیسان گہربار فکر سے سمندر سخن مین وہ قطرے ٹپکے اور صدف کاغذ مین وہ موتی آبدار بیش بہا پیدا ہوئے کہ کسی شہنشاہ سخن نے اپنے جد بزرگوار کی زبان اور اپنے کان سے اونکا نام بھی نہ سنا ہوگا اس فن کے اوستادون نے ایسا مضمون فی عمرہ کبھی چشم خیال سے خواب مین بھی نہ دیکھا ہوگا اونکے دریاے خوض فی الہی

موجین مارین کہ قلزم عمیق مین چشمہاے حباب دیکھہ بارین کلام اونکا وہ
نخل ہے کہ ثمر اوسکا مزا اثمار اشجار خلد کا دیتا ہے ایک ایک مصرعہ موزون
سے شاخ طوبی کیفیت فضاے بہشت لیتا ہے خنجر مصرعہ کا جو زخم کہاتے
تو ہر مرتبہ مزا شہد شہادت کا پاتے اور نشان زخم نظر نہ آتے تو کسیکو
کیا دکہاتے روشنی شمع فکر اونکی اور مشعل وادی ایمن ایک دودمان سے
ہین طائر مضمون اور طوطی سدرہ ایک آشیانے ہین مرغ مضمون شاخ
مضارع پر اس رنگ سے نواسنج جسکی نغمہ پردازی سے بلبل ہزار داستان
کو رنج طوطی تصویر سخن گلدستہ کاغذ پر اس وجہ سے دستان سرا ہے
کہ ہیچ عندلیب با وصف اعجاز گویائی گنگ ہے سرو پا ہے دام ابیات
مین مرغان مضامین بہزار شوق شکار ہوتے ہین صیادان طیور سخن اسکے
فکر طبع کے پہندے مین گرفتار ہوتے ہین اگر مرقع بہزاد مین تصویر عیسی مضمون
خامہ جادو نگار لکہے تو ہر تصویر ذی روح اور گویا ہو کر محو حیرت ہو رہے
کلام اونکا وادی کاغذ مین گم گشتگان دشت سخن کو خضر ظلمات مطلب ہر
سخن کی اور اونکی کثرت الفت سے ایک صورت ہو گئی یہی سبب ہے گو
قصیدہ غزل سے بہتر ہے پر غزل جو بہتر قصیدہ سے نظر حقیر مین غزل چشمہ
خورشید اور قصیدہ جوی شیر سے سفید امکان نہین کہ غزل مین
شعر بے لطف ہون اور قصیدہ مین باکیف ایک سے بہتر اسپر عدو عیب
لگاتے ہزار حیف طبع نیاز مند کو طرز کلام اونکا نہایت پسند مذاق معانی
سے خواہش شوق خورسند اگر عنان کمیت کلک طرف ساحت صفت پہیری
تو نگس کو ہما سے افضل تر بنایا اور جو باگ شبرنگ قلم سمت عرصۂ ہجو
معطوف کی تو عنقا کو پشہ سے کمتر کر دکہلایا صاحب گلشن بیخار کو کیا ہوا ہے
جو سودا کی بابت یہ فقرہ لکہا ہے از اقسام شاعری در مثنوی فکر معقول ندا شت الخ صاحبو
جس شخص کو یہ قدرت حاصل ہو کہ جس طرف کو طبیعت دل مائل ہو تو پہر تو آفتاب طبع سے مہر کو

سایہ سے بدتر کر دکھانے جودت فکر سے سایۂ دیوار کو رشک ظل ہما بنا کیا مثنوی یہہ کہہ سکے کیونکہ میرا جی رہ سکے کلیات میں ایک مثنوی دیکھنے میں آئی واہ اللہ اللہ سبحان اللہ کیا کیا شعر اوسمین لکھے ہین کہ اونکی کیا تعریف ہو کس زبان سے اونکی توصیف ہو غرض کہ وصف اونکا جسقدر کیجیے زیبا سودا سے سخن شاہ سخن شاہ حاتم سے خریدار صغرا جان مشتاق کو سودا شعر اسدم سے دیا سوداغ اوٹھانے والے محبت کے جو دعوے سخن کرتے ہین اون سے یون کام لیا

ہر سنگ میں شرار ہے تیرے ظہور کا / موسیٰ نہیں جو سیر کروں کوہ طور کا
پڑھیے درود حسن صبیح و ملیح پر / جلوہ ہر ایک میں ہے محمدؐ کے نور کا
نور اخذ ہنر کرنے میں اپنا میں گنوایا / چون آئینہ جوہر نے مجھے عیب لگایا
جلوے سے ترے ہم ہیں صنم بزم جہاں میں / گر شمع نہ ہووے تو شب تار ہے سایا
کام آب کا لے خاک سے بھی روشنی طبع / آئینے نے منہ خاک سے پھر عمر ڈھلایا
کچھ کبر سے خاطر میں نہ لایا ہمیں کوئی / رتبہ کسی خاطر میں ہمارا نہ سمایا
صباغ خرابات جہاں میں ہوں کہ جس نے / نام اپنے بزرگوں کا خم سے میں ڈبایا
میں ننگ ہوں تنا کہ قبیلے میں سے کوئی / میراث کے لینے کو بھی وارث نہ کہایا
رونے نے کیا حال دل اوس شوخ پہ روشن / سودا نے دیا عشق کا پانی سے جلایا
مجھ صید ناتوان کی احوال کو نہ پوچھو / محروم فرح سے ہوں مردود ہوں قفس کا
زخم دل پاوے مرہم شور سخن سے التیام / چاک سلتا ہے زبان شمع سے گلگیر کا
گل مرہم شہد پہ کب تجھے ہے وہ ابر کمان / طرح غنچہ کی کھلی جب تک نہ پیکان تیر کا
جاسے گرد کاروان ہو جائے ہی صحرا میں دود / ورنہ کیا حاصل جرس فریاد سے تاثیر کا
سودا جو کبھی گوش سے ہمت کی سنے تو / مضمون یہی ہے جرس دل کے فغان کا
ہستی سے عدم تک نفس چند کی ہے راہ / دنیا سے گزرنا سفر ایسا ہے کہاں کا
اسقدر بنت العنب سے دل ہے سودا کا بھرا / زخم لے دیکھے نہ دیکھا منہ کبھی انگور کا

زبان سے شکوہ نہیں قاصد شکستہ بالی کی — کہ جس نے دل سے مٹایا خلش رہائی کا
بہنا کچھ اپنی چشم کا دستور ہو گیا — دی تھی خدا نے آنکھ سو ناسور ہو گیا
بستگی پھرتے سے کب ہے خدا یا مری دعا — وہ دروازہ کیا قبول کا مسدود ہو گیا
پہنچ چکا ہے سر زخم دل تلک بایہ رو — کوئی سبو کوئی مرہم رکھو ہوا سو ہوا
اتنا ہی تو یوسف سے مشابہ کہ عدم کے — پردے میں چھپا اوسکے نہیں تجکو نکالا
کعبہ اگرچہ ٹوٹا تو کیا جائے غم ہے شیخ — کچھ قصر دل نہیں کہ بنایا بنجائے گا
رہائی کے لئے کیا منت صیاد ائے ظالم — بس اتنا بھی نہ در رہوینگے زیر دام کیا ہوگا
لطف اے اشک کہ جوں شمع گلا جاتا ہوں — رحم اے آہ شرربار کہ جل جاؤں گا
اپنا ہنر دکھائینگے ہم تجکو شیشہ گر — ٹوٹا ہوا کسیکا اگر ہم سے دل بنا
کمال بندگی عشق ہے خداوندی — کہ ایک زن نے شہ مصر سا غلام لیا
سیہ کاری ہے مانند نگین ہرچند کام اپنا — نکالا روسفید آخر ہیں اس صفحہ سے نام اپنا
سودا غزل چمن میں تو اب ایسی کہہ کو لا — گل سکتے پھاڑیں جیب تو دیں بلبلیں صلا
شاکی ہمیں خدا سے نہ گر یہ شکل زشت — ممکن نہیں کمہار کا مٹی کرے گلا
حکاک کا پسر بھی مسیحا سے کم نہیں — فیروزہ مردہ ہووے تو دیتا ہے یہ جلا
ہر رنگ آئینہ ہم روز سینہ صاف ہوئے — جو اپنے دل پہ کسی شکل کا غبار آیا
سینہ سے ہیں دعا کو لایا جوش زبان تک — کہنے لگے اجابت کیدھر خیال آیا
اکسیر ہے تو کیا ہے وہ مشت خاک سودا — خاطر پہ جب کسی کے اوس سے ملال آیا
کفر کی میری تجلی نے نظیر شمع طور — پوجوں میں جس بت کو ہیں یک نعرہ ہی اللہ کا
کمال کفر ہے اے شیخ ایسا کچھ کہ اوس بت نے — پرستش سے مری پیدا کیا جلوہ خدائی کا
گل مت سمجھیو باغ میں اے عندلیب زار — غنچہ کا دل وہیں پہ سسکے بکھر چلا
ہر خار سے الجھے ہے مرا دامن دراز — ہوں رشتہ بپا بلبل گلزار محبت
چوٹ ہو دل میں تو وہ سدرہ پیری ہے — موے چھٹنے نہیں کرتا غم ایام سفید
آج بیمار کا تیرے ہے ترقی پر ضعف — صبح تھا زرد منہ اوسکا تو ہوا شام سفید

زاہدا ایک غنے نے اس نوع کی کہی کہ آج
کوے میخانہ سے گذرا محتسب پڑھتا درود

مرقد پہ مرے صبح نسیم آئی تو یہ بتان
دیوانہ تہ خاک ہے زنجیر ہوا پر +

سمندر کو دیا لوگون نے آخر اوسکو کہہ کہہ کر
ہوئے تھے جمع کچھ آنسو مری آنکھونسی بہہ کر

دماغ آشفتہ ہو جاتا ہے غنچہ کے چٹکنے سے
چمن مین ہم اے بلبل پہری تک جا کے چھپ کر

یہین یہین پہ ہون شمع ہی کوچہ مین کیا خاک بسر
تب ہو تسکین کہ اولٹ جاے زمین میرے پر

دام الفت کی اسیرون کی جدی ہی پرواز
کہین اوڑتی ہین مری بال کہین میرے پر

دام سے زمزمہ سازان چمن کو کیا کام
لائی آفت میری آواز حزین میرے پہ

بال و پر ہونے نپائے تھے کہ ہم دار رہنوز
تب سے ہم کنج قفس مین ہین گرفتار ہنوز

کسکے ہین زیر زمین دیدۂ نمناک ہنوز
جابجا سوخت ہی پائینگے تہ خاک ہنوز

گل زمین سے جو نکلتا ہے برنگ شعلہ
کون جان سوختہ جلتا ہے تہ خاک ہنوز

اشک آتش خون آتش ہے ہر داغ دل آتش
آتش پہ برستی ہے پڑی متصل آتش

اے لالہ کو فلک نے دیئے تجکو چار داغ
سینہ سراسر کہ ایکدل ہزار داغ

سینہ ہے سوز عشق ترا ہات کب اٹھا
تا پھوٹ کے جگر کی نہو جاے پار داغ

دلکو داغون نے ترکہا ہے گلشن کا دماغ
زخم ہے سینہ کا میرے رخنۂ دیوار باغ

یکدست اگر زمانہ جہان کے لٹائے گل
سر کو ہمارے خاک نہ بوے سوای گل

ہے شرط در دیہہ کہ بجز حکم عندلیب
کوئی کسی مزار پہ ہرگز نہ لائے گل

ہین او رعندلیب ازل سے ہین ہم نصیب
مجھ پہ ترا ستم ہے نت اوسپر جفاے گل

سودا کہو ہے باغ مین وضع زمانہ دیکھ
اے وای وای بلبل وہی ہای ہای گل

بھلا گل تو تو ہنستا ہی ہمارے بے ثباتی پر
بتا روتی ہے کسکی ہستی موہوم پر شبنم

دیکھین تو کسکی چشم سے گرتے ہین لخت دل
تو اسطرح سے روسکے اے ابر تر کہ ہم

کیا چاہیے تجھے سر انگشت پہ حنا +
جس ہنگنہ کی خون مین چاہین ڈبو لیا

کیفیت چشم اوسکی مجھے یاد ہے سودا
ساغر کو مرے ہات سے لیجے کہ چلا مین

نازک نے ترے صید نہ چھوڑا زمانے مین
تڑپے ہے مرغ قبلہ نما آشیانے مین

بلبل تصویر ہو نہیں نقش دیوار چمن
نوک سے کانٹوں کی ٹپکے ہے لہو اے باغبان
لخت دل گر تو خزانہیں جاے برگ اے عندلیب
سنے بلبل چمن نہ گل نو دمیدہ ہوں
لخت جگر آنکھوں سے ہر آن نکلتے ہیں
کیا فردا جو ہمیں پوچھے تو کیا دینگے جواب
حباب لب جو ہیں اے باغبان ہم
نوشتے کو میرے مٹاتے ہیں رو رو
ستم زار آئینہ گرد اس غم سے اپنی منہ کو پاتا ہے
اس کشش سے دام کے کیا کام تھا ہمیں
احوال میرا سن سے مغرور کیا اوسکو
پیغام بر نے دیر لگائی تو ہے وسلے
مستی سے اوسکی چشم کی لے محتسب خبر
یوسف تجھے کہہ بیٹھے زلیخا تو کہوں کیا
تصویر میں تیری کہیو صبا اوس لاوبانی ہے
گل پھینکے ہے اوروں کیطرف بلکہ ثمر بھی
اے ابر قسم ہے تجھے رونے کی ہماری
اس دل کے تف آہ سے کب شعلہ بر آوے
پھل جوانی سے نپایا کبھی جوں طفل شکر
فکر معاش عشق بتان ذکر رفتگان
گر یہ شراب و خلوت و محبوب خوبرو
تعلیم سے دولت اگر ابر بہار کو +
سودا ہزار حیف کہ دنیا میں آکے ہم

فی قفس کے کام کا ہر گز نہ در کار چمن
کس دل آزردہ کو دامن کش ہیں یہ خار چمن
ہم تری جا گھر اگر ہوتے دل افگار چمن
ہیں موسم بہار میں شاخ بریدہ ہوں
کیا دل سے محبت کی ارمان نکلتے ہیں
وہ کیا کام نہ دنیا ہی نہ فردوس حسین ہیں
چمن کو تیرے کوئی دم دیکھتے ہیں
ملایک جو لوح و قلم دیکھتے ہیں +
خدا جانے کہ کیا کیا صورتیں اس خاک میں آرہیاں
اے الفت چمن تیرا اتنا نہ خراب ہو
اغیار تو تجھے ہی پہ پیارہ بہت تخفیفہ +
ڈھڑکے سے دل کے یہ نہ کہے رات بھی کبھی ہو
دنیا تمام بزم خرابات ہو گئی +
عاشق وہ ہوے وہاں کہ جہاں جا کے آ دبے
گلے بلبل میں ویرانات تصویر نہالی ہے
ایکھانہ بہر اندازہ چمن کچھ تو ایدہر بھی
ٹپکا تیرے آنکھوں سے کبھی لخت جگر بھی
بجلی کو دم سرد سے جسکے حذر اوسے
ملگیا خاک میں میں پانوں کی دہر تو دہر
اس زندگی میں اب کوئی کیا کیا کرے
زاہد تجھے قسم ہے جو تو ہو تو کیا کرے
جز لخت دل صدف میں نہ گوہر بنایا کر
کیا کرے چلے اور آئے تجھے کس کام کے لیے

مے پرستی ہے میری باعث آمرزش خلق | تو بہ صد قوم ذکی ہے میری میخواری سے
ننھے لیمن بھی ہم ہرگز ترقی سے نہ کم ہوتے | جو ہوتے کوہ سے پتھر تو پتھر سے صنم ہوتے
جون پھلجھڑی کی شاخ سرہانی ہین سیمین | دی آگ باغبان کہ میری بیل پھل سکے
سرگشتگی نصیب کی مرتبے تو سخا سے | اوٹھتے ہی گرد باد بہار سے غبار سے
اتنی ہی بعد مرگ بھی پاس شکستہ دل | ٹوٹے نہ آئینہ مرے سنگ مزار سے
شربت سے مجھے زہر غم ہے کہ میرے | گنگنی جو بیٹھے روز تولد تو دہ سم سے
بازار محبت مین ثبوت کا ہے کیا | اک زن نے لیا مول ہے چند درم سے
غفلت مین زندگی کو نکھو گر شعور سے | یہہ خواب نیم سایہ بال طیور سے
سودا اسکے جو بالین پہ گیا شور قیامت | خدام ادب بولے ابھی آنکھ لگی ہے

سوز تخلص محمد میر نام طور الشعرا الملک مالوفہ لکھنؤ تیراندازی کا گوشۂ خاطر مین کسب کامل تحریر اقسام خطوط مین نازک انکی انابل اے منصفان زبان اور سیر کنندگان گلشن بیخار و گلستان بیخزان منصف ہوکر انصاف کرنا اور دیکھنا انکا بیان مولف گلشن بیخار کی تحریر پر نظر کرنا انکے نسبت یہ عبارت ہے جسکی ماہی کو سب کی عضو بین شکایت سے (وکلاش از جادہ مستقیم برکران الخ) چاہیے انصاف اور غور ہے میر سوز صاحب کے ساتھہ انکا یہہ طور ہے جو طاہر حال انکا مانند باطن پاک ضمیران صاف اور باطن آلایش حسد و بغض سے پاک اون سے یہہ لاف انکی شراب سخن وہ تیزاب ہے کہ مذہب شعرا مین روا جس سے سامع مست و بیہوش ہو اکلام مانند صراط المستقیم مستحکم تھکو اس بات کا حد سے زیادہ غم کہ صاحب گلشن بیخار نے ایسے بھی گستاخی کی جو ایسی بیہودہ عبارت لکھی اگرچہ جوش طبع یہہ کہتا ہے کہ کچھہ صفت میان شیفتہ صاحب کی لکھون اور بتقریب شایستہ اوس عبارت کو زیب دون مگر بخوف خدا باز رہا اس شور مین دل بہت گداز رہا صد حیف کہ یاران ہم جلیس نزدیکی مونس وانیس وہ کون مرزا اسد صاحب وغیرہ

مومن خان جنکو باوجود متانت مرتبہ شناسی و رتبہ دانی کہان اور یہہ بھی ایک طرح کی چالاکی ہے اونکے دلونمین ایسی بے باکی ہے اپنے نزدیک دور بین ہوشیاری کی پیش خود عیاری کی میدان خالی پایا کوئی بہرا ہوا مقابلہ کو ہاتھ نہ آیا یہہ سمجھے کہ زمانہ بہرا ہے ایک ایک آفت دہرا ہے سو دیکھئے انہون نے اپنے کو بلند کھینچا بڑے بول کا سر نیچا دوڑ چلے تو آخر گر پڑے کیا ہوا جو میان شیفتہ کو بیوقوف بنایا خود کہا چاہتے تھے پیدا ان سے برا کہوایا ایسی چالاکیان ہمکو بھی یاد ہین ایسون کے ہم بھی اوستاد ہین عاقل کو نکتہ کہنا ہے غافل نادان لاجواب ہے آدم بمطلب کلام طور الشعرا مین وہ گرم اختگی ہے کہ سنگدلونکو موم کرتا ہے وحشیان صحرائی کو رام ہوسکتی مضمون وادی کاغذ مین ایمن ہو کر عصائے قلم سے ساحران باطل فن کو بناتا ہے غلام تخلص ہم جانسوز ہے باسوز ہے اور بے ساز ہے نے باوصف بے مزہ سوز دل پیدا کرتی ہے ایسی آواز ہے سناتے ہے کہ پہلے میر تخلص تھا سبب تبدیلی تخلص معلوم نہوا انکی سوز دلی نے خس و خاشاک دشمن صحرا کے کاغذ مین جلایا کلام سوز عدو کو آتش حسرت مین جلاتا ہے غیر جو باسا نہ انکے جلتے ہین اوسکے یون دہوین اوڑاتا ہی

مندے گر چشم ظاہر دیدہ بیدار ہو پیدا ‍ ‍ ‍ ‍ در و دیوار سے نقش خیال یار ہو پیدا
تڑپتی کیون ہے اے بلبل کمال اتنا تو پیدا کر ‍ ‍ ‍ ‍ کہ تیرا اشک جس جاگہ گرے گلزار ہو پیدا
یہان تک کفر دلمین چاہیے گر خار گلشن ہو ‍ ‍ ‍ ‍ بجائے ہر رگ گل رشتۂ زنار ہو پیدا
قتیل خنجر مژگان ہون ایسا کیا تعجب ہے ‍ ‍ ‍ ‍ کہ میری خاک سے سبزے کی جاگہ خار ہو پیدا
مسیحائی ہے تیری تیغ مین کیا سوز کو ڈر ہے ‍ ‍ ‍ ‍ کہ سو سو بار ہووے قتل سو سو بار ہو پیدا
پورپور انکے ہین اعجاز مسیحائی سے ‍ ‍ ‍ ‍ چٹکیان لے لیکے مردونکو جلا دیتے ہین
خواب مین بھی یہ دیدے روتے ہین ‍ ‍ ‍ ‍ زہر چشمین ہین خوب سوتے ہین
برق طپیدہ یا شرر بہ جہیدہ ہون ‍ ‍ ‍ ‍ جس رنگ مین ہون مین غرض از خود رمیدہ ہون

اے آہ و نالہ تجھسے نہ اسکے پتہ ہوئے ہیں	بچھڑا ہوں کارواں سے مسافر جریدہ ہوں
اے اہل بزم میں بھی شمع ہوں دہر کے	تصویر ہوں ولی لب حسرت گزیدہ ہوں
جبار سے والو نہ چھپے قدم بڑھائے چلو	یہ اوسکا کوچہ ہے ٹک کرتے ہاے ہاے چلو
قیامت حشر کو ہوگی خوشی تیرے شہیدانکو	کوئی کھینچے ترا دامن کوئی پھاڑے گریبانکو
مثل نے ہر استخوان سے درد کی آواز ہے	کچھ نہیں معلوم یارب سوز ہے یا ساز ہے
ایکبارہی دہکتے ہو کہ دل کی سمجھے نکلی نہ سانسا	کس شکار انداز کا یہ تیر ہے آواز ہے

سہراب تخلص سہراب بیگ نام دہلوی الاصل رہنے والے دستگاہ تمام شاہجہان آباد سکونت کا مقام شاگرد نصیر روشن ضمیر والا احتشام اسفندیار سخن کا رزار فکر شعر میں بعرصہ کانفرہ یاران سخن فہم سے زور آزماتا ہے جس سے گرد ان جنگ آزما معرکہ نظم کا زہرہ پانی پانی ہوا جاتا ہے

کس دن نہیں خیال دہان و کمر نہیں	وہ کونسا ہے روز جو سیر عدم نہیں

سپہر تخلص میر غلام رسول نام مراد آباد کے بزرگ فکر سخن میں انکا مطلب ایسا نہ پایا جو ہدایت زیب دفتر آیا

خوبیوں میں کہو لوٹنے سے نہ باز آئینگے	یہہ تو یوں خوش نہیں جائینگے گریبان کے ساتھ

سوزان تخلص مرزا احمد علی نام بیان مضمون آتش سے زبان خامہ سوزان و ناکام انکے سوز سخن سے عدو ستمگر دشمن ناکام کی آبرو گئی ہے

فرقت میں اوسکے سوزان تاچند جانفشانی ہے	اوس بیوفا کو غم ہے مرنے سے کیا کسیکے

سیف تخلص حکیم سیف علی نام وطن سکندر آباد مزاج سخن سلیمان شناق کے واسطے اوستاد

جا دیکھ سینہ شہر میں شیخ کا ریختہ	دیکھو سکندرہ بھی بنگالہ ہنگیسا

سیاوش تخلص میر حسام الدین نام تلمذ یافتہ ممنون تخلص جنکا اچھا کلام یوں غیر پایا ایسا سخن زبان پہ آیا

مثل نسیم صبح پھرا میں تو ہر کہیں	پر وہ گل شگفتہ نہ آیا نظر کہیں

سید تخلص میر غالب علی خان نام مخاطب بسید الشعرا انکے سردار طبع نے بزم سخن میں مضمون فکر یون بیان کیا

زلف و کاکل خط و خال ابرو و چشم و گیسو	اس دل زار کو کس کس نے بلا سے چاہا

سحر تخلص شیخ محمد یعقوب علی نام بن قاضی محمد صدیق بن قاضی محمد صابر بلند احتشام مولد و منشا قصبہ بلیا ضلع غازی پور مدت ممتد لکھنؤ میں خدمت فیضدرجت شیخ امام بخش ناسخ مرحوم سے فایدے اوٹھائے سن بارہ سو ساٹھ ہجری میں بکشش آب و خور و حسن اتفاق جب دہلی میں تشریف لائے بندۂ نیاز کو بھی اون سے نیاز حاصل مرد معقول جوان و شریف صحبت کے قابل اسکے میل خامہ سحر نگار اثمد مضمون مکحل طبع سے روشنای چشم یعقوبان شایق کے لیے ڈہلتا ہے اسے عزیز و یوسف مضمون کنعان طبع سے ہر ادراک گر سیرت کے سبب زلیخاے شایق کی چاہ میں کاروان شوق کے ساتھ طرف مصر شاعری چلتا ہے مضمون نادر سحر ساحری ہے مثنوی قصہ نظم میں جادوے حسن پری ہے کلام کیا ہے جادو ہے یا منتر جسکے روبرو پڑھا ہے قابو سے ہے یا ششدر

آتش فرقت سے جگر میں تھی مشتعل	معرکے میں آپ خنجر اوس سے ٹھنڈا کیا
دیکھتے ہی تو نکالا کہا آگیا دلکو قرار	پان کی لوٹی سے پارا پانے کشتہ کیا
در بدر سرگشتہ ہیں وہ گردش افلاک سے	جنکو طفلی میں دکھاتے تھے سنا و را افتادہ
آگے گھر کے آنکھوں سے ہے قدر کس طرح	غالب کہان ہوتے میں چکا پسے پلنگ کا
خدا جعفر مار کہے رشک سے اپنا ہے جہان ہمیں	کہ یوسف کو گرایا ہے اتنے میں چاہ کنعان میں
نوشین میں ہے سب شیرین دہان نجم القاتل	نگہ ڈالی ہے مصری تو آپ تیغ بران میں
دریا و نی کئی نہ گرائی میں بھی مری	کب اپنے پاس سے قمر احمق زمان میں
جب جبیں افشان جبیں پر اوڑ چلا وہ شعلہ رو	حسن سے تو میں نچھڑایا اترا ہوا اچھا نکلو
دیکھے وہ ٹیکا جبیں پر ہو گیا مغرور حسن	ہمنے خود دیکھا ہے جیسا ہے ہا اچھا نکلو

عشق ابرو مین سہ لوسے یہ جی گھٹا ہوا	دیکھکے سجھا مین اہلی کا کتارا چاند کو
بھولکا بہار حسن تو اسکے کی جو اوسنے ہمسری	چاند ماری کی بہانے ہنسنے مارا چاند کو
تمہارے حسن نے زلفون نے کس کس کو نہ شیدا کیا	فرشتے کو پری کو حور کو یوسف کو غلمان کو
تمہاری چال نے عالم کیا تہ و بالا	زمین فلک پہ گئی آسمان مین کرتلے
اسیری دستگیری دلدار کا اثر +	درد چنا ہوا ید بیضا کے سامنے

سعادت تخلص لا اعلم انکے احوال سے سعادت کی تو بندے نے بھی تفتیش حال مین نہ کی سعادت کا کلام دیکھا ہے کیا خوب لکھا ہے

جو کہے ترا عشق جاتا ہوا ہے +	تو کہتا ہے چل بے دیوانہ ہوا ہے

سعید تخلص سعید الدین خان نام نبیرہ حافظ ابو التوید خان مرحوم کہ ساکن شاہجہان آباد تھے لال کوٹ پہ اونکی ریاست مشہور ایسی چالاک کہ بد وین بھی املاک حافظ صاحب مرحوم اور جد امجد مخدوم اپس مین دوست تھے وو مغز و یک پوست تھے سن بارہ سو چھیالیس ہجری مین عاصی ہمرکاب والد ماجد مرحوم دہلی گیا شرف ملازمت حافظ صاحب سے فیضیاب ہوا حضرت شیخ فرید الدین رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد مین بزرگ و بزرگ زادے سخن مین اوستاد مین سخن سنجی جنکی یہ تقلید ہے

یا الہی کو یا سنت تری گھر کے کرے سنہ	ایکسے دو گھر مین ہے دل قبلہ نما کا

سلطان تخلص سلطان خان نام رئیس اعظم عظیم آباد انکے دریافت حال سے دل جو یا ہوا شاہ سخن کے بادشاہ ہین کہتے مضمون کے سپاہ ہین

عشرت نہین نصیب مین حسرت تو ہے نصیب	پہلو مین داغ ہے جو وہ رشک قمر نہین
جیسا ہجوم بلبل و گل سے جگہ نہ تھی	وان ہائے ایک برگ نہین ایک پر نہین
کیون کر بہار گل کے نہ دو ایکدن رہے	کچھ زخم دل نہین ہے یہ داغ جگر نہین
دنیا سے میرے ساتھ چلین نامرادیان	حسرت چھٹ اس سفر مین کوئی ہمسفر نہین

حرف الشین

شاد تخلص لالہ اعلیٰ زنار دار سکندر آبادی یہ مہین سخن نے پوچھی فکر شعر کی رسا راجبان شاد التمیز کو یون سنادی سامعین کا دل شاد کیا و یہ دل مین عشق بہت جیسا دکیا

اوس رنگ سے چینی کا پڑا جس زمین پہ عکس ۔۔ چینا کے پھول اوگتے ہین وان اسکے بھانسن

شاداب تخلص لالہ خوشوقت رائے نام انکے اوب پیشہ واسطے شیخ محمد قیام الدین قایم جنکا چاند پور مقام آبیاری فکر سے نہالان مضامین چمن کاغذ مین شاداب سرو مصارع خیابان طبع بلند مین ہیلرب

جب تلک ہو کام مژگان سے تو ابرو مت چڑہا ۔۔ تیر کے ہوتے کوئی کھینچے بھی ہے تلوار کو

شاد تخلص آلہ یار بیگ نام متوطن کیان شاگرد مصحفی خاطر محزون کو زاد طبع سے یون شاد فرماتے ہین خدنگ مضمون معرکہ شعرا مین اماجگاہ کاغذ پر اسطرح لگاتے ہین

اگر چاک سینہ کو ہم وا کرین ۔۔ تو ہنگامہ حشر بہ پا کرین ++

شاد تخلص لااعلم متوطن بڑہانہ کلام ایسا شاعرانہ سخن دلشاد ہے خاطر محزون آباد ہے

پائے جو کہین دلگی مرے تک خبر آتش ۔۔ پھر رشک سے لوٹا کرے انگارون پہ آتش

شاد تخلص میر احمد حسین نام متوطن شکوہ آباد خاطر محزون سامع مضمون خوش سے شاد اپنا ارشاد

لب ہلا کبھی بس ایسی بھی رعنائی کیا ۔۔ کام آویگی قیامت مین مسیحائی کیا

شادان تخلص میر رجب علی نام مرد درویش شاگرد بجور ریحان اشفتہ آزاد کیش طبع سنج آگین انکے کلام سے شادان خاطر غمگین لطف سخن سے فرحان

دل نہ سمجھے آہ شادان طفل ابتر کو کبھی ۔۔ یاد ہے مجکو یہ نکتہ حضرت استاد کا

شاکر تخلص شاکر شاد مطالب مضمون سخن سے آگاہ الحمد پر صابر و شاکر

علم شعر سے یون ماہر طبع کہ اگر ہی پڑہ حرف سوال لب پر ہے

اوسکی آنکھون سے نہ ایک خلق کو بیمار کیا ۔ زلف نے بھی دل عالم کو گرفتار کیا

شاہ تخلص شاہ سعد اللہ نام دل شکستہ فقیر روشن ضمیر دست بپاے قناعت بستہ گداے فلک تکیہ کا غذ بین یاد حق سے مشغول سوال خاص جواب الہی معقول

کبھی ہے اسقدر آنکھوںمین خوبصورت یار ۔ کہ رہگیا نظر آنے سے خوب وزشت مجھے

شاکر تخلص محمد شاکر نام شاگرد محمد علی حشمت اوستاد کے ہاتھ سے پاسے سخن کی دولت طبیعت حاضر سخن پر شاکر

کیا پوچھے ہے حال بلبلون کا ۔ جو اونپہ گذر رہے ہو گذر رہے

گلچین تجھے کیا تری بلا سے ۔ گل توڑ کے تو تو گود بھر لے

شایق تخلص محمد ہاشم نام قباے سخن مقراض اصلاح میر عزت اللہ عشق سے قطع علاقہ ہنر خیاطی مین پارہ نان بہاے نا یحتاج جمع اس پیوند کا کلام سے جیسی بڑے قطع و بیہ والون کے ٹانکے اودہڑتے ہین بڑے بڑے عاقل انکے خیاط خانہ سخن کے پانون پڑتے ہین کلام سننے کے لایق بندہ بھی جسکا شایق غنچے کیطرح زبان خامہ تیز گلے کرنے مین گلہ پیشہ ہے

سر پا اوس پریہ دیپن لطافت ہے صفائی ہے ۔ تصدق ہین ہم اوسکی جسنے یہ صورت بنائی ہے

شایق تخلص میر محمد نام شاگرد ہی ہاشمی کے لایق بعدہ کسی سبب سے جرأت جیسے اوستاد کے شایق

تماشا دیکھیے جراح کے مرہم لگانے کا ۔ ہمارے زخم ٹانکے توڑ کر کھل کھل کے ہنستے ہین

شایق تخلص میر حاجی نام بشوق تھوسی حصول خاک نہوئی ایک عمر دلکو پارہ کیا اسے غم مین گاہ کشتہ گاہ زندہ ہوکر گذارہ کیا اخلاق حمیدہ مسلم پسندیدہ نسخہ فکر کو طبع میر ہدایت علی کیفی سے شمس اعلی ہوا ایک عالم انکے کیمیاے فکر کا چاہنے والا ہوا

پھر وچھیے پاکی آسایش کہ ہم اس گھر سے تیشین ۔ حباب آسا کوئی دمکے یہان مہمان بیٹھے ہین

شایق تخلص محمد نذیر الدین نام انکے جملہ حال سے شایقین محروم الاکلام جسکے سب شایق اور سب پر فایق

چین اس دل کو نہ اک آن ترے بن آیا
دن گیا رات گئی رات گئی دن آیا

شرف تخلص شرف الدین نام زیادہ تر شوق تصنیف مرثیہ و مناقب اور بھی طبیعت طرف فکر شعر راغب کلام کو اسکے شرف گویا تیر بہ ہدف ایسی گفتار ہے جسکا یہہ تکرار ہے

اب دن پھرے ہمارے یہہ جو عیاں ہوا
وہ مہ جبین جو رات کو پھر مہربان ہوا

شرف تخلص میر محمدی نام سخن کو فیض طبع سے مشرف کیا اور سے شوق ذہن اپنا بدل مضمون کی طرف کیا تن شاہد مضمون پہ شرف شریف ہے تشریف کا شرف خامہ جادو نگار سخن لطیف سے

نگ صفائی قلب بس ہے پر تسخیر جہان
خاتم دست سلیمان ہے نگین آسمان

شرف تخلص مرزا شمس الدین نام مصرعہ سخن سے طبیعت انکی لطیفین لاکلام گوہر مضمون کو صدف طبع مین شرف جیسے شرف آفتاب یکتا لطیف

مژگان ادسکے برچھی ہین خنجر ہین بھالے ہین
سینہ سپر پھیان ہم بھی ہین سب انپر دیکھنے والے ہین

شریف تخلص مرزا شریف بیگ نام مرد شریف فکر سخن مین طبع لطیف ایسا کلام

شریف رونے پہ آجائین گریہ دیدۂ تر
تو آبرو نہ رہے کچھ گھٹا برسنے کی ++

شرر تخلص مرزا صادق نام تارک دنیا طالب عقبی سخن انکا سنگ طبع سے یون شرر ریز ہوا مضمون دلمین نہان جیسے سنگ مین شرر پنہان گفتگو شعلہ انگیز کلام گرم شرر خیز

گئی وہ لو ہیانکی کام سے ہم نہ دہر کر ہے نہ وہ ہکے رہے
خدا ہی ملا نہ وصال صنم نہ ادہر کے رہے نہ ادہر کے رہے

شرافت تخلص مرزا اشرف علی نام لکھنؤ جا سے سکون فکر شعر کے شاگردی مین میر ممنون سے ممنون طرز مین شرافت ہے سخن مین لطافت ہے

طرز تحریر یہہ انداز تقریر یہہ

چمک کے برق نے کی ولیہ شعلہ باری رات
نظر مین پھر گئی دامن کی وہ کناری رات

شرر تخلص مرزا جعفر علی نام دہلی مسکن مقام حیدرآباد اس شاعر ذی تمیز کا جاے مدفن سنگ طبع سے شرر مضمون شعلہ زن طبع گرم سخن کی کھلیان پر برق افگن

اے عشق جگر سوز شرر کی تجھے سوگند
اک شعلۂ جانسوز کہ مشتاق فنا ہون

شرر تخلص مرزا ابراہیم بیگ نام انکے سخن پر نوازش حسین خان نوازش کی نوازش سنگ خارا سے سخن کے لیے بیستون کاغذ مین تیشۂ طبع کی کاوش زبان قلم رشک تیشۂ فرہاد ہے کلام شیرین کی تلاش مین برباد ہے

شربت کے گھونٹ اپنے پیو شرر پر دم
یون وصل شکرین لب کی اب گالیان کھاتے ہو

شعلہ تخلص امرناتھ نام کشمیر وطن جاے پیدایش لکھنو کا دامن آتش شعلۂ زبان گرم جس سے شعرا کی انجمن شاعر لاابالی ہے فکر مضمون فانوس خیالی ہے شمع رخ شاہد سخن کا پروانہ ہے جلوۂ حسن محبوب پر دیوانہ ہے

غم اسیر ہوئے بھی کچھ ہے اندمال زخم کا
باغبان پھول بکھیرو نہ کہیو قفس چاک سین

شفیع تخلص محمد شفیع نام نادر سخن تحفہ کلام ارشاد کیا خوب ہے جو ہر طبع کا مرغوب ہے

شب کو جب یاد تیری بات آتی ہے ہمین
نیند کا فر ہون جو ساری رات آتی ہو ہمین

شفا تخلص حکیم یار علی نام بیمار سخن کو معالجہ حکیم طبع سے شفا نسخہ قرابادین طبع کا مریضان مضمون نظم کے واسطے دوا

جون ڈانک کو ہر پیچ دو ناکے ہے یاقوت
چمکا ہے رنگ پان سے جوہر ترے لبون کا

شفیق تخلص مظہر علی نام ادب یافتہ ثناء اللہ خان فراق سخن کو انکا انکو سخن کا کمال اشتیاق سخن انکا رفیق شفیق یہہ سخن کے دوست دلی بتحقیق

آتا نہین چمن مین مرا گلعذار حیف
جاتی چلی بہار ہے یون ہین ہزار حیف

شکوہ تخلص میر شکوہ علی نام سخن مین اپنے شکوہ یون جتاتے ہین جلوہ شان طبع اس خوش وضعی سے دکھاتے ہین

نہ دم مین دم ہے نہ اب نم رہا ہی آنکھون مین
کبھی جو رو دیتے تھے خون جم رہا ہی آنکھون

شکوہ تخلص محمد رضا نام ساکن لکھنؤ شاگرد مرزا قتیل شکوہ سخن ہے انکے کلام بتر کہ ہے یہہ دلیل

نہ اوسکا وصل ہے ممکن نہ تاب ہے دلکو
عجب طرحکا الٰہی عذاب ہے دل کو

شکر تخلص لالہ رادہاکشن نام مرادآباد انکا جاے مسکن و قیام برہمن سخن بتکدہ کاغذ مین اصنام مضمون کی پوجا کرتا ہے پوجاری فکر کا شاعرے کے مندر مین بتان مضمون کے پانو پر خدا واسطے سر دہرتا ہے شکر ہے نہ شکایت شکایت کیا شکر کی حکایت

دیکھو تو چشم سیل اشک طغیانی مین ہے
گھر سنبھال اپنا کہ دیوار مژہ پانی مین ہے

شکیبا تخلص شیخ غلام حسین نام مزاج طبع مضطر رشک شعرا سے شکیبا ہوا تو بھی حیران و ششدر یہہ کلام ہے جس کا ایسا انتظام ہے

نیم بسمل اوسنے گر چھوڑا شکیبا غم نہین
پر یہہ غم ہے اعتبار دست قاتل اوٹھ گیا

شگفتہ تخلص مرزا بیدار بخت نام عرف مرزا حاجی طبع رسا کو سخن سنجیدہ سے اسطرح شگفتگی و خوش مزاجی گل مضمون پژمردہ نسیم طبع سے شگفتہ صدف کاغذ مین نیسان طبع سے جو قطرہ ٹپکا وہ در ناسفتہ

مشکل ہے میرے اوسکے ہو صحبت برار
مین جلد باز ہون وہ تغافل شعار ہے

شگفتہ تخلص لالہ بدہ سنگہ نام صدادی پیشہ اوستاد انکے ہجو ریخان آشفتہ ہمیشہ دست فکر داتو وہی آشفتہ نے آہین مضمون کو موم کیا تو ساحی نے انکا حال اس طرح مرقوم کیا

پروانہ وار جلکر گو خاک ہوگئے ہم
پر شعلہ وہ بجھ گیا اپنی شرارتون سے

شگفتہ تخلص مرزا یوسف علی نام یون شگفتہ ہوتے اونکی خاطر گل اندام چمن سخن کی ہوا نسیم جنت سے غنچہ خاطر جس سے شگفتہ بہر صورت ہے

آنکھین چرا کے شب وہ بہانے سے اوٹھ گیا	حرف مروت آہ زمانے سے اوٹھ گیا

شوق تخلص منشی شیخ الٰہی بخش نام انکے بزرگ پنجابی کہلائے یہہ شہر دہلی مین مطمورۂ عدم سے جلوہ گاہ ہستی مین آئے کٹرہ عمر خان محلہ تاج گنج سکونت کا مقام زیر سایۂ روضۂ منورہ ممتاز محل قیام منشی ازل نے مرثیہ تحریر پا مجاز مرزا مظفر بخت خلف مرزا جوان بخت انکی قسمت مین لکھا متانت و قناعت چستی و چالاکی طباعی وجودت مزاج انہین با ہر تحریر و تقریر دیکھا دیوان فارسی بانواع شوخی و ناز ترقیم فرمایا علی ہذا القیاس دیوان بزبان ریختہ ریختہ خامہ پایا نثر مثنوی نلدمن بزبان ریختہ انشا قوانین سلطنت بھین زبان آویختہ سے ہنگام در سرور جبہ دہلی فرخ آباد سے جو ہوتا تو مجلس مشہورہ کرتی مضمون سر زلف کے بکھرتی مضمون کا نہایت شوق شوق کو اپنے فوق

دیکھا ترے مقتول نزاکت کا جنازہ	اک برگ سمن مرگ کے دن اوسکا کفن تھا
عنان سنبھالی سے رکھتے ہین نقش کش سم کے	سمند تیز خرام اپنا سبزہ پو ہوا
نخل ہو گی ہے مگر اپنے نصیبے کا درخت	نہ کبھی پھولتے دیکھا ہے نہ پھلتے دیکھا
آوارہ و سرگشتہ بسر خاک ملامت	یہہ شوق وہ رسوا ہے کہ مین کہہ نہین سکتا
جیسے دیکھا آہ وہ رشک طلوع آفتاب	صبح محشر ہو گئی ہمکو طلوع آفتاب
ہاتھ پہونچے تو ملا ہات نہ تھی دستون سے	اس زر و سیم کو کچھ دن سے لگا پا بر سکا
سواد زلف سے واللیل کی صورت نمایان ہے	قیامت ہے وہ قامت بسم اللہ کی صورت
دہن ہے میم آنکھیں عین نمان سورۂ یسین	یہ بیت اللہ معنی ہے دل آگاہ کی صورت
برق نے دور سے قربان ہو کنار یکی لیے	دور دامن کا ترے ناپ لیا دست بدست
نکل آوے جو کہین گھر سے وہ میرا خورشید	دن سے ہو جای فزون رات کا دردا و غم صبح
ہانتہ ... اب آنکھہ کہلی حملہ ہمار ہی +	جون قطرہ نہ دیکھا سر و سامان نفس چند

موج روان اشک سے ہے زنجیر پاے شمع
گاگیر لیکے کھیچے تدبیر پاے شمع

جلنا جگر جلون کا نہین کیمیا سے کم
خاک وجود شمع سے ہے اکسیر پاے شمع

مکھڑا صنم کا اور گل تر دو نوا ایک ہین
میری بھی آہ و باد سحر دو نوا ایک ہین

مطلوب دو مکان ہون اگر تجکو ایک سے
آنکھون مین میرے آکے یہ گھر دو نوا ایک ہین

شوق تخلص محمد بخش نام سخن کا شوق ہر اہل سخن سے سخن مین فوق شاید مضمون کا شوق اللہ رے شوق و ذوق

ایشوق اچھا ہے وہ شیشہ کو تٹے ہین
منظور کیکی جو اوسے دلشکنی سے ہے

شوق تخلص جوہر بیگ نام لکھنؤ مسکن شاگرد مصحفی مشہد مقدس اونکا مامن

ہمارا حال زار ایشوق وہ آکر اگر دیکھے
یہ کیا ممکن کہ جو آنسو نہ چشم زار سے ٹپکے

شوق تخلص مولوی قدرت اللہ نام صاحب شوق طالب علم طبع کو ہمیشہ نظم کا ذوق

ایجدا یون بھی کبھی تیری خدائی ہوگی
کہ مجھے اوسکی جدائی سے جدائی ہوگی

شوق تخلص لا اعلم دہلوی ادب یافتہ سجدہ گاہ شعرا نظم سخن کو بصد ذوق و شوق یون آراستہ کیا

دامن کو تیری خون نہ ہے بن بھرے ہوئے
چھوٹے نہ اپنا عشق تو قاتل مرے ہوئے

شوق تخلص حسن خان نام شاگرد سراج الدین علیخان آرزو معشوقہ سخن سے ہر ایک شائق سے جلوت بزم مین یہہ گفتگو

دکھلا دیدار اے پیارے کہ مین فرقت سے مرگذرا
مرا فرداے محشر آج ہی مین گل سے درگذرا

شوق تخلص روشن علی نام ستارہ نواز علم موسیقی مین داد و داد انشا تیراندازی کام انکا ہمیشہ سخن بازی

عقدہ دل نہ کھلا ناخن تدبیر کے ساتھ
آخرش کام پڑا پنجۂ تقدیر کے ساتھ

شوق تخلص غلام رسول نام دہلوی حافظ قرآن مجید تادیب طفلان

وسیلہ آپ وہان شاگرد نصیر حافظ طبع کا ذریعہ نجات حفظ قران دل بصورت حفظ قران پر مائل پہ پارہ نظم بھی بڑے مد و شد سے گردن مین حمائل قاری طبع کے وقت پنج آیت وہ حالت اور ناظم شوق کے بزم کا غذ مین یہ صورت لکھا ہوا تھا

یہ اوس مہ جبین کے پردہ پہ ~ نہین ہے کوئی اب ایسا زمین کے پردہ پہ

شور تخلص محمد بیگ نام مولد دہلی اصل ایران میدان پیکار مین تیر اجل ایسے قربان سخن نگہدان کا غذ مین شور انگیز ذائقہ چاشنی کلام حلاوت بیز لطیفیت پر زور نظم کا جہان مین شور شمشیر زبان معرکہ شعرا مین چمکی تب انکی تعریف بندے نے رقم کی

شعر
آنکھین چشم ابرو عجب منہ کی صفائی ہے ~ خدا نے اپنے ہاتھون سے تری صورت بنائی ہے

شوق تخلص یوسف علی نام شاگرد غلام علی عشرت ساکن بجنور انکا سننے مین آیا کچھ اونہوضع کا طور شیطان دشمن قدیم آدمی کہنگار سقیم انصاف بنارس مین کسی غیر مذہب یا کسی راہ پادری صراط مستقیم سے بہکایا اور ایمان دل نے راہ راست کو بھلا کر یہ طریق بتایا نعوذ باللہ غفور الرحیم ہر مسلمان کو بیر وسے فضل بکر شیطان سے بچا کر نگاہ مین رکھے ہدایت کی راہ دکھلا کر دشمن قدیم کے بدی سے پناہ مین رکھے میرٹھ مین یہ حال ہوا اونکو ایسا خیال ہوا اب بھی اونکا وہی کام ہے یوسف مسیح نام ہے کرتا ہون مین بار بار توبہ توبہ توبہ ہزار توبہ ایمان سخن انکے نے طریقہ شریعت محمدی چھوڑا افسوس ہے کہ اسلام سے یک لخت منہ موڑا اونکا پادری طبع گرم کاغذ مین مذہب عیسوی کی بندگی یون پڑھتا ہے صاحب فکر ہیکل قرطاس مین دین عیسائی کیطرف اس طرح پڑھتا ہے

شعر
مجھ سے اور ابرو مین ہی معرکہ آرائی آج ~ سرخ رو رکھیو تو اے دیدۂ خونبار مجھے

شوق تخلص لالہ بھجو گی لعل نام اور تحقیقات سے بندہ ناچیز نا کام رہا فرمایا جو لکھنے مین آیا

کہین وہ شوخ بھی آجائے لہو کو نہین تماشا کو
مبارک جب تجھے ایشوق ہو دیوانہ پن اپنا

شور تخلص غلام احمد نام پسر محمد اکبر شاگرد حکیم مومن خان شوریدہ سر انکے سخن کا شور ہے طبیعت کا زور ہے

کیا قیامت ہے کہ روز حشر ہے ہر روز ہجر
تھا قیامت کے لیے یارب مقرر ایکدن

شہرت تخلص امیر بخش نام خلف عیسی خان حیدرآباد مین بسر کار دیوان چندو لعل بوسیلہ شاعری زر کثیر حاصل کیا عنفوان شباب مین غنچہ عمر انکا صرصر اجل سے پژمردہ ہوا شناء اللہ خان فراق نے انکو اپنی شاگردی مین داخل کیا زمانے مین اونکے سخن کی شہرت ہے نظم سخن مین ایسی صورت ہے

حیرت پڑی ٹپکتی ہے شمع مزار سے
آئینہ کو جلا دو ہمارے غبار سے

شورش تخلص میر غلام حسین نام عظیم آبادی شاگرد میر باقر علی خر مین انکی شورش کلام سے خوان نعمت سخن نمکین

رقیب گرچہ بہت برخلاف ہے شورش
ہوا کرے ہمین ہے یار اپنے کام سے کام

شہامت تخلص شہامت علی نام مشرقی سخن کی صفت یون لکھی مرد خوش کلام صاحب نیک انجام

یاد حق دل مین نہو گر تو ہو غالب نفس شوم
بوم ہو جاتا ہے وارث خانہ ویران کا

شہرت تخلص انکے سخن کی اس سبب شہرت ہے کہ اوستاد کلام طبع جرأت ہے ایسے گفتگو ہے جو روبرو ہے

دل ڈہونڈتے ہو پاس مرے دل سو کہان ہے
ایک شعلہ آتش ہے کہ پہلو مین نہان ہے

شہید تخلص لا اعلم ہمعصران مسجود شعرا و مرشد شعرا شہید سخن کا تیغ طبع سے خون بہا

شہید آخر مقدر تھا ہمین حسرت نہین جی کی
ہمارے سر پہ آکر پھر گیا جلاد یا قسمت

شیدا تخلص لا اعلم مراد آبادی سخن پر شیدا انکے کلام پر کمال کا شوق شائقین کو پیدا واہ کیا مضمون جیسے نہایت سفتون

کہتے ہو کیون سبک تم در سے مجھے اوٹھا کر
کیا میرے بیٹھنے کا خاطر پہ بار گذرا

شیفتہ تخلص لااعلم شاعر قدیم سخن پر شیفتہ کلام منظوم پر بدل و شعو
اتم فریفتہ ایسی توقیم ہے جسکی یہ ترسیم ہے

عید کے دن بھی نہ دیکھا اوس ہلال ابرو کو
چاند دیکھا ہے لیکن منہ نہ دیکھا چاند کا

شرر تخلص لااعلم آرامگاہ طبع بدایون طبیعت ایسی موزون معانی سخن
سے یون جلوہ گر جیسے سنگ سے شرر

گل کھلائے گا بہت خال سیاہ رخ یار
سبزۂ خط بھی اسی تخم سے پیدا ہوگا

شفق تخلص لااعلم لکھنوی ابر مضمون سپہر کاغذ پر ایسا دہوان دہار گہرا
جسکی خوشی سے چہرہ گردون پر شفق شامکو پھولی اور رنگ پہر اقوس قزح
سخن کی فلک کاغذ پر رشک ابروے مہوشان آفتاب سخن مطلع سپہر قرطا
پر اس جلوے سے نمایان

پس مرگ میرے مزار پر جو دیا کسی نے جلا دیا
اوسے آہ دامن دفنے سر شام ہی سے بجھا دیا

شعوری تخلص لااعلم جوالاپوری متقدمین سخن سے حضوری شاعر طبع
عاقل ہے اس شعور سے ناقل ہے

پھرتا رہے ہے چار پہر مضطر آفتاب
روشن ہے یہ کہ تجھ سے ہوا تجہیر آفتاب

۵۵
شہیدی تخلص مولوی کرامت علی نام لکھنو مسکن بعلم حساب دانی استاد
دبیر فلک کا ہمفن علم عروض مین یکتاے زمانہ مایۂ عمر گران مایہ لیاجی صرف
بے باکانہ آشفتہ انداز شاعر طناز سعادت جو رہبر ہوئی تو منزل سفر مدینہ
انکی سر ہوئی علالت طبیعت نے اس سفر سخت مین انکا سنگ کیا اشتداد
مرض مہلک نے بہت تنگ کیا ہمراہیون سے پوچھا مدینہ طیبہ کتنی دور
ہے اسکا دریافت کرنا جلد تر منظور ہے جب سنا کہ درخت وہان کے نظر آتے
ہین بولے یہ شعر پڑھ کر ہم عدم کو جاتے ہین سہ تمنا ہے درختون پر ترے روضہ
کی جا بیٹھے قفس جسوقت ٹوٹے طائر روح مقید کا یہ شخص بیشک فنا فی الرسول

آرزو جناب درگاہ الہی مین قبول اللہ تعالے کل مسلمانون کو زیارت طیب روضہ مقدس اوس فخر آدم شفیع امم صلی اللہ علیہ وسلم کے نصیب کرے اور خدا تعالے اس دعا کو قبول کرے شفاعت امت گنہگار کو مقرر اپنا حبیب کرے مرہم مداد کاغذ کے سیاہی پہ جہاں کے داغ دل سخن پر لگائے تو التیام زخم جگر شہیدان نتائج فکر سے راحت پائی غازی فکر خنجر مژگان قاتل کا فر کا شہید ہے زخم پر زخم دلپر کھاتا ہے لیکن وہ مزہ پاتا ہے کہ ہر لحظہ مشتاق دید ہے عالم فکر کا مدرسہ کاغذ مین یہ مسئلہ ہے نفی واثبات عدم وجود کا مقابلہ ہے

طلوع روشنی جیسے نشان ہویشہ کی اسکا
ظہور حق کی حجت ہے جہانمین نور احمد کا

ادہر اللہ سے واصل ادہر مخلوق سے شامل
خواص اسکی برزخ کبری ہین تھا حرف مشدد کا

تمنا ہے درختو نپر ترے روضہ کے جا بیٹھے
قفس جسم سے چھوٹے طائر روح مقید کا

پیلر اسپیشہ ہمیشہ تو و باش شہید انکا
فزائے لامکان سے قرب ہے میری ہمیت انکا

شہیدین تو کیا ہون لیکے بوسہ سنگ اسود کا
کیا ہو شہید وادی سے خدا کو ایک بوسہ مین

رومال معطر ہے محبت کی جو بوسے +
بہشتے لیا یا ہے شہیدی کے لیے

در پردہ ستم پیچ پیچ وہ کہ جاتے ہین کیسے
کر کیچے کا صاف نکہ جاتے ہین کیسے

وہ روز تو آئے وہ ستیا دینگے شہیدی
بن آئے کسی شخص پہ مرجاتے ہین کیسے

شیدا تخلص نواب معین الدین خان کابلی وطن شاہد سخن پر شیدا ہو کر سیکھا شاعری کا فن

اتنا نازک ہے مزاج ای بت قاتل تیرا
کہ تڑپا نہین دل کھول کے بسمل تیرا

شیدا تخلص خواجہ ہینگا نام اصول انکا کشمیر شاگرد شاہ محمدی بیدار علائق سے رہتے ہین ہمیشہ علائق بندی کے علاقہ سے سروکار جوشن سخن ہمیشہ فکر سے کوندہا اور بازو کے نسبت مضمون پر باندھا حسن نگار سخن پر شیدا عشق شاہد مضمون بدل پیدا

جا کاٹین باتون کے بہانے لیا بوسہ | دیوانہ ہون شیدا یہ بڑا کام کیا ہے

صاحبو اس تحقیقات صاحب گلشن بیخار کو ملاحظہ فرمائی کہ یہہ شعر جو بنام شیدا لکھا ہے حقیقت مین اوستاد کے یہان کا لکھا ہے اور جن صاحب کو دہوکا ہو تو ملاحظہ کرین دیوان بیدار اور سچا ہے ہر مناظرہ مین میری گفتار وہ مطلع یہہ جس پر تخاطب پر تحسین دو زہ

جانین مشتاقون کے لب پر آئیان | ہیئے ظالم تیری بے پروائیان

شیفتہ تخلص حافظ عبد الصمد نام شاگرد جمہور یخان آشفتہ ہین اور حافظ کلام اللہ پاسے چشم سے طے کرتے ہین بطریق اولے شرع شریف کی راہ منزل سخن طے کرتے ہین اس قرات سے تلفظ کلام ادا ہوتا ہے مطلق حفاظت سے

بے سبب کاکل مشکین کو یہ شانہ کیا تھا | منہ چھپانا تھا اگر تو یہ بہانہ کیا تھا

شیفتہ تخلص نواب محمد مصطفی خان نام مولف گلشن بیخار ہے اے چہرہ آرایان عرایس سخن اے معاینہ کنندگان شاہدان مضامین نو کہن یہہ مقام تکرار ہے کمال موقع کا وقت آیا شاہد مدعا نے منہ دکھلایا ملاحظہ فرمائی کہ میان شیفتہ صاحب کس شوخی اور لطافت وفتانت سے حال اپنا اور اپنے اشعار اپنے تذکرہ مین تحریر فرماتے ہین چونکہ بدون تسطیر اونکی عبارت کی کیفیت اور کمیت مفصل اور راست و دروغ کسیکا معلوم نہوتا ہے لہذا اثر اونکی جو اونھون نے بنام خود تحریر کی ہے وہ بھی لکھے دیتا ہون

شیفتہ تخلص راقم آثم از کم و زینہا نیخوا است کہ بشعر و سخن زبان یار آید اما باعید کرم از ارباب کرم کہ عیب را ہنر پندارند و خطا را صواب انگارند لختی از گفتار خویشتن کہ ناخوشتر چون کرد [illegible] فراشی میکند شنیدم کہ در رہ نا امید بیم * بدان را بنیکان ببخشد کریم * تو ایزدی بینی اندر سخن * بخلق جہان آفرین کار کن [illegible] پیش از عرض افکار [illegible]

گذارش کیفیت خود همی نماید که فقیر از اوان صبا باین شغل مشغول بوده اکثر عمر
گرامی را رایگان داد چون رابطا باین فن از دیگر اشغال عالیه و فنون شریفه
بیشتر بود اکنون دیرگاه است که سر و کار هم نیست مگر بتحریک محفلیان گاہے
از واردات خود بیره اتفاق سے افتد و آنهم بعد سالی ند کد با ہی و چنانکه پاس
خاطر هم دلبستگان ریخته وقتے بغور فکر ریخته مضطر میکنند همچنان رعایت
جوش شوق آرزومندان پارسی گاه عنان دل را بپارسی میکشد و در مزاج
سخن اگرچه ادائے خاص پارسی است اما طبع بار روش چنان مناسب افتاده
که بهر شیوه سخن میکنم که ہمانا ہمان طرز خاص منست و این سخن را اگر مجموعه
نظم و نثر من ہی مسلم میدارند هر آنچه در قدسی خمخانه بخشش من واشتند از
دست ساقی مصطفیٰ سخن ہمین خان انکا اسم ریختند انچند بیت از خیالات
پریشان خود که جهت دیوان گرفته عرضه میدهد الخ دیکھیے ابتداے عبارت
مین کیا عجز و کسر نفسی بیان کرتے ہین اور متن مین کیا کبر و نخوت پر احسان کرتے
ہین سے ببین تفاوت ره از کجاست تا بکجا ہان ہان خوب لطیفه یاد آیا وه
دعوے انکا اس را سے زیبا او غریب پایا که ہر گاه ہمنشینون اور ہم شہریون
اور استاد کو اپنے تصنیفات نظم و نثر او طبع نادره پر یه حوصله ہو که نثر مین سعدی
نے گلستان اور نظم مین نظامی نے خمسه پیش ایشان جمع کیا ہم اسے ناظم و ناثر ہین که انسے
بہتر کتابین کہہ سکتے ہین پہر کیا گلہ ہو پر زبانی دعوے سنے ہین آیا کسی کو اس خام
خیال ہین پکا نیا یا خدا کی قدرت میان شیفته صاحب نے اپنے نسبت کی عبارت
مین یه فقرے تحریر فرمائے اور کلمات ناشایسته و بیجا بزرگون کی نسبت
اپنی زبان پر لاتے ہے اما طبع بار روش چنان مناسب افتاده که بهر شیوه سخن
میکنم که ہمانا ہمان طرز خاص منست الخ اگرچه یه نیاز مند جانتا ہے که الحق
شعر [illegible] آپ علم کے نشے مین مدہوش ہوگئے با [illegible] کوپی کرا سکے [illegible] مین
[illegible] انسان خاکی بنیاد کو لازم ہے که اپنے رتبہ پیدایش کو خیال کرے

کہ کیا شے ہے کہان رہی کیونکر رہی کیا خوراک تھی کدہر سے نکلی یہہ آدمیت
نہین کہ جب اللہ نے اپنے فضل بے پایان سے دولت و حشمت لباس خوب
خاصہ خاصہ کہانے کو سواریان چڑہنے کو آدمی خدمت اور خوشامد کو عنایت
فرمائی اوسوقت گھر سے نکلے یعنے جامہ سے باہر ہوگئے آپ شہنشاہ کے برابر
ہوگئے تو اونکے نزدیک وہ دور بینی ہے لیکن حقیقتاً قرب عقل عقلا نکتہ چینی
اگرچہ کمترین جانتا ہے کہ یہہ تقریر باعث تکدر خاطر ہوگی الا اگر اب بھی
منصفی پر دل کہولکر کمر باندہین تو معقولی ظاہر ہوگی اور رجوا از راہ سخن پروری یہہ
بات ہے کہ صریح حقہ ہے اور ہمارے ضد و جہالت کی اوسکو کٹورا کہتے ہین
تو اب تمام زمانہ حقہ کہے اور آپ کٹورا کہتے رہتے تھے بس عین جہالت ہے
حاصل اس سے ندامت ہے ایمان کی تو یون ہے کہ مین انصاف کو نہ چہوڑونگا
اور منصفی سے ہرگز منہ نہ موڑونگا باطن اب اپنا کام کر اپنی کتاب کا انجام
کر مومن خان آنحضرت کے اوستاد ہین انکے کلام پر اونکے صاد ہین طرز
سخن کا ایسا انجام ہے گویا ہو بہو اوستاد ہی کا کلام ہے سمجھنے کی بات ہے
اس دام مین دانا کو گہات یہ ہے انصاحب نے اکیس تینتالیس شعر اپنے
تحریر فرمائے اور مولف گلدستۂ نازنینان بھی وہی شعر اپنی کتاب میں
انکے نام پر لائے فقرہ گلدستۂ نازنینان براے شنیدن حضلیان سے
حکیم محمد مومن خانصاحب سے اصلاح اشعار لی مگر انکا دیوان دیکھنے مین
نہین آیا الخ جب خاص شاہجہان آباد والے انکو دیوان تو کیا بلکہ سوا اسکے
ان شعرون کے اور سننے مین نہ آئے اور یہی ہر ایک کو سنا کے جو چلتے چلتے
ٹھوکرین کہاتے ہوئے یہان پائے معلوم ہوتا ہے کہ کل یہی شعر انکے ذہن
رسا سے آئے یا چہیے اور اشاعر ہوا کرتے ہین اپنے اوستاد سے کہوائے چونکہ
اور شعر انکے کہین دیکھنے سننے مین نہین آئے لہذا از انجملہ بہت سے تبھی وہی
زبان خامہ سے پڑہوائے طبع انکی شاید شاہد مضمون پر شیفتہ و رخلق اسہ

کی بدگوئی پہ فریفتہ

گھبرا کے اور غیر کے پہلو سے لگ گئے | دیکھا اثر یہ نالۂ بے اختیار کا
یہاں عجز بے ریا ہے وہاں ناز دلفریب | شکوہ بجا رہا گلہ بے سبب تلک
از بس کہ دیکھ جلوہ ترا جل گئی بہار | شعلہ اوٹھے زمین چمن سے بجائے گل
طوفان نوح لانے سے اے چشم فائدہ | دو اشک بھی بہت ہین اگر کچھ اثر کرین
دشمن نواز یار جفا بوالہوس پرست | کس سے جفاے یار کا یارب گلہ کرین +
نیرنگیون نے تیری یہ حالت تغیر کی | امید زندگی کی کبھو ہے کبھو نہین
دیکھکر چشم غضب کو اوسکی ہین نے رو دیا | چاہیے پانی ملا لینا شراب تیز کو +
آہ و زاری نارسا شوق اسیری بے اثر | کون لائے آشیانے تک میرے صیاد کو
تھی کیسی مرگ حسرت دیدار مین نزاع | وہ ایکدم مین آ نکلے جھگڑا امٹا چلے
ایجان لب پہ آکے ٹھہرنے سے فائدہ | رہنا ہوا تو رہگئے چلنا ہوا چلے +
تنگ جہانی دشمن بھی کیا ہمنے قبول | شیفتہ لیکن نہ آئے وہ کسی تدبیر سے

شیفتہ تخلص احمد خان نام شاعر تیز طبع خوش کلام مولد و منشا شہر دہلی جوان سبزہ رنگ طرار وضع دار جوانانہ روش بے باکانہ انداز شاگرد میر گلزار علی اسیر نیازمند سے کمال رابطہ ہموار در بیولا کو الیار مین کسی سردار کی ہمنشینی و مشیر اس روش اپنی اوقات بسر کرتے ہین ہر ایک بد وضع سے جو کسی کا بدگو ہوا وس سے الگ سرک کر قدم دہرتے ہین ہین اگرچہ میرے خورد ہر سخن مین مجھے اچھی دست برد وہ کیا بلکہ کل شعرا میرے اوستاد ہین بندہ سب کا خادم ہے ایسی خوشامد یاد ہین میان شیفتہ صاحب کا سا شعر رنگین بہ رنگ سبزہ سربلند ہین پائمالی منظور نہین صاحب کے والد ماجد مرحوم اور انکے والد مغفور حضرت پیر ضیاء الدین صاحب جے پوری کے مرید باہم اخوت دینی اور رابطہ محبت یکجہتی شدید اس صورت مین وہ نیازمند کے چھوٹے بھائی دلو مین باہم کمال محبت سمائی حسن شاہد سخن کے شیفتہ جمال معشوق [illegible]

شیفتہ

کثرت نے ذکر یار کے چپ کر دیا ہمین	گویا ہوئے جو مدت تو خاموش ہو گئے
نظارہ جمال کی کسکو مجال تھی	بہتر یہی ہوا کہ وہ روپوش ہو گئے
جو شخص بھولے آپکو پایا اونھون نے کچھ	ذاکر وہی ہین لوگ جو خاموش ہو گئے
کس شمع رو کی یاد مین اے شیفتہ ہم	مثل چراغ صبح جو خاموش ہو گئے
کھلا نہ آج تلک دل کی آرزو کیا ہے	یہ چاہتا ہے کہ اسکی [illegible] کیا ہے
نہین ہوئی ہے جو دست جنونکی چالاکی	یہ چاک کیا ہے گریبان ہے کہ رفو کیا ہے
تمھین بتاؤ قیامت کو کیا وہ دیکھے گا	نہ دیکھا جس نے قد یار کا [illegible] کیا ہے
عجیب حال کیا جذبہ محبت نے	خبر نہین ہے کہ مین کیا ہون اور تو کیا ہے
نہین ہے رنگ تمھارا تو کیا ہے گلشن مین	تمھارا فیض نہین ہے تو گل مین بو کیا ہے
صدف کو بات یہ روشن ہوئی ہے گوہر سے	گرہ مین نقد نہووے تو آبرو کیا ہے
بلند ہے رگ موسی سے خون کا فوارہ	نہ اتنا جوش پہ جب ہو تو پھر لہو کیا ہے
بہک نہ شیفتہ ہو اسقدر نہ دیوانہ	زبان سنبھال یہ بیہودہ گفتگو کیا ہے
آبرو چاہے تو کر پہلے قناعت حاصل	بند لب ہون جو صدف کے تو گہر [illegible]

شاد تخلص میر [illegible] حسین نام متوطن میرٹھ [illegible] بارہ سو [illegible] جد دہلی مین تشریف لائے عہدہ سر رشتہ داری محکمہ [illegible] خاطر غمگین کو کلام سے یون شاد کرتے ہین اور نیاز مند کو [illegible] نیاز فکر نے جو کچھ ارادہ کیا تھا ایسا ارشاد کیا

میری حسرت سے آرزو اونکی	[illegible] پاس کیا [illegible]

شہرت تخلص مرزا حاجی نام سخن کی اوس سے اونکی سخن [illegible] سخن تا باب فکر [illegible] اور شہرت [illegible]

اے آہ اوسکے دل مین تاثیر کی تو کیا	[illegible] پہ آ جانا بہتر [illegible]
کیا وہ جگر جسمین نہین داغ جابجا	کیا دل وہ [illegible] آتش [illegible]

شرر تخلص مرزا غیاث الدین نام صاحب عالم انھون نے براے تحریر نظم یون اوٹھایا قلم سنگ مین شرر یا پہلو مین جگہ فکر مین مضمون تڑپا بغل مین دل مضطر

جب تک جھکے لگاتا ہون مین آنکھون سے وہ اپنی
جو خاک پہ ہے نقش تمھارے کف پا کا

شور تخلص جارج ہنس نام قوم نصارا صاحب سخن انکا کرسی کاغذ پہ اس شور سے پکارا اشارہ سخن کی سنگین نگاہ سے قوت عاشق ہر ہر دم دل کیا پروا ہے

پھنا شرر کو سوز تو راہ فنا مین ساتھ
تجھ دل جلے کا اسکے سوا ہمسفر نہین

شمس تخلص ولی الله نام مشاہیر شعراے دکن سے ہین زمانہ عالمگیر مین دہلی مین تشریف لاے شاہ جہان آباد نے انکی بہت عزت کی زبان دکنی مین دیوان مرتب کیا اور بہت شعر فرماے آفتاب سخن سپہر کاغذ پہ اس جلوے سے چمکا شعر شیدہ مضمون سے فلک قرطاس پہ ذرات مشتاق کو نور حسن دکھایا

مرے دل کی تجلی یون رہی پوشیدہ مجلس مین
ضعیفی سے ہوا ہے پردہ فانوس تن اپنا

ہوے چرخ کی گردش سے اسکی چال مین کبر
کھچا ہے قطب کے مانند استقلال عاشق کا

شاد تخلص منشی رام پرشاد نام قوم کایتھ شاگرد شاہ نصیر دہلوی جوان طبع سخن مین استاد ہین درینولا جو دہلی مین خاطرہاے غمگین سامعین مجلس مشاعرہ مین یون شاد ہین

آفتاب حشر پر لوٹے جبین یار کا
روز رستاخیز سایہ ہے قد دلدار کا

گردش افلاک سے چلتی ہوا جاتی ہے خلق
آسمان اک تیلیا نرگا تو ہی عصار کا

[illegible] فہم رسا لڑا
مصرع میر ابلال کے مصرعے سے جا لڑا

[illegible] اس طبع جولا لگا
عطارد طفل مکتب ہے مرے طفل دبستان کا

[illegible] بیان [illegible]
ہر تنگ چشم روزن قصر مضمون مین آ کے جھلکا

[illegible] اشعار پہ مضمون [illegible]
خدا جانے کہ دلکو بھی مرض پیدا ہوا یا انکا

کیا شب تارسے تشبیہ ہماری دن کو | تاب خورشید نہین سر جو اوبھارے دنکو
منہ جو کھولے وہ شب تار مین دن ہو جائے | رات ہو جائے جو زلفین وہ سنوارے دنکو

شاکر تخلص محمد مرزا نام حیدرآبادی فرزند حسن مرزا متخلص بہ قصد شاگرد فیض شکیبہ سخن کا روبرو سامعین کے معرکہ سخن سنجا ہین قصد لعبتان معانی کا شکر ہے نہ شکایت محبوبان سخن کا ذکر ہے اور حکایت

حاضر کرون اسے ابھی جان و جگر نہیت | گر آپکو میرے دل مضطر سے ہے غرض

شاد تخلص راے دیبی پرشاد نام وطن حیدرآباد فیض کلام میان فیض سے اسطرح ارشاد لطف کلام سے خاطر ناشاد شاد خرابہ وشوق خاطر بہر نمط آباد

شیر پر دیتی ہے شیرین فاتحہ | آج برسے سے ہے میان فرہاد کے

شاکر تخلص لا اعلم چونکہ اسم و رسم سے بندہ بیخبر تو بس کیا اسی شعر کی تحریر قسمت پر شاکر وظیفہ نظم کے ذاکر

گرئیہ اشک ندامت کو مین رو دون کیونکر | مین تو وہ ہو دونگا تجھے دامن تر اپنا سا

حرف الصاد

۲۶

صاحب تخلص مظفر الدولہ نام ممتاز الملک نواب ظفریاب خان بہادر پسر شمرو فرانسیس صاحب نام نظم کلام مین الصاحب کے اوستاد خیراتی خان دلسوز ملک نظم کے فیروز کلام انکا مجمع نظام دنیا کے ہنگامہ سے جلد انکا دل گھبرایا تو آخرت کے طرف واسطے چھاونی کے ڈیرا ڈال دیا شراب سخن کاغذ کی پیر پر سے کباب طائر مضمون تیز پر ہے

ہے زلف حلقہ زن خط دلبر کے آس پاس | یا اژدہا ہے فوج سکندر کے آس پاس

صاحب تخلص امتہ الفاطمہ بیگم ایک عورت شاکر یا فاحشہ شاگرد مومن خان صاحب جسکے بدلے وشتہ لگاوا و تیغ خنجر مژگان انکا کیا پیا سا اوسکے نگہہ کا پیکان اہا کیا مقام آیا

اوسسے اپنا ایسے نام کا علم ہم سے ہے یہہ تحریر عبارت مناظرہ سے ایسی مقام ہے
مقدم ہے انکی نسبت صاحب گلشن بیخار یہہ عبارت تشویہ فرماتے ہین
اور کیسے تلبیس کے رنگین مضامین کی تہمت اوٹھاتے ہین سے صاحب تخلص
ناہش امۃ الفاطمہ بیگم مشہور بصاحب جی کہ ماہ آسمان نیکوی ہست آفتاب
صفت از مشرق بجانب مغرب آمدہ با مومن خان کارش افتاد وسالہا
کہ بازیچہ لکھنو رفت مثنوی قول تحسین نام کہ از مصنفات خان معز الیہ است
شرح نسخہ حسن وجمال ہمان موزون تو است القصہ بفیض صحبت شان
دلش بشعر وشاعری میل کرد از موزونی قامت موزونی طبع گرایید
واز آرایش زلف پریشان بموشگافی اشعار پیچیدہ از دست الخ صاحب انکی
تعریف کرنے کو دیکھیے اور مومن خان کے اونپر سے کو دیکھیے چند ماہ کی صحبت
مین ایسا شعر کہنے لگین شب وروز خان موصوف سے ہم بزم رہنے لگین
بھلا ایسے مبالغہ سے کیا یہہ تقریر لاحاصل رہت قلیل کی صحبت مین بلکہ شعر
گوئی کا حاصل شاعر کی لغلیین ہونا اور مضمون پیدا کرنے کے قابل ہونا مشکل
سے شعر کہوانا مشکل یہہ دقیقہ اوستادونکی [illegible] کے قابل اونکے مسودہ
فکر شعر اول کا حال نظر آیا اونکی لوح مشق کا جلوہ کسی اہل قلم کو نہ دکھلایا اگر وہ
پہلے سے علم شعرگوئی سے آگاہ نہین تو اونکے یقین ہونے کا کیا عجب اونکے
اوستاد جی مومن اور اوستاد بھائی میان شیفتہ کو اتنا فخر کرنے کا کیا
سبب فی الحقیقت وہ ایسی تجنیس یا صاید کا جوڑ توڑ کر رہا ہے اونکی زلف کا
سودا انکے سر مین جوش کیا بلکہ سرا سر توڑ پھوڑ کر رہا ہے طرز تحریر صاحب
گلشن بیخار سے معلوم ہوتا ہے کہ علم اور شعر گوئی خان موصوف نے اوس
اپنے شاگرد معشوقہ کو گویا گھول کر پلا دیا تو وہ ایسے اولیا بھی نہین جو
یہہ کرامات رکھتے ہین کرامات کیسی بات رکھتے ہین جو علم کا گنڈا کھلا دیا تو فر
اگر خانصاحب ایسے ہی سحر بیان اور سیف زبان ہوتے تو دور و فراق ضمد

اشتیاق محبوبہ دلنواز بین کیون ہووے ہماری دلیل قاطع ہے مخاطب
جسکے سامع ہے یہ اونکے طرز کلام سے معلوم ہوا تحریر عبارت سے مفہوم
ہوا کہ موصی الیہ نے یہ شعر نہین کہے بلکہ خانصاحب نے بالیقین کہے
ضاحبو ذرا صاحب سے ورکے انصاحب کو جو خانصاحب کے مصاحب ہین
اونکی تحریر و تقریر پر نظر فرما تا بہلا سامعین و ناظرین کو کیونکہ یقین آوے
جب تک اوس معشوقہ سے صحبت نہو کہ یہ مضمون اور ایسے بندی سے کہوانا
اے منصفان عالیقدر یہ زبان اور اونصاحبہ کا کلام ایسی جلاوت اور
اوس ماہ پارہ کا دہان و کام اگر واقعی اونہین کے شعر ہین تو بندہ بھی مشتاق
صحبت ہے جسکی شیرینی سخن مین یہ حلاوت ہے اونکی عنایت سے گویا طبع
کی ضیافت ہے اگر نظم کی مین یہ نادر مضمون اوسکے منہ سے سنون تو فرط
ذائقہ شعر سے اونکا منہ چوم لون معشوقہ مضمون عاشقان شائق کا شائق
شایقان عاشق فن کے لائق ہر مضمون کا دل حسن کا فرہ پر غش اسکے فراق
مین شیفتہ نعل در آتش نازنین مضمون ساحسن کا مشتاق شاہد فکر
کو تماشائیون کا اشتیاق دل مشتاق باطن کو کمال حسرت وصال ہے
خدا جانے کہان وہ کافرہ صاحب جمال ہے لعبت سخن کو
یاران نظرباز کا شوق محبوبہ نظم کو بوالہوسان لگاوٹ باز
کا ذوق شاہد مضمون جلوہ دکھاتا ہے گھورنے والونکا دل
بیتاب ہوا جاتا ہے

رقیبونکا جلنا کہان دیکھتا تو	کہان یہ مرے گھر مین آیا تو دیکھا
گنہ کیا ہے صنم کے نظارے کا زاہد	یہ جلوہ خدا نے دکھایا تو دیکھا
کھولے ہین اوس نے پیرہن یوسفی گرچہ	نکہت گل نسیم سے کھلے قبای گل
نظر ہے جانب اغیار دیکھیے کیا ہو	پہر سے کچھ نگہ یار دیکھیے کیا ہو
جو خط جبین کا رے کاتب ہو اوسکو	دکھلا تو میرا نامۂ اعمال الہی ++

صاحب جو بنایا ہے تو مانند زلیخا ✽ یوسف سا غلام ایک مجھے دیجو الٰہی

صاحب تخلص لا اعلم ایک صاحب قدیم صاحبان متقدمین سخن ہین جنکے نتیجہ شعر شنیدہ ثبت جریدہ

زور کیفیت ہی ہے کہ سبھی چھکتے ہین ✽ جام پر شیشہ جو کا شیشہ پہ میخوار جو کا

صاحب تخلص صاحب قران نام میر علو ہر ثبت بلگرام کو زیب سکونت سے زیب کیا واہ جی واہ صاحب گلشن بیخار بھی بڑے شوخ مزاج و بے ادب ہین آپ فرماتے ہین کہ مین نے کسیکو برا نہین کہا اور خطا سے یاد نہین کیا کیون کتنی جگہہ کلک ماصی نے انکے جھوٹ پر صاد نہین کیا اور حال یہ ہے کہ بہت صاحبون کی تحقیر کی بلکہ ساری کتاب بمضمون حقارت شعرا سے نادار مملو دیکھی پس شاعر کم رتبہ کا کیا مرتبہ رہا چنانچہ تصحیح عرض احقر رد بد دے غلطی ارشاد صاحب گلشن بیخار پر گفتگو سے انکی عیب جوئی کا جہان اور مقام ایک یہ بھی اونہین سر نام سے اور بندہ ہر ایک کا شان موقع پر دیتا چلا آتا ہے بمطالعہ گلستان بیخزان اور گلشن بیخار منکشف ہوگا اس مقام پر صاحب قران صاحب کو کسطرح لکھا ہے باوصف اسکے کہ وہ سید ہین اور بیان حال اشعار ہزلیات اظہر من الشمس ہے چراغ ہدایت کی حاجت نہین ہے برا کہنا کیا انہین پر موقوف ہوگا آدمی کا یہ حال ہے دیکھیے کیا تال ہے من عمل صالحاً فلنفسہ ومن اساء فعلیہا نہ روان منزل عیب پوش کا طریق نہین عیب پوشی برابر کوئی فریق ہے ✽ بزرگش نخوانند اہل خرد ✽ کہ نام بزرگان بزشتی برد ✽ ہست در جہان چار چیز خوش کردم ✽ یاد گیر این سخن اگر مردی ✽ خلق نیکو و ہم گفتن ✽ عیب پوشیدن و جوانمردی ✽ عیب پوشی عجب چیز ہے عیب چھپانیوالا صاحب تمیز ہے علی الخصوص جو ذات پاک سید ہون اونکا عیب ظاہر کرنا بڑا عیب خداوند کریم سب نیک و بد کا عالم الغیب ہے جس آل پاک پر بھیجین درود اوسی سے گستاخی بس وہ ہے مردود اللہم احفظنا حاصل کلام

صاحب گلشن بیخار کی عبارت انکی نسبت یہ ہے کیا سخت کلام کی انکی عادت یہ ہے کہ صاحب قران تخلص امام علی نام از سادات رضویۂ دسکناے بلگرام شرم و حجاب از ذاتش بمراحل دور و طبعش از آداب و اخلاق مہجور ہر چند دامن جامع اوراق نیست کہ عیاذاً باللہ کسے را بہ بدی نام بردا ما در خصوص اینکس نظر بخبثش و ہرزگیش خلاف عنوان ناخواست حرفی چند از نوک خامہ بر صفحہ نامہ ثبت گردید یارب از اعمال این نامہ سیاہ محو باد الحاصل ہمہ اشعارش از انواع ہزل مملوست اگرچہ مضامین لپذیرہ ہم دارد اما حیا مانع تحریر مگر از یک بیت عنوان گفت کہ در نہایت مرتبہ عالی رتبہ آمدہ و شاہد کہ تو جوانان بیباک و شبان ہوسناک را تا نوشتن این بیات موجب شکایت نگردد اما ناچار بپذیرفتہ آمد کہ الانسان اذا ابتلی ببلیتین فاختار اہونہما خلاصہ آن اشعار اینست الخ معاذ اللہ اسقدر بجناب پاک سید گستاخی کرنا اور پھر مسلمانی کا دم بھرنا اور اس پر امید وار شفاعت جد بزرگوار سادات بروز رستاخیز ہوتا ہے برقع بے شرمی رو ہی خجلت و پہر ڈالتا ہے حشر کیونکہ جب آل پاک کو گالیان دین یا برا کہا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے شفاعت چاہی حضرت کیونکر رضامند ہونگے کب اوس مردود سرگشتہ دنیا و آخرت سے خورسند ہونگے اللہ تعالے ہر مسلمان کو ایسے گناہ کبیرہ سے بچائے ایسے بیحیا آدم ناہنجار کی صورت نہ دکھائے

وہ شعر یہ ہے جس پر تحسین وزہ ہے

مجکو شہوت ہوتی ہے ... سے	تھی مقعد کسی چھنال کی خاک

صادق تخلص صادق علی خان نام از قریبان فوجدار خان والا احتشام پیلبان بادشاہی دیکھے انکے فیل فکر کی زور آزمائی پیل سخن کیجک خامہ کی انشا سے روان اور کاغذ کے جنگل بن بین اس روش سے دوان

صادق لب اور سرو کا ہیں دلسی نگہ	ایک بوسہ کی رنگے ہے دل غمناک ہو

صادق تخلص صادق علیخان نام ساکن عظیم آباد کا زبان مضامین تقریر فکر سے صادق الوداد کیا مضمون صادق ہاتھ آیا جیسے خضر لیکر راتون رات آیا

وہ شوق سے یار کے جیا وقت میں آ
دیکھے تو شہر کے بھی پھر ادھی دہن میں آ

صابر تخلص صابر شاہ نام شاہجہان آبادی دریوزہ گر سخن محلہ کاغذیان کستا بلا ہو بادی فقیر فکر کا سوال ہے کیون دوست اید ہر بھی خیال ہو

جو ہم بستر نہو ہے تو اوسکی کیا شکایت ہے
نظر بھر کر تہین بس دیکھنا اوسکا کفایت ہے

صادق تخلص میر جعفر علی نام دہلی وطن کلام صادق سامعین سے یون ہم سخن مضمون تکذیب سے بچا واہ واہ جیا

شرم سے نام وہ نہین لیتا
پھر ہمارا خطاب ہے کوئی ++

صانع تخلص نظام الدین احمد نام ساکن بلگرام صاحب حسن خلق و ادب نکو سیر خوش سیر تے آبدار کلام فارسی ہین ہمعصر شیخ علی حزین و آلہ واغستانی انکے صانع فکر کو صورت چار آئینہ مضمون اس شکل سے بنائی

صنم کی اس محبت پر دیا تھا ہم نے دل صانع
انتھا معلوم ہو جائیگا یون نامہربان اپنا

ضیا تخلص لالہ علیم چند فکر انکی سے اہتزاز نسیم لوجہ میر ضیا الدین ضیا سے شاخ مصارع پر شگفتگی پائی ذرہ طبع نے خورشید فکر میر ضیا الدین ضیا سے فلک کاغذ پر روشنی چمکائی گل مضمون کی خوشبو کو صبا دماغ سامعین مین کس روش پہونچاتی ہے نکہت گلہاے معانی چمن طبع سے عنا دل شایقین سکے لیے لائی ہے گلشن فکر کی ہوا سے یہہ باغ سخن کی فزا ہے

جمع کر کے در و صبا سے تو پیدا اول کیا
کہہ تو اے دست قضا پھر اس کیا حاصل

صبا تخلص لالہ کانجی مل نام اصل فیروزآباد سوادلکھنؤ اہتزاز صبا سے قلم سحر فی سے غنچے سخن شگفتہ ہوا انہال عمر صرصر خزان قضا نے عین بہار شباب مین مانند سبزہ بیگانہ باغ دنیا سے اوکھیڑ ا نو بادہ ہاے سخن

چمن کاغذ میں یون لہلہاتے ہین سیر کرنے والون کے دل تو کیا نہال طبع ہرے ہوئے جاتے ہین

افسوس وہ آرام عدم مین بھی نہ آیا | جسکے لیے دنیا سے سفر ہمنے کیا تھا

صبا تخلص مرزا راجہ شنکر ناتھ نام صبائے فکر شمیم گلہائے سخن سے دماغ سیارہ لکا معطر کرتی ہے نسیم طبع خوشبوے یوسف مضمون سے مشام زلیخا دماغان معطر کرتی ہے صحن چمن طبع دلکشا ہے بوقلمون پھول پھول رہا ہے

دل جیسا اوسکے نگہ مست کا مخمور ہوا | سر خوش کیفیت بادہ انگور ہوا

صفدر رمی تخلص میر صادق علی نام شاگرد برادر کلان لیعنے میر ممنون خوش کلام مین جوانی مین تیر قضا ہوا انکے خون کا پیاسا کسی سبب سے شہید ہوئے زندہ جاوید ہوئے جو کوئی عاشق دشنہ ابرو سے معشوق سخن کا شہید ہے اوسکے لیے انکا معشوق فکر قابل دید ہے کیا خوب فرماتے ہین کیا مضمون لاتے ہین

نہین معلوم پڑا پاے نگارین کسکا | چھپا ہٹ ہے حنا کیسے گل قالین پر

صبر تخلص مرزا غلام حسن خان نام مولد دہلی اصل کشمیر نظم کے انتظام مین میر عزت اللہ عشق کی تدبیر انکے اشتیاق کلام نے صبر کیا جب دل کو تسلی نہوئی تو بے اختیار جبر کیا کیا نقد سخن ہے کہرے سکہ کا چلن ہے

کبھی قصد حرم گاہے سر میخانہ رکھتے ہین | غرض ہم بھی عجب اک مشرب رندانہ رکھتے ہین

۱۵ صفدر تخلص میر صفدر علی نام ساکن سونی پت یہ ہے انکی فکر خاص کی حقیقت کلام مرغوب ہے کتنا دلچسپ خوب ہے

شجر سوختہ شمع سے جب گل نکلے | چاہیے بیضہ فانوس سے بلبل نکلے

۱۶ صدق تخلص لا اعلم کلام انکا ایسا صادق جسکا کاذب بھی شایق اور حقیقت نہ کھلی بھلی نہ بری

بدقت اشک اب نکلے ہے شاید | ہوا آنکھون مین آلخت جگر بند

صفا تخلص لالہ منولعل نام شاگرد مصحفی کلام کس رتبہ کا صفا جس نے سنا اوس نے کہا آفرین مرحبا اور مبالغہ لاف ہے کلام انکا صاف ہے

چرخ کو کب یہ سلیقہ ہے ستمگاری مین | کوئی معشوق ہے اس پردہ زنگاری مین

صفا تخلص لا اعلم حال انکا کچھ صاف ہوا اسمین کچھ صاف گذاف ہوا تقصیر معاف کلام صاف

محتسب جھوٹ ہی کس نے بھری شیشہ مین | رہ گئی ہے مرے آنکھون کی تری شیشون مین ۱۹

صنعت تخلص میان کریم اللہ نام ساکن مرادآباد دست صانع اوسکا صانع قدرت نے زیور زرگری سے بنایا استاد دنیا کو کھوٹی خاک سمجھکر عیاد تک کیمیا جانا قلب کے سونے کو نرسا دیکھکر مصالحہ ضرب اللہ ہوسے کھرا پچانا نگینہ سخن کا انگشتری کاغذ مین اس آب و تاب کی صنعت سے جڑا کہ شایقین کو ہنگام نظارہ کندن کے مانند نظر پڑا یہہ عیار دارالعیار کی کھرے کی کھوٹے سے تکرار ہے نقد سخن کی ٹکسال ہے مضمون کے مال سے مالا مال ہے جو بے سکہ درم ہے اوسکا یہان کام کم ہے مضمون کا درم دو ورقہ کتاب ندیم و ندیم

قتل ناحق کیا تونے جسے تلوار گھسیٹ | لاش کو اوسکے نہ ظالم سر بازار گھسیٹ

صافی تخلص لالہ بدہ سین نام قوم حجام ترک پیشہ کر کے تعلیم طفلان اختیار کی استعداد معقول فکر فارسی از بس نازک و لطیف خیال ریختہ مین مہارت تمام شوق کے وسیلے سے حصول شوق موسی مین دلکا پارہ اکثر کشتہ کیا بوٹی فیضان صحبت ہادی شعرائے مس قلب انکا شمس اعلی کیا عرصہ قلیل ہوا کہ مقراض قضا نے موے ہستی کو اس قطع سے اصلاح دی نشتر فکر نے ورید سخن سے آتش جوش خون مضمون کی یون منطفی کی مسیحاے مارالحیات طبع کشتہ مضمون کو زندہ کرتا ہے

دار العیار شعرہ مین طلائے فکر سخن محک امتحان پا یندہ کرتا ہے بعضون
آبدار طبیعت کی صافی مین یون جیسے انکے بارہ کے لسین سے شائقین پاشنۂ
معشوقہ سخن سے انکی فکر نے بازو پر کہا اور گا یک مضمون کو یون موندا

کردی وہ صلائے فیض تعمیم ++	باخبر لنا کہے عسزا نہ زبل ++
ہے ساغر جی دور فلک مین پیش الود	کیا شعلہ فشان ہے یہ شرار رخ ساقی
برنگ لالہ اک گل ہے داغ افزونیتابی	جھلک دیکھی ہی جیسے اوسکی انگشت حنائی کی

صابر تخلص مرزا صابر نام ایسا سخنگو جنکا کلام کیا گفتگو کرتے ہین جس سے
سامع کو محو بہ بوجہ کرتے ہین

کون ہے کسکے ہے نالونمین اثر اپنا سا	کسکو ہے درد دل و سوز جگر اپنا سا
ضبط آہ شرر افشان سے ہے دل زار	کوئی بے شر نہین دنیا مین بشر اپنا سا
دشمنون سے تیرے سازش ہی ادھر او دشمن	کہ کہ دشمن ہے ترا دوست ہے پر اپنا سا

صفا تخلص صاحب عالم مرزا نجیب نام کلام انکا کدورت سے صفا لا کلام کیا
ارشاد ہے جسکی فرحت خیر افتا دہ ہے

حاصل ہے حیات ابدی کشتون کو تیرے	آب دم خنجر مین ہے لطف آب بقا کا

صفیر تخلص جانجانا صاحب نام مرغ فکر انکا گلشن کاغذ مین نغمہ سنج انکی طوطی
مضمون سکے روبرو بلبل کوشش ہیچ تدرو خامہ کا قہقہہ دیکھیے کیک
سخن کا ولولہ دیکھے

امید و یاس و خوف و رضا مرگ و زندگی	رکھتی ہے لطف تیرا دہن ہان و دہن نہین

صدق تخلص محمد صدیق نام ساکن حیدر آباد دیہہ صداقت مآب بصدق
دل شاگرد میان فیض ہو کر دلشاد صدیقان سخن سے صادق صحبت جناب
کے لایق ایسا مضمون لاتے ہین یون فرماتے ہین

چشم تر روتی ہے ناحق پھوٹ پھوٹ	کیا دل نالان نے کم فریاد کی +
محو ہون عشق گھر مین یہان تلک	صورت عنقا مری تصویر ہے +

۲۵ صمد تخلص میان عبد الصمد نام حیدرآبادی از ارشد تلامذۂ میان فیض صنم
سخن کو مسجد کاغذ مین کلمۂ وحدانیت صمد سے یہان فیض کلک فکر جواہر رقم
جسکو تمیز از صمد تا صنم ثبوت کفر مین ایمان سے اسلام ایمان کی جان سے
چست تقریر سے چالاک تحریر سے

رنگ پر پریدہ نامہ بر شوق ہے میرا — خط کو میرے نہ بال کبوتر سمجھ غرض
آوارہ گرد باد نہین دشت یاس مین — شاید یہ کہ خاک ہے یہ کسی نامراد کی +
قتل پہ مجھہ سخت جانکی آنکھہ ہے جلاد کی — ہڈیان پھر ٹوٹتی ہین خنجر فولاد کی +

۲۶ صبا تخلص میر وزیر علی نام شاگرد خواجہ حیدر علی آتش بعد انتقال خواجہ
صاحب مبرور بعض تلامذہ خواجہ صاحب نے اجماع کر کے میر صاحب ممدوح
کو بجائے خواجہ صاحب سمجھا یا میر صاحب اصل مین شریف تھے خال بزرگوار
نے میر صاحب کو اپنا فرزند کیا اس وجہ سے نسب سیادت نے انکی نسبت
قرار پایا مرد وضعدار خوش اخلاق صاف گوئی مین مشاق گلچین باغ سخن
سے بلبل گلہائے چمن سے دیوان کیا ہے گلدستہ ہے برائے سیر دست بدست
پیوستہ ہے صبا کے مضمون کا نازک جسم ہے لطافت سے نظر نہین آتا
فقط اسم ہے گلزار دیوانمین پھولونکی مہک ہے پڑھنے والے کی آواز بلبل کی
چہک ہے تختہ کاغذ مین گلشن کی بہار ہے خزاں کا یہان سے سو سو کوس دور
دیار ہے غنچہ مضمون مین کیا لطیف خوشبو ہے جسکا ہوا خواہ ہر ایک گلرو ہے
نسیم اس چمن کی دلکشا ہے آہ سرد ایک ٹھنڈی ہوا ہے با طن ختم کتاب
منظور ہے ہنوز دہلی دور ہے اے دل گرفتہ طول کو چھوڑ مطلب کیطرف
توجہ کر دل جوڑ یہ جانا کہ تیری طبع رسا ہے ذہن بہت ذکا ہے دور مقام
منزل ہے تیرا عبارت آرائی پہ دل ہے مطلب پہ آ اس بوستانکی ہوا کہا
صبا نے کیا کیا گل کھلائے ہین سیر اوڑائے کیسی کیسی بلبل آئی ہین نسیم سحر
بہتی ہے زبان حال سے یہ کہتی ہے

گوشش دل سے نہ سنا قافلے میں یوسف کے
جو نہ گلچیں عشق گل خوف خزاں پیدا ہوتا
ابر اگر بہار سنبل باغ وصال کی +
تھا نہ ہوا لقند ہر کار و نا جیت +
ابرو سے ابھرے قد خمیدہ تو سمجھے +
فکر رنج و راحت کیسی + +
افتادگی سے خاک سر اپنا اوٹھائیے
منزل مقصود تک آخر میں سرگشتہ گیا
زخم کس شے ہوئے کیف شراب سے
خفتن سے لیگیا تا تار کو تا پہنچے چمن کو
بلا طویل شب ہجر سے نہیں کٹتی +
جو بار عشق میں سر سے اوتار کر رکھدو ان
کھلا جام سے غنچہ آرزو + +
کونسی جا نہیں وہ جلوہ کناں رہتا ہے
زاہد کو رہے غم پرستان دور رہے
الجھا ہو سے سمجھے کیطرح خاموشی

تھی زلیخا کی صدا بانگ درا سے پیدا
لاکھ آفت میں پھنسی ہے ایکجان عندلیب
سو گیا کیا میں گیسو کے دلبر تمام رات
سب گلہ بیجا ہے سب شکوا عبث
یار آنکھوں پہ بٹھاوے صورت ابرو مجھے
دوزخ کیسا جنت کیسی + +
ممکن نہیں کہ نقش کف پا اوٹھائیے
گوگو ہے کیطرح سے راہ میں چلکر پڑا
انکو چھپ گئے چلپش آفتاب سے
کیا کیا کیا نہ گشتہ مجھے سودا ہی کا کل نے
دنیا میں مانگتا ہوں شام ہی سحر کیلیے
تر آلود یوں بھی اے آسمان اوٹھا نہ سکے
گگالے گل باغ عشرت ہوئی +
پر کوئی کہہ نہیں سکتا کہ یہاں رہتا ہے
آدور رفتنی سے اندیشے کی گلشن ان دور رہے
غل مچانا صفت برگ خزاں کیا معنی

حرف الضاد

١٧

ضیا تخلص ضیاء الدین نام ایک شخص وحشی طبع بنت العنب سے بجان الفت ماہ سخن کو چرخ کاغذ پر شہرہ اس مضمون میں نقل انجم معانی کی لطافت خورشید طبیعت کی ضیا سے ذرہ فلک جلوے سے چمکاتے ہیں

جولیں چار اسجانہ پھولوں میں نہ پھول لاتی ہیں	جب او دا ہی کو پہونچے ہیں تو جل جاتی ہیں

ضبط تخلص میر حسن شاد نام لکھنوی اور حال انکا باوصف تحقیقات جب واضح نہوا تو ناچار ضابطہ سے یہاں یوں آیا انکے سخن کی بالکی نے سخن

سخن کے میلے میں اور ایسا فکر لگایا سخن سے انکا باہم رابطہ ہے قاعدۂ تصنیف نظم انکو ضبط ہے آزاد طبع قلم کا چھڑا اور کاغذ کا رومال دست و دوش پر لیکر شعر الیکی صورت یون کرتا ہے سوال

لقمۂ دل وحشت میں کھو کر اک جنون پیدا کیا	ہستی بازار محبت میں یہ کیا سودا کیا

ضیا تخلص میر ضیاء الدین نام وطن قدیم دہلی لیکن چند سے عظیم اباد مین [illegible] اخیر قیام پر شاعر تھے [illegible] اسیر سے فیض پایا [illegible] طبع انکی یون فروغ بخش فکر روشن ضمیر اختر فلک شاگردان پر انکی [illegible] کی ضیا ہے ذرۂ مضمون سخن طالع پر مہر توجہ کا پرتو ہے

دل جلے ہے غم سے اور آنسو بہا جاتا ہے	آگ دہی ہے اک گھر میں اور بجھا جاتا ہے
سینے میں سوزش ہے اور ضبط فغاں [illegible]	مین جگر مین شعلہ اور نالہ اڑتا جاتا ہے
عشق کی شمع کا کیا گھر جلن [illegible] ضیا	[illegible] کے مین سے اور لطف پڑا جاتا ہے

ضمیر تخلص [illegible] پیارے لال نام ضمیر [illegible] ضیا سے مہر توجہ پا کر [illegible] نظیر مقتبس انوار ذرا است [illegible] انجمن [illegible] انجم طبع با نقش [illegible] بعیتان معانی انکے دلکا ضمیر [illegible] شگفتہ [illegible] مضامین ضمیر دل با تدبیر ہے کو اک سخن چھپے کاغذ پر چمکاتے ہیں لو ایت [illegible] کی [illegible] فلک قطعہ [illegible] کیا ہے

وہ ابھی ہے نوکل آرزو [illegible] بہار [illegible]	[illegible] آتے ہے اور عرض [illegible]

ضیا تخلص مرزا ضیا بخت نام خلف مرشد زادہ مرزا فرخندہ بخت [illegible] فکر ضیا بخش یہ ہے [illegible] کاغذ کا تخت چہرۂ مضمون کی ضیا سے [illegible] فلک قمر [illegible] ہے

چھوڑا اسکے کون گیا ہات سے ضیا دامن	اپنا چرا اشک کا تا جیب تار رہتا ہے

ضمیر تخلص لاله گنگا داس نام شاگرد نصیر تعلیم زبانی دستگاہ اونکو [illegible] سخن تجانہ کاغذ مین اصنام مضمون کی پرستش کرتا ہے زبان طبع [illegible]

فکر سخن تختۂ کاغذ پہ اس شکل سے ڈالتا ہے

میں دیکھتا ہوں جو اب کچھ مجھی ہی خیال — چشم خواب آلودہ اوسکے فتنہ بیدار ہے

صیغم تخلص مولوی غضنفر علی نام فرزند مولوی حیدر علی لکھنؤ کے ساکن ہیں بیشۂ سخن بادیۂ کاغذ میں پنجۂ مضامین کو اس حملے سے شکار کرتا ہے رات دن عالم طبع کے طالب علم فکر سے بحث کی قیل و قال سے مدرسۂ کاغذ سرگرم تکرار ماضی و حال ہے

ہر اک کی ٹھوکریں کھاتا ہوں وہ گذرے ہیں — نہ وہ مزاج ہے اگلا نہ وہ دماغ رہا +
وہ در گذر کریگا شفاعت کرینگے وہ — اللہ سے ہے کام پیمبر سے ہے غرض
ہو اہی زرد چہرہ خشک لب ہیں اشک جاری ہیں — ترے ہاتھوں یہ صورت ہوگئی اب دیکھیے کیا ہو
غوث اعظم کا ہوں میں ضیغم غلام — اب زیارت میں کروں بغداد کی

حرف الطا

طفل تخلص مرزا عبد المقتدر نام عرف مرزا طفل پیران جوان سیرت کے آگے میدان سخن میں شوخی کرتا ہے انکی طبیعت کا طفل ہر چند مانند طفل اشک لڑکپن ہے کھیل ہے اچھل کود ہے یہ چال چلن سے

رات دن مونس جان وحشت تنہائی ہے — دل ہے میرا کہ کوئی وحشی صحرائی ہے

طالب تخلص طالب حسین نام شایستگی سخن میں میر انشا اللہ خاں صاحب سے طالب شعرا سے عصر میں اپنی جودت طبع سے سخن ہر ایک کے کلام پر غالب کلام کا کیا پہلو ہے طالب کی مطلوب سے گفتگو ہے

وحشت میں آہ شرر بار جو طالب کی بھڑکی — ایک شعلہ گیا خاشاک بیابان سے لپٹ

طرہ تخلص طرہ باز خان نام بنارسی مضمون تازہ انکا طرۂ دستار سخن عارض محبوب مضمون پہ کاکل پیچ پیچ مشکفام ہر مصرعہ شکن در شکن زلف سخن سراپا دراز ہے اس کا فی بلا کا بلا کا انداز ہے

کھینچے گر اوس شوخ کی تصویر کاغذ پر — میری صورت بھی ہو نہ یہ قدم تحریر کاغذ

طرب تخلص لاله جهنولال نام نوازش حسین خان نوازش کو استاد بنانا منظور کیا فکر مرثیه گوئی کا ازبس شوق اور به عنایت تجریه مرشد دیگر تخلص مشهور کیا یهه صاحب کا بیته لکهنوی تهے چونکه اعتقاد و طرف مشرب اهل اسلام ازبس رکهتے تهے خدا مطلق نے تاریکی کفر کو انکے دل سے دور کیا بلمعه تجلی اسلام نزدیک پهنچا که جلوه ایمان انکی پیشانی پر چمکا که نور کا ظهور کیا الحمد لله رب العالمین و نعت سید المرسلین جسکا هادی الله جیسا کریم و رحیم ہے پهر کیا مال شیطان دشمن قدیم سچ هین یهدی الله فلا مضل له ومن یضلله فلا هادی له طبع طرب افزا عشرت اندوز خاطر دلگیر جهان سوز هرچند یهه ناظم ملک مرثیه کی ناظم هین لیکن ریخته مین یون راقم هین

گئے جاں سے گذر ہم جو نہ وعدہ پر وہ بت آیا | بہانا اوسکا گویا موت کا اپنے بہانا تھا

طالب تخلص لا اعلم شاعر قدیم دکهنی همعصر ولی الشعرا اپنے مضمونکا هر ایک کو طالب کیا سخن کی طبیعت طالب شوق سخن دلپر غالب

طالب کے خون چشم سے آلودہ کیا کرے | وہ پانوں جو حنا سے رہتے ہیں گران سدا

طالب تخلص حافظ طالب نام وطن رامپور سخن کا سیکها مولوی قدرت الله شوق سے دستور یه محبوبه سخن کی طالب جس سے بهرحال حصول هر مطالب رواق مضمون کی طلب سے جوش جوانی همرنگ دخت العنب ہے

چیرئیے سینہ کو شق کیجے دل دلگیر کو | یہی وجہ ہے اور کیا کہا کیا میں تیر کو

طالب تخلص طالب علی نام شاگرد میر غالب علیخان سید تخلص هین شعر گوئی و سخن فهمی انکی عادت مزاج اور یهی شیوا کیا خوب فرماتے هین کیا مضمون لاتے هین

مضطر ہو کب میں جسکو اسے ماہ رو نہ آیا | گہر سے ترے گلی میں تا بام تو نہ آیا

طور تخلص لا اعلم لکهنوی انکا طور سخن تجلی طبع محمد رضا برق سے بهره ور هوکر چشم بینندگان مضمون کو رتبه کحل الجواهر دکهاتا ہے اب هر کوئی شاگرد شیخ امام بخش ناسخ مرحوم آنحضرت کو بتاتا ہے بهرحال تجلی سخن وادی ایمن کا غیرت

مین موسیان شایق دیدار مضمون کو اس نور کا جلوہ دکھاتی ہے ایسے ہی لغویات صاحب گلشن بیخار کو منصفان دوربین کے نزدیک راست کج فہم بناتی ہے چنانچہ جس موقع پر جس رنگ سے اونھون نے شوخی فرمائی بندے نے بھی ناظرین کو اوسکی حقیقت مفصل کہ سنائی موسی سخن طور طبع پر تجلی مضمون سے بیہوش عاشقان طالب دیدار کو مانند سرمہ خموشی کا جوش کاغذ وادی ایمن ہے قلم چٹکی مین جون شمع طور روشن ہے طور کی تحریر کا یہ طور ہے تجلی گاہ مضامین مین جا سے تحریر ہے

ذلیخا عمر بھر نام رہائی + + +	تو اپنے دام مین لایا تو ہوتا + +

خیر انکی تمہید معہ اوستادو کے ایسی ہی جسکا یہ انتخاب ہے بندے کی طرف سے انکی اسی غزل کے اشعارون سے کیا جواب ہے

لب جانبخش دکھلایا تو ہوتا +	ذرا عیسیٰ کو شرمایا تو ہوتا + +
کف پا اپنا دکھلایا تو ہوتا + +	ید بیضا کو شرمایا تو ہوتا + +
غش آتا طور کو موسیٰ کے مانند	رخ پر نور دکھلایا تو ہوتا +
مین جی جاون اجل سے آپ جا ئین اگر پہلے	یہ پیغام زبانی خط سے کہیو نامہ بر پہلے
عیوض بوسہ کے بیسن لے گا لیا [illegible] سمجھین [illegible]	ذرا انصاف تو کیجے لگا لے کس نے شر پہلے
شب وصل غریبان ہے ترے گردن پہ خون [illegible]	نہ ابول اودیکھو کہین زاہد ہوا ایسے سحر پہلے
شب وصل صنم مین رات بھر [illegible]	الٰہی آج نکلے مہر تابان [illegible]
عجب سرکار ہے اللہ کی [illegible]	[illegible] پوچھے [illegible]

طوطا سر تخلص قوم نصارا [illegible] صاحب [illegible] شاہ [illegible] فکر رسائی انکی کاغذ کی سیر پر سیر کرتی ہے مضمون شعر کی چھٹی تحریر کاغذ کا تیار فن ہے جسمین سوار مضمون کا صاحب فن ہے

سودا ہے زلف یوسف ثانی کا اسقدر	روتے ہین ہم کھڑے سر بازار زار زار

طالب تخلص شیر محمد خان نام شاگرد حافظ عبد الرحیم تخلص احسان [illegible]

سخن اس نوع سے ہوا بہ بزم سخن سنجان طالب کو شاہد سخن کی طلب ہر
مطلوب کو طالب سے مطلب ہے

کون ہے بسمل شمشیر نظر اپنا بنا | یا تہ بال اپنا سا یا سینہ سپر اپنا بنا
کیا اپنی روشنی پہ شگفتہ ہے قرص ماہ | طالب جو تیرے ساتھ وہ رشک قمر ہنوز

طالع تخلص لالہ ہنود لعل نام اصل حیدرآباد میان فیض صاحب جیسے شاعر
انکے اوستاد اختر طالع سخن سپہر کاغذ پہ طالع خورشید طبع جلوۂ مضامین
سے فلک کاغذ میں پہ لامع شاہد سخن انکے نصیب ہے قسمت میں لکھا اصل
جیسے ہے

مت پوچھ کچھ حساب یونہیں بخش دو مجھے | مجرم تو ہون پہ عفو سراسر ہے ہی غرض
اشکو نہ سب عبارت اعمال دہو ینگے | بندے کو ایک فردِ دفتر ہی غرض

حرف الظا

ظفر تخلص حضرت ظل سبحانی سلطان زمانی خلیفۃ الرحمانی سکندر ثانی مرزا
ابو ظفر بہادر شاہ ادام اللہ سلطنتہ بخلق سخا و شجاع و بہیم و کرم و بخشش
یکتاے زمان وحید عصر انامل شایستہ تحریر خطوط بوقلمون مشتاق ذائقہ سخن
سے شیرین کام و دہان شاعر نامدار والا قدر خاقانی ہند شیخ ابراہیم ذوق
خوشہ چین خرمن درگاہ فلک اشتباہ بصد شوق یہ خادم سخن جو کلام مبارکہ
سے مستفید ہوتے توفیض حاکمان مضامین سے قابل گفت وشنید ہو تو
اوستاد لیکا دم بھرنا محال کہ مضامین میں بطور مشورہ قبیل و قال شاہد سخن
اکثر اورنگ کاغذ پہ جلوہ افروز بند و لیست املاک ہے سکا کہ مضمون پہ پیاسا
شمشیر زبان بصد ظفر فیروز کلام الملوک ملوک الکلام الکلام اسمیں کلام کا کیا
کلام اماکن و حصن حصین سخن پہ بضرب تفنگ فکر مظفر اور طرق کنان چپ و
راست فتح و ظفر کس صولت کا کلام ہے جسکی ہیبت سے حصار دل سخن
کا انہدام ہے

ضبط فریاد کرون گریہ کو رد کرون لیکن
نہین پنہان سوز کے آثار خموشی کے باعث
میرے زخمون سے ترکمہ آب دم تیغ دریغ
چار ٹکڑے کرون دل کے یہ نہین ہوسکتا

ہم وہ غنچے ہین نہ خندہ و نہین سبزہ نہین ہون
نہ کہ چھوٹون سر پہ چپکے اور نہ نہین پاؤن پڑون
صفحہ ہستی پہ مانند نگین مثل قلم
جو کوئی لیتا ہے پھر وہ پھیر دیتا ہے مجھے

ہے لاکھ بار صبا کی لاکھ بار توبہ
جنون نہین کیا میرے پیوند پیرہن کو لگے
نعل شکل مہ تو جب ترے توسن کو لگے

دل بیتاب کو تھما ہون یہ نہین ہوسکتا
اشک آنکھون سے ٹپکتے ہین ہنسی کے باعث
خشک لب چاٹتے ہین خنکی لبی کے باعث
رنگ دون اب گوندون لفظو دون تل کو نہ دون

اے بتو بندہ خدا کا ہون گنہگار نہین ہون
اس چمن کے گلو نہین ہون نہ ہین خار نہین ہون
یا سیہ رو نہین ہون نہ یا سیہ کار نہین ہون
ہین عجب اک جنس ناکارہ خریدار نہین ہون

اب توبہ کر چکا ہین توبہ ہزار توبہ
کہ ایک تار بھی چھوڑا ہو تو کفن کو لگے
چار چاند اور فلک پہ مہ روشن کو لگے

ظاہر تخلص حکیم میر محمدی نام والد ماجد عاصی تخلص بیعت حضرت میر ضیاء الدین پھپھوندی نور اللہ مرقدہ سے جو خلیفہ خاص مولانا و مرشدنا جناب حضرت مولوی محمد فخر الدین ادام اللہ برکاتہ ہین حاصل ابتدا سے سکونت بندگان دہلی بعد سراکہ شاہجہان آباد سے فاصلہ تین کروہ کا ہے محاربات شاہ گردی مین جد امجد مغفور حضرت حکیم میر واجد علی صاحب جو خلفائے بہترین مولانا سے ممدوح محب بھی تھے پریشان ہوکر جد دہلی مین داخل بحلہ تاجگنج جسکی صحت ممتاز گنج سے کثرہ عمر خان محلات اکبراباد زیر دیوار روضہ منورہ ممتاز محل قیام پذیر ظاہر اخلیلہ طبابت مالہ محتاج سے انفراغ پایا مدت مدید نواب احمد بخش خان مرحوم مخاطب بفخر الدولہ کو انکی خدمت کی سعادت سے توفیق ظاہر ہے کہ ظاہر نے بادی شعرا سے فیض سخن حاصل کیا اور اپنے تین زمرہ شاگردون مین داخل کیا سن بارہ سو انسٹھ ہجری مین ششم ماہ صفر یوم چہارشنبہ قریب یک پاس شب برآمدہ سفر آخرت پر توشہ زہد لیکر بہشت مین

ماجم

داخل ہوئے اور رضوان نے بہ بشاشت تمام فرمایا آدخلوفیہا نعماسے جنت حاصل ہوئی دیوان مختصر بڑی لطافت و فصاحت سے جمع بصد تدبیر کیا نسخہ سیقمان شائقین کے لئے مرکبات طبع سے یون تحریر کیا طبیعت کی صفائی کمال ظاہر ہے جس سے لطافت خود ظاہر ہے ظاہر و باطن یکسان مانند ضمیر روشندلان کیا خوب ارشاد ہے جس سے سامع کا دل شاد ہے کیا نسخہ حیات مفرح القلوب ہین کہ ہر مریض سخن کو مطلوب ہین

حمد مین لکھتا ہون نام اوس خالق غفار کا — نعت مین دم مارتا ہون احمد مختار کا
خیال اوس بت لب کا دل سے مرے اصلا نہین جاتا — بہت اپنے سے کی پر آہ یہ سودا نہین جاتا
مہر کی جبہہ پر انظر کی مہر سان چمکا دیا — آپ چاہا جب تو جلوہ ذرہ مین دکھلا دیا
کیونکہ نکرین حور و ملایک اوسے سجدہ — اللہ بعینہ ہے بصورت ہے محمد
نہ بھاتی تھی جس شخص بن دلکو سیر — سو آیا ہے ای لو وہ یادش بخیر +
چشم اور لب اھل اوسکے ظاہر — بولی کہ جو دلکو پاسینگے ہم ++
آنکھون نے کہا کہ سینکے ہم قتل — لب بولی کہ پھر جلاسینگے ہم +
غبار خاک راہ دلبر چاہا اک آنکھونمین — سمجھہ کحل البصر گہہ ہم نہ مین خاک آنکھون مین
خراب بلدہ دل شہر جان ہم سم تونے — کئے ہین نقل مکان گہہ ہیرے صنم تونے
گو خلد برین کی تو ہوا اور ہی کچھ ہے — پر یار کے کوچہ کی ہوا اور ہی کچھ ہے
یہ عرض روز حشر کہ ظاہر کے یا علی — نعلین آپکی یہہ گنہگار لے چلے

ظہور تخلص ظہور اللہ بیگ نام اصل اصول توران مولد و منشا دہلی بہ تصدق فیضان الہی حافظ قران حمایل فکر سخن گردن کا غند ہین حمایل طبع کو نور معانی سے فیض کامل اوسی نور کا یہ ظہور ہے جسکی حدیث کا مطلق مذکور ہے فکر سخن کا ظہور ہے حافظ طبع اپنے فن کا پورا ہے

ایسا نہو قاصد کہ میرا نام نہووے — الم نامہ حال دل گمنام نہووے

حرف العین

عاجز تخلص زور آور سنگھ نام شاگرد شیخ نصیر الدین عزت با وصف ورود سپاہی نام سخن مجلس کاغذ مین روبروئے سامع عاجزی سخن پہ قدرت کیا خوب فرماتے ہین کیسے کیسے مضمون لاتے ہین

شب مہتاب کس کمبخت کو پھر انہین بھاتی ہے	کہ اس سے گرمئ روز قیامت یاد آتی ہے

عالی تخلص لا اعلم اسمہ تیموری شاگرد ذوق طبع عالی کو سخن پر اسطرح ذوق کیا خوب فرماتے ہین کیا عالی مضمون لاتے ہین

پھونکون تو دل کی مجھے آگ آہ اوپر سے	ذرا سا وار کے پانی بھی یار لا نہ سکے

عارف تخلص محمد عارف نام کشمیری نژاد مولد و منشا الحضرت کا شاہجہان آباد دوشالونکو رفو کرتے ہین اسی ذریعہ سے آب و نان تا گلو کرتے ہین ہمعصر سخنور شعرا اور سرگروہ شعرا دست فکر نے شال سخن کو شکنجہ طبع مین لپیٹا اور کاغذ کے رومال پر گل بوٹہ مضمون کا کاڑھا عارف سخنور پر عارف طریق معرفت فلک کا معارف صفحہ کاغذ نہین دوشالہ ہے شگوفہ مضامین سخن گل لالہ ہے

دخت رز سے کہو کہ آن ملے +	ورنہ عارف افیم کھا ویگا +
اس ابر مین بے ساقی دم جی پہ بنی ہے	ہر بوند کا کھانا مجھے ہیرے کی کنی ہے

عالیجاہ تخلص پسر نواب نظام الملک بہادر مصنف کاغذ مین گوہر مضمون ہے یا گوہر مضمون عالی جاہ کی جاہ مین بدنام ہے ناظم طبع کو نظام ملک سخن پر لا کلام ہے حاکم سخن و سادہ کاغذ پر متمکن ہے تو تخلیان مضامین کا مطبع ہونا ممکن ہے اسیر طبع کا تیز حکم ہے ہر ایک مضمون صم بکم ہے

راتدن اشک سے آنکھوں مین تری رہتی ہے	شاخ نرگس سی پانی سے ہری رہتی ہے

عارف تخلص میر عارف علی نام ساکن اودھ ہے ایک عرصہ سے رونق افروز مرادآباد و عقل و شعور بحث علم عروض و قافیہ مین اوستاد شاگرد

غلام ہمدانی مصحفی اب ترک سخن کرکے عنان بارگی طبع طرف ساحت وعظ و پند معطوف کے اور بجا آوری حکم احکم الحاکمین کیطرف طبیعت عالی بدل مالوف کی عارف سخن حجرہ کا غذ مین عابد زاہد شب زندہ دار طبع عباد و زہد پر مجاہد سخن کیا ہے عین معرفت سے عارف طبع کی یہ حقیقت ہی

رات ساری مجھے دونوں کی تسلی مین کٹی	ہات دلپر سے اوٹھایا تو جگر پر رکھا
وہ ہوا گرد سے جب وقت شکار آلودہ	تیر خاکی ہے مژگان غبار آلودہ
ہاتھو نکلے چاک جیب تلک دست رس نہین	ہین کسکے بس مین ہون کہ پیراکچھ بھی بس نہین

عاصی تخلص منشی امداد حسین نام عاصی انکے کلام سے بہرہ اندوز ہان ہان لا کلام کلام انکا اب دلپذیر ہے

مین کس کس شعلہ رو کو یہ دل صد چاک دکھلاؤ	رہا تھا ایکدل سو جل گیا کیا خاک دکھلاون

عاجز تخلص الفت خان نام خورجہ کے ساکن سخن الخضرت کا جوان خود تحریر دیگر کیفیات سے قلم رہا عاجز سچ ہے کہ بہر حال ہر حال مین بندہ عاجز کیا خوب نظم ہے جسکی شایستگی ہم بزم سے ہے

کیا ہوا گر چشم تر سے خون ٹپک کر رہگیا	بادہ گلگون کا ساغر تھا چھلک کر رہگیا

عاصی تخلص لا اعلم ساکن رامپور عاصی الصاحب کے اور معاملات سے مجبور شاعر طبع عصیان شعار ہے خدا سے کریم غفار ہے تخلص عاصی پہ فکر بہت عاصی سخن کا زبان پر لانا کیا گناہ ہے شفیع عاصیان بروز حشر پشت و پناہ ہے فکر سخن بہت خوب جس پہ ہر یک طبع مرغوب

کلائے ہے کرچی سے تنگ کے وہ گل اندام	الہی یہ کیا لطف کی نازک بدنی ہے

عاقل تخلص عاقل شاہ نام وحشی صفت جریدہ انداز انکے اس شعر پہ عرصہ دراز سے دل ہنیا رہند کو اعزاز جب زبان پر آتا ہے تو عجیب مزا چکھا جاتا ہے جو عاقل ہے وہ اسطرح ناقل ہے درویش فکر بوریا کاغذ پر السد ہو کہتا ہے غافل بھی عاقل عاقل شاہ کو کہتا ہے کیا خوب فرمایا

کیا تا در مضمون ہاتھ آیا

قید بھی یہاں کچھ نہیں اور چھوٹ بھی سکتے نہیں	داہ داہ اس دام کو اور مرحبا صیاد کو

عاصمی تخلص لا اعلم از جمہور شعرائے متقدمین مرد ذہین کلام بہت متین اور حال نامعلوم کیونکر دریافت ہو کیا معلوم کیا شستہ زبان ہے کیسا رفتہ بیان ہے

چمن کے تخت پر جس دن شہ گل کا تجمل تھا	ہزاروں بلبلوں کی فوج تھی اور شور تھا غل تھا
خزاں کے دن جو دیکھا کچھ نہ تھا جز خار گلشن میں	بتاتا باغباں رو رو یہاں غنچہ یہاں گل تھا

عاشق تخلص مہدی علیخان نام نبیرہ نواب علیمردان خان نگربان والا زینت کے خدمت شریف میں کمترین بندہ سید غلام قطب الدین متخلص بباطن مولف تذکرہ گلستان بیخزاں بجواب تذکرہ گلشن بیخار التماس کرتا ہے کہ صاحب گلشن بیخار کا دل انواع انواع گل شاخ سخن تذکرہ میں معترض زبانسے کرتا ہے چنانچہ الصاحب کے باب میں یہ عبارت کہ مملو ہے ادب صفت کاملہ اور اہانت شاقہ کی کس رعنائی کے ساتھ ذہن میں قیاس کرتا ہے اسقدر الصاحب کے تصنیفات سے ہے اسپر صاحب گلشن بیخار کی یہ بات ہے اعظم الدولہ گویدکہ تصنیفاتش قریب دو صد ہزار بیت بنظر راقم درآمدہ مشتمل بسہ دیوان ریختہ و دو دیوان فارسی و حملہ حیدری و دیگر مثنویات انتہی کلامہ وانچہ مارا براے انجواب بدست آمدہ این بیت است کہ بناچار نوشت الخ الحد اکبر صاحب گلشن بیخار اور اونکے اوستاد کو اتنا حسد اور ہر ایک شاعر سے ایسی جد و کد جس شخص نے تین دیوان ریختہ اور دو دیوان فارسی اور حملہ حیدری اور اور مثنویات تصنیف کیں ایسے تیز طبع خوش فکر متین کے نسبت صاحب گلشن بیخار نے یہ لغویات لطیف کہیں یہ تو کسی بیعقل کی سمجھ میں بھی نہ آویگا جس شخص سے اتنی تصنیف ہے کہاں تک اچھا نکلے گا اور کلام شیریں و نمکین ہوگا محض مدعی کی تحریف ہے

کہتے ہین کہ ایک بیت بناچاری لکھی افسوس اونکی ایسی خواری لکھی سبحان اللہ
کیا دعوی ہے اور کیا بیان کچھہ اور رہیے یا منہ مین زبان برا کہنا بھلا جانتا
واہ کیا خوب تمنے یہ کسیکو برا کہکے اپنا دلشاد نہین کیا ہر شاعر کی اہانت کرکے
دل خانہ خراب کو آباد نہین کیا صریح برا کہتے ہو خوش رہتے ہو دروغگویم
ولے بر رویت کیسے آدمی اور کیسی آدمیت غیرت نہین آتی تمہارا کیا سینہ کیسی
چھاتی غرض نظم پر انکا دل عاشق کلام عاشق سننے کے لائق بیان کیا
خوب گفتگو بہت مرغوب

ابر آتا ہے آفتاب چھپا +	ساقیا مست شراب تاب چھپا

عاشق تخلص لا اعلم نروری اور دریافت حال سے عاجز ہے
عاشقانہ کلام سے معشوقانہ انتقام ہے

فقط تو ہی نہ میرا او بت خونخوار دشمن ہے	ترے کوچہ مین اپنا ہر در و دیوار دشمن ہے

عاشق تخلص لالہ رام سنگہ نام پہلے شاگرد غلام حسن تجلی بعدہ مشورہ
شاہ نصیر دہلوی عاشق سخن انکا معشوقان فکر کو خلوت کاغذ مین یون
آراستہ کرتا ہے صورت شاہد فکر کو مرقع قرطاس مین بہزاد طبع اس
نقشے سے پیراستہ کرتا ہے

حیرت زدہ مین دیکھون ہون یون ان سبکو بزم مین	تصویر جیسے دیکھی ہے تصویر کی طرف

عاشق تخلص بخشی چھولا ناتھ نام پنڈت کلام عاشقانہ کی ہے حقیقت

قیس نادان سراسر نظر آیا مجھکو	چاہیے وحشت مین کیون کوچہ دلدار کو چھوڑ

عاشق تخلص شیخ نبی بخش نام کہین اور شیخ محمد صلاح مرحوم پنجابی الاصل
مولد و منشا جہد دہلی مفہوم شاگرد رشید بادی شعرا شاہ بخش سکے عاشق
و مبتلا ہر دل لطیف ظریف و حریف بذلہ سنج چست و طرار استوار استعداد فارسی
معقول علم عربی سے آگاہ صالح مزاج جودت طباعی چالاک گو ہر سخن بدار
صدہا کتب تحت خامہ گذرین بخط عربی و فارسی لکھین ظفریاب خان سخ

یہ بیلوی ہے سوال و جواب بہ نظم و نثر اکثر بوجہ احسن رہا عرصہ قلیل ہوا کہ مکان مقبرہ میر مہدی بیدار خفتہ بستر عدم پکڑا دندان فیل مشاعرہ ہوتا تھا بزم یاران سخن سنج آراستہ محفل شعرائے خوش فکر پیراستہ تو فرزا تخلص شاگرد رشید شعرائے مباحثہ معقول رہا عاشق انداز معشوق پرست سے معاملہ گفتگو حصول رہا تہذیب طالبعلمان مدرسہ سرکار بھرت پور انکو اغنیا سے مباحثہ درس مین انکو باہم تکرار تھی سے بارہ سو تریسٹھ ہجری مین ترک روزگار کرکے حرمین شریفین کی زیارت کو گئے زیارت کیا بلکہ کونین کی حصول سعادت کو گئے اوسی سفر مبارک مین جہانسے سفر کیا بعد حصول شرف حج جہان گذرانسے در گذر کیا نازنینان مضمون کے عاشق مین اشعار انکے سننے کے لائق ہین بندہ شاگرد وہ استاد مین اور وہ دونو شاگرد استاد باہر اپنے ہادی شعرا نظیر جنکا کلام دلپذیر عدو کا سینہ سپر اونکی مصرعہ کے تیر کا مطبوعہ عدم مین دشمن نظیر کا واہ کیا خوش بیانی ہے جنکی بزم شعرا مین مدح خوانی ہے

اشک لخت دل سے دامن خوشنما ہو جائیگا — لعل گل اور موتیا کا حاشیہ ہو جائیگا
کہان تک پہونچیگی گر اوس گل کی جانیکی خبر — ای صبا سنتے ہی دم میرا ہوا ہو جائیگا
مطرب خوش لہجہ کوئی راگ ایسے رنگ سے — محو حسن عالم در و دیوار کا ہو جائیگا
منہ نہین کر سکیگی ہرگز قند مصری کی طرف — لون کا بھی منہ مین گر آسرا ہو جائیگا
آپکے رخسار کا ہے باغ مین ہر گل غلام — کاکل پرخم کا بھی ہے دستہ سنبل غلام
سرو اوس قد کے مقابل ہو تو جلوا ڈالون — دیکھے نرگس جو وہ چشم آنکھین نکلوا ڈالون
لال کر دکھلاؤن خون دلسے مژگان تو سہی — رشک شاخ گل کرون خار مغیلان تو سہی
آہ سوزان کو دہوئین سے سرو اور سنبل لگاؤن — لخت دل سے کردون صحرا کو گلستان تو سہی
جانان جانا تو بہت کتنے ہو پر جانا نہ جان — تھم گئے اور رہین ندیدہ ون جانان تو سہی
یون جنون سے اضطراب گہہ نشتر کے تلے — مضطرب ہو جیسے وحشی جیسے خنجر کے تلے

بام سے سیر زمین کا قصد اگر وہ مہ کرے
سے یقین ساتون طبق ہو جائین اوپر تلے

نرغین تھا مین وہ دیکھا جو اسکو باتم
دم لگا ہے بہ ثبت رگ او پہ کے تلے

پہنگے ہدف پہ تیر کہا باز دینا جہان نہین ہی
قبضہ اختیار مین اپنی کمان نہین رہی

جب اعضا گل کر خاک ہوا اور اڑ گیا بالکل نور نظر
تو چلنا پھرنا سہو ہوا اور انکھ لڑانا بھول گئے

عاشق تخلص مولوی جلال الدین نام عالم فکر کے مدرسہ کا شہ نشین نفی واثبات مدام یہ انکی طبیعت سے لب علم کا سبق ہے جسمین بیان ماضی وحال واستقبال مضمون ادق ہے سواد نزاکت کی شرح مطول بیان مختصر اول الف فرماتے ہین یہ مسئلہ ... ہین

جیسکے نوک مژگان کا پڑا ناسور سینہ مین
کہ بہشت بھی بنایا زخم پہ انگور سینہ مین

عاشقی تخلص مرزا آغا حسین قلی خان پسر مرزا آغا علی خان خراسانی مولد عظیم آباد ولیعہدہ عظیم القدر انگریزی ممتاز ہوا آیا مقام طولانی صاحب گلشن بیخار با این ہمہ صفت اول بعبارت خود صفت اور اخیر نگارش اینہی ظاہر کرتے ہین لیکن در حقیقت ہر ایک شخص کے ہر اک پہ صفت اوصاف واچھے فر ہے ہین عبارت انکی بھی تحریر ہوئی تھی مباحثہ کی تقریر ہوئی ہے ... عاشقی تخلص الموسوم باغا حسین قلی خان خلف آغا علی خان مرحوم اصلش از خراسان مولد عظیم آباد و بزرگانش در دولت تیموریہ اعتبار دلخواہ داشتہ اند و بمناسبت جلیلہ انگریزی بہرہ اندوز عشرت کامرانی ماندہ داعی در حالیکہ اختیار تحصیل محال سکندر آباد بدست وے بود دیدہ است ہرچند دران زمان تمیز بد و نیک نداشت اما اینقدر بنیک بیاد است کہ شخصے متین وخلیق بودہ گویند کہ اکنون در لکھنؤ میگذراند تذکرہ از تصنیف وے مسمی بہ نشتر عشق مشتمل اشعار فارسی از نظر گذشتہ چون سواد عربی نداشت روشن وآشکار است کہ از خطا ناچار بالجملہ این ابیات او را الخ اگر اخیر کے ان فقرون کا فقرہ نہ ہوتے تو منظلہ بدگوئی وغیبت کا اپنے ذمہ

نہ لیتے صاحب گلشن بیخار فرماتے ہین کہ یہین تمیز نیک و بد نہ کہتا تھا پس وہ جوان تھے یہ سنیے تو اپنے زبان سے آپ میان مٹھو بنے صاحب گلشن بیخار کیجے اور ہم بھی سمجھے پس اب مطلب آتا ہون اور انکی نظم سناتا ہون

بدحواسی ہے یہان تک پونچھنے کو اشک کو | چشم کو مین بھول کر رکھتا ہون سر پر آستین

عجیب تخلص عبد الواسع نام یہ معبود سخن ہین سخن عبد الا کلام کیا خوب نظم ہے جسکی مشتاق ساری بزم ہے

بجز رفاقت تنہائی آسرا نہ رہا | سوا ہے بیکسی اب کوئی آشنا نہ رہا

عبرت تخلص میر ضیاء الدین نام شاعر غرہ رفیع المقام قصہ پدماوت کا شروع کرنا اپنے ذمہ لیا شاگرد نواب محبت خان معشوقہ سخن کو کس محبت سے دل دیا جہان گذران نے گذرے مقام عبرت سے انجام سوچنے والون کو ایسے مقام مین آغاز سے حیرت ہے کیا فصاحت بیان سے عبرت انگیز کیا بلاغت لسان سے فصاحت آمیز

بیتاب کوئی سنے نہین سیماب کی مانند | پر وہ بھی نہوگا دل بیتاب کے مانند

عزلت تخلص سید عبد الوالی نام ایسا ارشاد کرتے ہین عزلت گزینان سخن کا دل اسطرح شاد کرتے ہین

شکستہ گر ہوا دل اب نظر نکر مجھ پہ | یہ ٹوٹے آئینہ مین منہ ترے بلا دیکھے

عزیز تخلص عزیز اللہ نام مرد ہر دل عزیز انکی طبع کو سخن گویون کی محفل عزیز شاعر طبع صاحب تمیز جسکی ایسی تجویز

ایسے بیدرد سے کیون دلکو لگایا ہمنے | عشق مین جسکے کبھی چین نپایا ہمنے

عزیز تخلص لالہ شنبھو ناتھ نام دہلوی ہندو انکا شیوہ ہے کہ لیتھ ہوں روپیہ قرض دینے کے سود لیتے ہین فی زمانا بعضے مسلمان بھی لیتے دیتے ہین استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ انکے حق مین صاحب گلشن بیخار یہ عبارت تحریر فرماتے ہین پھر وہی تقریر بدگوئی کی لاتے ہین عزیز تخلص شنبھو ناتھ ربا خوار

دہلی است از راست انپر سود دینے کی تخصیص کیونکر ہوئی اب یہ بدگوئی حرف یکسر ہوئی لیکن ایسی معاملہ مین نا بین انکی نزاع ہوئی ہو ہنود کل ربا خوار ہو کر ڈ بین انپر خصوصیت کیا جو لیسے دو دی ہو الغیبت اشد من الزنا انہون نے غیبت کی انہون نے سود دکھایا بندے نے دونو کو برابر پایا بہرکیف یہ فکر عزیز ہے جو مرد صاحب تمیز ہے

لیا دل یک نگہ مین دلربائی اسکو کہتے ہین | کیا بیگانہ سب سے آشنائی اسکو کہتے ہین

۲۳ عزیز تخلص لالہ بہکاری لعل نام مرد خوش کلام شاعر عالی مقام حصول معاش بے تلاش سخن مین ایسی تراش خراش

بات اب امتحان پہ آئی + + | قصہ کوتاہ جان پہ آئی + +

۲۴ عزیز تخلص مہاراج سنگہ نام مرد عزیز دوست دشمن بے تمیز و بد انجام جنس سخن کیا چیز ہے کہ ہر خریدار کو بجان عزیز ہے انکے نظم کا یہ مضمون ہے اور کیا بلاغت مشحون ہے

ضعف سے ہر رگ تن جسکا ہو تار بستر | کیونکہ بستر سے وہ بیمار اوٹھے اور بیٹھے

۲۵ عسکری تخلص مرزا عسکری نام ایسا فرمایا زبان خامہ پہ یون کلام آیا

کہنے کو ایدہر ادہر گئے ہم + | سنتے تیری طرف جدہر گئے ہم

۲۶ عشق تخلص شیخ غلام محی الدین نام ساکن میرٹھ مبتلا بھی تخلص پایا افکار سخن سے بہت کچھ آمادہ کیا الہا دیکھیے پھر مقام طول سخن آیا صاحب گلشن بیخار اس معاملہ مین یہ عبارت تحریر فرماتے ہین زبان خامہ کج بیان پر رواست کہ ایسے لفظ لاتے ہین سہ عشق تخلص غلام محی الدین کہ مبتلا ہم تخلص اوست از سکنا سے میرٹھ ہست صاحب تصانیف بسیار ست اما بنظر یکی از دیوانش کہ از نظر گذشتہ و این ابیات ازان منتخب گشتہ شاید کہ آنہم قابل تماشا نباشد الخ جائے غور ہے یہ کیا طور ہے انکو ایک سے حد سے یہ وضع بہت بد ہے کہتے ہین اور فکر بھی قابل سیر نہین اس گفتگو کا

سر پر نہین ہین کیسے عقلمند ہین علقمند کیا بیفایدہ خود پسند ہین جو نظم تحریر کی اوسکی یہ ہتک باقی کو بغیر دیکھے بھلا برا کہا بیدھڑک اسکے نزدیک جہان مین بجز اون لوگون کے جنکی انھون نے تعریف کی کوئی نہین اچھا عاصی کی سمجھ یہہ کہ جو برا ہے وہ بھی اچھا تو پھر اچھا تو کہین اچھا شروع مین تعریف صریح اخیر کو ہجو قبیح عجیب قطعے کے عزیز ہین کیونکر کہون کہ بد تمیز ہین باطن مطلب پر آپنے عرض درمیان لاعشق ہے انکو سخن کے ناز نہین سے طبیعت ذکا اچھے اچھے مضمون لاتی ہے کہین نہ کہین سے

سکے ہے سنکے یہ وہ مبتلا کے قصہ کو | کہ خواب ناز کو تازہ یہ ایک فسانہ ہوا
بپھر الگی ہے اپنی تو آئینہ وار چشم | قسمت مین کیسکے ہے ترا دیدار دیکھنا
شام کو عشق مجھے پھر بھی ہے ملنے کی امید | صبح پہلو سے مرے اوٹھکے وہ مسرور گیا
وہان ہر سر فساد ہین رندان بادہ نوش | اے محتسب بچائیو میخانے کیطرف
تجھے اے ظالم بے کیش کافر کچھ نہ رحم آیا | ستمگر نامسلمان سنگدل سب کچھ کہا تجنے
دلکا تختہ ہے میرا جون گل کاغذ کا چمن | یان بہار ایک ہے جسمین خزان ہوتی ہے

عشاق تخلص لا اعلم قوم ہنود انکی طبع سے سخن کی ایسی بہبود کیا خوب بیان سے ہے طبیعت کا امتحان سے ہے

سبز خط سے اور رہا حسن یار کا | آخر خزان نے کچھ نہ اوکھاڑا بہار کا

عشق تخلص حکیم میر عزت اللہ خان نام دہلوی شاگرد ثنا اللہ خان فراق اپنے والد سے بھی استفادہ پایا اور مشتاق علم حکمت مین دستگاہ کامل طبیعت سخن شفا سے مریض فکر شعر کیواسطے شاغل عشق مین طاق ہین شہرہ آفاق ہین طب مین طبیب حاذق مطب کرنیکے لایق طبیب طبع کا نسخہ ہے مریضان شایق کے لیے لکھا ہے کہ یہ دوا ہے

ہمارے سینہ پہ داغون سے ہے یہ گلکاری | کہ داغ داغ جسے دیکھ لالہ زار ہوا

عشق تخلص لا اعلم مرادآبادی حسن لعبت سخن سے باہم شادی کیا خوب

کلام کہہ گئے جو صفحۂ دہر پر رہ گئے

کوئی تو ہے گل چہرہ کوئی سرو رواں ہے || دیکھا تو یہاں ایک نہ ایک آفت جاں ہے

عشق تخلص شاہ رکن الدین محمد نام وطن عظیم آباد توصل معشوقہ سخن ہے اس عاشق عشق پیشہ کا دل شاد عشق یہ رنگ لایا تو عاشق کیا زبان پر نام شنگ لایا

ترے عشقمین ہمنے کیا کیا نہ دیکھا || نہ دیکھا سو دیکھا جو دیکھا نہ دیکھا
ترے چین ابرو میرا غنچۂ دل || یہ عقدے ہین وہ جنکو کھلتا نہ دیکھا

عشرت تخلص میر غلام علی نام بریلوی شاگرد مرزا علی لطف قصہ بکاولی تمام کیا ہوا انکا ہے عاصی ناچار ہے یہ جب کسیکے نسبت فتانت کرتے ہین تو ایسا جواب زبان قلم باطن سے خواہ نخواہ تردید کلام صاحب گلشن بیخار ہے عشرت کیطرف انکا ایما ہے تو اس عبارت کو لکھا ہے ؎ عشرت تخلص میر غلام علی از سکنائے بریلی ہست فن شعر از مرزا علی لطف کہ وے از تلامذہ مرزا رفیع السودا ست گرفتہ صاحب دیوان ہست ملاحظہ شد اما باشعار یکہ بچشم و گوش رسیدہ پیدا است کہ بجائے نرسیدہ او را است الخ یہہ فقرہ اخیر جو لکھا ہے اس سے ثابت کرتے ہین کہ کچھ فکر سخن مین کامل نتھے واضح ہو کہ برا کہنے والے صاحب عاصی کی فہم ناقص کے نزدیک خود عاقل نتھے ہر ایک کو جا نکر طعن کرنا اور پھر الگ ہو کر اپنے کو اچھا بیان کرنا بعید از انسانیت ہے خارج از آدمیت سے مشارالیہ کے نزدیک تو سوا اپنے اوستاد اور ہمچشمون اپنے کے کوئی اچھا نہین اور دانایان رموز اخلاق کی فہم مین جو کوئی کسیکو برا کہے وہی اچھا نہین عشرت کا کلام با فرحت ہے جسکے رشک سے عدو کو عسرت ہے کیا تحریر ہے اور کیسی تقریر ہے

بسان جام خالی پھوڑ ڈالوں چشم پر خونکو || نہ دیکھوں گر صراحی دار اوس مخمور کی گردن

قاصد اگرچہ میری بھی تحریر شرط ہے
تدبیر پیش چلتی نہیں ہے کسی طرح
تا مرگ زندگی میں ہجران کے غم اوٹھائیے
اے رشک گل کہوں کیا داغ الم ہے تیرے
وہ رشک گل نہ آیا منت ہوئی نہ پوری
وہ شمع بزم خوبان آیا نہ میرے در تک
ثابت کیطرح عشرت مجکو بھی ہے ماہ محو وہی

لیکن مزاج پائے تو تقریر شرط ہے
عشرت ہر ایک کام میں تقدیر شرط ہے
بالین پہ میرے جانان انسے تھم جائیے
اس دل جلے کے تن پہ کیا کیا نہ گل کھلائے
بلبل کے قبر پر بھی ہر صبح گل چڑھائے
پروانے کے لحد پر اکثر دیے جلائے
تا از لبم بر آید مستانہ ہاے ہائے

عظیم تخلص مرزا عظیم بیگ نام اصل انکی توران مولد مقام دہلی شاگرد شاہ حاتم خوش بیان انکے باب میں صاحب گلشن بیخار کی کیا عبارت ہے جواب زبان کلک باطن کی طرف سے عظیم ہدایت ہے نثر انکی تریاک زہر آمیز عبارت شکر آمیختہ شور انگیز ملاحظہ فرمانے کا مقام انصاف جسکا انجام ہے سے عظیم تخلص مرزا عظیم بیگ نژادش از توران دیار الست و مولد و منشائش این شہر خلد آثار از تلامذہ شاہ حاتم غرور شاعری بسیار لیکن طبع ہموار داشتہ در جواب اعتراض انشاء اللہ خان کہ در مشاعرہ مرزا بیخبر و خلف نواب شجاع الدولہ مرحوم بعلت انتقال از بحر ہزج بہ بحر رمل لغزش یافت تمام بادی معارضش شبہہ بود مخمسے موزون موزون نمودہ خلاف این ابیات او راست الخ اس تحریر کو دیکھیے کہ لکھنے میں خود اور بیان واقع تقریر کیا تاکہ کسی طرح کیسا قصور عظیم ثابت نہو معاذ اللہ رب العزت انکا پردہ دری کی تمازی و دراندازی سے بچائے کیا شان باری ہے کہ ہرگز بخیہ پردہ پوشی اظہار عیب کا خیال بھی نہ آئے حق تعالی مے بیند و می پوشد ہمسایہ نمے بیند و مے خروشد الفاظ غرور شاعری بسیار لیکن طبع ہموار اور انتقال از بحر ہزج طرف بحر رمل اور مخمسے موزون موزون نمودہ کو ملاحظہ فرمائیے کیا پہلو ہے نقص کا نکالتے ہیں سخن الکا صفحہ کاغذ

یون عزم کرتا ہے جی چاہتا ہے کہ سنائے مضمون عظیم الشان ہے قابل بیان ہے

سوزش سے مری بسکہ ہوئی مشتعل آتش	شیشہ مین پری سے ہوئی مضمحل آتش
بھڑکا ہی دیا آہ نے دامان شفق کو	اک چرخ سے ایسا کہ لگی متصل آتش
چھپتا ہے کوئی شمع صفت سوز دل اپنا	سر کاٹو اگر تو ہو نمودار گلی سے
جاتی ہے شرح سوز مری کیا زبان تلک	ہر دم ملے ہے پی جو سیاہی دوات سے

عظمت تخلص میر عظمت اللہ نام بریلوی طفولیت مین آب و خور قسمت بلخ و کشمیر و بخارا لیگیا اب دہلی مین مقیم بعظمت و حشمت بلند ہمت فکر نیک اسلوب شاگرد حسین خان ایسا فرمایا

نام عظمت سے نہ شوکت نہ شکوہ	کیا ہی اس نام سے گھبراتا ہون

عنایت تخلص عنایت علی خان نام چھوٹے بھائی عباس علیخان بیٹا کے مگر فارسی مین شیخ امام بخش صہبائی سے جام مراد سخن پر از می ناب زبان ریختہ مین امیر حسن تسکین سے تسکین طبع کی مہربان سخن انکا دوستان شائقین پر کرتا ہے عنایت کا خطاب سخن کی انکی طبیعت پر عنایت ہے شاہد مضمون کی اسطرح ہدایت ہے

مین اوسکے دوش سے محفل مین لپک کر بیٹھ لیا	تو یہ بھی دیکھکر اغیار نے چاہا نہ اوسکے

علی تخلص مرزا علی قلی نام ساکن شاہجہان آباد انکے سخن سے سامعین کا دل شاد سخن اعلی ہے مضمون کا القاب معلی ہے مضمون علیٰ ہذا القیاس جیسے قرین چہرہ صفحہ قرطاس

جدائی مین تری ہم کیا کہین کسطرح جلتے ہین	بجا ہے مو بدن سے آگ کے شعلے نکلتے ہین

عیش تخلص مرزا حسین رضا نام زانو ادب کا آگے طور الشعرا کے تہ کیا رنج طبع بستر کاغذ پر عیش مبدل ہوا غم گرہ کیا شاہد مضمون سے عیش ہے رقیب زبون کو طیش سے ہے عیاش فکر کا کلام ہے عیش

ہر دم کام ہے

وہ اگر اسے پشت بام کہین + مین بھی کر لون اوسے سلام کہین

علی تخلص محمد علیخان نام مسکن مرادآباد سخن سے انکی نظم انسے شاد اور حال جو معلوم نہین تو بندے نے کیا رقم نہین کیا زبان و کام سے کتنا خوب کلام ہے

دہیان مین لاتے ہین جب اوبھری کیسی گات ہم | مارتے ہین تب ہین چھاتی پہ اپنے ہات ہم

عیاش تخلص لالہ خیالی رام نام دہلوی تلمیذ پذیر شاہ نصیر عیاش طبع یاران ہمنشین سے رندانہ تقریر عیاش کو شاہد طبع سے عیش و آرام ہے آرام و عیش معشوق فکر سے مدام ہے طرف سخن خیال کیا تو مضمون کا یہ حال کیا

جام ہے ہاتھ مین اور شیشہ ہے زیر بغل | نہین عیاش کو اب بزم خرابات سے چھوٹ

عیاش تخلص میر یعقوب نام لکھنوی مرثیہ گو عیاش سخن عروس مضمون سے بستر کاغذ پر روبرو شاہد مدعا کی جستجو تو تصور مین یہ گفتگو

خنجر بیداد کو سنگ فسان پر تیز کر | وقت قتل اتنا ترحم مجھپہ اے خونریز کر

عیشی تخلص طالب علیخان نام سکنائے لکھنؤ سے ہین فارسی مین خنجر مصرعہ قتیل کے شہید یعنے نظم و نسق سخن مین شاگرد رشید اردو مین میان مصحفی صاحب انکے محافظ سورت سخن کیونکر نہ حفظ ہو ایسے جنکے محافظ دونو زبانو خوب فرماتے ہین کیا کیا مضامین دلکش لاتے ہین عیشی کا کلام عیسی دم ہے جس سے زندگی مضمون کی ہر قدم ہے

دل گرفتہ ہون کہ دل لگا ہو کے مین آزاد کیا | مجکو یکسان ہے چمن کیا خانۂ صیاد کیا
زخم کاری جسم پر کشتو نکے جان تازہ ہے | آبحیوان مین بجھا تھا خنجر جلاد کیا
کون پابند جنون فصل بہاران مین نہ تھا | اس برس تنگ جوانی تھا جو زندان مین نہ تھا
لیچلے ہم یہ کف آبلہ دار آخر کار | خار بھی اپنے نصیبو نکا بیابان مین نہ تھا

مین نے عیشی سے جو پوچھا دل پر خون کا حال — اک صراحی مے گلگون کی بھری دکھلا دے
دل بسکہ ضعیف و ناتوان ہے + — تن پر مرے جان بھی گران ہے
ہر دیدہ غم مین جوش یم ہے + — ہر نالۂ دل شرر فشان ہے +
افسانۂ سوز و ساز عیشی ++ — گر سنیے تو گرم داستان ہے

تحیر تخلص لالہ سندر لال صاحب نام ساکن کول ہنگام ورود کول بندہ سے ملاقات ہوئی تھی جوان سیہ فام چیچک رو بابت فکر سخن عاصی سے ہر ایک قسم کی بات ہوئی تھی کلام خوب طبع کا مرغوب

وضع وحشت کی تمھاری ہی تو گھر سے نکلی — چاک دل تم سے ہوا چاک گریبان ہم سے

عاجز تخلص میر فیض علی نام متوطن کول انکے بھی شاعر طبع کے سناتا ہون دو بول اور حقیقت سے بندہ عاجز و ناچار ہے ہر چند تلاش مین جبر کیا پر بے اختیار ہے نظم جو یہ زبان پر لایا محک امتحان پر لایا

مین وہ شہید ہوان کہ شفق کہتے ہین جسے — تہ کرکے آسمان نے رکھا ہے کفن میرا

عاصی تخلص نواب غلام حسین خان نام کولوی طبیعت اچھی فکر مضمون بہت خاص ہے عاشق سخن عصیان شعار ہے دیدہ شاہد مضمون کا گنہگار ہے بخشش کا امیدوار ہے لب پر یہ شعر بار بار ہے

کل شب وصل مین عقدہ یہ کھلا مرگ کے بعد — دل سمجھتے تھے جسے ہم سو وہ پیکان نکلا

عاصی تخلص منشی صدر الدین نام مخبر دہلی کے ساکن فکر سخن سے مزاج طبع رنگین مطمئن شعر کہنا گناہ نہین اگر گناہ ہے تو کون عذر خواہ نہین فکر عاصی بہت خاصی

جہان مین یہ ملی کیمیا ہمین عاصی — کہ خاک بنکے رہی اپنے کوے یار مین روح

عیار تخلص دلدار علی نام وطن بدایون ہوا استاد انکے میان ظہور اللہ خان نوا اگرچہ دلدار ہے پر مرد عیار ہے نہ عیار ہے شاعر خوش گفتار ہے نے سخن کے نوا کا ظہور ہے نوا کیا مشہور ہے

غم و اندوہ و یاس و حسرت کی | آمد آمد تھی بارہ باری رات
آنسو جاری تھے میرے چشمون سے | لیسے جاری تھا جاری جاری رات
کاٹے نگہ تیرے ان آنکھون کو جا لے | نگہی ہوئی نظر دلسے بنا جاتے ہو آنکھین
ظاہر مین تو نظر نہین ہین کچھ سے عیار | پر چھپ کے رقیبون سے لڑا جاتی ہو آنکھین
تیرے وصل کی لہر آئی ہے دل مین | یہ قطرہ بھی دریا ہوا چاہتا ہے
ہے جان طپان مثل سیماب مضطر | یہ دل پارہ پارہ ہوا چاہتا ہے
آنکھین پتھرا گئین ہو گئے سفید | رات بھر گئے روتے روتے

عظیم تخلص لا اعلم سخن انکا عظیم الشان ہے جسکا صفحہ کاغذ پر ایسا بیان
سے خاصا کہا جو کچھ کہا اچھا کہا

کچھ نگہ مین نہین آتا ہے بجز جلوۂ یار | جبکہ ہم دل مین عظیم اپنے نظر کرتے ہین

عارف تخلص نواب زین العابدین نام خواہرزادے اور شاگرد
مرزا اسد انکے عارف سخن کو چہرۂ کاغذ مین عابدان مضمون سے
یون جلوہ گر

دلمین اوتر گئے پہ نہین دل کو کچھ گزند | کیا یہہ نیام ہے ترے تیغ نگاہ کا
اللہ ری شعلہ خیزی آہ شرر فشان | شکوہ نہین رہا مجھے روز سیاہ کا
شوخی وہ بھری ہے کہ ذرا جا نہین باقی | دشوار ہے آنا ترے آنکھون مین حیا کا
روز شب فراق کا کیا پوچھتا کہون | اسکی نہین ہے شام تو اوسکی سحر نہین
ہل کر کمان بہ رگ مری نکلی ہے مصفیر | تنگ اسقدر قفس ہے کہ ہل سکتے پر نہین
عارف ہے اسقدر تجھے کیون احتراز ہم | گر متقی نہین ہے تو بدکار بھی نہین

عزیز تخلص یوسف علی خان نام شائقین یوسف سخن مثل زلیخا شیدا
ہر ایک عزیز مشتاق وصل کلام ہوکر مانند یعقوب نالہ افزا کاروان طبع
یوسف مضمون چاہ فکر سے نکالتا ہے برادران حاسد گرگ سیرت کے
خاک ندامت مین اسی نمط ڈالتا ہے ان عزیز کا سخن گویا نظم زلیخای جامی

قصہ گریۂ حضرت یعقوب گرامی ہے

بندہ نہیں بندہ و بت بے شرم و حیا کا — اب تک ہیں محمد کے سنئے بندہ ہی خدا کا
خواہش بخت سے ہوتی نہیں وہ سنگ دلی — نالہ کرتے ہیں عزیزہ آ ذرا اثر اپنا سا
اب خاک نگار و خوشبوئے کرون ارتباط عشق — وہ دل نہیں دماغ نہیں وہ جگہ نہیں

حکیم تخلص حکیم آغا جان نام حکیم سخن اسکے درمان کا محتاج مدام طبیب طبع مریضان مضمون کا معالج خواہ سکتہ ہو یا فالج یہ نسخہ ہے یہ دوا حکیم مطلق کے ہات شفا

بسمل دو ذوق تپیدن ہو چکی ہین شور ہو — ہات دوش قاتل کی نظروں سبب کہ سب شانوں تلک

فیض تخلص میان احمد علی نام حیدرآبادی جنکے فیض سخن کا بیان فیض وہان فیض ایسا لکھا یون پیدا ہا

مجھے زندان میں بھی شغل میکشی چھوٹا نہیں — حلقۂ زنجیر مجھکو خط ساغر ہو گیا
ڈھے گئی دیوار تن کی الامان + — آنسوؤن نے بے خبر بنیاد کی +

غوث تخلص محمد غوث نام حیدرآبادی میان فیض سے تعلیم پایہ عزم الجزم سوے شہر سخن باین تقریر تحریر مضمون کا ارادہ ہے ہات مین کاغذ کا صفحہ سادہ ہے

حسب مزاج جب ہوا اسباب وصل یار — کیا چرخ کا گلہ ہے مقدر سے ہے غرض
اے غوث کب ہوا سفل و اعلی مین رابطہ — کشتۂ طبع کو نہیں لنگر سے ہے غرض

عنایت تخلص حیدرآبادی میر قمر الدین نام میان فیض صاحب کے شاگرد ہین عنایت طبع سے رسائی فکر مین مضمون بے انتہا کرتے ہین

انگشت گر بتائے وہ مہندی نکال کے — لوہو نکل سکے زخم سے آئے ہلال کے
فرصت دیا نہ موج فنا نے بھی ایکدم — آخر حباب رہ گئے دیدے نکال کے
کس رشک مہ کا دامن وحشت مین ہو گیا — شکل کتان جو پھٹ گئے دیدۂ غزال کے
سرمستی پرواز مین شرمندہ ہو کر رہ گیا — مرغ گلشن طائر رنگ حنا کے سامنے

عاجز تخلص لاله پیارے لال نام قوم کایتھ وطن قدیم بزرگان شاہجہان آباد اب گردش زمانہ سے چلکر کہا کہ نگینہ دھام پور علاقہ ضلع مرادآباد سے جد بزرگوار انکی جد دہلی مقام ممتاز گنج عرف تاج گنج محلہ بیگ ٹولہ مین آباد اور یہ ابتداے سن شعور سے اکثر اضلاع سہارنپور اور میرٹھ مین مقیم رہے علم عربی وفارسی تحصیل کیا اور شیخ مہدی علی ذکی سے کہ شاعر مشہور وذکی الطبع ہین ندیم رہے فن شعر مین اصلاح پاکر مشاعرات ضلع سہارنپور وشاہجہان آباد اور میرٹھ اور جد دہلی مین چاشنی مائدۂ سخن سے کام ودہان شیرین کیا صاحب دیوان ہین زبان بھاکا مین اکثر دوہرے اور کبت وغیرہ انکے طبع زاد اب بندے کو از راہ بندہ نوازی بزمرۂ اوستادان اپنے یقین کیا بندۂ سخن عاجز نے اختیار فکر کا اقا حاکم وخود مختار سخن کا ہے ابیات مین سے متانت ہر نکات مین ہے

آتش حسن گل ہے بدن سرخ ترا / خاک ممنون ہو کا فرچمن سرخ ترا
پھر آشنائے مشاطہ کی ضرورت کیا / نہو جو تجھین مائل حجاب کا دریا
غالب ذبح کس کو یا ایمان چھوڑا / یہ وہ ہندو ہے کیکو نہ مسلمان چھوڑا
نمک حلال ہے حسن ملیح کی ہے یہ شرط / دہان زخم کہی خندہ نگار کی بات
دست و پا قرمزدہ آئے ہین ترے پھول گئے / یان تلک پانو ہمین اپنے نہ سماتی زنجیر
شوق معانقت مین ترے جس جان دی / مرقد مین کیا عجب ہے لگا لے کفن ہی ہات
خودآرائی ہے تیری باعث آشوب نظارہ / کہ عکس رنگ عارض سرخی چشم تجمل ہے

حرف الغین

غالب تخلص نجم الدولہ نام بہادر بیگ خان انکے عرائس فکر کا بلیحا منصہ مین شہرۂ ابکار پارس سے قند آمیز نبات بیز باہم شکر خور ہے مجالس مشاعرہ سے از بس شوق تھا تماشاے ارباب نشاط کا بھی ذوق تھا ہنگام اہتمام بزم مشاعرہ شروع جلوۂ مہ جبینان خوش آہنگ

ہے

ہزار او نچھالے سخنور یان مضامین طبع زادہ پر غالب ہو کر عنقاے فکر کو بیضہ کاغذ مین اسطرح شکار کھلاتے ہین یہ خامہ نہین شیر کی ڈکار ہے یہ صفحۂ کاغذ نیستان کی کچھار ہے

رہتے ہین اسمین سے ہمیشہ وہ چار آپ	تنہا ہی لوٹتے ہین یہ ساری بہار آپ
بجلی کے چمکنے سے ہے احسان	شب چھاتی سے لگ گئے وہ ڈر کر

غالب تخلص غالب علیخان نام انکے نسبت کا سلسلہ تا بال و دودمان اسد فکر شکار تو ہر مضمون پر صحرا سے کاغذ مین حملہ کنان انکا سخن سبب یہ غالب ہے تب ہر ایک بدل اسکا طالب ہے کیا کلام اچھا ہے آفرین ہے مرحبا ہے

جان لب پر ہین تیرا اس چشم کی بیمار بہت	تیر مژگان کے ہوئے ہین جگر افگار بہت

غالب و اسد تخلص اسد اللہ خان نام ملقب بمرزا نوشہ آپ دو تخلص کرتے ہین کچھ تو سبب ہے کہ دو تخلص کرتے ہین دل دہرتے ہین از بسکہ غلام حسین خان کمیدان قبل اس سے جبکہ دہلی مین انکے مکان تھے کا مسکن اوستادان با شعور کے مثل خلیفہ معظم جو بڑے معظم و مکرم اور ہادی شعرا جیسے نظیر روزگار ہے جنسے تعلیم پائی ایام صبا سے بہ برکت انفاس متبرکہ ان اوستادون کے بہرہ [illegible] اونکی فکر رسائی یہ صورت دکھائی کیون نہ خوش گو ہون جنکے ایسے اوستاد ہون ستائشت تحولے کلام مین لاکلام کلام ہے بنیاد سخن کیا اسکا کلام چونکہ وہ اوستاد مرگئے یہ جبہ دہلی سے اودہ ہر گئے اب خیال شاگردی سے انکار کرتے ہین پر شاید اقرار ہین ہان خود اوستاد ہین مرغان مضامین کے صیاد ہین ہان اونکا فرخ حوصلہ ہے پھر تختہ کا کیا گلہ ہے گو فارسی مین متین ہین پر اردو مین تو فوق ہی نکتہ چین ہین اب بعد وفات ذوق انکو شاعری مین کمال ہو کلام انکا سحر حلال ہو مگر زمانہ خالی نہین کیا اور کسی کی طبیعت

عاری نہین غالباً جو کسی سے مقابلہ ہو تو حاکمان محکمہ شعر کے روبرو
معاملہ ہو بندے کے والد مرحوم سے کمال ملاقات تھی اور از حد اتحاد
کی بات تھی انتخاب زمان ہین یکہ دوران ہین جسطرف طبیعت آتی
اوسیکی خاک اڑا دی چنانچہ دختر رز سے جو تاک لگائی تو وہ ظرف پیدا کیا
کہ مینائے گردون مین شراب شفق ناصفی آفتاب باد پیشکش لایا اور
قمار بازی پہ جو دھیان کیا تو وہ چھکے جواری ہوئی کہ پیر لبساط اور [illegible]
داون کھانے لگے ایسا کمال پایا شعر کمقدر انکا کبھی کسیکی زبانی نہ سنا
نہ اپنی آنکھ سے دیکھا الفاظی اور جودت زبان فیض ترجمان سے عیان
سے کلام شیرین وصف سرمہ چشم فرما دین جس نے سنا حلاوت سخن
اور گلوگیری سرمہ سے یارائے صفت شعر نہ ہا گویا کہ وقت امتحان سے
کثرت عداوت سے ہونٹ چپک گئے سرمہ کی خاصیت سے زبان سے
گولال ہوئی عدو تھک گئے جو شخص اونکے کلام سے بہرہ ور ہوا بیساختہ
آفرین اور سبحان اللہ اوسکی زبان پر ہوا چونکہ یارائے کلام و دہان نہین
کہ منزل وصف مین قدم سرکری لہذا راقم لجام توسن سبک تنگ کلک
سوئے بادیہ مطلب پرکرے اب یہ دہلی والے ہین اور بڑے ارادے
والے ہین شاید قدیم کی نظم و نثر کو خفیف جانتے ہین غرور کی راہ چاہین
سو فرمائین پر دلین تو اونکا لوہا مانتے ہین دہلی والے صاحب کسیکو اپنے
روبرو خاطر مین نہین لاتے مارے خودی و تبختر کے ہین چھوٹے نہین تاکی
پر جب کسی سے مقابلہ ہو تو دم بھر مین فیصلہ ہوا انکو شراب و کباب چاہیے
خلاف شرع کا بحساب چاہیے روز بیکے نام سے انہین کیا کام ذکر انکا
ہر دم سالہا اصحاب تذکرہ کی تحریر دیکھی اور اونکی تقریر دیکھی یا غور
ہین اپنے نزدیک گئے دور ہین یاران ہمصحبت اونسے زیادہ عزیز ہین کیونکہ
ہین گویا اونکے یار خوشامد کے نزد ہین دہلی والے صاحبونکے ذکر کے

جو عبارت رکھتے ہین متاع خیریت شعراے ماضی و حال و مستقبل کو غارت رکھتے ہین ہین باطن کہ ہر گیا جو شمین پھر گیا خبردار ہوشیار انکے اسد نکا پنجہ مضمون پر غلبہ ہے خمسہ انکا شیر کا پنجہ ہے دیوان فارسی ضخیم ہے اردو کا دیوان مانند آمدنامہ قلیل و قدیم ہے اسد تخلص انکا کاغذ مین ڈکارتا ہے روباہ مضامین کو ناحق جان سے مارتا ہے

دوست غمخواری مین میری سعی فرماوینگے کیا
زخم کے بھرنے تلک ناخن نہ بڑھ آوینگے کیا

بے نیازی حد سے گذری بندہ پرور کب تلک
ہم کہین گے حال دل اور آپ فرماوینگے کیا

جراحت تحفہ الماس ارمغان داغ جگر ہدیہ
مبارکباد اسد غمخوار جان دردمند آیا

کاوکاو سخت جانی ہاے تنہائی نہ پوچھ
صبح کرنا شام کا لانا ہے جوے شیر کا

دریاے معاصی تنک آبی سے ہوا خشک
میرا سر دامن بھی ابھی تر نہوا تھا

بوے گل نالۂ دل دود چراغ محفل
جو تری بزم سے نکلا سو پریشان نکلا

نغمہ ہاے غم کو بھی اے دل غنیمت جانیے
بے صدا ہو جائیگا یہ ساز ہستی ایکدن

اسد زندانی تاثیر الفت ہاے خوبان ہون
خم دست نوازش ہو گیا ہے طوق گردن مین

کم نہین وہ بھی خرابی مین پہ وسعت معلوم
دشت مین ہے مجھے وہ عیش کہ گھر یاد نہین

دلسے تری نگاہ جگر تک اتر گئی
دونوکو اک ادا مین رضامند کر گئی

نظارہ نے بھی کام کیا وان نقاب کا
مستی سے ہر نگہ ترے رخ پر بکھر گئی +

یک نظر بیش نہین فرصت ہستی غافل
گرمی بزم ہے اک رقص شرر ہونے تک

دام ہر موج مین ہے حلقۂ صد کام نہنگ
دیکھین کیا گذرے ہے قطرہ پہ گہر ہونے تک

غم ہستی کا اسد کس سے ہو جز مرگ علاج
شمع ہر رنگ مین ہوتی ہے سحر ہونے تک

غضنفر تخلص غضنفر علیخان لکھنوی شاگرد جرأت عدوے ناہنجار کو جنکے کلام سے کمال حسرت صاحب گلشن بیخار ہر جگہ انا ربکم الاعلی اور خود فروشی و خودستائی کو کام فرماتے ہین اور عبث ہر ایک شخص کو اپنی کتاب مین عیب لگاتے ہین ۔ غضنفر تخلص غضنفر علی خان نبیرہ

غلام حسین کرلوڑہ ساکن لکھنؤ از شاگردان جرأت ہست ارباب تذکرہ نوشتہ اند کہ از ہمہ شاگردانش ممتاز است و فقیر شعری ندیدم کہ نظر بر ہمعنی باید پذیرفت الا بیت اول باندازہ دست از دست الخ الحاصل بقول اسکے اصحاب تذکرہ نے سب شاگردون کی نسبت ممتاز لکھا تو باوصف ممتاز ہونے کے انھون نے کوئی شعر مطابق اوس سخن کے نہ کہا اسمین اہانت شاگرد اوستاد کی پائی گئی یہ کیسے اوستاد و سمجھے کہ ایسے شاگرد کے سخن کی یہ صورت دکھائی گئی تو اور شاگرد کس شمار مین ہین وہ تو بے شمار مین ہین واہ حضرت خوب لوگون کو بدنام کیا تذکرہ کیا لکھا کہ خلق کے حلق پہ تمھارے قلم نے خنجر کا کام کیا صاحب غور کا مقام ہے انکی عبارت کے مضمون کا کیا انجام ہے خیر خامہ فکر انکا دلبر ہے ترکیب بندش سے مضمون اگر بروا ہو تو شستہ ہے ✝

کہتا تھا اس حریف کو کل وہ سنا سنا	گر دے کوئی معاف کسی کا کہا سنا
تصویر سی ہوا اوسکے روبرو ہم	کیا کرتے ہین پہرون گفتگو ہم
کبھی دیکھی جو کل تصویر مجنون	تو گویا بیٹھے ہین سب ہو بہو ہم
لایا یوسف کا مصور جو دکھانے نقشہ	لگی اوس نقشہ سے وہ اپنا ملانے نقشہ

نازی تخلص لا اعلم بہ شہید نازی سخن ساکن ملک مشہور دکن اور حال معلوم نہین جو دفتر مین مرقوم نہین نازی مضمون معرکہ شعرا مین صف آرا ہے

شہید تیغ تبسم شاہدان معنی ہے خدا آرا ہے ✝

ہمین مژدہ ہی دیا تو مگر پھر بہار آئی	کہ بوئے گل سحر دوش ہوا او پر سوار آئی

غلامی تخلص شاہ غلام محمد نام لطیف ان میان کا کلام ایسا ارشاد ہو جسکی یہ بنیاد ہے

کل جسکی نظر تیر سی گذری میرے دل سے	پھر آج وہی دور سے قاتل نظر آیا

غلام تخلص راجہ گوپال ناتھ نام واہ واہ کیا سخن اور کیا کلام بندہ ان میان سخن کا غلام ہے سردار کلاسون کا انکا کلام ہے سخن کا راجہ سند کاغذ پر حکم رانی کرتا ہے رعایائے مضامین عالی کے ملک قرطاس مین اس طرح نگہبانی کرتا ہے ✝

جو ہم بستر کبھو ہم ہون غلام اوس خوش اسلوب کے	نہ لین و لیکن تا روز قیامت دوسری کروٹ

غافل تخلص لالہ بختاور سنگھ حساب دان عطارد سخن انکا منشی دفتر فائیسی کچہری کاغذ مین خوش بیان محاسبان سابق سخن کرو بروحساب ہے ہندسہ مضمون معانی کی یہ کتاب ہے

وصف کرتا ہے اون لبون کا جب	غافل اوسوقت لعل اوگلتا ہے

غافل تخلص راجہ بختاور سنگھ نام مرادآبادی عرصہ دراز تک جلد دہلی مین قیام پذیر بارہا محفل مشاعرہ مہاراجہ تشریف لاتے غزلیات طرح وغیرہ کی سامعین کی روبرو توقیر اکثر شائقین کو اونسے مشورہ تھا اونکے زبانون پر انہین کا تذکرہ تھا عاصی پہ نظر عنایت تھی بدرجہ شفقت تھی عکس تخلص فکر شعر کا انداز غافل نام ہوشیار باز ایام قریب گذرے کہ اس جہان سے گذرے مرد تجرد پیشہ آب زبان سے گذری غالبا دولت کیمیا کی بدولت بے اندیشہ تھے شعر گوئی مین صاحب فکر و حاکم پیشہ تھے اب قول غافل کا بیان ہے ہوشیارون کا اوسپر کان ہے ۔

صاف کرتا رہا کل مجھپہ وہ تلوار اسکے ہاتھ	اوٹھکے گڑی نہ کسی نے میری خونخواہی کا ہاتھ
چھپ گیا غنچہ خورشید تہ دامن ابر	دیکھ منہدی رچی اوس شوخ ستمگار کا ہاتھ
قتل کرتا بھی ہے اور کہتا ہے فریاد نکر	یہ ستم ہمپہ نیا اور ستم ایجاد نکر
چمن کوچہ جانان سے یہ کیا آتی ہے	ناز کرتی ہوئی جو باد صبا آتی ہے
تار گیسو مین اولجھتا ہی شام سے دل	رات کیا آتی ہے ایک سر پہ بلا آتی ہے
مجھ سا ہوگا نکوئی اہل وفا اے غافل	گر مرے خاک سے بھی بوی وفا آتی ہے

غربت تخلص لالا علم خاصہ غریب الوطن سے ہرچند غربت اختیار کی لیکن منزل مقصود اسم و رسم کو نہ پہونچا مسافر سخن رہروان طریق نکتہ سنجی سے سبیل کاغذ مین باین شوخی گفتگو کرتا آیا کہ زاد راہ لایا کس توشہ پر سفر و ساکرنے پایا

گھر چھٹا شہر چھٹا ایک نہ چھوٹا غم عشق	ہمسفر غربت کی اسی بات کہ دیوانہ ہین

غمگین تخلص میر سید علی نام خلف میر سید محمد مرحوم دہلی انکا مسکن بہمہ صفت موصوف فکر شعر کیا موقوف سنین و ذہن اب انکا کون ہم فن گوالیار مقام

وہین قیام معروف ہے ازبس اختلاط باہم ہست ارتباط اب ارادہ زیرزمین کیا
دوست وہواخواہونکو غمگین کیا خاص گوالیار مین قبر ہے دل غمگین کو صبر ہے
اکا شعر ہے سامعین کے دل اندوہگین کو فرحت ہے جو فہمیدہ و سنجیدہ و عاقبت
اندیش ہین اونکو مقام عبرت ہے کیا کلام طرب انگیز ہے جس سے سامع کا دل فرحت خیز ہے

حمد ہی جسنے جو کلام کیا — مین نے یونہی حمد کو تمام کیا
نعت وہ ہے کہ حق تعالے نے — جسمین اپنا ظہور نام کیا
تا سیاہی کفارہ کیا ہی کشش ہی پرستی مین — قسم پیرمغان کی جیبوشکھا بیٹھا ہون بتکدہ

غنی تخلص لا اعلم وطن شکوہ آباد دولت شعر سے مفلس طبیعت آباد گنج سخن
سے سیر ہین سرمایہ مضمون پر دلیر ہین زر معانی پر دل غنی ہے نقد نظم لٹانیکی جیبین تنگی ہے

اک گھڑی زندگانی مین مزا ہے — بو ایام جو اسکے مین مزہ ہے

غریب تخلص شیخ نصیر الدین نام اصل انکی کشمیر مولد دہلی زبان فارسی فکر
دلپذیر اور کیا خوب زبان ریختہ ہے جسکی خمیر مین لطافت آمیختہ ہے خزائن
مضامین سے نقاد طبع اسودہ مفاتیح افکار جمع تودہ تودہ کنج کاغذ ہر جنبش
دست مفلس ہے گنج زینت مضمون سے مالا طبع سا ہے

حال دل شوریدہ کہون کس سے غریب آہ — وہ درد ہے نہین جسکی طبیبون سے دوا ہے

غنی تخلص شیخ عبد الغنی نام شائقین جو شہر دست ہین زر ہائے مضامین اونکو
لیے حاضر کیدست ہین در سخاوت وا ہے نقد مضمون دلکشا ہے مضمون غنیا
دو درم ہے ٹکسال سخن ہین کا غذ یا نیم درم ہے

پڑتی ہے نظر خس پہ دم چشم پرید نہ — یہان سے ہمنے پر کاہ بھی بیکار نہ کیا

غواص تخلص لا اعلم دکن شاعر قدیم بحر سخن سے ندیم غواص فکر عمان سخن مین
غوطہ لگاتا ہے گوہر آبدار مضمون کف مقصود کا غذ مین لاتا ہے رشنابان قلزم
سخن سے کام ہے نہنگان دریائے معانی سے کلام ہے سخن کیا ہے در مکنون ہے
جوش زن امواج طبع مثل جیحون ہے کاغذ کا صفحہ ہے کہ دریا کی سطح

تناسل مضمون کو سلک گہر میں فتح ✣

ترا منہ دیکھ بلبل پھول سے بیزار ہوجائے	اگر گل تجھ تلک پہونچے گلے کا ہار ہوجائے

غریق تخلص لا اعلم دریائے متلاطم تلاش کا ہر چند آشنا ہوا مگر گوہر مقصود حال کف مراد کے ہات نیایا ناچار زورق خاطر کو ساحل تحمل پر لنگر کیا غریق لجۂ سخن کے دل نے تحریر یہ شعر کیا

وہ گرم ہی بڑی میری پاس آکی بیٹھتی	اتنا تو نہیں دیکھتا مقدور ہما کا

غمگین تخلص میر عبد اللہ نام خلف میر حسین تسکین فکر سخن سے دل غمگین کو چین تسکین فکر غمگین سے سامعین کا دل خوش ہوا خوشی و مسرت کی چمن گہر کیا یہ غمنامہ غمگین الم ناک ہی شکل صفحہ کاغذ گویا بستر بزم عزا کی خاک ہی

کی مرے مٹی عزیزوں نے خراب	ہائے لاکر خانۂ غمار سے

حرف الفا

۴۲ فدا تخلص سید محمد علی نام عرف فدا شاہ ساکن بہار متعلقہ سہارنپور سیاحی پیشہ فضل الٰہی سے خوف عقبیٰ دل کے اندر حرص دنیا باہر کر کے مجردانہ رہے اور بے اندیشہ صاحب گلشن بیخار بڑے شوخ چشم آدمی ہیں آپ الگ ہو کر انکے معاملہ میں دوسرے کو بھی برا اگر برا کہتے ہیں یا صحیح ہو عاصی کے ذہن میں بسبب عادت مزاج انکے خیال ہوا جو کہ سب عبارت طول تقریر کی باعث فقط انتہا عرض کرتا ہوں یہ کیا کہتے ہیں سہ عزیزی حکایت کند کہ بہیں تقریب رو باین مصر ہم کردہ مردی بود خوش اختلاط بذلہ سنج ! زبان فن شعر ابیات تر و خشک از طبعش می تراوید احباب بنظر الفت زیادہ از اندازہ سے ستودندش عاقبت مائل ہزل گشت الخ انکا مزاج چاہیے سو کہیں بندہ تو یہی عرض کرتا ہے سبحان اللہ کیا خوش مزاج تھے کہ اصحاب صحبت کی خاطر شکنی نکرتے بلکہ خوش مائل ابتہاج تھے پر صاحب گلشن بیخار نے انکو برا کہے بغیر چھوڑا عیب گوئی سے منہ نہ موڑا خیر کردے نے خوش آمدنی

پیش کرکرد کہ نہایت خراب شد ہر کہ سرتا قست بہر حال جملہ طبیعت کا غذ پشہ سخن
پر فدا محلہ کا غذ مین شائقین کی صورت تشویش سوال کرتا

اوس سحر مین اور مجھسے وہ باہم رہا ۔ ایک مدت تک یہی نقشا کم رہا
جس نے کھایا ہے تیر مژگان کا ۔ اوسکے نزدیک جیا نہیں بے نکالا

فارغ تخلص میر احمد خان نام مجسمہ انداز ہمایون اطوار نیک سرشت خوبصورت حیا ورز امور دنیوی سے فارغ اور بیکا زلف سخن سے اولجھا ڈے بال بال مین پیچ تاو ہے ✤

کیا چین سے جا قبر مین آرام کرون گا ۔ دم بھر بھی اگر سوت ہو وہ پیشتر آئے گا
اپنی دیوانگی تو شوق گرفتاری تو دیکھ ۔ پانون مر کر بھی نہ نکلے خانہ زنجیر سے

فائز تخلص لا اعلم نہ انکے اسم کی خبر نہ رسم سے شناسائی بہرہ در سکر سخن فائز ہے تو اوسکا بیان جائز ہے کیا نگارش ہے جسکی یہ تراوش ہے

کل ملے گا وہ سکلے خیر دنگی یہ آیا جو دہیان ۔ بس ہلال عید ہمکو شب عقرب ہو گیا

فارغ تخلص لا اعلم معلوم نہیں ان صاحب کا کیا نام ہے اور کیا آغاز و انجام ہے جب اس سے فارغ البال ہوا تب تحریر نظم کا خیال ہوا زلف لعبت سخن مین دل کو لٹکا یا طرہ مشک فام معشوقہ مضمون مین جی اولجھایا ✤

قطرۂ اشک جو نکلا سو وہ گوہر نکلا ۔ بعد مدت کے میرے چشم کا جوہر نکلا

فارغ تخلص لالہ بال مکند نام بریلوی شاگرد شاہ حاتم سخن سے انکو کمال محبت بلکہ سخن مجسم گنج سخن سے فراغت قصہ مضمون قابل سماعت

دور سے دیکھ تجھے چین بچین ہوتا ہے ۔ تا کہ کچھ کہہ نہ سکون بلبی رو کھائی تیری

فارغ تخلص فارغ شام نام بریلوی عین شباب مین اوسنے دنیا چھوڑ کر الفت عقبی اختیار کی قصبہ خورجہ مسکن اپنا بنایا صاحب باطن رہ رو منزل جذب و سلوک درویش سخن سنے حالت جذب فکر شعر مین بو یرانہ کا غذ اللہ کی پکار کی شعر مین داد خواہی کا یہ حال ہے گویا درویش کی صورت سوال ہے

ممکن نہین جو حرف قضا ہو جبین سے دور | جب نقش ہو چکا نہین ہوتا نگین سے دور

فدا تخلص میر عبد الصمد نام دہلی سکونت کا مقام شاہد سخن پہ فدا معشوق مضمون کی مبتلا ایسی تقدیر جسکی یہ تحریر

جو درد دل کا لکھون یار کو مین لے کاغذ | تو شکل بیان تلک اڈ کے یہ جلے کاغذ

فدا تخلص مرزا عظیم بیگ نام سوداگر اپنے تجار فکر متاع سخن کا سوداگر فدا کی دیکھی ادا کہ ادا سے سخن پہ یون فدا

یار گوشہ مین ہے اور عاشق سے مایوسی ہے | نقش پا تک بھی میری در پہ جاسوسی ہے

فدا تخلص فدا حسین خان نام مغل زادہ اور شاگرد ممنون تا بتیا غلام ہمدانی مصحفی سے مضمون الٹی کیا ہے کہتے ہین جو کچھ کہتے ہین بجا کہتے ہین

ناکام کیا رہینگے کچھ کام کر رہین گے | بدنام ہون گے تو بھی ایک نام کر رہین گے
ظالم یہ جرم دل ہے کہ عاشق تیرا ہوا | قتل فدا عبث ہے کہ یہ بے گناہ ہے

فدا تخلص عاقبت محمود خان نام شاعر والا مقام سخن سے ہمکلام سخن پر فدا مضمون پر نثار معانی پر صدقے لفظ پر یون جی دیا وار

جون شمع ضبط نالہ تو مین نے کیا فدا | پر بس چلا نہ گریہ بے اختیار سے

فدا تخلص امام الدین نام وطن فرید آباد شاہد سخن پر فدا اور دلشاد طبیعت نے ایجاد کیا ایسا ارشاد کیا

تو بات بات مین ہوتا ہے مجھسے آزردہ | یہی تو کچھ نہین اسے دلربا تری باتین

فدوی تخلص لالہ بجھی رام نام ساکن جد دہلی شاگرد مسجود شعرا قوم سے آگاہی ہوئی نہ اور حال کچھ معلوم ہوا تو نظم تحریر کرتا ہون مختصر تقریر کرتا ہون

گذشتہ حسن کا ابتک نشان باقی ہے | ہون فریفتہ کیونکر کہ آن باقی ہے

فدوی تخلص لالا علم شاگرد صابر علی صابر قوم ہنود لقا لی پیشہ تفضلات متفضل حقیقی نے چراغ نور ایمان اسکے دل مین روشن کیا ظلمت کفر نکال کر شرف اسلام سے مشرف کر کے دہلی کو چند روز اپنا مسکن کیا باین سجدہ گاہ شعرا

اور انکے مناقشۂ علم شاعری رہا اور سجدہ گاہ شعرا نے انکی ہجو مین بہت کچھ کہا
چونکہ مزاج انکا عشق پیشہ تھا دل کو ہمیشہ محبت کا اندیشہ تھا ازانجا کہ رنگ معاملہ
عشق مین جوہر ذاتی ہے عاشق کو محبت عجب عجب شعبدے دکھلاتی ہے بیچ بیچ
مجادلہ رہا بڑا بڑا مقابلہ رہا تختۂ سینہ پر گل زخم کھلے پھولون کے باعث شمشیر
کے پھل ملے ہندو ہی سخن نے کفر سے توبہ کرکے کلمۂ شہادت پڑھا مومن مضمون
نے مسجد کاغذ مین سجدۂ شکر ادا کیا تو مسلم طبع کو طریق اسلام نظم یون سکھایا
رکن آئین شرع متین سخن اسطرح ہات آیا

چشم پر آب ہے اور جیب جگر جلتا ہے	کیا قیامت ہے کہ برسات مین گھر جلتا ہے
آوارہ و سرگشتہ و دیوار نہ در کے	سایہ کی طرح ہم نہ ادھر کے نہ ادھر کے

قدوسی تخلص مرزا محمد علی نام معروف بمرزا بچھو وقایع نویس سرکار احمد شاہ
پھر عظیم آباد کو مسکن کیا ازانواب کا آگے مرزا گھسیٹا عشق کی درست کیا
حسب دلخواہ عشق مجازی نے دماغ مین خلل کیا مجاز کو حقیقت سے بدل کیا
انکا سخن ایسا ہی ایسا

چل ساتھ کہ حسرت دل مرحوم سے نکلے	عاشق کا جنازہ ہے ذرا دھوم سے نکلے

قدوسی تخلص میر فضل علی نام ایسا فرمایا زبان خامہ پر سخن کا کلام یون آیا

یار سے بھی لطف مے کا آہ یہ بیہودہ ہو	یہ کوئی محفل ہے ساقی واہ یہ بیہودہ ہو

قدوسی تخلص محمد محسن نام مولد و منشا پنجاب جلوہ آرائی شہر دہلی ہنگام
شباب سخن سے انکو گفتگو شاہ مبارک آبرو سے آبرو

یار ہمسے جو جدا چین بچھین رہتا ہے	نہین معلوم بلا کون سی پیش آئی ہے

فراسو تخلص فراسو نام مشہور عیسوی سے ہین بحضور زیب النسا بیگم زوجہ
شمرو فرانسیسی سرفراز صاحب سخن کا کاغذ کی کوٹھی مین شاگرد پیشگان
مضمون سے اسطرح کا انداز +

ہے خواب مین دیکھا تو لپٹا ہی ملین گے	قسمت ہے نہ گر خواب کی تعبیر الٹ جاے

١٨ فراغ تخلص محمد فراغ نام ساکن دہلی وجہ نا یحتاج تعلیم اطفال بسبب اس ذریعہ کے کل افکار سے فارغ البال مشاہدہ جمال شاہد مضمون سے جسکو فراغ ہے دید یوسف گل سخن سے دل باغ باغ ہے

روتا ہی فراغ آج تیری کوچہ مین پیاری ۔۔ دل توڑیو اسی طرح نہ زنہار کسی کا

١٩ فرخ تخلص میر فرخ علی نام دہلی وطن سخن فرخ فال دقیقہ سنجان نکتہ معانی سے ایسی قیل و قال

چشم سے نور گیا تن سے توان دل سے صبر ۔۔ ہجر مین تیری جدا مجھسے ہوا کیا کیا کچھ

٢٠ فرحت تخلص امیر علی نام ساکن شاہ آباد میر عزت اللہ عشق کی شاگرد رشید ہے ہوئے اوستاد طرز نظم سے سامعین کو فرحت ہے ہر طرف سے بزم کاغذ مین وادی عشرت سے خوب فرماتے ہین نئے نئے مضمون لاتے ہین

ملا جسکو تلوون سے نرگس سمجھ کر ۔۔ سنا تمنے وہ چشم تر تھی کسی کی

٢١ فرخ تخلص لا اعلم متوطن ارکاٹ فرخ مزاج اسطرح پایا انکو سخن کے سکہ نے رواج

ہمارے قتل کی تدبیر بے تقصیر ہوتی ہے ۔۔ نگاہ پاک کی شاید یہی تاثیر ہوتی ہے

٢٢ فروغ تخلص میر روشن علی نام انکے شمع سخن جلوۂ طبع منیر ممنون سے روشن مضامین کا پروانہ وار تصدق ہونا میرہن شعرا کی انجمن ہے قندیل طبع مین چراغ فکر روشن ہے

تاریک کلبہ اپنا کیا ہو فروغ روشن ۔۔ گھر مین کبھی ہمارے وہ شمع رو نہ آیا

٢٣ فریاد تخلص لا اعلم ہر چند انکا شرح حال مین زبان قلم پر فریاد ہے کوئی دادکو نہین پہونچتا مگر فریاد ہے مضمون خوب طالب کا مطلوب ہے

چین پایا پس مردن دل بیتاب نے ۔۔ گوشۂ تربت ہمین آغوش مادر ہوگیا
تلخیٔ ہجران میری کام آئی آخر روز بد ۔۔ زہر بھی مین نے پیا تو شیر مادر ہوگیا

٢٤ فراق تخلص حکیم ثناء اللہ خان نام دہلوی حضرت خضر شعرا سے فیض سخن پایا

عالم علم طب عاشق معشوق سخن نے بفراق امید وصال مین شور مچایا شعر کیا ہی قانون طب ہی نسخہ تپ غب ہی گرم ہر فقرا شعار ہے جس سے نکلتا دل کا بخار ہے مخاطب صفت کرنے سے دق ہے عیش ہی تپ محرق ہے اخلاط کا احتراق ہی دل اونکا جلنے پر اشتیاق سے حرارت قلب سی تشفیر یرہ سے ندامت سی یون اندام تیرہ ہے انجامہ کدہر بھولا بھٹکا کہان کا مضمون کہان جا اٹکا یہان صاحب گلشن بخار کہان باہم اونکے تکرار کہان یہان حکیم صاحب کا ذکر ہے اونکے بیان حال اشعار کی فکر ہے نبض قلم ممتلی ہے تو تنقیہ مزاج سخن کی ترکیب بھلی ہی رنگ مضمون آبدار ہے گویا عرق ریار ہے صفحہ کا غذ قرابادین شفائی ہی جسمین ہر مرض کی دوائی ہے

صاف دلکو کیا او داغ جگر کو دھویا	کام کیا کیا نہ مری دیدۂ تر سے نکلا
اونگلیان گھس گئین یہان ہاتھون کی تحریر	لیکن افسوس کہ لکھا نہ مٹا قسمت کا
یہان تلک مین سبک ہون عدم مین فراق	قدم جو رکھون تو نقش قدم نہین ہوتا
سمجھے تھے دام زلف سیہ ہی بلا ہی جان	پر کیا کرین کہ لے گئی تقدیر کھینچ کر
آبلے دکھلانے جب اس تن رنجور نے	دانت مین تنکا لیا خوشۂ انگور نے
دامن تلک گیا تھا کبھی او سکی وحشت وہم	اللہ رے نازکی وہین چھل مسک گئی

محشر تخلص حکیم سید محشر الدین نام ہے پسر نبیرہ مصنف تذکرہ ہذا جوان خوش رو خوش تقریر سال عمر تیس سے تجاوز ہوا از نو ادب کا غیاب مرزا حاتم علی صاحب مہر کا آگے تو کیا فکر خوش طبعیت مضمون نہ مصرعون سے بشادابی چمن فکر رنگین گل مراد لیا اور ہمیشہ محفل مشاعرات مین ہم ردیف و ہم طرح رہتے ہین اور اکثر صاحبین اسکے اشعار سے گاہ ہین سخن کو انکے کلام سے افتخار ہے مضامین طبع رنگین کی یہ گلستان رسیدہ ہے

جمال عارض ساقی شراب مین دیکھا	یہ آفتاب نیا آفتاب مین دیکھا
چمن سمجھ کے کماخون یہ ملوا ...	[illegible]

چھوٹا وطن سفر مین رہے قایم آبرو
اے تحریر رہ گیا مین رہا ہوتے ہو تو آہ
شامت نفس کی ہین جو گرفتار ہین ہم
ہاتھ رہتا ہے سدا عارض جانان کے تلے
ہما جھکی میری استخوان پہ ڈالیے ہنسے
بیمار ہی پہ تکالی ہوئی ہے +
کس کام کا وہ دل کہ جس دل مین درد ہو
بر نگ شمع ہر اک استخوان جسم جلتا ہے
دل مرحوم کو اللہ بخشے کہ کے روتا ہون
کیا جانے کوئی وقت ہے کیسا کوئی گیا
کعبہ کی بلی رہ بت گمراہ کے گھر سے
وانسکو ہوا ہے کہ ہون خم من سے مین سپہر
سایہ کی تمنا کہ رہون نور مین پنہان
روشن دل صد چاک مین ہے برق تجلی
وہ آنکھین فقط دیکھو اور جلوے ہزارون
صیاد نے گل کھائے ہین بلبل کی روش پر
ہر طرف نقش جمال یار ہے +
عذر ہمدمی کا غشت ہے او نہین نے کوئی
آتش عشق چھپانے کو بدن خاک کیا
اگر یہ شوخ چشم انکھین لڑائین اپنی آنکھون سے

سوتی کسطرح ساتھ مرا آب و دانہ تھا
چند روز قفس مین اور مرا آب و دانہ تھا
بال بال اپنا زبان ہے کہ گنہگار ہین ہم
سایہ گل مین نہ رہتے ہین وہ خار ہین ہم
پکارتا ہے سگ کوے یار ہم بھی ہین
گلابی گھٹا کالی کالی ہوئی ہے
کس کام کی وہ آنکھ جو خونسے نہ تر رہے
ہم شعلون کا دھوان دل سے ہم نکلتا ہے
مشیت مین خدا کی زور کیا بندہ کا چلتا ہے
انسان بری بات نکالی نہ زبان سے
اللہ کی قدرت کہ ہوا نفع ضرر سے
کنکر کو ہوس ہے کہ چھپ جاؤن گھر سے
تنکے کی یہ خواہش کہ نکل جاؤن گھر سے
چمکا شرر طور مرے روزن در سے
دیدار کو کیون طالب دیدار نہ ترسے
دل خون ہوا نالۂ مرغان سحر سے
شکل آئینہ در و دیوار ہے +
یہ بھی اک رنگ جمایا ہے بہانے کے لیے
راکھ بھی چاہیے تھی آگ دبانے کے لیے
تماشا پتلیون کا ہم دکھائین اپنی آنکھون سے

اگر ہو یار اوسکے بزم مین تو تحریر ہے اپنا
کوئی جاتا ہے یا وئن سے ہم آئین اپنی آنکھون سے

فرد ہا و تخلص میر ببر علی نام از سکنا سے فیض آباد ادب یا فتہ

سید حسن صاحب مثنوی بدر منیر فرہاد طبع امید وصال مضمون شیرین مین شور انگیز ہوکر بیستون کاغذ مین کھودتا ہے جوی معانی شیر تیشہ خامہ خاراشگاف سے جبل سخن تراشا اور مضمون گل پیرہنان لالہ رنگ لا ✤

میری چاہت سے وہ بت رام کیا ہو	خدا کا گر نہو فرہاد چاہا ✤

فراقی تخلص لالہ پریم کشور نام باد فروش مشہور روزگار سیر ایلا کمین نگاینہ روزگار باد فروش سخن کے روبرو نئی امراے سخن فہم کبت مضمون سے تکرار

ہوئین آنکھین گلابی روتے روتے	گلابی کی نہ دیکھی شکل افسوس

فصیح تخلص مرزا جعفر علی نام شاگرد شیخ امام بخش ناسخ شعر گوئی اور مرثیہ کہنے مین اعتقاد انکا راسخ کلام فصیح ہے جتنے رشک عدوی تیغ ہے گفتگو فصاحت نظام ہے لایق سننے کی کلام ہے بعض کا قول ہے کہ شاگرد ناسخ نہین خدا جانے یہ سچ ہے یا راسخ نہین ✤

مجھمین ایک عیب بڑا ہے کہ وفادار ہون مین	تم مین دو وصف ہین بدخو بھی ہو مغرور بھی ہو

فضل تخلص فضل مولی خان نام لکھنوی نیک طرز افضل سیرت جوان خوش شمایل افسوس کہ بدگوئی سے سیر نہین ہوتا صاحب گلشن بیخار کا دل انکے حق مین یہ عبارت جسکی سامعین و ناظرین کو شکایت ہے ✤ فضل تخلص فضل مولے خان از سرزمین لکھنو بودہ مرد خوش وضعی نیکو سیرت و جوانی زیبا صورت خوش اختلاط گرم خون بہ جہان آباد آمدہ قصیدہ بمدح شاہ اکبر خواندہ و خطاب افضل الشعرا یافت شوخ طبعی بود شعر کمتر گفتی واکثر اشعار دیگران بنام خود خواندی و با آنکہ از علم بہرہ نداشت با ہیچکس بحثش پیش نبردا با آخر خود را بلاف وگذاف بیصرفہ رسوا و بدنام کرد و بہ کلکتہ رفت واز انجا بازگشت و بمصاحبت نواب مرشد آباد نام آورد و با شعر الصلہ و مروت پیش آمد حیف است کہ نوجوان مرد این دو سہ بیت بنامش شہرت دارد الخ دیکھیے سامع اگر گوش ہوش سے بدل متوجہ ہوکر سنے تو مقام

غرور ہے صاحب گلشن بیخار کی وہی طرز عیب گوئی بدطور ہے افسوس کہ ایسا
شاعر ذی رتبہ جس نے بدولت سلیقہ شعاری دربار شاہی سے خطاب پایا
اور بسرکار نواب نام آور ہو کر شعرا سے بصلہ و مروت پیش آیا اوسکی نسبت
اوروں کے شعر اپنے نام سے پڑہنی اتہام ہے اور ناخواندہ و جاہل ہوتی ہین
کلام ہے اونکا تو مولے کی فضل سے بخیر انجام ہوا ہو پر ہاجی اپنی حرکت سے
پیش عقلا ناحق بدنام ہوا آدمی کو پردہ داری چاہیے انسان کو بردباری
چاہیے بقول سجدہ گاہ شعرا کیا خوب فرمایا ہے عیب پوشی ہو لباس چرخ سے
کیا ننگ ہے تمام آئینہ بہتر اس صفا سے رنگ ہے عاصی کی فہم ناقص تو یہ ہے کہ
کوئی کیسا ہی برا ہو کبھی اوسکو برا نکہے حقیقت مین ہم خود برے ہین دوسرے کو
اگر برا کہین تو کوئی کیا کہے ادیب صاحب گلشن بیخار خود عیب پوشی مین
بے ادب اوستاد و شاگرد بے ادب سب کی سب بقول بزرگی با ادب
بانصیب بے ادب بدنصیب اگر یہ کوئی صاحب فرمائین کہ تو نے کیا انکا خوردہ
تو خیاب مین سبکا خورد و بگرد دیکھے میرا دل گردہ ہے خضر سر منزل ہدایت ہے
مجھسے پھر اسکی کیون شکایت ہے تاکہ آئندہ اگر آدمیت ہے تو ایسا کسی کی نسبت
نفرمائین کلمات ناملایم ہر ایک کی حق مین زبان پر نہ لائین آئندہ اختیار ہے
بندہ عاجز ہونا چاہیے یہ مضمون طبع افضل ہے جس سے عیب گو کا جی بیکل ہے

اوس دی وہ مسی اوسکے کہ بلنیہ پہ حرف ہے	لب وہ کہ لعل سے کے بھی نگینہ پہ حرف ہے

فقیر تخلص میر فقیر الله نام سیر کتب و ہندسہ و دیرہ وغیرہ مین کمال اسکے
سخن کا انکا بیان سخن سے محلہ کا نغذ ہین یون کرتا ہے سوال

سیر ہے سحاب چشم کو نیسان پہ ہے شرف	ہے کونسی گھڑی کہ وہ گوہر فشان نہین
حائل دلون کی دید کو مانع نہین حجاب	عینک سے ہے دوچند ضیا ہی نظر مجھے

فغان تخلص اشرف خان نام احمد شاہ پادشاہ کو برادر رضاعی کوکلتاش خان
خطاب شاگردی مین طبع موزون علی قلی خان ندیم تخلص سے فیض یاب

ہمعصر سجدہ گاہ شعرا عظیم آباد مقام بود و باش ہوا سخن کیا گویا دل دردمند کا بیان کلام موزون کے کیا تا لب شوق پر فغان مصرعہ موزون آہ برجستہ یا نالہ دل غمگین و خستہ ملیحان ہندی کے ملاحت کا شور ہے جراحت جگر عشاق کا عجب طور ہے درد دل کا بیان ہے ہر دم شور و فغان ہے +

قاصد ہو نا امید پھرا کوے یار سے ... غفلت مجھے ہوئی دل امیدوار سے
شکوہ جو تو کرے ہے میری اشک سرخ کا ... تیری کب آستین میرے لہو مین بھر گئی
نہ کھولی تیری بند قبا تو کیا کیجے ... دل گرفتہ کو ظالم کبھی تو وا کیجے
مین مر گیا پر آہ نہ پوچھا فغان مجھے ... درد جگر کسی سے یہ بیمار کون سنے

فگار تخلص میر حسین نام دہلوی شاگرد مرزا اسد خدنگ سخن سے دل فگار بجا کید

کرتا ہے غنچہ تیرے دہن کی برابری ... شاید یہ اپنی بھول گیا ہے دہن کی بات

فقیر تخلص میر شمس الدین نام فقیہ متوطن دہلی زبان دری مین بلبل خوش لہجہ اور عروض و قافیہ کی دانستگی اور تصنیف رسالہ اس فن مین یکتا ہے زمانہ مشرف زیارت حرمین شریفین سے مشرف ہوے بایں راہ ہنگام بازگشت جہاز زندگانی باد مخالف نے غریق لجۂ فنا کیا موت کا ہنگامہ فقیر سخن کا سوال مفعول و مفاعیل سے ہے فقیہ طبع کا جواب مسئلہ قال و قیل ہے

گم ہے آواز تیرے کوچہ کی باشندون کی ... نالی کرنے سے نکرا اون کی گلی بیٹھ گئی

فگار تخلص مرزا قطب علی نام دہلی وطن پیکان مضمون نے دل عدو فگار کیا قوت بازو سے کماندار دیکھیے کہ تیر سخن پار تا سوفار کیا یہ مضمون دل زار ہے جس سے سینہ کلک فگار ہے

مت پوچھ فگار اپنے میر اسکن و ماوا ... مانند بگولے کے سدا بیوطنی ہے

فیض تخلص پنڈت کرپا کشن نام کشمیری ساکن از شعراے لکھنؤ مضمون خدنگ رشک زہر پر فن فیض سخن سے اچھا چلن ہے

لوٹے خون مین نہ خاک سے سنبھل آکر ... دیکھتا میرے تڑپنے کو جو قاتل آکر

فیض تخلص میر فیض علی نام خلف الصدق مرشد شعرا مغفور ہیں کہ والد
ماجد اپنی سرکار وزیر الممالک کے حضور عجب تماشے کی بات ہے سو لفظ گلشن بیخار
کا یہ مقال ہے خدا جانے عیب گوئی کے عوض انکا خیر مین کیا حال ہے شعر کو
برا کہنا ناحق کا دکھ سہنا فقیر نے بھی ہر مقام کو ہویدا کیا شائقین کو انکے کلام پہ
شیدا کیا یہ فقرا انکے حق میں ہے اسی صفحہ اور اسی ورق میں ہے ٥
فیض تخلص میر فیض علی پسر میر تقی مرحوم است در سرکار وزیر الممالک بادشاہ
بسر مے برد آوردہ اند کہ فکر و سخنگوئی بسیار داشت و فقیر از ایشان شعر نخو
مصداق دعوے ندیدم یارب مگر نازش ایشان بر شاعری پدر باشد و از عجب
کل العجب کہ بمقتضاے الولد سر لابیہ دعوی را آموختند و مدعوی الولد
خلاصہ این ابیات اور است الخ معلوم ہوا کہ ہر کسی کو عیب لگانا انکی سرشت
سے مزاج میں عادت بلشت ہے بہرحال صاحب تخلص آشنائی سے مومن اور
نزاکت تخلص شیفتہ کی آشنا سے تو یہ حضرت بدرجہ بہتر ہیں وہ کسبیان بازیان
یہ بھر سیان اور انہون کے اچھے اوستادزادے گویا سب کی افسر ہین تو یہ
توبہ جس نے سادات کی اہانت کی گویا دوزخ میں اقامت کی اللہم احفظنا
من الآفات و البلیات و بارکنا فی الرزق و الحسنات وہ فاحش ناپاک
یہ اولاد صاحب لولاک سادات کی برائی کہہ کے اونھون نے خوب اپنی
عاقبت سنواری دیکھیے جسکا نتیجہ بیان تباہی وہان خواری خیر سخن کو اونکے
فیض سے عدو سے تا نجھا پیر نغض ہے کیا فیض سخن ہے سب سے یہ بہر سخن

گل کھا موسے جنھون کے لیکر جسم نزار پر	وہ پھول بھی نہ لاسکے کبھی وہ مزار پر
شوق میں تیرے کنار و بوس کی اے مجر	سیج کے مانند سوجاتے ہین سب عشق کے
کدورت جب نہ تب انداز سے نکلا ہی کو میرے	ہماری خاک اوس کو چین کب

فطرت تخلص حکیم انیس نام بن حکیم بہادر رودنیلوا نجھا طبیب بجزو قندھا
ساکن بیج پور علم طب سے بہرہ اندوز فکر شعر مستقل حال ساکن

عرصہ قریب ہوا کہ مر گئے ایام زندگی بخوبی بسر کئے حکیم طبع قانون سخن مین حکمت کرتا ہے صاحب ذہن رسا کاغذ کی مینر پر کیسی نظرت کرتا ہے

درد فرقت سے تیرا شیدا جو گرم نالہ تھا
ہر ستارہ سے لب افلاک پر چھالا تھا

جو شب کو خواب مین آیا وہ چشمۂ حیوان
بہائے چشم نے رو رو کے خواب مین دریا

قاتل نے مجکو غوث کا کیا مرتبہ دیا
سر ہے کہین بدن ہے کہین دست و پا کہین

دلکو جدا سینہ جیرا کاٹ سر باندھے ہین ہاتھ
تیرے خنجر نے تیغ و طرۂ طرار نے

فسونہ اسکو تخلص کرو سیٹن نام کاغذ کے گمرہ مین بولتے ہین ایسا کلام

بچا کر دیکھنے والون کی آنکھین دیکھ لو مجکو
نہ دیکھو تو نہ دیکھو تم میری آنکھین چرالی ہے

فدا تخلص پنڈت دیاندہان نام مولد و منشا جد دہلی اور اصل کشمیر تخلص شاعرہ مہاراجہ صاحب مین تشریف لائی اور ایسی تقریر

تیری جان بازون مین اے شیرین ہین ہم بھی کہ
ہیں ستون عشق کی فرہاد مین ہم بھی تو ہین

دی ہین اپنی نیابت باغ مین ای باغبان
خوب کھولی کرینگے نعرہ زن ہم بھی تو ہین

فاضل تخلص شاہ محمد فاضل نام اصل انکی دہلی مرد سیاح خلق سے نزدیک درشتی سے دور خوش اخلاق شہرۂ آفاق ہر ایک علم و ہنر کسب فن مین دستگاہ تحریر کلام الله شریف بے عدیل با دستور از لبس شنگ اور جو شن نراج حکاکی مین اوستاد کہلانے جب وارد فخر دہلی ہوتے تو ضرور غریب خانہ پر تشریف لاتی تسلیم سخن گلستان فکر مین عطر آمیز والد ماجد راقم سے اختلاط بہت تہا کئی مرتبہ حرمین شریفین کی زیارت سے مشرف ہوئے عرصہ قریب ہوا کہ سنہ مین انتقال کیا اسباب دنیا سب تلف ہوئے جو کچہ نظم فاضل ہے وہ دفتر مین داخل ہے جو باقی ہے وہ جمع تاکیجے ہر ایک کے تا بسمع حاجی طبع موزون کعبہ سخن کرتا ہے بیت الحزن کو رشک چمن کرتا ہے

طبیب عشق سے کہدیجو فاضل
یہ خستہ کسی کا لا دوا ہے

اوٹھا نا مت اوسے کوئے صنم سے
کہ کوچہ یار کا دار الشفا ہے

فسون تخلص مرزا مجھلے نام طبع انکی ساحر ہے مضمون شترون سے خوب ماہر ہے

یہ بھی شیدای جمال شب مہتاب ہو گیا | ہے جو دل چاک گریبان سحر اپنا سا
کس سے بیان سوزش زخم جگر کرون | غمخوار بھی نہین جگر افگار بھی نہین

فاضل تخلص محمد فاضل نام ساکن حیدرآباد میان فیض جیسے بزرگ انکے اوستاد فرد مضمون بخشی خانۂ طبع مین داخل سخن کی جمع نہ باقی ہے نہ فاضل کلام اعلے و افضل ہے جو نہ سمجھے وہ گول مہمل ہے +

دل اوٹھ گیا جہان سے پھر بیٹھیے کہان | پاؤن کسطرح سیر کو بھی جگر سے ہے غرض
خط بند ہو گیا تو پر شوق کھل گئے | جان باز ہون مجھے نہ کبوتر سے ہے غرض
پھر نہ اوٹھے گی زمین سے بیٹھ کر | خاک اس دیوار نے بنیاد کی ×

فیض تخلص شمس الدین حافظ نام حیدرآبادی دکن مین فی زماننا لشکر سخن سنجان مین کوس لمن الملک بجاتے ہین مرد صالح اور خوش فکر فارسی مین بھی مشاق فیض طبع سے شائقین کو اس طرح مستفیض فرمانے لگے ہین طبع کی سخن کی جایل حمایل ہے ہر دم زبان پر جاری کلام الله کی منزل ہے بلیغ کلام سے فیض عام ہے

پیش نظر ہی نزع مین نقشہ نگار کا | جلوہ خزان دکھاتی ہے مجکو بہار کا
ہے گور مین بھی غم دہن تنگ یار کا | غنچہ ہوا ہے دل میری شمع مزار کا
کشتہ ہون مین تجلی رخسار یار کا | ہے برق طور گل میری شمع مزار کا
لکھتا ہون وصف زلف سیاہی بھر و بے | نوک قلم مین زہر ہے دندان مار کا
آتے ہین مجکو لوگ نظر اوس جہان کے | نا سور دور بین ہے میری جسم زار کا
مجنون سے حال ناقۂ لیلا کا پوچھیے | وہ ساربان ہے اشک تر بے مہار کا
زخم ہر مقتول پر قمری ہے نقش | تیغ قاتل شاخ ہے شمشاد کی
سایہ اوٹھ سکتا نہین ہے خاک سے | بات نکلی ہے میری افتاد کی

حرف القاف

قایم تخلص شیخ محمد قیام الدین نام وطن چاندپور از فضل شاگردان سجدہ گاہ شعرا سخن گوسے رفیع القدر بلند مرتبت ذی شعور غواص فکر انکا جسوقت بحر سخن مین غوطہ لگاتا ہے گوہر ہاے بے بہا صدف کف مقصود مین یکشت لاتا ہے چشم باریک بین مضمون نازک بصد نزاکت قیام پذیر سخن سنج قدیم الافکار قلم زرین کاغذ پر کجی لغزش سے بری ہوکر راست تحریر شوخی و رنگینی طبع ترکیب بندش مضمون عجیب فکر بلند مرتبہ سلاست سخن مین اوستاد سے قریب سابق شاہجہان آباد مسکن تھا بہرحال انکا مامن تھا دیوان انکی تصنیف سے تذکرہ تالیف سے بنیاد قصیدہ فکر بلند قایم آساس کاخ مضمون مرتفع دایم

معاملہ ہی یہ دل کا وہ کیا کہیگا اسے ۔ پیام بر کے ہمین آپ ساتھ جانا تھا
لے گیا خاک مین ہمراہ دل اپنا قایم ۔ شاید اس جنس کا یہان کوئی خریدار نہ تھا
قسمت کو دیکھیے کہ کہان ٹوٹی ہے کمند ۔ کچھ دور اپنے ہاتھ سے جب بام رہ گیا

یہ شعر انکے اوستاد کا کیا کہنا صاحب گلشن بیخار کی ایجاد کا کہ اوستاد کا کلام اوسکے شاگرد کے نام

ٹوٹا جو کعبہ کونسی یہ جاے غم ہے شیخ ۔ کچھ قصر دل نہین کہ بنایا نجایگا پہر
فلک جو دیوے تو خدائی تو لوں نہ اے قایم ۔ وہ دن گئے کہ ارادہ تھا بادشاہی کا
یہان ربط ہی رہا ان تو کب کا چھوٹا ۔ ملنا خوبان سے روز و شب کا چھوٹا
اک خو سی رہے ہی دیکھنے کی قایم ۔ افسوس کہ ہمسے یہ نہ لیکا چھوٹا
کب آئینہ کو یہ تسخیر آئے ہے پیارے ۔ کسیکا دل ہے وہ جس نے یہ انتقام لیا
قایم فرو کیا ہی اب اوس ہنگ جو سی صلح ۔ مدت ہوئی کہ جان سے مین ہات دہوچکا
طوفان گر گئی ہے میرے حد عمر نوح ۔ دریا نہین جو آج چڑھا کل اوتر گیا
ہنسنے کا یار ہی کوئی طور ہے کہ کج ۔ قایم نے تیری بات سے کہہ اسکے رودیا
مجکو قایم وصل کی شب ہی کیا شادی اب ۔ گر یہی جھگڑے ہین تو یکدم مین ہوجاتی ہے صبح
جو سوز عشق کا چرچا ہے وہان نہین قایم ۔ تو کیا مین جاؤنگا دیکھی بہشت مین آتش

نالون سے عندلیب کی آیا ہے جی تنگ
تھا سو مجھے آمد مین کوئی اوسکو کہ ناگاہ
جھگڑی ہے اشک گرم میرا آہ سرد سے
لے چکو دل جو نگہ پر تو یہ دشوار نہین
مے کی توبہ سے تو مدت ہوئی لیکن قائم
قائم یہ جی مین ہے کہ تقید سے شیخ کے
قائم دست سلیمان ہی ہوئے قائم مین عزیز
شیخ جی تمنے نہ سمجھا یہ کرامات کی راہ
صورت مین تیری گر نظر آئے ملک الموت
بتون کی دید کو جاتا ہون دیر مین قائم
کس دل پہ داغ غنچہ نہ تیرے بہار کی
دشمنی اک شخص اونسے کی ہے قائم جان خوف

کسنے میری مزار پہ لاکر چڑھائے گل
لیجائے نہ گھر سے کہین باہر تپش دل
دیکھین تو پہلے پہونچے ہے تو عرش پر کہ ہم
لیک تم دیکھتے پھرتے ہو خریدار نہین
بے طلب آپ بھی جو ملجاے تو انکار نہین
ابکی جو مین نماز کرون بے وضو کرون
سخت پچھتا ہے وہ جو ہاتھ سے کھوے مجکو
کیا قباحت ہے نکلنے مین خرابات کی راہ
جی دینا کسی شکل سے دشوار نہووے
تجھے کچھ اور ارادہ نہین خدا نکرے
المدد رہنے دہو ہم اکی برس للا زراکی
وای اوسپر جس کسی سے خفے افلاک ہے

قاسم تخلص سید قاسم علی خان مولد و منشا لکھنؤ پنجابی نژاد بعہدہ علیہ جلیل القدر سرکار انگریز و اودھ دلشاد و درینولا رونق افروز لکھنؤ نیاز سندرو سعادت ملازمت حاصل سید عالی نسب والا گہر خوش خلق وضع رندانہ طرز عاشقانہ مین داخل اکثر اوقات جدید دہلی مین تشریف فرما ہوتے ہین داغ غم فراق رفیقون کے دل سے بعد آپ توجہ دہوتے ہین نظم مین شیخ امام بخش ناسخ انکے اوستاد اہل عقیدت انکا دست ادب پائی سے دل شاد محرر عبارت رنگین راقم فقرات خوش آئین قاسم نظم طبع سلیم حساب مین انکی تقسیم طبع قاسم اسیسے ناظم

رہی نہ اتنی بھی روتے جو منہ پہ دیر کی پلک
ثابت ہے کہ ہر شخص ہوتا ہے وطن تنگ
بیان کاہش تن ہر گھڑی کر دیتی ہے واویلا

رہا کیا مجھے صیاد نے کتر کے پر
کیون نکلے تھا بوے چمن پہ جو چمن تنگ
تنگ آ کے وہ کمر کے میری طوق ورسن

واہ کس ناز سے کہتا ہے وفا اور معشوق / مانگیا ہون اری قاسم تیری قسمت ہی مین
قتل عالم کے لیے تلوار آنکھین ہوگئین / ہوگیا وہ وہی جس سے چار آنکھین ہوگئین
رنگ ہی بے رنگ کس سے چار آنکھین ہوگئین / زرد چہرہ ہوگیا گلنار آنکھین ہوگئین
مرا ہر آبلہ ہے کہربا کے سبحہ کا دانہ / نہین تو کیون کشش ہے اسقدر کانٹوں کو صحرا کی
جو ہان ہوئی تو جیے اور نہین تو جانسے گئے / ہماری زیست و مرگ آپکی زبان مین ہے
کچھ تو فرمائیے جو امید رہے / وعدۂ روز قیامت ہی سہی
کچھ نئے تم نہین اے قاسم / عشق جس نے کیا آفت ہی سہی

قاسم تخلص میر قدرت اللہ خان نام متوطنے دہلی حضرت مولانا محمد فخر الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مرید ستھے ہین که تذکرہ اور دیوان معقول جمع کیا لاوید الاشنید قاسم طبع کا ذکر ہے یہی فکر ہے +

ہمین بھی رخصت سیر چمن ہوا ے صیاد / کہ اپنی شور ہے ظالم بہار آنے کا
سر بسر قول تیرا اے بت خودکام غلط / دن غلط رات غلط صبح غلط شام غلط
وہ آئے بغل مین کہین یا جی ہی نکل جاے / مٹ جاے کسیطرح تو یارب خلش دل
مسلمانو دیے پروا ہو کیا حیا ے عاشق کی / وہ نصرانی بچہ عیسیٰ نفس تو ہے پہ کافر ہے

قاسم تخلص میر قاسم علی نام ساکن شہر بریلی تقسیم قاسم تو دیکھیے که بیٹھے وقت ہندی کے حصہ مین بھی ایک بیت اکیلی +

یقین ہے العطش گویان دم آخر مرونگا مین / پیاسا ہون تیری آب دم شمشیر ران کا

قاصر تخلص مرزا میر علی نام شاگرد ثناء اللہ خان فراق ساکن دہلی تصنیف سخن مین ازبس طاق فکر سخن پر طبیعت قاصر نہین کیا جودت طبع واللہ نہین

یارکس نگہ کی اس دل کو نزاکت آگئی / آہ کر سکتا نہین ایسی نقاہت آگئی

قبول تخلص میرزا علی بیگ نام زمرۂ شعرا ے فارسی مین اتفاقاً فکر اردو بھی حصول گفتگو سے عدو رو تقریر شائستہ سخن مقبول کیا آمدار شعر کہا مگر دریا ے فکر بہا

دل یون خیال زلف مین پھرتا ہے نعرہ زن / تاریک شب مین جیسے کوئی پاسبان پھر

قابل تخلص مرزا علی بخت نام صاحب شوق سخن سنجی مین انکے اوستاد شیخ ابراہیم ذوق تقریر سننے کے قابل قابل سننے یا جاہل مضمون خوب طبع کا مرغوب

کیا جو قتل مجھے آج تو نے خوب کیا | کہ مین عذاب سے چھوٹا تجھے ثواب ہوا

قدرت تخلص شاہ قدرت اللہ نام انکے رشتہ دار حضرت شاہ عبد العزیز شکر بار دہلی ساکن مرشد آباد دامن بندہ کا سخن اللہ کی قدرت کی بات ہے کلام کیا عجب حکمت کی بات ہے

ہنگامۂ پرہیز و ورع اب لبر آیا | اے بادہ کشو مژدہ کہ پھر ابر تر آیا
کچھ دیر ہوئی اشک نہین آنکھ سے گرتے | شاید سر مژگان کوئی لخت جگر آیا
بنیا ہے کو اگر داغ سے چھاتی کو چھڑاؤن | خاشاک کے پہلو مین چھپی ہو گی دل آتش
سینہ اوسکا ہے دل اوسکا ہے جگر اوسکا ہے | تیر بیداد جدہر منہ کرے گھر اوسکا ہے
شب ہجران کی مصیبت کو کہون کیا قدرت | تن سے جان چھوٹے ہے اور جان سے تن چھوٹے ہے

قدرت تخلص مولوی قدرت اللہ نام ساکن رام پور از تلامذۂ شیخ محمد قائم چاند پوری جنکا بیت معمور فاضل طبع مدرسہ کاغذ مین طالب علمان شائق کو درس سخن دیتا ہے مبتدیان شوق علم سے سبق نسخہ قال اقول کا کام لیتا ہے

انصاف بھی ضرور ہے یہ ظلم تا کجا | کتنون کے گھر تو جا کے رہے امتحان مین

قدرت تخلص مولوی قدرت اللہ نام صحبت یافتہ انشاء اللہ خان فراق کلام مین مشتاق سخن مین طاق خلق انکی مشتاق فقیہ طبع کی حدیث رقم کرتا ہے عالم کا کام اپنا قلم کرتا ہے

زلفون مین اگر دل یہ گرفتار نہوتا | یون روز سیہ آہ شب تار نہوتا

قربان تخلص میر محمدی نام تودہ سخن آماجگاہ خدنگ ادب انشاء اللہ خان فراق شکاری طبع کو مرغ مضمون کا میدان کاغذ مین اشتیاق ہر شائق حلقہ بگوش کماندار نکات رنگین کا جوش بازوی سخن پر قبضہ کیا ہے کشش شوق بھی بہم کیا ہے

کیون نہ ایک ٹھوکر سے ہان جیا ہی صد جا اندرم | دست بستہ مسیحا جہان استادہ ہے

قربان تخلص میر قربان علی عظیم آباد وطن کا ہےانہ میدان فکر میں خدنگ مضمون کا تودہ کا غذ نشانہ معشوق سخن پر انکی جان قربان لعبت مضمون پر قربان انکی جان واہ کیا ذہن ہے اور کیا سخن ہے +

نکالون کیونکر دل سے اوس کمان ابرو کی پیکان کو	کہ آزردہ نہین کرتا ہے کوئی اپنے مہمان کو

قرار تخلص جان محمد نام از زمرہ نقیبان وزیر الممالک اصلاح سخن کا شاہ شرف الدین ملول سے قرار دربار شعرا مین اس سدا سے نگاہ روبرو ہوتا ہے انکی فکر کا جو ہر اسے +

سے نازسی اوسکا بیان پیغام قضا کا	کیون نام کیا آپ نے بدنام قضا کا

قرار تخلص میر حسین علی نام از گروہ نیک سرشت سادات مسکن کا غازیپور ہوتے ہین اونکے کلمات معشوق سخن پر دل بیقرار جسے نظر آسکے اوسکا دیدار

کسطرح قرار اوسکو کرون درد دل اظہار	سنتا ہی نہیون وہ بت مغرور کسی کی

قمرین تخلص لالا علم ادب یافتہ حسرت خوش آئین مضامین لعبہ انحضرت کی طبع سے ہوں قمرین ہ

بیا سے بے وفا پایا وفا ہو	غرض تم دل سے لیتے ہین بلا ہو

قلندر تخلص لالا علم ہمعصر خان آرزو شعراے قلندر راہ گفتگو بازار کاغذ بازی گر طبع کا تماشا ہے اہل مجاز نے عشق حقیقت مین کھولی تو دیکھا

جی کو ہے زندگی نہین ہے	کیا جی سے کرون کہ جی نہین ہے
تھمتے ہی نہین اشک ناصح +	رونا ہے کچھ ہنسی نہین ہے +

قسمت تخلص شمس الدولہ نام فیض یافتہ صحبت جعفر علی حسرت لکھنؤ انکا مقام سکونت حساب سخن کے ضرب و قسمت انکے محاسب طبع سے روشن

ستاوے کسکا کہ تیرے ستم کو مارا	رستم جو نہ آوے تو وہین اوسکا سر اوسے

قمر تخلص مرزا قمر الدین نام فرزند خورد مرزا تقی ہوس شاگرد مرزا قتیل ہے سخن گردون کا غذ پر فیضیاب بخشش ہمہ کس نجم سخن سپہر کاغذ پر چمکا مانند ستارہ سحر و ملکا

صلح کرتے ہوئے آخر وہ بجنگ آہی گیا
عشق کا نام برا ہے اوسے ننگ آہی گیا

قمر تخلص مرزا قمر بیگ نام پسر مرزا ایزد بخش بہادر شاگرد حافظ [illegible] احسان مہر فلک قدر سخن ضیا بخش طبع شاعر ارجمند فلک قرطاس پہ درخشان

نہ آتی تاب تو بھی دلکی بیتابی کی ہاتھوں سے
قمر پہلو میں دو رشک قمر ہوتا تو کیا ہوتا

قیس تخلص مرزا احمد علی بیگ نام عرف مدارا بیگ اول انکا شہر مقدر لکھنؤ میں جلباب نیست سے پردۂ دیوان ہستی میں آئے قیس سخن وادی کاغذ سے رہ تمنای لیلائے مضمون میں چلا سکے

دل مضطرب کا دیکھا عجب اضطراب اولٹا
ہوا ازبسکہ مضطر اوسنے جو ذرا نقاب اولٹا

قلق تخلص لا اعلم افسوس اور قلق کا اسم و رسم سے خبر نہیں مطلق جب قفسہ میں مضمون کا گنج ہے پھر کاہیکا قلق اور رنج ہے

بہار آتی ہے کنج قفس نصیب ہوا
ہزار حیف کہ نکلا نہ حوصلہ دل کا
خدا کے روبرو ہوویگا اے قلق انصاف
بتوں سے عشق کو ہوگا مقابلہ دل کا

قوت تخلص لا اعلم ضعف میں طبع کی کہاں طاقت تو کیا زور آوری ہے انکے حال کی حقیقت فکر کی یہ توانائی ہے ضعف میں زور آزمائی ہے

ق

پیالک میری جانب کو جو وہ ہنسکے گریبان جائے
تو بھی کی یہ حالت ہو کہ دم دم میں الجھ کیا جائے
وہ غیرت صد باغ لے صد ناز سے گلشن
رخسار پہ چھوٹے ہوئے بالوں کی جو لٹ جائے
گل آتش غیرت سے جلیں مثل گل شمع
اور سنبل تر ہو یہ پریشان کہ لٹ جائے

قناعت تخلص مرزا مجھلے نام انکی سخن سے ظاہر حرص و قناعت کا انتظام دل کا گھر انکی ہوا سے اوسی کا دم بھرتا ہے

اسکو ایڑی کو جو دیکھیگا کجل ہو یگا
تو بھی رہ جائیگا منہ لے کو قمر اپنا سا
یاران رفتگاں نے وہ ہی کون ہوئے
افسوس ہے کہ ہمکو تمہاری خبر نہیں
تمکو تو نہیں خاک میری قدر ولیکن
میں گرد رہ قافلۂ اہل فنا ہوں

قصد تخلص حسن مرزا نام داروغہ خوشبو خانہ والی دکن عطر بیزی سخن مجموعہ

سخن سنجان مہر ہین دماغ محفلیان معطر مشام سامعین ہے بسکہ شوق سخن زیادہ ہے تو سنانے کا ارادہ ہے میان فیض صاحب کی تعلیم سے جنکی سخن کی تحریر قصیدہ

دشت وحشت مین دیوانے تیری پانو مین
چشم آہو سے نقش حلقہ زنجیر ہے

اسقدر زار ہو رہا ہون مین
کمر یار ہو رہا ہون مین

حرف الکاف

کامل تخلص پنڈت ٹھاکر داس سخن کے شاغل کلام با فیض زبان سے کامل

پلٹ کر جو دیکھا سر راہ اوس نے
لگا تیر ایک بار گشتی جگر پر

کامل تخلص مرزا کامل نام سننے کے لایق کامل کا کلام دو باتین ہین یارونکو سناتے ہین

مژگان سے کو مجھ دل پر لگے ہے تیر جو
کہنے لگا کہ ترکش جس وقت ہو وے خالی

یہ بات مین نے کہکر جب اوس سے داد چاہی
تلوار پھر نہ کھینچے تو کیا کرے سپاہی

کبیر تخلص حکیم کبیر علی نام ساکن سنبھل سخن مین بہرہ پایا علم طب مین انکو صغر کیا بلکہ کبیر پایا اسکا نقطہ حب الشفا ہے دایرہ قرص بنگیا ہے

ایک ہی بار ہی دم ناک مین آیا ہی کبیر
زیست معلوم اگر ایسے ہی دو چار چلے

کریم تخلص کریم اللہ خان نام یاران صحبت سے یون ہمکلام ہے

تھی قیامت شب تجھے گر روبرو جانی کریم
زیر دیوار ہی جا نالہ سنایا ہوتا

کرم تخلص شیخ غلام ضامن نام گو پا موے عرصہ ہوا کہ دلی مین قیام پذیر ہے ملک دکن مین اکثر رہے انکے اوستاد مومن خان کی فکر پا تدبیر فارسی کہنے کا بھی شوق تھا ضعیفی مین جوانون کی فکر پر فوق تھا مستغرق سخن سے طبیعت سلیم ہے سخن کا انکے کرم اتم ہے

نام کیا اسود رنگ گان لین ابر ہی یار کا
سر منہ آتا ہے سایہ تیری دیوار کا

کیا ہی بیہم ہوئی اے آہ جو پوچھا تجھے
اے کرم کہنے کیا حال پریشان تیرا

نشست ہے تیری فرمائے کیا عندلیب
گو آہ سرو باد سحر ہو نوا کیا ہین

سیر انشو و نما ہے اوس خرام لاابالی سے | غبار ناتوان کو سرکشی ہے پایمالی سے

گرم تخلص مرزا حیدر علی نام بیٹے مرزا نیاز علی بیگ ساکن شاہ جہان آباد گرم و سرد زمانہ سے آگاہ شاگردی غلام ہمدانی مصحفی سے دل شاد آتش سخن گرم ہے جس سے مخالف سمندر کا ہم بزم ہے مرد لطیفہ گو علم مجلسی مین مشغول گفتگو یا جدید انکے سری مضمون جوانانہ شمع سخن کی لو پر مرغ طبع پروانہ

ناتوانی سے اوٹھا جبکہ نہ یار روا مین | آستین یکرنے لگی ہات مین کار دامن
سیل گریہ مین نہ ہم تا بہ کمر ڈوب گئے | یہان تلک روئی کہ پلو تلک گھر ڈوب گئے

گرفتار تخلص مرزا سنگی بیگ نام شاہ حاتم کے شاگرد دہلی مسکن انکا آزاد طبع گرفتار شاہدان غمزہ انگیز سخن ترتیب سخن مین یہ قید ہے کہ ہر دل نخچیر دام الفت مین صید ہے

درد ہو وے تو کچھ دوا کیجے | دل ہی بے چین ہو تو کیا کیجے

گریان تخلص میر محمدی نام لکھنؤ کے ساکن کہے گریان کہی خندان معشوق تن چشم دوات مین چھپایا اندھیری سینہ تجلی سے دلون کا پھیر ہے جو اشک ہے ساون کی جھڑی ہے جو آہ ہے برق کی رو شئے وصول جھڑی ہے مضمون مکرا ایسا جسکا ذکر لیا

مجھے جب دیکھنا تب ہات سے کچھ کھینچ لینا | نکالا طور ا و سنے یہ عجب صاحب مستا کا

گستاخ تخلص مرزا علی نام لکھنؤی طبع انکی محجوبہ سخن سے گستاخ گل مضمون شگفتہ شاخ در شاخ +

جی لگایا تھا سمجھ ہونے کی فرصت حاصل | یہ نہ جانا تھا کہ آویگی قیامت لازم

کالو تخلص سید کلو نام از قسم بیان مختصر شعر سخن اسطرح بیان کیا

سیدا فقیرون کی گر تم سنو تو کیا ہوگا | ذرا ادہر بھی لطف کیجئے تو کتنا بھلا ہوگا

کلیم تخلص شیخ کلیم اللہ نام از سکنائے سرکوٹ متعلقہ نگینہ مضافات مرادآباد کلیم طبع طور کا نخذیر شوق دیدار شاہد مضمون سے دل شاد کلیم کے شوق

دیدار میں یہ تکرار یار کی رازداری میں جلوہ کی گفتار

جلوۂ طور رخ یار سے پیدا ہووی	نخل اعجاز تکلم سے مسیحا ہووے

کلیم تخلص میر محمد حسین نام صاحب گلشن بیخار بڑے عیب جو خدا محفوظ رکھے ایسے شخص سے کبھی گفتگو کلیم کے کلام میں جب نقص نپایا تو ایک بنا شبدہ کا ہات آیا انکی عیب جوئی ظاہر ہے کہ وہ اس طرفہ حالت سے باہر نقوذ باللہ عیب گوئی کے لیے غیب وان بنے فقیر کی تصدیق کلام کے واسطے انکی فقرہ ہمزبان ہے نہ دانم کہ بپارسی زبان زبانش درست و فکرش صائب نباشد گفتہ اند کہ ترجمہ فصوص الحکم حضرت شیخ محی الدین عربی نور اللہ مضجعہ در ریختہ کردہ است فذالک الکلام دیوان و مثنوی ہا ازو یادگار است ملاحظۂ آن دست نہم داد این اشعار از سفائن و تذکرہ ہا انتخاب و ثبت افتاد الخ یہان انصاف کا مقام ہے مضمون سے کلام ہے فکرش صائب نباشد کلمہ مجہول واقعی میری تقریر معقول موحی الیہ ولی نہیں جو کرامات سے جاتا ہنسے انکا جھوٹ انکی ہر بات سے جاتا نکو ہر کس وناکس سے بغض وحسد ہے یہ عادت بہت ناقص و بد ہے سوسی طبع خدایان مضمون سے کلیم معجزہ عصائے قلم سے دل عدوسے ساحری فن و بیم ہے ربانی سے نور تجلی ہے کلیم سے ہوش طور سرمہ تجلی ہے صفحہ کا غذ رشک ید بیضا سیاہی میں روشنائی وادی ایمن ہویدا

چھپا ہے آ میری چشم تر آب میں دریا	کبھی نہ دیکھا ہی اتنک حباب میں دریا
ہو گیا عشق کہی دوزخ و جنت کو خلق	رہ گیا میں تیرے کوچہ میں گرفتار ہنوز
درازی شب ہجران زلف یار کلیم	مجھی سے پوچھ کہ کاٹی ہے رات آنکھوں میں

کمال تخلص شاہ کمال الدین نام تھا انکی مانک پور آبا و اجداد انکے ذوالاقتدار تھے یہ ترک دنیا کرکے فقیر مشہور اور رونق افروز لکھنؤ ہو کر فکر جرأت سے فیض جو ہو کر اس صاحب کمال نے شاہد فکر کا جمال دکھایا

جملہ کاغذین صورتون کو اپنا حال دکھایا +

روز دکھلایا تماشا مجھکو جنت ذی کمال	مین تماشائی تھا جسکا وہ تماشائی ہوا
ہے بھی کچھ بیٹھنے کا بزم مین اسلوب یہ واہ	جون جون ہم آگے بڑھین آپ سرکتے جاوین

گمان تخلص لا اعلم شاگرد فغان انکے کلام پر یقین ہے نہ کہ گمان مگر شاید مضمون پر دست گمان ہے پر بال برابر ہاتھ آتا کیا امکان ہے +

واسطے جسکے سبھی مجھکو برا کہتے ہین	وہ جو سنتا ہے تو کہتا ہے بھلا کہتے ہین

گنا بیگم از خاندان عصمت قباب نواب عماد الملک غازی الدین خان دختر علی قلی خان نظام تخلص مخفی نہ رہے کہ رخ کلام پوشیدہ انکا حجاب طبع سے برقع کاغذ مین عیان +

مقابل ہو اگر لب کی تری مصری جما جاوے	تری آنکھون سے ہم چشمی کرے بادام کھا جاوے
جسطرح لگی دل کو میرے چاہ کسی کی	اسطرح نہ لگیو میرے اللہ کسی کی
جھوٹ کہتا ہے تو قاصد یہ زبانی پیغام	مجھکو باور نہین جب تک نشانی آوے

کوچک تخلص شاہزادہ مرزا وجیہ الدین نام مرحوم ہنگام رونق افروزی سمت مغرب خورشید روح بزوال مغرب سعد وم ہر چند تخلص کوچک مگر فکر شعر مین زیرک

یہان تلک پانون مین پھپھولے ہین	کہ قدم پھر چلا نہین جاتا

گوہر تخلص مہدی علیخان نام ساغر مراد ساقی میخانۂ سخن شیخ امام بخش ناسخ نے پھرا ہے ستان فکر نے خمخانۂ کاغذ مین آکر ہے مضمون کو جام دلمین بھر کر دہرا کیا گویائی ہے جسکی یون شنوائی ہے

خواب مین شب او مسیحی کی شکل دکھلائی مجھے	جاگ اوٹھے بخت خوابیدہ جو نیند آئی مجھے
دل پھٹ گیا کدورت طبع نگار سے	حیرت کی جا ہے آئینہ ٹوٹا غبار سے
یون وہ بلبل کہ یہ تھا شوق اسیری پس مرگ	پر بھی اوڑ کر مرے صیاد کو گھر تک پہنچے

گویا تخلص شیخ ہدایت اللہ نام وطن فرخ آباد باقی حال گویا خواب گنگ

الا سخن سے دل شاد

جس بزم سخن سے کچھ تقریر بول دیجئے
ہے ہم میں وہ کمال کہ تصویر بول اٹھے

گویا تخلص حسام الدولہ نواب تقی محمد خان نام لکھنؤ مین امیر نامدار دیار کا تھا مین مضمون سخن سامعین ذی ہوش کے روبرو ذوالاقتدار دیوان ضخیم جمع کیا اسی ذریعے سے دل کا بخار رفع کیا عاصی نے دیوان مکرر دیکھا بلکہ تحویل دل تحمید دیکھا کلام معجزہ نما ہے جس کے روبرو گنگ گویا ہے

پڑ گیا ہی عکس ادھر جو تیرے گال کا
ماہ کامل بن گیا ہے چاند تیری ڈھال کا

پانؤن پڑ کی ٹھوکرین کھائی گئی ہے اپنی عمر
نقش پلٹے یار نامہ ہے میرے اعمال کا

بوقت ذبح منہ کو پھیر کر تکبیر کہتا ہے
عدو قاتل ہے کیا اللہ اکبر اپنی بسمل کا

ہوئی ہر چہ ہے فکر زینت معشوق عاشق کو
حنائی ہو گیا خون ہمارے ہاتھ قاتل کا

دلکو بس گل کا عرق آلودہ گال آیا ہے یاد
عطر دان کا منہ بنا ہے منہ ہر اک ناسور کا

اوس کمر پر سوا ہوں مین گویا
ہے نشان جا ہے مزار میرا

کر لیے کیا یہ دعوے خدائی
بتون نے منہ کو بنوایا تو ہوتا

چشم بیمار نے ہمیں مارا
مردم آزار نے ہمیں مارا

تیر سی لگ گئی ہنسی دل پہ
لب سوفار نے ہمیں مارا

یہ ہمیں ہیں نقد جاں جن اپنی یوسف کے لیے
کوڑی کوڑی کو بکین لیکن نہ آئی عندلیبا

منور ہو گئی میری لحد کس مہ کی پرتو سے
چڑھائی چادر مہتاب کس نے میری مدفن کا

گو ہم قفس سے جا نہ سکے بوستان تلک
اوڑا اوڑ کے رنگ چہرہ گیا پر وہان تلک

جنون پڑیں ہیں تیرے نازک مزاج پر پتھر
جو پھول پھینکیں ہین اڑ کر تو سنگسار ہون مین

نظارۂ رخ ساقی سے مجکو مستی ہے
یہ آفتاب پرستی سے مے پرستی ہے

بس ایک رات کا مہمان چراغ ہستی ہے
سحر ہوئے رونگی اب شمع گور ہستی ہے

یہ سے ثبات بہار ریاض ہستی ہے
کلی جو چٹکی تو ہستی پہ اپنی ہنستی ہے

گلچیں تخلص کستر شاہ نام متقدمین شاعر علم شعر سے بہرہ کیف آشنا گدا ہو رخصت

ہر ہر محلہ کاغذ میں سائل سامعین کی صورتیں شاہد سخن پر مائل ✤

خریدار ہم ہیں تو کیا پوچھتے ہو ✤ میں دل بیچتا ہوں میں جان بیچتا ہوں
بکا نام ہم اوسکے وان میں تو کمتر رہا کیا جواب آکے یاں بیچتا ہوں

کافی تخلص مولوی کفایت علی صاحب نام مؤلف شمائل ترمذی ونسیم جنت عالم بے بدل قابل دانا ہے دقائق احادیث وآیات قابل فضیلت نفی واثبات کی کیا بات بحث صرف ونحو میں ہر نحو صرف اوقات نظم کیا خوب ہے ہر شائق کو مرغوب ہے سامعین کو کافی ہے ناظرین کو وافی ہے ✤

نزع میں گور میں قیامت میں ہر جگہ یار غمگسار درود ✤
عکس روئے مصطفائی سے ہوا آئینہ باغ رضوان قصر جنت حد نہاں جوہر علیہ
یا الٰہی بطفیل شرف ختم رسل عمل خیر کی توفیق ہو دینداروں کو
میں کہاں وہ منکران الفت خیر البشر بے تمیزوں کو ذرا مجھ تک تو لانا چاہیے
مشکل ابر الکافی یہ مجبور ہنکا عالم ہے سیاہ نوح کی ہاتف ذیر روئی اور مرتے
دیکھتے جلوۂ دیدار کو آتے جاتے گل نظارہ کو آنکھوں سے اوٹھاتے جاتے
پائے اقدس سے اوٹھاتی نہ کبھی ہم سر کو روکنے والے اگر لاکھ ہٹاتے جاتے
قدم پاک کی گر خاک ہی ہاتھ آجاتی چشم مشتاق میں بھر بھر کے لگاتے جاتے
دشت یثرب میں تری نافہ کی بو کے پیچھے دھجیاں جیب و گریبان کی اوڑاتے جاتے
کافی کشتۂ دیدار کو زندہ کرتے ✤ لب اعجاز اگر آپ ہلاتے جاتے

کوکب تخلص راے مکندرای نام حیدرآبادی ثوابت وسیارۂ مضمون سحر فروغ بخشی طبع میاں فیض صاحب سے فلک کاغذ پر مانند کوکب دریا اور نجم ثاقب روشن کواکب مضامین کی چمک جس سے چشم عدو جائے جھپک

روشن ہیں داغ دل مرے سینہ پہ ہجر کے کوکب کو صبح کب تری اختر سے ہے غرض

حرف اللام

لطیف تخلص میر شمس الدین ساکن بندر سورت طبع لطیف قیام پذیر لکھنؤ

لطیف فکر ایسا کہ مضمون کثیف شستگی ترکیب سے لطیف و شریف نکتہ چین جسکے شائقین حریف و ظریف

گھر مین جا بیٹھ رہا اوس سے خفا ہو تو لطیف | کیا ہی غصہ تری اس بات پہ آتا ہے مجھے

لطیف تخلص سید لطیف علی نام فن جواہر شناسی مین جوہر نظر آبدار از عقیدت مندان و اصلاح پذیران خضر شعرا جوہر مضمون جگک طبع مین شائع ہوا

روتے ہین شیخ و برہمن بھی دل کے ہاتھون | کبر نکلا نہ یہ کافر نہ مسلمان نکلا

لطف تخلص مرزا علی نام استرآبادی دہلی مین سن تمیز پایا اکثر اطراف مین سیاحی کی اور سرداران دہر کے صفت مین قصاید لکھے تو صلہ ہاتھ آیا شاگرد مرشد شعرا کیا کیا خوب فرمایا تذکرہ اردو لطیف طبع وضع تحریر خوش قطع

نہ پہونچی ضعف سے لب تک دعا بھی رنزہ سد | در قبول تو بس آرزو مین ہی رہا
ساقی لگا دے خم میرے منہ سے کہ بار بار | احسان کون کھینچے سبو اور ایاغ کا
کو نین سے ہی لطف ابھی لیتے ہین مشتہو تو | عارض پہ ہون گر اوس سرو کی عاشق
ہے یہ بھی نئی چھیڑ شب وصل مین سو بار | پوچھے ہے وہ کتنی ہی شب کچھ نہین معلوم

لالہ تخلص لالہ انندی پرشاد نام حیدرآبادی غنچہ سخن انکا اہتزاز نسیم طبع میان فیض صاحب سے شگفتہ بیاض تشتر فکر گلشن مشاعرہ مین اس روش کھوتے جس سے گلعذار رونکا دل تر و تازہ

جان پر شیرین کے کوہ غم کو دیکھ | [illegible] تصویر ہے فرہاد کی

لہر تخلص بیدار بخش نام متوفی خلف شیخ خدا بخش متیج کلاونت مرد نیک جوان خوش تقریر ذی حوصلہ با لیاقت بعلم موسیقی یکتاے زمان اکثر روزگار جلیل القدر سے حاصل توقیر عرصہ قریب ہوا کہ بسرکار مہاراجہ گوالیار بمشاہرہ معقول ملازم ہوئے اور چند روز مین معززان اس علم سے سبقت لیجا کر قائم ہوئے ممدوح نے جب انکو شائق برج باوری پایا تو از راہ بغض و حسد زہر کھلایا اور یہ علیل ہوکر سمت شہر دہلی روانہ ہوئے

دشمن کو کیا ہوے پانہ ہوسے شہر کے قریب ایک گانون جسکا گوپیتا نام انکے دم نے نکل کر دشمنونکا خوش جی کیا مانند دل قالب تہی کیا سامع نے مانند نفیر نالہ زار کیا سید احمد بخاری کے مزار مین مدفن قرار کیا جہان اونکے والد دفن ہین قبر کی جگہ پائی جب سنہ ۱۲۶۰ہ تہے عاصی سے اونکے کمال آشنائی حضرت اوستاد نفیر انکو بھی دلپذیر قانون سخن قدوۂ کا اوستاد سے یاد کیا نفیری کے نغمہ سے دل شاد کیا تہا اور بار ہا بدکی انکے آگے گئی اکبار بیدہ اگر زندہ ہوتے تو بھی خیال آتا کہ زمانہ ہمکو بھی انکا شاگرد کہے جاتا صاحب گلشن بیخار کا دل کیا آگ لایا کہ انکے والد پر طعن کیا غلط حال سنایا انکی صورت سوہنی صورت سوہنی اگر طول تقریر برعایت سماع ہو تو سامعین کے دلپر وقت اجتماع ہنگام خانۂ دل بیدار کو خواب کی لہر ہے نقش مسطر موج اور کاغذ کا صفحہ نہر ہے جب دریاے دل مین لہر آئی تو سخن سے کی آشنائی یہ نغمہ کی صدا ہے جس سے حاسد کا دل چٹکیون مین اوڑتا ہے

اپنی وحشت کا نہ صحرا مین بھی ارمان نکلا ‖ پانون پھیلا نہ سکے تنگ بیابان نکلا

حرف المیم

مائل تخلص میر محمدی نام ساکن دہلی مولوی قدرت اللہ صاحب سے تلمیذ جنکے اوستاد سخن مین شاہ نصیر انکا سخن کا زمین طبع مین حاصل طبیعت شعر گوئی

کیا کیا کہون مین تجھسے دل زار کی سوزا ‖ مشہور ہے جہان مین ہمسایکی سوز

مائل تخلص محمد یار بیگ نام لکھنوی قابل صحبت شاگرد قلندر بخش جرأت گویا زبان قلم نے کیا مطلع رقم

بیتا ہون جام مے کے عوض کا سبز رنگ کا ‖ مائل ہوا ہون جسمین اک سبزہ رنگ کا

مائل تخلص سید کاظم علی نام عین شباب مین طرف دار البقا مائل سخن انکا نغمے سے قابل جابل ہو خواہ فاضل

شب ہجران کی آہ ایک طرف ‖ ااکہم ابر سیاہ ایک طرف

ماہر تخلص فخر الدین خان نام انکے ادیب سجدہ گاہ شعرا لکھنؤ کا رہنا اصید شوق اتم اختیار کیا وقائق سخن سے ماہر قابلیت بیان سے ظاہر +

ملی اتنی نہ فرصت بھی کہ اوٹھکر ہاتھ اٹھاتا پانی | ہوا تیر نگہہ یون آہ دلمین کارگر کسکا

مبتلا تخلص مرزا کاظم علی نام مخاطب بمردان علی خان مولد و منشا لکھنؤ اصل مشہد مقدس دیوان فارسی بھی آمادہ کیا مزاج فکر لعتبان اردو بھی مبتلا ہوا اونہون نے کہا اور قلم نے لکھا

شیشۂ دل پٹک دیا تونے + | سنگ دل آہ کیا کیا تونے +

مبتلا تخلص لا اعلم بندہ ازبس تلاش اسم مبتلا ہر چند تجسس و تلاش مین رہا مطلب نہ نکلا معشوق سخن انکا دل مبتلا ہے جب لیا عاشقانہ مضمون لکھا ہے

وہ تیری سایۂ دیوار مین پائی راحت | چاندنی رات کو ای رشک قمر بھول گئے

مجذوب تخلص مرزا غلام حیدر بیگ نام شاہجہان آباد خاص انکے سکون کا مقام سجدہ گاہ شعرا نے بجاے نور چشم آنکھون مین جا دی شوق شاہد مضمون سکے رہنے کو دل مین جگہہ بنا دی مجذوب مزاج کی بڑ شغل سخن جو سلوک مین آئے تو ایسا چلن مجذوب طبع لستر کا غذ مین پڑا رہتا ہی عقیدت مندان معانی کو پکارتا ہے +

عداوت ہی ہوگا مجھہ اگر ہووی تو مین جانون | بھلا تم زہر دیکھو اثر ہووی تو مین جانون
تمہارا ہے جو عہد وفا تھا او سکو تم جانو | میرے پیمان مین کچھ نوع دگر ہووی تو مین جانون
طوبی کے نیچے بیٹھکر روونگا زار زار | جنت مین تیری سایۂ دیوار کے تلے

مجنون تخلص لا اعلم تاثیر تخلص یہ دیکھیے کہ لیلا سے اسم سے وصال نہوا بجز اسکے کہ زمانہ قریب سے انکا اب وجد مشرف اسلام سے مشرف ہوئے معلوم اوربحال نہوا مرشد شعرا سے تعلیم سخن اختیار کی لباس برہنگی سے آراستہ ہوکر آزادگی مجنون برقرار کی عشق شاہد سخن نے نقل مجنون بنایا

دیوانے ہین جنھون نے مجنون نجدی بتایا مجنون کلام کو اشتیاق لیلاے
سخن سے نجد کا غذ مین یون فقرہ زن ہے

جس سے جی چاہی ملو تم نہ کسی سے پوچھو
مجھ سے کیا پوچھتے ہو اپنے ہی جی سے پوچھو

مجنون تخلص لا اعلم آدمی کا فعل نیک ہو خواہ بد وہ تو طشت از بام ہوتا ہی لیکن یہ مجنون لیلاے پردہ نشین سخن کے ہین کہ فیض عشق اوسکے سے نام حال بھی مخفی نظر آتا ہے قیس سخن سوداے لیلاے مضمون سے اسی قدر ہین اوسے وحشت و جنون سے صریر خامہ نہین نجد کاغذ مین مجنون کی آہ کی صدا ہے الفاظ ہین یا نقش کف پاے لیلا ہے

دن مین سو سو بار اوس یار و برو جانا تجھے
اسمین سودائی کہے یا کوئی دیوانہ مجھے

مجرم تخلص میر فصیح علی نام کیمیا کا شوق وطن شاہجہان آباد سخن منظوم سے انکو ذوق ہوس طبع کی صنعت سے مضمون کا پارا سیکا ہی بے جرمی کے مجرم ہین دیدار شاہد سخن کا چسکا ہے مس معانی پر رنگ طلا ہے ہوس کا دل جسمین مبتلا ہے

اپنی خواہش پوچھتے ہو تو یہی چاہی ہے دل
بیٹھکے سامنے صورت تمھاری دیکھیے

مجرم تخلص میان رحمت اللہ نام ساکن محلہ دہلی ابتدا مین دنیا دار تھے اور پیشہ کمند لہ کشتی کو ذریعہ احتیاج مقرر کرکے برقرار تھے چشم دل سے غور کی تو دنیا کی پشت بے بنیاد ہے درویشی اختیار کی استفادہ سخن میر محمدی بیدار صاحب مغفور سے یاد ہے ناظران گلستان سخن ان فرمائینگے کہ اسکے مؤلف کو کیا کچھ حسد ہے مگر جسوقت معائنہ عبارت گلشن بیخار ہوگا تمیز خوب و زشت ہوجائیگی اعتراض نیک ہی یا بد ہے اب دیکھیے صاحب گلشن بیخار کی انکے حق مین عبارت ہی جسکی راقم کو ہر ایک سخن فہم سے شکایت ہے ہ
مجرم تخلص رحمت اللہ در اکبر آباد بحرفہ کسب معاش می کرد از مدت ازان شغل درگذشتہ و لباس فقیرانہ دربر کردہ فیض صحبت میر محمدی بیدار

یافتہ ہنگام ورود دہلی ہشیم میر سید او راست الحق الفاظ بحرفہ کسب بیکرد
ہشیم میر سید دا او راست کو غور کیجے کہ ہر حرف سے طرفہ طرفہ حکایتیں پیدا ہی
یہ اگر امیر ہین اور وہ فقیر تو اپنے واسطے ایسی حقارت کی لفظ لکھنے سے کیا حاصل
مگر کلمہ غرور ہویدا ہے بقول شاعر ؎ نیش عقرب نہ از پی کین است
مقتضاے طبیعتش این ست ؛ امیر سے فقیر کا رتبہ بڑا ہے اگر غور کیجے تو یہ
رستہ کڑا ہے ؎ خاکساران جہان را بحقارت منگر + تو چہ دانی کہ درین گرد
سواری باشد ؛ یہ صاحب اس فقیری میں اچھے تھے کبھی وارد دہلی ہوئے
مرید شریف و شریف و طباع و فقی بطریق سیر رہ نورد دہلی ہوئے ظفریاب جان
راسخ سے اتفاقاً طبع پیمائی ہوئی باہم فلک آزمائی ہوئی آزادہ فکر بازار
کاغذ میں دوکانداران سخن سے کہوں دوست کچھ ہے جب ہی سخاوت کی
نام سے کہتا ہے پیشانی فقیر سخن پر الف اللہ کا خط کھینچا او واسا لگاتا اور خوش ہوتا ہے

چمن میں کسنے الہی نگاہ ڈالی آج
جو پھلا کھلا تی ہے گل کی ہر ایک ڈالی آج

ستارے ہو گئے آنکھوں میں آسمان کے داغ
ذرا جو کھل گئی کرتی کی تیری جالی آج

تو جو کہتا ہے بغل بیچ یہاں ہے شیشہ
محتسب یہ تو مرا دل ہے کہاں ہے شیشہ

اشک اور چشم ہے یہاں ساغر و مل کے بدلے
داغ و سینہ ہے مرا گلشن و گل کے بدلے

نگہ و دیدہ کیوں پھینکے ہے تو اے مست لیلی
دل و سینہ کو توڑے ہے یہ بقول فرنگی

یہی ہے آرزو روز جزا میں اپنی اے مجرم
علی کی غاشیہ داری ہو اور دل کی سیاہی

مجبور تخلص میان حق رسان نام شاگرد شاہ نصیر مغفور شاعر طبع رسا
انکا علم سے نزدیک جہل سے دور اسکے ذہن کا اکثر مختار صاحب سخن مجبور
اور تحسین نظم کا صفحہ کاغذ پہ مشہور

کیونکہ آنکھوں میں سب میں غبار ہو رکی کھاکا
نگاہ اہل معانی میں ہے وہ دور کی خاک

ہم نہیں دیوار بیٹھے صبح تک رو یا سے
نصیب خوشی سے پاؤں پھیلا گھر میں تم سوتے ہے

[illegible] تخلص ناصر خان نام علم ریاضی میں بیہودگی طبع عیان اقلیدس

عقل انکی مکتب اکتساب کا طفل دبستان ہر طبع محزون مداح خوش ہوئے
اسیر بھی ہر شکل صفت دایرہ تحریر سے خارج شکل شاشت سخن تختہ کاغذ پہ
اس صورت سے کھینچ کر شمائل کو بناتے ہیں احکام مدارج

نہ تو نامہ ہے نہ پیغام زبانی آیا	حیف محزون تجھے یاران وطن بھول گئے

محزون تخلص عالم شاہ نام مشایخین گڑھ مکتیسر سے ہیں اب دیکھیے صاحب گلشن بیخار کو کہ اپنی صحیح غلطی کا ہوش نہیں اور دوسرے کی سہو کو اتنا افشا کیا یہ بات بہت نامناسب الغرض جو غلطیاں سرزد ہوئیں وہ موقع پر بتائی گئیں اور آیندہ نشان دیا جائے گا کیا اپنے عیب سخن پر گوش نہیں انہوں نے خدا بخش مسیح مرحوم کے باب میں نغمہ خارج از آہنگ سر کیا خدا جانے کیا خیال کیا ہادی شعرا کے مقدمہ میں جو کچھ خرافات بکی اسکا وہ حال کیا یہ تو وہ مثل ہے واقعی برمحل ہے مخدوم میاں مصحفی صاحب کو نام رکھتے ہیں اونکا پردا کرکے دوسرے کو برا کہنے سے کام رکھتے ہیں اونکی یہ عبارت ہے جس سے باطن کی تقریر کی طاہر ہوتی ہے

محزون تخلص عالم شاہ از مشایخ زادگان گڑھ مکتیسر است و مصحفی کہ او را از امروہہ دانستہ از وادی تحقیق برکران افتادہ و درین جا بحکم اہل البیت

ادری بما فی البیت سخن شرف الدین سرور مقبول است کہ وے را از خویشان ست و قیام محزون در امروہہ مصحفی را اشتباہ گشتہ بہر حال این اشعار او راست الخ بیان یہ میان مصحفی صاحب کی غلطی کو خدا واقف ہے یا غلط غلط بیان کرتے ہیں اور اپنی بدگوئیاں عیب جوئیاں غلطیاں جو ہر ایک صاحب کی نسبت از راہ کین کین اونکو ہنر گمان کرتے ہیں چونکہ اشعار الیہ کے کلام میں ہر کسی کے واسطے خوردہ گیری سبب مدت خدنگ سعار سینہ سخن نا میردہ ہیں باطن بس کن ضبط نفس کن گو کہ کلام محزون ہے لیکن سامع او سیر مفتون ہے نگاہ محبوبہ سخن محزون کو

عاشق شیدا کی تاک سے مدعی بدکردار نا ہموار کی آنکھون مین خاک ہی

ایل دینا تو نہین دیتے ہین تحریز دن کو جواب ۔ کوہکن کو خواب شیرین سے جگاؤن تو سہی

محو تخلص منشی حسین علی خان نام مولد و منشا دہلی اصل کشمیر برادر حقیقی قاضی واجد علی خان بعد توقیر گلستان بیخزان کے ملاحظہ فرمانے والے صاحب ارشاد کرینگے تقریر و تحریر فریقین کو اچھی طرح یاد کرینگے فرمائینگے کہ گلشن بیخار والے صاحب تو کمینہ مزاج ہین لیکن مقابلہ والے یہ کون حضرت آج ہین یہ صاحب معہدہ جلیل القدر انگریزی سرفراز و الد ماجد عاصی سے از بس کہ چھوٹے تھے اور بنا از عرصہ دراز تک سرکار مہاراجہ گوالیار مختار رہے سنہ ۱۲۵ہجری مین اس جہان کو گوشہ خاطر سے محو کیا بیکار رہے آدمی خوش فکر ہین ہادی شعرا مرحوم سے صلاح سخن کے ذکر ہین معتمد الیہ اس شخص معزز کو کس عبارت سے یاد کرتے ہین آپ ہی آپ اپنا دل شاد کرتے ہین ؎ محو تخلص حسین علی خان اکبرآبادی بخدمات انگریزی بسر می برد اور است بہ امر خلق اور آدمیت سے باہر ہے جسکی تہذیب ہر کس و ناکس پر ظاہر ہے شاعری سفر باشد و چنین شاید آدمی را آدمیت لازم است ؏ ور اگر نباشد ہیزم است ؛ اس تکرار بیہودگی کی یہ غرض ہے کہ شاید تکدر طبیعت نصیحت سے صاف ہو جاوے تو انکا قصور معاف ہو جاوے عاصی انکا دوست ہے نہ دشمن نیاز مند ہے نہ رہزن

انکے کلام پر ایک عالم محو ہے سب با سوا سوا ہے

سو بہ اس دل صد چاک مین ہے جلوہ یار	مجکو تابنگی قسم زلف پریشان کی قسم
آج آیا مجھے اوس رشک قمر کا پرزہ	مین نہین سمجھونگا جواب اپنے جگر کا پرزہ
چہرہ ہے سرخ حسن کی تکلوا شک سے ہے	ہم زرد عشق مین ہوئے اپنا یہ رنگ ہے
تیرا تیر نگہ ظالم سپر سے ہو رجکی چھاتی ہے	مجھے خورشید کی احوال پر اب مہر آتی ہے

محو تخلص شیخ عظیم اللہ نام میرٹھ وطن مزاج انکا طرح محو سخن ہے

متاع دل گرانمایہ ہے اپنے پاس اے ہمدم	یہ دولت اوسکو بخشین گے جسے ہم یار سمجھین گے

محب تخلص شیخ ولی اللہ نام دہلی وطن اور لکھنؤ مین انتقال کیا سعد گل [illegible] کی استمداد وسے معشوقہ سخن سے حاصل وصال کیا ملازم حضور مرزا سلیمان شکوہ مرحوم غرض اونکے اشعار صفحۂ قرطاس پر بصد زیب و زینت مرقوم محبان سخن ہین شعر اسکے ہمفن ہین

لایق اشک کب چھوڑی ہے خاک آنکھ جواب
نم ہین مژگان اشک سے مجھ تک نہین جاتی نگاہ

جتنے خط بھیجوا گئے میری نامہ بر بھیجے ہوئے
مانع پرواز ہین طایر کو پر بھیجے ہوئے

محبت تخلص میر بہادر علی نام قانون سخنوری تمنا اللہ خان فراق سے پڑھا انکے شاعر طبع کو شوق سخن ہمیشہ پڑھا شاہد سخن سے محبت ہے عاشقان پاک طینت سے محبت ہے صفحہ کاغذ میدان محبت زبان خامہ پر بیان محبت

اگر حنا تیری ہاتھون سے خون بہا دل کا
تو لونگا دست نگارین سے خون بہا دلکا

محبت تخلص نواب محبت خان نام خلف الصدق حافظ الملک نواب حافظ رحمت خان بلند مقام انکا آوازہ نام آوری ہنگامۂ عدل گستری سے

مانع انکشاف حال نہین
اسمین کچھ حرف قیل و قال نہین

صاحب دانش و بینش فکر فارسی مین ہے شوق ہندی مین طبع ذکا محبت الفت سے الفت سے محبت سے کلام محبت آمیز سخن نہایت دل آویز

گالی کا انتظار تو حد سے گذر چکا
منہ کو کہان تلک تیری دیکھا کرے کوئی

محنت تخلص مرزا حسین علی نام اصل انکی شاہجہان آباد آیا نخل عمر گلشن لکھنؤ مین گلستان عدم سے باغ وجود مین بر آیا طبیعت انکا کی محنت و جرأت سے کہ جرأت سے سخن کی فصاحت ہے کیا روشن سخن ہے کیا تحسین کا عین ہے ✤

آمد نہ فصل گل کی نسیم سحر سنا
کیا حرف یارب اوسکے دہن سے نکل گیا
مجنون کی آنکھ غش سے کھلی کب خبر اسے
[illegible]

مرجاؤن گا تعشق ایسی خبر سنا
سنتے ہی جسکے جی ہے بدن سے نکل گیا
ناقہ جب آ کے [illegible] سے نکل گیا
[illegible]

محشر تخلص اکرام اللہ خان نام شاعر نام آور انکے قلم فکر سے جو مضمون نکلتا فتنہ قامت قیامت خیز کاغذ کی کرسی پر بیٹھے برپا کیا محشر +

جدہر کو لے اوڑہے دل کی تپش کروں پروانہ
نہیں ہے برق صفت ہاتھ میں عنان میری
یہاں نظر نہیں آتا کہ جی بچے محشر
کوئی دن اور اگر درد انتظار رہے

محشر تخلص مرزا علی نقی نام وطن اصلی کشمیر مولد لکھنؤ فکر فارسی اور ریختہ دلپذیر انکے باب میں بھی صاحب گلشن بیخار نے لکھا ہے جسکا فقرہ فدوی نے تحریر کیا ہے کہ محرور شاعری بسیار داشت الخ بسبب طوالت اونکی عبارت سب تحریر نکی زیادہ دراز تقریر نکی جن صاحب کی مزاج میں شک ہو وہ اونکا تذکرہ میں دیکھ لیں تا طلاے سخن کی محک ہو رفتار فتنہ شاہد سخن شاہقیرہ کیا کرتی ہے قیامت کا محشر برپا کرتی ہے

جان منتظر ہے آنکھوں میں وقت رحیل ہے
جلدی پہونچ کہ تیر کی آئی کی دلیل ہے

محسن تخلص میر محسن نام خلف اخوان مرشد شعرا ان صاحب نے ایسا ارشاد کیا

حرف تیرے عقیق لب کا شوخ
زندہ کرتا ہے نام عیسی کا

محترم تخلص خواجہ محترم علی خان ساکن عظیم آباد مسلم سخنگو شاہ لطف یاعشق اونکے استاد محترم ایسا سخن ہے اور ایسا چلن ہے +

پیغام پھر جنون کے آنے لگی ہیں مجھ تک
شاید بہار کے دن نزدیک آن پہونچے

محمود تخلص محمود خان نام نیک کردار ہمایون انوار خجستہ شمایل مبارک نام کلام شاعر طبع محمود الخصائل سخن محمود ہے سامعین کو جس سے سود ہے +

مجکو خبر مرگ عدو سے بھی ہوا رنج
وہ شوخ جو انگشت بدندان نظر آیا
وہ صید ہوں کہ شوق اسیری ہے خود مجھے
صیاد بے دماغ کو رنج کمین نہو
ایسا ہے سبک زیست نے مجہرا نہیں کیا ہے
گر جا ہے تو اوڑتا ہو کوئی بیمار اوڑا دے
دیکھتا کون ہے محمود عدو کو بخوشی
جب نظر کرتے ہیں افلاک پہ جا پاسی ہے

مخلص تخلص میر باقر نام ساکن جد دہلی با دانش و فرہنگ شاگرد استاد

مصطفےٰ خان یکرنگ تخلص شاہد مضمون ہین الفت لعبت سخن پر مفتون ہین
صفحۂ کاغذ میدان محبت ہے تماشگاہ عشق دوست سے الفت ہے

ہین تو بندہ ہون تیری جور و جفا کا لیکن	سخت دشمن کا ہے مجھے اس دل سودائی کا

مخلص تخلص مخلص علی خان نام مرشد آبادی صاحب گلشن بیخار اپنی بدگوئی کے عادی انکی عبارت کا یہ فقرہ انکی نسبت ہے جسکی ایسی حقیقت ہے
ہ مخلص تخلص مخلص علی خان از ریش سفید کردگان مرشد آباد است اور راست یہ لفظ کیسا نا ملائم ہے ایسا کلمہ کلام کیا لازم ہے انکو ہر کسی کد ہے ایسی بات کا تامل بد ہے بندہ مخلص ہے نہ دشمن شاعر ہے اور بعض مگر صاحب گلشن بیخار ہر شخص کو سمجھتے ذلیل و حقیر ہین جنکا سر و مو پا ئین سفید ہو وہ انکے اوستاد و مشیر ہین سخت بات کہ بیٹھنا انکے نزدیک نرم ہے دور ہین جواب دیتے ہین سمجھو یہ بات کی بات کرافات ہے الا نعلم سے کلام پیہ حال ہے جسکا تحریر احوال ہے

کوئی اپنے اسیروں سے تغافل یہی کرتا ہے	قفسمین مر گئے ہم یہ خبر صیاد کو پہونچی

وحشت تخلص لا اعلم بلدہ لکھنؤ مقام سکونت انکے وحشت مین اوستاد انکے جعفر علی حسرت جیسے گفتگو سے آنکھونکی روبرو ہے

لے گئی سحر تری گور مین یار آخرکار	روز فرقت نے دکھائی شب تار آخرکار

بیہوش تخلص لا اعلم بادہ تخلص نے ایسا بیہوش کیا کہ اسم و رسم سے اس دور مین بے کیف رہا جام طبع مین صہبائے سخن ہے تو اثر دور انجمن ہے جب ہوش آیا سخن تا گوش آیا +

میرا جس ناز سے تو نے لیا دل	خدا جانے ہے اسکو یا میرا دل

مرزا تخلص آغا مرزا نام مرزا انکی مازندران پیچ لکھنؤ کے متولد ہوئے خلف الصدق مرزا محمد اسمعیل سوداگری پیشہ شاگرد مرشد قلندر سنہ ۱۲۰۵ ہجری مین تقریباً وارد حیدرآباد ہوئے تا قیام

درام مشاعرہ مہاراجہ صاحب تشریف لاکر کلام طرح اور طبع زاد سامعین سے کہ روز پڑھا فکر انکی بطرز اوستاد مروشایستہ ذی استعداد پایا فہیم سخن شناس حلیم الطبع سلیم النفس عاصی کے حال پر کمال عنایت فرماتے گاہ گاہ غریبخانہ پر بھی تشریف لاتے ۱۲۵۶ ہجری مین انتقال کیا صرصر اجل نے نہال عمر پامال کیا صاحب گلشن بیخار نے ایسے مہذب شخص کے دو شعر کمقدر تحریر کیے سامعین کے مزاج دلگیر کیے کیا یہ نزاکت اور صاحب جو کہ سمیان ہین گرچہ ہی ہوئی شاعرہ او لینے بھی کمقدر رہین جو صاحب گلشن بیخار کے دلمین انکی طرف سے ناحق کدورت ہے اول کلام پایدار دوم مدعا طول لفظون مین اختصار اگرچہ یہ تقریر شیرین تلخ معلوم ہوگی حقیقتا مثل نبات مفہوم ہوگی قبل اسکے بھی تشریف لائے تھے جلوہ ہاے شاہد مضمون دکھائے تھے بہرحال ایسا فرمایا جو عاصی نے سنایا

کھلا یہ جام حباب سے اب پیا کرے ہے شراب پیا — دیوان نہین ہے گزک کی خاطر کہے ہے اہی کباب دریا
شراب سرخ مین پانی ملا کے پی ٹھنڈا — کوہ اصل لا تھا اسیکو شراب نیم رشت
سمجھو جام کہ مرزا بڑا ہے جلے تن سے — رکھے گا اور غزل در جواب نیم برشت
اپنا گھر چھوڑ کے مرزا کوئی کیا جاے کہین — جسکے گھر آئے وہی اوسکی بلا جاے کہین
آزر نے بت تراشے کئے سل تراش کے — کوئی ہوا نہ اوسکے مقابل تراش کے
بہانے تا نکوئی کہ یہ کسکی لاش ہے — سرتن سے لے گیا میرا قاتل تراش کے
نکو ہے جسکی شکل یہ عالم وہ صنم کی صورت ہے — پتھر مین کیا لعل سے لگے ہین یہ بھی خدا کی قدرت ہے
ایک ہی مشت خاک بنان ور لاکھ طرح کی صورت ہے — چشم تماشا واکر دیکھو صد تین کیا کثرت ہے
ہمین بھی کھا وینگے مرزا کچھ پینین ہے ہمکو غم — یار کے زانو پہ لیکن ہات پھر سے جاینگے

مرزا تخلص مرزا بنا نام مشہور ریختہ تو خوب فرماتے ہین فارسی سے بھی دل ستہ

اب اردو یہ دو بدویہ

غالبا اوس سے نہین ہے کعبہ و دیر — کون سے سنگ مین شرار نہین

مرزا تخلص ہدایت اللہ نام علم موسیقی سے آگاہ شہر دہلی آنحضرت کے آرام گاہ ۹۰

نغمہ طبع کا یہ ترانہ ہے گلوے خوش شاعر فکر کا نالۂ عاشقانہ ہے

دل ہاتھ سے اشک آنکھ سے جی تن سے چلا جائے
ای وای مصیبت کوئی کس کس کو سنبھالے

مرزا تخلص لا اعلم خواہرزادہ حکیم مرزا محمد خان ادب یافتہ رستم بیگ سخن سے پہلو کیا تر تیم سے کیسی تفہیم ہے

اگر زلف دراز یار مین ہے صدگرہ مرزا
دل صدچاک یہ ہم بھی بسان شانہ رکھتے ہین

مروت تخلص صغیر علی نام وطن سنبھل جانتا چاہیے طباع و سخن گو قدرشناس اونکے اوستاد اول دیدۂ شاہد معانی ہین دیکھیے دیکھیے مروت ہی شاہد سخن سے الفت ہے معشوق فکر سے محبت ہی

غیرون پہ دیکھ دیکھ کرم اوس نگار کا
چین بر جبین ہے نقش ہمارے مزار کا

مشغول تخلص مرزا علی نام مسکن اول مشہد مقدس مولد دہلی سیر دکن مقام منزل مقصود کو لے اوڑے کس طبع اونکی سخن سے مرہون ہوش حدیث سے ممنون سامع جنکا مشکور نظم سے دل مسرور

ہر آرزوی دل کا حرمان سے خون کیا ہے
گردن پہ یاس کے ہے خون اپنی آرزو کا

مزمل تخلص مزمل شاہ فقیر طبیعت کا یہ سوال دل آگاہ ✣ ✣ ✣ ✣

ہین نہ کہتا تھا کہ مزمل وسے نزول
نقد الیاراایگان کھونا نہین

مشہور تخلص شیخ پیر بخش نام کاکوروی از حاشیہ بوسان بساط مرزا سلیمان شکوہ بہادر مرحوم منزل سخن کا حامل طبع غلام ہمدانی مصحفی سے دور بدور درست کیا اور بمفہوم ہنگام جلوہ افروزی مرزا سلیمان شکوہ بہادر بنجر دہلی مدام شریک مشاعرہ مہاراجہ صاحب بہادر ہوتے طبع نہایت موزون درستی سخن بہت درست بندہ پر نوازش کمال فرماتے دل محزون کا داغ غم آپ کلام تازہ سے اسیطرح مسرور ہو کر دہوتے

گو اولٹیان آنکھون سے شکین شب ہجران
کیا نشتر فصاد رگ جان کی تلی ہے
ہر نالہ کی رخصت دل نالان کو ندوین
ہر ایک کی انگشت جو دندان کی تلی ہے

غبغب عرق آلودہ ہی یہ سیم تنون کے   یا نہر ہین چاہ زنخدان کی تلی ہے
کہتے ہین در گوش ترا دیکہ منجومی   یہ زور ستارہ سہ تابان کی تلی ہے
نشتر سا کہٹکتا ہے رگ جان ہین شاید   پیکان کوئی اور بہی پیکان کی تلی ہے
کہتے ہی یہ ہر وقت مجہے آبلہ پا سے   آگے کو قدم دشت مغیلان ہن اوٹہے
اوس مہر کو دیکہہ اشک ہمارے نکل آئے   لو پھر ہوا دن کو ستارے نکل آئے

سرور تخلص مرزا سنگی نام دہلی کے ساکن مشہور میر عزت اللہ عشق کے شاگرد ہیں نہایت مسرور انکا بہی کلام سنا ضرور ہے جسنے طبع محزون کو بہر نشاط سرور ہے ایسا فرمایا یون لکہنے مین آیا

سدا اوس چشم میگون سے یہ دل ستانہ رکہتے ہین   صراحی کی ہوس نہ خواہش پیمانہ رکہتے ہین

سرور تخلص شرف الدین احمد نام صاحب سخن میرٹہ سکونت کا مقام شاعر طبع رسا ہے یون قلم بند ہے جس سے سامعین کا جی خورسند ہے

ہے غیر کے گہر وہ شمع محفل   دن رات مجہے یہی جلن ہے

سکین تخلص سید عبد الواحد نام سخن سنگین شاعر طبع نہایت غریب و مسکین صفحہ کاغذ پر روان قلم سے کلام مسکین یون رقم ہے

کیون نہ اوٹہنا بیٹہنا مشکل ہوا ہن نحور کا   جسکو از خود رفتگی ہی ایک سفر ہے دور کا

مسرت تخلص شیخ وزیر علی نام فکر سخن مین حکیم عزت اللہ عشق سے مسرت اندوز وطن انکا دہلی عرصہ قریب تک دکن مین زمرہ شعرا سے دیوان چند و لعل سے گنے جاتے ہین یہ سخن آموز کلام سے خوشی حاصل صفحہ کاغذ مین یون داخل

اگرچہ رونے رونے کہو بین آنکہین   نہ رکہا دیدۂ خون بار سے ہات

مستمند تخلص یار علی خان نام عظیم آبادی شاگرد مرزا ہیچ متخلص بہ فدوی سخن سے مستمند ہین دلمین خورسند ہین ایسا کلام جسکا یہ انتظام

بیتیغ تک وصل کے ہے یار امید   ہے مشکل ایکدم ہزار امید

صبح تخلص میان براتی نام تجارہ وطن اصلی کشمیر کلیم طور سخندانی اسطرح

لن ترانی کی تدبیر مشتاق جلوۂ شاہد مدعا کا سوال رب ارنی ہے معشوق مغرور حسن کا جواب لن ترانی و مہر شکرفی ہے وادی ایمن صفحہ کاغذ مین ظہور نور دیدار ہے سو سیاہان شائق جمال لعبت معنی کا دل بیقرار ہے

شبِ ہجر کو سوے زلف کا شانہ تھا پست شمیر — بے ڈھب رہا تھا جسکو میری پیچ و تاب رات

مشیر تخلص قطب الدین نام از افضل شاگردان شاہ نصیر وطن انکا شاہجہان آباد نیرنگ مضمون سخن دلپذیر سخن انکا ہم جلیس ہے مزاج طبع سخن کا ہمسر

یہ عمل ہے کہ وحشی نے تیری پانوں نکالا — پھر دست جنون سلسلہ جنبان نہوا ہو

مشتاق تخلص عبداللہ خان نام ابتدا انکی ایران گروہ معززان شاہی سے ہین علم جفر مین قاعدہ دان بزم سامعین مشتاق ہے دیدار معشوق مضمون کا اشتیاق ہے شاعر طبع طاق ہے سخن گوئی مین مشتاق ہے طمع کیمیاگری مین ہر روز پارہ کیطرح بیقرار دل سیم خام کی لالچ مین پچتہ پارہ پارہ بار بار دل کاغذ کی بوتہ مین مس سخن کو عقل کی بھٹی سے آتش شوق پر چکر دیا چکر کیا دیا طلا کے مانند ایکدم جھبک کر دیا

اپنی ہم بند کی یہ پھول سے گئے — اب جو دیکھا وہان خدائی ہے
رنگ کیون سنبہری جیہری کا تیری ہوا مشتاق — کسنے دیکھا ہے تجھے زہر بھری آنکھون سے

مشتاق تخلص حافظ تاج الدین نام میرٹھ کا باشندہ ہی سنا ہے کہ روشنائی چشم کو نظارۂ بے ثبات سے چشم پوشی پاینده حافظ طبع مشتاق کو دور مضمون سے شوق ہے بن دیکھے جمال نازنین سخن کا ذوق ہے یہ نظم ہے جسکے واسطے مشتاقونکی آراستہ بزم ہے

کوہکن پرویز کو قصہ اپنا اپنا سنائی دو — ہے یہ وہ افسانۂ شیرین ایک پری دیوانی ہو

مشتاق تخلص محمد واصل نام بدایون انکی سکونت کا مقام بندہ اسکے اور حال کا مشتاق انکی طباعی کا جہان کو اشتیاق وہ ذہن سے یہ سخن ہے

ہمارے کام یہ ہر چند آسمان پھر کے — نکھے قسم سے جنبش اسطرف کو آن پھرسے

مشہور تخلص لا اعلم باقی بیان سو موقوف اور حالات مثل مناد کی محذوف کیا

مضمون طبع فقط صفحۂ کاغذ پر ہے تمام عالم مین مشتہر ہے

خوشی سے کیون نہ اے مشہو بغلین بجائین ہم | ملے گا یار ہمسے آج پھر بازو پھڑکتے ہین

مصدر تخلص میر ماشاالله خان نام والد میر انشا الله خان علم طب مین استاد اور کبھی افکارات کو ماضی کرکے فی الحال مصدر ایجاد نفی مضمون کا قواعد طبع سے اثبات بیان کیے مستقبل کی نکات ماشاالله طبعیت چالاک ہے شاہد مضمون صحن کاغذ مین بیباک ہے

کافر ہو سوا تیرے کرے چاہ کسی کی | صورت نہ دکھاوے تجھے الله کسی کی

مصحفی تخلص شاعر عزہ اوستاد ذوی الاحترام اوستاد مسلم الثبوت علم ہمہ دانی مین غلام ہمدانی نام ابتدا کی انکی قصبہ امروہہ مضافات مرادآباد شباب مین تشریف لائے شاہجہان آباد خجستہ بنیاد بعد چندے مشتاق شہر لکھنؤ ہوئے مروہن شروع انکا انجام عہد سجدہ گاہ شعرا کے دن انشا و جرأت کے ساتھ ہم نشین و ہم جلیس و ہم زبان و ہم ردیف سنا ہے کہ فی الحقیقت چھہ دیوان زبان اردو مین اور دو تذکرے اور ایک دیوان فارسی معہ تذکرہ انکی تصنیف و تالیف بہت ملک انکے سخن سے آباد ہین اکثر شاگردون کا اوستاد ہین سیاران گلستان سخن ان جو منصف مزاج ہین غالبًا احقر سے راضی ہونگے اور اس معرکہ مین یقینًا قاضی ہونگے یہ شخص اتنے بڑے اوستاد ہین جنکے تعلیم یافتہ خواجہ حیدر علی آتش اور مرزا حیدر علی گرم شیخ پیر بخش مسرور اور طالب علی خان عیشی مرزا تقی ہوس وغیرہ شاعر مشہور انکی نسبت صاحب گلشن بیخار نقش مدعا بھرتے ہین اور کس کس طرحکے طمع کی افترا پردازیان کرتے ہین کہ صفت کے ساتھہ اہانت بھی برابر ہے اسواسطے اس کتاب مین انکی عبارت بھی اکثر ہے انکے باب مین ترقیم ہے جس سے سامع کا دل دو نیم ہو

مصحفی تخلص غلام ہمدانی اصلش از قصبہ امروہہ مضافات مرادآباد در عنفوان جوانی بہ جہان آباد آمدہ طرح اقامت افگندہ آخرہا بہ لکھنؤ رفتہ و تا نفس

آخر عہد را انجا قرار گرفتہ و فاتش را امروز دہ سال گذشتہ عمر بسیار یافتہ
ابتدا لیش انتہا کرد دورہ سودا و الہ و باجرات و انشا مشاعرات و مطارحات کردہ
است شش دیوان ریختہ و دو تذکرہ تمام کردہ و دو دیوانے در فارسی و تذکرہ
ہم دارد وقت مشق او از انجا توان دریافت در بلاد شرقی بسیار مسلّم و با وقار
مسلّم بودہ و اکثر سخنوران آن بلاد اکتساب فن ازو کردہ اند ہرچند بمقتضای
شیوہ بسیار گویان اکثر کلامش بیک پایہ و از لطافت خالیست تا گزیدہ اشعار
او در مرتبۂ پختگی رسیدہ تا اعلیٰ مرتبۂ عالیست چنانچہ ازین ابیات کہ از دواوین
وے گزیدہ آمدہ پیداست اور اسکے بیان نقص فقرا انکے ظاہر صاف ہے
انکا عیب جو [illegible] کی مثل آئینہ شفاف ہے کیسے فقرے چلتے ہین وقت مقابلہ
حسرت سے ہاتھ ملتے ہین ایسے اوستادونکو عیب لگایا جب انہی
اوستاد اور اپنے بیٹین نے لکھوایا انکی عیب گوئی معروف ہے عاصی کے
عرض کرنے پر کیا موقوف ہے بیان مصحفی صاحب اوستاد ہین اوستادی
انکے کیا قائل ہین جو صاحب انہون سے ترک ادب کرین وہ خود جاہل ہین
مصحف کلام انکا حقیقت ہر مسلمان مذہب شعر کی بکت ہے گویا دولہا دولہن کے
روبرو آرسی مصحف ہے کیا لہجہ ہے کیا زبان ہے کیا مضمون ہے کیا بیان
ہے شاہد مضمون کے جلوۂ جمال سے صفحۂ کاغذ غیرت برق ہے نہین نہین
برق حسن کی [illegible] دیکھے تو حیرت کے دریا مین غرق از پا تا فرق ہے
انکے آفتاب سخن کی تابش سے مشرق مطلع خورشید ہے کاغذ کا صفحہ رشک
چمن ہے ازین جہت عہدۂ تحریر سے ارشاد ہی جو زبان قلم کو یارا ہے

کی ٹک ایک آہ و ہم شمشیر قاتل نے کلی — ورنہ ہمانہ ہماری عمر کا لبریز تھا
اے مصحفی [illegible] مین [illegible] ہے یہ کرامت — دل پھر گیا نہ آخر تیرا خدا سے دیکھا
جیسے ہین [illegible] مین نام لیا تھا — اس ننگ سے دوزخ بھی جلاتا نہین مجھکو
عاشق سے بھی ہوتا ہے کہین صبر و تحمل — کہتا ہے وہی کام جو آتا نہین مجھکو

جب سارے سرے خون میں تری تیر کے بھرتے
گرتے نہ ورم پاؤن جو دیوانگی تیرے
گھرا نہ لگا زخم میرے لطف تو تب تھا
اے مصحفی اب باقی نہیں تما فسر کوئی
وہ نخل حنا ہون کہ جو سر بھی مرا کٹ جائے
مژگان وہ ستم تیر قضا ہو وہ ہے قربان
شکل امید تو کب ہمکو نظر آتی ہے
سیری اسے ہوتی ہے نہیں جو کہ نکو سے
کافر کو کبھی میل نہو جانب مصحف
یہ شب ہجر میں اوٹھ اوٹھ کے قلق کے مارے
لاف گرمی تری عارض پہ جو گلشن مارے
دیکھنا کسکا کہ یہان در تک بھی آنا منع ہے
طاق ابرو پہ نہ رکھوا دل لگائی ہین جو تیر
بیٹھ کر بالین پہ میری تو نہ رو اے شکل شمع
ہم تیرہ بخت پاس سے جس نہال کے
کنج قفس میں ہمتو رہے مصحفی اسیر

تب زخم سے نیت تری نخچیر کے بھرتے
آغوش نہ یون حلقۂ زنجیر کی بھرتے
جب پشت بھی خون میں تری شمشیر کی بھرتے
آگے جو سکھے کوئی تو خونگیر کی بھرتے
غنچۂ ست سینہ پا حسینون میں بٹ جائے
آنکھیں وہ بلا جنسے وہم آہو کا اولٹ جائے
صورت یاس بھی بن بنکے بگڑ جاتی ہے
عاجز ہون بہت دیدۂ کمبخت کی خو سے
زلف سیہ بار پری رہتی ہے رو سے
دل کو دیتا ہون تسلی کہ سحر ہوتی ہے
عارض گل پہ صبا طپش سے دامن مارے
روزن دیوار سے آنکھیں ملانا منع ہے
کیونکہ قبلہ کیطرف رکھنا نشانہ منع ہے
روبرو بیمار کے آنسو بہانا منع ہے
پتے نکالی اوسنے زبان غزال کے
فصل بہار باغ میں دیکھو میں مچا ہے

مضمون تخلص لا اعلم معاصرین سجدہ گاہ شعرا و مرشد شعرا مضمون فکر انکا بہت بہتر نہایت خوب اچھا مضمون کا جو مطلب ہے معانی شناسون کے روبرو صفحہ کاغذ پر مرتب ہے

ہے ہیچ اوس بن کون سی خوش ادا پہ ہو وہ | کسکو خواہش ہے معاذ اللہ یہ ہو وہ ہو

مضمون تخلص شرف الدین نام سلسلہ چشت اولاد حضرت شیخ فرید الدین گنج شکر قدس اللہ سرہ تک اوس پایۂ خان آرزو اکثر خیال سخن طرف صنعت ایہام بالوقت تھا بلا شک کس مضمون کی عبارت ہے جو چشت جریدہ محبت سے

تیر مژگان برستے ہین مجھ پر	آب پیکان کی اسطرف سے ڈہال

مضطر تخلص لالہ کنور سین نام لکھنؤ وطن اصلی شاعر طبیع مضطر شاگرد غلام ہمدانی مصحفی شاہد سخن پہ دل بیقرار صفحہ کاغذ سیماب وار سامعین کا دل مضطر ہے جی حیران و ششدر ہے

ابھی سے بیقراری ہے تو سنئے	دل مضطر مقرر رات کاٹے

مضطر تخلص مرزا اسمٰعیل بیگ نام ذکی فکر رسا طبیع ذکا اضطراب طبیع تسلی بخش شائقین سے انتہا جو انکی ترقیم ہوا وہیکی ترسیم ہے

تھا خود وہ تڑپنے سے بحالت زدہ ہمتو	مضطر اسے کبھی خون کا دعوی نکر سکے

مضطر تخلص لالہ درگا پرشاد نام قوم کایتھ لکھنؤ وطن انکا کلام مردہ کو اعجاز دم عیسوی محمد عیسے تنہائی زندہ کیا ذکر ہے جنکا کلام مضطر پر شوق دل شائق بیقرار ہے صورت برق بیتاب اضطرار ہے ایسا ارشاد ہے مضمون فرحت خیز کی افزائش

ترے وعدون پہ اب ہے دم شماری	بہت اختر شماری کر چکے ہم

مضطر تخلص محمد حاجی نام پسر قاضی رحمت اللہ خان جو قاضی القضات شاہجہان آباد تھے پیچھے انتقال والد کے خدمتگذاری مسند مصطفائی سے دل شاد تھے فکر سخن مین ممنون سے ممنون شاہد سخن پر مفتون جلسۂ شاعر کا مقام قاضی سخن کی سبب دار القضا کہلایا یہ مضمون تازہ عاصی کی زبان مضطر کو مفت ہی ہات آیا یہ حکم قضا جریان ہے صفحہ کاغذ گویا فرمان ہے

کٹتے کسی طرح سے نہین یہ شب فراق	شاید کہ گردش آج تجھے آسمان نہین

مظہر تخلص مرزا جان جانان نام عالی نسب والا حسب آبا و اجداد انکے صاحب جاگیر تھے انکے والد نے کسی سبب غاشیہ برداری عالمگیر بادشاہ کی چھوڑی اور گوشہ گیر تھے اور یہ جد دہلی مین سن شعور کو پہونچے پھر دہلی مین رہنا اختیار کیا گوگداز دل افضل طبیع عاشق مزاج صاحب باطن با انہمہ گوہر نثار آبدار کیا ترتیب دیوان بوجہ احسن بہتر ہے اور بیاض بدرجہ اوسط ہے تحریر جواہر

سنا ہے کہ ان حضرت کو کسی بد مذہب غیر کیش نے شہید کیا اور بد اندیشی نے
فکر در پیش کر کے یہ کار بعید کیا اونکو رتبہ شہادت حاصل ہوا [illegible]
طرز کلام منظم یوں منظر جس سے حقیقت حال ظاہر

ہمنے کی ہے توبہ اور دھومین مچاتی ہے بہار — ہائے بس چلتا نہیں [illegible] مفت جاتی ہے بہار
لوگ کہتے ہین سوا منظر بیکس افسوس — کیا ہوا اسکو وہ اتنا بھی تو بیمار نہ تھا

مظفر تخلص سید مظفر علی نام شاگرد میر ممنون مالک فکر انکا لشکر مضمون پر [illegible]
مظفر و منصور افواج مضمون پر حاکم طبع مظفر فتح سینہ کی [illegible] مظفر کا [illegible]
میدان شکل کف دست ہے جسمین نقد مضامین کا [illegible]

تجھکو بھی پوچھتا تھا گل شرع مین مظفر — آیا [illegible] ہے روتا اسکو جو تو نہ آیا

مقبول تخلص لا اعلم حال انکا بطرز مقبول افشا ہوا لہذا مفصل قلم [illegible]
منقول ہوا جو کچھ انکی زبانی نقل ہے اوسکو بیان کرتا [illegible]

[illegible] ان پر غضب ڈر ہم سے گئے ہین — ہوا [illegible] گئے ہین

سعی تخلص محمد امین نام متوطن اطراف مشرق علی گڑھ [illegible]
سعی روح سے نکلے خلاصہ مطلب سخن کا یون [illegible]

[illegible] نظر مجھسے ہے چشم یار کو — [illegible]

سعین تخلص سعین الدین نام [illegible] الہ آباد مین [illegible] کیا
سعین [illegible] سجدہ گاہ شعرا کو انکی استادی کے [illegible] کیا عالی مضمون
لاتے ہین کیا خوب فرماتے ہین

ہون مین وہ دیوانہ کہ بہار آنے سے پہلے — زنجیر مین رکھتے ہین سعین مجھکو [illegible]

سطوت تخلص مرزا الٰہی بخش خان نام برادر خورد مختار الدولہ نواب احمد بخش خان
مرحوم چھوٹے بیٹے مرزا عارف جان برادر شرف الدولہ قاسم جان [illegible]
ہین سعد وم امرائے عظام ذو الفقار الدولہ نواب نجف خان بہادر [illegible]
امارت حشمت و چراغ خاندان اصالت اول [illegible]

آخر بمعائنہ بے ثباتی کے ہوتے غواص قلزم اتقا لباس فقر اختیار کرکے حضرت میر ضیاء الدین سجے پوری رحمۃ اللہ علیہ خلیفۂ خاص جناب مولانا محمد فخر الدین صاحب قدس سرہ سے شرف بیعت حاصل کیا بلبل طبع نواسنج سخنوری عندلیب گلکر سخن انگیز دلبری عاشق روش آزاد منش خوش وضع شگفتہ طبع نے اپنے تئیں شعرا میں داخل کیا والد ماجد مرحوم عاصی سے سلسلۂ اخوت حقیقی متصل باہم تھا نسل خوش آئندی تھا چونکہ صاحب گلشن بیخار نے انکے اشعار انتخاب نہ لکھے بندہ مقابلہ میں کسطرح لب لباب نہ لکھے جس غزل میں سے مؤلف الیہ نے دو شعر مندرجہ خود خراب لکھے فقیر نے اوسی غزل کے اشعار انتخاب لکھے اگر شاعر طبع نے اپنے مزاج کو شعر کیطرف مصروف کیا اس بات میں نفی کو اثبات اور تجھیل کو معروف کیا ناظرین کے روبرو جب برائے مقابلہ گلستان سخن اور گلشن بیخار ہو تب ناظرین کی بہار ہو اب اشعار کا مقابلہ ہے باہم مجادلہ ہے

محو سُتے کہتے ہیں کہ سولی پر بھی نیند آئی ہے
ہمکو یاد قد دلدار نے سونے نہ دیا

مرگیا میں اسیر قفس غم مگر اچھا ہوا
یہ کبھی اچھا نہ ہوتا گر کبھی اچھا ہوا

ناتوانی اسکو کہتے ہیں کہ آکر یار نے
جب ٹٹولا مجھکو بستر پر تو پایا میں نہ تھا

ہے شغل اہل ماتم اپنا شعار رونا
دل کے بیان کرنے اور زار زار رونا

یاس وغم درد والم حسرت وحرمان افسوس
یہ کہاں جائینگے میر تو رفیقا میرے بعد

ان کو میسر [illegible] الہٰ ایک طرف
ایک اس دل کی چاہ ایک طرف

ایک طرف بخشش اوسکی ادھر معروف
میرے سارے گناہ ایک طرف

شکل نے کچھ بھی جو نالو نہیں اثر رکھتے ہم
روز و شب آپکو مصروف رکھتے ہم

ماجرا گفت وشنود میں ہے کچھ بیان نہیں
زبان کے کان نہیں کان کے زبان نہیں

بس ایک تھا دل بریان سو دے چکے ایکبار
سمجھ کے مانگو کہانی کی بیان کان نہیں

کہا ہے میں نے کہ اس ناتوان کا سنیے حال
کہا جو حال سنا تو وہ ناتوان نہیں

مریض عشق کی تیری جو دیکھی ہے تصویر
کہو ہے سخت تماشا کہ اسمیں جان نہیں

عشق میں تیرے گو کہ آنسو مژگان پہ پانی پھر گیا
کیا کرینگے جب سوا اندھیرہ پہ ہے گا آفتاب
جس سے سجدہ ملائک ہو گئی پیشتر خاک کے
یہ آئینہ ہی کی چھاتی ہے ورنہ کیا منہ ہے
کیا ہوا چھوٹی قفس سے بھی اگر ہم ناتوان
چشم کی شوخی سے خون کیون نہ ٹپکا ہووے

اسپہ بھی تو نوح کی طوفان پہ پانی پھر گیا
ہمت اے مسروف یہان چاہئے ہین پھر ادھر
ایسی وہ کیا شے خدائی آدمی مین ڈالی ہی
کسی کے منہ پہ کوئی صاف یون جواب دکر
رہ گئے بیٹھے کے بیٹھے یون ہین پر کھولے ہوئے
لعل جب ہاے گہر سیپ سے پیدا ہووے

یہان تک چند اشعار بمقابلہ ابیات شیفتہ گلشن بیخار سے لکھے آگے اور انتخاب
مقبول کرکے اچھے اچھے اشعار لکھے

بشکل آئینہ صفا اے دل اگر پیدا کرے
جو سوز دل کی لکھون اپنی داستان ساری
وہ نکتہ دل ہون گرے اشک گرم گر پیدا
تمھارے دل مین اثر ہو جو میرے گریہ کا
ایک دن معروف بہم ہوگی یہ محفل تمام
یون ہی دل زلفین لٹ اوس ستم ایجاد کر گیا
عجب ہے کوئی یہ جامہ عریانی اپنا بھی
میرا رونا تو میرے ہی نہ کام آیا یہ رونا ہے
رہا بیکار ہاتھ اپنا نہ کاروبار الفت مین
وکسی باز زلف مین سکلے جو آہ آتشین
شکل انگشت تاسف بن گیا تیرا خدنگ
دل ہمارا دکھا دیا کس نے
سنگ ہین جھولیون مین لڑکون کے
تڑپے ہے برق کسطرح پوچھے تو ست بتا کر یون
قد قیامت کا اچھی بات کیا اوس شوخ کی

عکس روی یار تیرے گھر مین گھر پیدا کرے
تو پیچ شانہ نہی چلے اونگلیان ساری
کباب جل کے ہون دریا مین مچھلیان ساری
تو جانو پانی ہوا سنگ مین تیان ساری
حیف گل افسوس بلبل واے قمری ہاے سرو
صید جو دام مین ہو دام ہو صیاد کے ہاتھ
کہ ساری عمر یہی ایک ہر ستم کے کام آیا
وگرنہ ابر کا رونا تو ایک عالم کے کام آیا
چھٹا جامہ دری سے جب تو پھر ماتم کے کام آیا
یہ طلسم اب دیکھیے روشن ہوی سنبل ہیرا
بے گنہ مارا جو اے ابرو کمان منہ پہ پھیر
عرش اعظم ہلا دیا کس نے
ان کو سودا دلا دیا کس نے
منہ کو چھپا کے کھول دی کھول کے پھر چھپا لیا یون
خط دھوان چہرہ پری ابر ستم تصویر لطف

نالہ وہی ہے کہ ساتھ اوسکے کلیجا پھٹ جائے
خوبی اک پھنکی ہے مرغ گرفتار کو تو

یہ منزل گاہ دنیا کنج آسایش نہین غافل
خطر کی جا جو سوتے بھی ہین تو ہوشیار سوتے ہین

جنکی مرقد پر کھڑی روتی ہی تو اب زار زار
صورتین کیا کیا ملی ہین خاک مین سب گل مین ہم

جسکو تکیہ ہی خدا کا اونکو کیا تکیے سے کام
سو رہی جب نیند آئی رکھہ کے نیچے سر کے ہاتھ

باغ گیتی مین برنگ غنچہ اے سحر وقت اب
ہے سپرد عقدہ کشائی حیدر صفدر کے ہاتھ

مومن تخلص مومن خان نام ساکن شاہجہان آباد شاگردان سخن کے اوستاد اگر
نور باف سحر بیاض فکر دیکھے تو صحن خانہ سے کوچ کر جائے کشش الفاظ سے اوسکے
ہوش مین خرابی پائی جائے رشتہ جان تار تار ہو رشک مضمون سے شاعر
ہات ملل کے بیقرار ہو کلام میٹھا ایسا گاڑھا کہ جسکی حیرت سے شیرین زبان شکل
کوہکن شور مچائین نشہ شراب الفاظ سے مخموران میخانہ سخن دستار کو ہوا مین
اوڑائین مصرعہ نازک کو رشک سے گلبدن گل کہائین اور بیتابی کی شعر ہی
ایسے مضطر ہون کہ رات کو کم خواب آوے بیتاب ہو جائین بانا باندھنے والے
فکر شایستہ کی اگر ایجاد کی نظم کو کوشش کرین تو اپنی التعریف تانا بھول جائین
روبروے خامہ انکی کلک ہاے سحر نگاران سامری کا نام مٹ جائین اگر ارادہ
تعلیم کسی کو دن پر کرین تو ایسے پیچ سے پٹی پڑھائین کہ خامہ اوستاد کے جائے
اور جو کسی زبردست پیشہ والے کو کارخانہ عقل دکھائین تو ترت دنیا کے بار
سنڈ سین ہتھا پانی تک نوبت آئی انکے انابل ماضی کے قایل ہر کہ بین تشخیص
شیخ الرئیس کو انسے کیا تخصیص ہے قارورہ شناسی کی تمیز ہے کہ انکو آب حیات سے
زیادہ تر عزیز ہے ارسطو کو کیا عقل تھی انکی سمجھ کے آگو وہ ایک نقل تھی قانون ونفیسی
مین انکی طبعیت ہی سی سدیدی و موجز و شرح اسباب انکی ذہن رسان کی
طفل مکتب کی کتاب علم نجوم مین اوستاد ہین ستارون کی سب چالین یاد ہین
اب تقریر اور کرتا ہون اور طرف غور کرتا ہون اپنا اوستاد باپ پیر اگرچہ ناقص ہو
لیکن کامل کہا جاتا ہے اوس مرتبہ تک کہ اوالتعریف حد سے زیادہ گذر کر صورت ...

ہو جاوے مگر اسکو شعور اور عقل و ہوش و آدمیت تہذیب اخلاق چاہیے
کہ حد امکان سے بڑھ کر قبیح نہ ہو جاوے جیسا کہ مخبر صادق نے ارشاد کیا خیر الامور
اوسطہا پر صاد کیا صاحب گلشن بیخار اپنے غم و جوش و خروش مین اکثر شعرا
خودی سے بیہوش ہو گئے یاروں کو تقریر کی تنگی اور وسعت ہوئی طبیعتوں کو
جوش ہو گئے مومن خان صاحب جو انکے اوستاد ہین اونکی صفت حد سے
زیادہ کی شعر بھی اتنے لکھے کہ ہنگام شمار معلوم ہوا کہ اسقدر شعر کسی کے نہین
لکھے اور تعریف پہ طبیعت آمادہ کی مولانا صدر الدین خان کی تعریف اونسے
بھی زیادہ کی شاید اسلئے کہ دادا یعنی اوستاد کے اوستاد ہون گے اونکو کیسے
علم ہنر کسب فن [illegible] نام آور ہو رہا ہے جوہر کا شناور رہیا ہو ہون گے
انکے نزدیک سب اوستادان ماضی و حال لیاقت سے دور ہین بس ایسے
اندازوں سے خود ہی سمجھ جانا کہ یہ تالیف تذکرہ کے طرز و انداز سے ناواقف
و مجبور ہین الا مومن الیہ کو دل کا صدا اوستاد و ہمنشینان یہ مطلب تھا کہ
اس پردے مین سب کی ہجو کیجے اور تعریف و توصیف پر تو خیال کب تھا وہ
شاعر ہیں صاحب بیباک ہیں نسبت بہت اچھے رہے جنکا باوجود مستغنی ہونے کے مشار الیہ
نے ذکر کیا پہلو خالی رہے صرف سات شخصوں کے واسطے اتنی دردسری
اختیار کی اوروں کی بدگوئی اور عیب جوئی مین تکرار کی اون سب کی صفحہ اپنے
خوب دل کھول کے تعریف کی زبان بند ہوئی گویا اسی واسطے تذکرہ کی تالیف
کی تو بے لیاقت والے جو درج کتاب نہین سستی چھوٹے جھگڑا مٹا خلل گیا خوب ہوا
بہتر ہوا جو انکے عیب جوئی اور ریت و لعل گیا اتفاقاً جو کوئی صاحب یہ فرماتے
کہ سجدہ گاہ شعرا اور مرشد شعرا اور ناسخ و آتش وغیرہ کی کیسی تعریف لکھی گیا فقط
اپنی ہی قبائل کی صفت کی تو زبان خامہ سامری پیشہ نیاز مند سے یہ جواب ہے کہ ان کے
کے حال کتاب مین دیکھیے قابل ہجو ہا نہ کی کہ توصیف لکھی اگر اونکی عیب جوئی
و بدگوئی پر ذہن سے کیجیے تو گلشن بیخار کا نام خارستان رکھیے جو صاحب باریک مین

اور نکتہ رس ہین اونکے واسطے یہی ایما بس ہین مولف جی خوش کر لینا
کہ ہم بھی خواہ مخواہ سلف صاحب تذکرہ مشہور رہے اونکے اوستاد دل راضی
کر لین کہ ہم ایسے ہین جو ہمارے شاگردون نے تذکرہ جمع کیا پر صاحب شعور دون
کی خدمت مین عرض ہے انہون نے سب کی تعریف اہانت کی شمول کی سپارش
کی آگے غافل ہوکر شمول کی از امتحان میر سوز صاحب جو صاحب درد اہل باطن
اوستاد کامل اونکی نسبت انہون نے جو لکھا ہے وہ فقرہ گلشن بیخار کا گلستان سخن
مین داخل بعض جا کل عبارات کہین فقرات مساختہ مین تقریر کو وسعت ہے الا کتاب
طول ہوئی اور سامع کو وقت ہے جو صاحب عاصی کی تقریر غلط سمجھین اگر خدا توفیق
دے تو دونو کتابون کو دیکھین انصاف پیکر بانده ہین جہالت اور ہٹ دہری کی
گرہ کھولین تب جھوٹ سچ معلوم ہو حق و باطل مفہوم ہو اگر اسپر بھی اونکی جانب
دار ہین تو صاحب گلشن بیخار کے یار ہین جب نے منصفی کا قدم درمیان سے
تو طاق کے سر پر کتاب ایمان ہے اونکی طبع کا موسن فکر سخن کا رنگینہ مشاعرہ کے
گذر ہین لایا جو لایا دلال کو دکھلایا لفع ہٹایا ٹوٹا ہاتھ آیا کاغذ کیا دکان لپیٹ
ہے جسمین مومن کی جنس شعر وہ اچھا ہے

شب کو جو گرم گرم وہ آکر چلا گیا
یہ نے کلی ہوئی کہ مجھے غش سا آگیا

تو فلک ہین کیا کرے یہ نالہ آتش فشان
ایک دشمن سر سے کھویا اور پیدا ہو گیا

تو فلک مرگ ہے ہمسے سب غافل
اب کسی کا بھی آسرا نہ رہا

یہ عذر امتحان جذب دل کیسا نکل آیا
مین الزام اوسکو دیتا تھا قصور اپنا نکل آیا

دکھلا رہیگی جلوہ نزاکت کہ ہم اونہین
دشوار ہے چاک پردۂ حائل کو سمجھا ستا

ست خانۂ چین ہو گو ترا گھر ہے
مومن ہین تو سمجھ نہ آنکھیں ہم صنم

دیکھا اوس دہن تنگ کی بوسہ کا مزا
کہ ہوسناک تمنا سے عدم کرتے ہین

جا کے کعبہ مین بھی مومن نہ گئی دیر کی یاد
جلے لبیک صدا ہاے صنم کرتے ہین

یہ سمجھے حیا بری کو مجھے کو جہان کو تم
کہ روز پردۂ حائل کی شکر کرتے ہین

لاش پر آنی کی شہرت سب غم دیتی ہین ۔۔۔ ای پری ہم ملک الموت کو دم دیتی ہین
مجلس مین میرے ذکر کی آتی ہی اوٹھو دو ۔۔۔ بدنامی عشاق کا اعزاز تو دیکھو
جنت مین بھی مومن ملا ہای شیخون سے ۔۔۔ جور اجل تفرقہ پرداز تو دیکھو
وہ چیلا جان چلی دونو ہیانسی کہسکے ۔۔۔ اسکو یتا ہون کہ ادسے پاؤن پڑون گر گر کے

میر تخلص مرشد شعرا درۃ التاج اساتذہ فلک احتشام درغر ریجر اوستاد ان
رفیع احترام لولوے شاہوار فصیحان ارفع القدر جناب میر محمد تقی نام والا دودمان
عالی خاندان ملک مالوفہ ابر نیسان بار فخر دہلی در لکھنؤ ہمشیرہ زادہ سراج الدین
علی خان آرزو اوستاد اساتذہ جدید و قدیم جنکے سب شاعر معتقد ہین جو
جاہل انکی نسبت الفاظ اہانت لکھے اوسنے گفتگو فصاحت خادمہ کلک جادو نگار
بلاغت کنیز خامہ طوطی اطوار محاورات روزمرہ غاشیہ بردار طبع شوخ گہربار
مضمون عاشقانہ سحاب فکر سے ترشح کرتے ہین نباتات کیمیا خصلت مرزبوم
شعر مین نشو و نما پر اوترتے ہین اہتزاز نسیم طبع سے وہ گل ہاے بوقلمون
کھلاے جنکی نکہت سے مشام سیاران عنبر سر ہو جاوے عنادل طبع سخن سنجان
عصر شاخ مضارع رنگین پر پروانہ وار نثار طوطے نوا سنج زبان خوش گویان
کلام کے روبرو صورت آئینہ بعد شکل حیران و بر اضطرار زبان گویا کا کام نہیں
کہ انکے لب و لہجہ کے روبرو گفتگو کرے ناطقہ کو تاب کہان کہ یارا بات کہنی کا ہو
روبرو اف یا تو کرے صفیر خامہ چمنستان دیوانین رشک صداے بلبل ہزار
داستان نواے کلک دو زبان بوستان نظم مین روش نغمہ طوطی خوش بیان
جس مرتبہ صفت لکھیے مناسب اور بجا لا زیب فیہ جسقدر تعریف کیجے زیبا صاحب
گلشن بیخار آنحضرت اوستاد کی خدمت مین بھی بے ادبی کے لفظ لاتے ہین
صفت کی عبارت لکھتے لکھتے پھر وہی ترا شخالی کیطرف لیجاتے ہین اور ایسے ایسے
فقرات تحریر فرماتے ہین پست و بلند کہ در گلستان سخن ہیچ و رطب و یابس کہ
در ابیاتش بنگری نظر نکنی و از نظرش بیفگنی کہ گفتہ اند شعر

شعر گر اعجاز باشد بی بلند و پست نیست	در ید بیضا ہمہ انگشتہا یکدست نیست

اس فقیر کا فقرہ دیگر دوسری چہرۂ تصویر کا اور ہی رنگ ہے اسکے اس بیان کا یہ طرز کا ڈھنگ ہے کہ در قصیدہ فکر خوش نداشتہ چندانکہ غزلش بلند رتبہ تر است ہمچنان قصیدہ اش پست پایہ تر در بد وحال شاہجہان آباد آمدہ و تمتع نیافتہ ناکام برگشتہ الخ جب ایسے صاحب کی نسبت یہ عبارت ہو تو اورون کی کیا حالت ہو سیر گلشن بیخار و گلستان بیخزان سے جھوٹ سچ دونون کا معلوم ہوگا فریقین کا نیک و بد سیارون کو مفہوم ہوگا مرشد شعرا نے چھ دیوان فکر شایستہ سے آمادہ کیئے کہ شش جہت ہین جواب نہین انکے برابر نظم اردو مین کسی شاعر کی کتاب نہین قیام اپنا لکھنؤ مین اختیار کیا سرکار نواب وزیر الممالک مین روزگار کیا یہ اشعار نتایج افکار شریفہ سے زیب جریدہ کیئے فی الحقیقت شنیدہ نہین بلکہ دیدہ کیئے گرمی کلام سے عدو کباب ہے آتش حسرت مین خاک وہ خانہ خراب ہے کلام میر ہے افسر بخور وکبیر ہے اوستاد کا ارشاد ہے جسکے فیض سے ہر شاگرد اوستاد ہے صفحہ کاغذ دبستان سخن ہے سطح قرطاس گلستان سخن ہے جب پڑھتے اور گنتے ہین تو نظارہ کی دامن دامن پھول چنتے ہین اس گلشن کے سیارون کا دل باغ باغ ہے بہار دیکھیے تو غیر خزان نصیب ذلیل خوار کے دل پر داغ ہے رہروان منزل نظم کے خضر کا کلام ہے اس طریق سے جادۂ کانمدید انتظام ہے

ہم رہ روان راہ فنا ہین برنگ عمر	جائینگے ایسے کھوج بھی پایا نجائیگا
اولٹی ہوگئین سب تدبیرین کچھ نہ دوا نے کام کیا	آخر اس بیماری دل نے اپنا کام تمام کیا
گئی تسبیح اوسکی مرتے دم کب میر کے دل سے	اوسکے نام کی سمرن تھی جب منکا ڈھلکتا تھا
کیا آرزو ہے جس سے سب زخم نم ہوئے ہین	ہر زخم سو جگہ سے ناسور ہے ہمارا
مسجد مین امام آج ہوا آکے وہان سے	کل تک تو یہی میر خرابات نشین تھا
اولجھاؤ پڑ گیا جو ہمین اوسکے عشق مین	دل سا عزیز جان کا جنجال ہو گیا

خداکو کام تو سونپے ہین مین نے سب لیکن
کیا ہے گلشن مین جو قفس مین نہین
ہم خستہ دل ہین تجھسے بھی نازک مزاج تر
سر دورِ فلک کبھو ن ہین اپنے رو برو ٹوٹا
تھا استعار حسن سے اوسکی جو نور تھا
ہنگامہ گرم کن جو دل ناصبور تھا
پہونچا جو آپکو تو مین پہونچا خدا کے تئین
آتش بلند دل کی نہ تھی ورنہ اے کلیم
منعم کے پاس قاقم و سنجاب تھا تو کیا
ہم خاک مین ملے تو ملے لیکن اے فلک
کل پانون ایک کاسہ سر پر جو پڑ گیا
کہنے لگا کہ دیکھ کہ چل راہ بے خبر
تھا وہ تو رشک حور بہشتی ہمین مین میر
سیر کی قابل ہے دل صدپارہ اوس نخچیر کا
گرمی عشق مانع نشو و نما ہوئے
کیا چمن کہ ہمسے اسیرون کو منع ہے
آنکھین جو رہیئو نہ تک ابر بہار سے
اعجاز سنہ تک ہے تیری لب کے کام کا
داغ فراق و حسرت وصل آرزوے شوق
لختہ لہو جو ہوگیا تو بھلا ہوا کہ کہان تلک
دیر و حرم مین کیونکہ قدم رکھ سکیگا میر
پھر آج میر مسجد جامع کے تھے امام
دو قدم ساتھ جنازہ کے نہ آیا وہ میر

رہو ہے خوف مجھو وہان کی بی نیازی کا
داغ دل دیکھیے بس چمن دیکھا
تیوری چڑھائی تو نے یہان جی نکل گیا
کہ سنگ محتسب سے پاے خم ست سبو ٹوٹا
خورشید مین بھی اوسکا ہی ذرہ ظہور تھا
پیدا ہر ایک نالے سے شور نشور تھا
معلوم اب ہوا کہ بہت مین بھی دور تھا
یک برق آہ خرمن صد کوہ طور تھا
جب زندگی کی رات گذر گئی تو غور تھا
اوس شوخ کو بھی راہ پہ لانا ضرور تھا
یک سرِ وہ استخوان شکستون سے چور تھا
مین بھی کبھی کسی کا سرِ پر غرور تھا
سمجھے نہ ہم تو فہم کا اپنے قصور تھا
جسکے ہر ٹکڑے مین ہو پیوستہ پیکان تیر کا
مین وہ نہال تھا کہ اوگا اور جل گیا
چاک قفس سے باغ کی دیوار دیکھنا
سیر کی طرف بھی دیدہ خونبار دیکھنا
کیا ذکر یہان مسیح علیہ السلام کا
مین ساتھ زیر خاک بھی ہنگامہ لے گیا
کچھ سوز سینہ سے داغ تھا کچھ درد غم سے نگار تھا
ادہر سر تو اوس سے بت پھری اودہر خدا گھر
داغ شراب دہوتے کل جانماز کا
جانتا تھا کہ اسے ہے میری رفتار پسند

ہمسے کچھ آگے زمانے مین ہوا کیا کیا کچھ
تو بھی ہم غافلون نے آہ کی کیا کیا کیا کچھ

حسرت وصل غم ہجر وصال رخ یار
مرگیا مین پہ میرے جی مین رہا کیا کیا کچھ

درد دل زخم جگر کلفت غم داغ فراق
آہ عالم سے میرے ساتھ چلا کیا کیا کچھ

ایک محروم سگئے میر ہمین دنیا سے
ورنہ عالم کو زمانے نے دیا کیا کیا کچھ

اے غافلو دم آرہ صفت آئی جاے ہے
چیتو کہ نخل عمر کو یہ کھاے جاے ہے

کیا تن نازک ہے جان کو بھی حسد جس تن پہ ہے
کیا بدن کا رنگ ہے تہ جسکی پیراہن پہ ہے

راہ دم تیغ پہ ہو کیون نہ سید
دل پہ رکھین سے تو گذر جائینگے

کیا موج ہوا بیجان اسیر نظر آئی
شاید کہ بہار آئی زنجیر نظر آئی

مشعل تخلص مشعل علی نام اصل انکی کشمیر سے ہے انکے سخن کی تحریر

خورشید جو نکلا ہے سوقت یہ لرزان ہو
کوٹھے پہ کھڑا تھا شاید وہ ماہ لقا ہوگا

مغموم تخلص میر شیت علی نام حکیم عزت اللہ عشق کے شاگرد شیت ایزدی سے انکی طبع مغموم کی فرحت مضمون سے عشق پھر اگر دکھتا تیز قلم ہے کہ سر دشمن بدستیز قلم ہے

خیال چشم میگون مین قدم مستانہ رکھتے ہین
دیوانے ہین ہمارا نام جو دیوانہ رکھتے ہین

مفتون تخلص مرزا کریم بخش نام از خاندان گورکان شائقین انکی بندش مضمون پر مفتون بجان مضمون پسندیدہ شست جریدہ

مفتون خمار بادۂ شب ہو تو پھر پیئو
ایک جام جاکے ساقی پیمان شکن کے پاس

مفلس تخلص محب علی نام صاحب گلشن بیخار جب تک کسیکو برا کہین تو دل بیقرار رہتا ہے سچ ہے جبر مین کسی کا اختیار رہتا ہے انکے باب مین یہ فقرہ مرقوم ہے جسکے صاف برائی مفہوم ہے۔ مفلس تخلص محب علی حالش از تخلص پیداست در رامپور بہ عطر فروشی کسب معیشت میکرد و اوقات بسر میبرد بالفرض اگر کسی کا تخلص خراب یا مقتول یا بسمل ہو تو گیا اوسکا حال تخلص کے معنی پر سمجھنے کے قابل ہو یہ تقریر مین صرف از راہ کینہ ہین انکی طبیعت کا کسی

یہی قرینہ ہے غیر اسکے گنج مضامین سے ہر سالک سخن کی طبع آسودہ شمیم عطر مضمون سے دماغ شناسے نکہت آسودہ ہے

آؤن تو لاکھہ بار پہ دربان تیرے کہین
مفلس مجھے سمجھ کے نہ بے آبرو کرین

مقبول تخلص لا اعلم دہلوی شاگرد شناء اللہ خان فراق ہر مقبول سخن کا انکی کلام نہایت اشتیاق تحریر نظم معقول سامع کی طبع پر مقبول

دل گرفتاری کو اوس زلف کی کب بھاتی تھا
عشق نے ڈالی ہے یہ پانون مین زنجیر بزور

مقتول تخلص ابراہیم بیگ نام اصفہانی الاصل پیدائش انکی مقام دہلی زخم سینۂ سخن مرحم توجہ غلام ہمدانی مصحفی سے بندمل ہوا چونکہ مضامین تیر نگاہ و شمشیر ابرو اور دشنۂ مژگان انکے دیوان مین بہت ہین گویا کہ کلام مدوح خنجر قاتل ہوا کا غذ خونی ہے جسپر شہادتنامہ مضمون کی لکھائی ہے

مین یہان خون روتا ہون ہاتھون سے آنکھون
جنکے پانون پر اوسکے حنا باندھتے ہین

مقصود تخلص لا اعلم لکھنوی کمترین یہ عرض کرتا ہے کہ جو شخص انکی نزدیک کمال ناقص ہے پھر اوسکا ذکر لکھنا اور اوسکے ضمن مین سومی الیہ کو برا بھلا کہنا محض بیجا بلکہ عقل سلیم تو ہرگز قبول نکرے مگر انکو من جانب الشیطان بغض و حسد الضاعت اسکا سپرد بخدا مقصود اس تقریر سے یہ کہ ظاہر انکی عبارت کی تحریر سے ہے مقصود تخلص از سوقیان لکھنو است خرافاتش نہ سزاے کہ درین اوراق مذکور گرد اما چون نوشتہ اند نوشتہ شد انتہی حقیقتاً صاحب گلشن بیخار کا کلام سوقیون سے بھی بدتر ہے ان صاحبون کو اس بیہودہ عبارت مین جو لکھا بیجا سراسر ہے انکی عبارت سے مسلسل ہوکر کلام ہو تو زبان خجل ہے کمال نادم و منفعل ہے لیکن دریا کے خس و خاشاک سے گوہر کے دست ناپاک سے آبرو نہین جاتی بد بات نہین آتی لعل اگر غلاب مین گرے خراب نہو شریف جو مفلس ہو جاے بے آب نہو خیر باطن مقصود کے کلام سے مقصود ہے حاسد عیب گو کو سزا دینے والا مسجود ہے یہ مقصود کا کلام ہے جسکے برا کہنے کے سبب حاسد بدنام ہے

بوسہ لیتے سے خفا ہوتی ہو کیوں مشفق مین
بوسہ وہ شئے ہی کہ دونوں کو مزا دیتا ہے

ملال تخلص لا اعلم لکھنؤ والی ہین جنہوں نے گوہر مضمون گوش شوق مین ڈالے ہین کس مذاق کا کلام ملال ہے جسکے روبرو فرحت وعیش پامال ہے ایسا فرمایا یون لکھنے مین آیا

موت آئی نہ سر شام جدائی مجکو
سخت جانی نے عجب رات دکھائی مجکو

ملول تخلص شاہ شرف الدین نام اسکے سخن پر ملال سے ملول طبیعتوں کو کہان فرحت کا خیال خام یہ فرمان اور کا نغز کا مسودہ ان

تیری جدائی نے یہان تک ہمین ملول کیا
کہ زندگی کے عوض مرگ کو قبول کیا

مملو تخلص لا اعلم با وصف مملو تخلص کی ساغر دواوین صہبا سے خالی ہے نہ ساقی نہ جام نہ مغبچہ نہ رند بدنام نہ شراب پر تکالی ہو وہ ہین یہ سخن

سرو سا قد گل سا چہرہ جب دکھایا آپنے
قمری و بلبل کو آپس مین لڑایا آپنے

ممتاز تخلص لا اعلم فیض آبادی شاگرد سجدہ گاہ شعرا سخن ممتاز سے گوش سامعین کو اس روش سرفراز کیا

ہمارے رونے سے انکا بخار اوٹھتا ہی
کہ جیسے پانی کے چھڑکے غبار اوٹھتا ہی

ممنون تخلص میر امانت علی عظیم آبادی دہلی مین تحصیل علم کو آئے میر فرزند سوزون کے شاگرد ہوکر شاہد نظم سے عیش اوڑائی کلام موزون ہے جسپر سامع مفتون سے کلام موزون ناظم طبع کا ممنون

ای ولے کہ تیرے لیے اس خاک نشین کو
جون باد لیے پھرتی ہے گھر گھر تپش دل

ممنون تخلص سید نظام الدین نام فرزند خورد میر قمر الدین منت اصل انکی سونی پت متعلقہ شاہجہان آباد انکا مولد ومنشا دہلی اکتساب اکثر فنون کا پدر والا تربیت سے ضبط کیا ایک عرصہ تک لکھنؤ مین رہے خوش اور آباد فکر انکی نہایت خوش اطوار مضمون زادگان طبع باعث تشفی دل بیقرار اشعار ساعی نسخہ جدیدہ اور کہمہ گلشن نگار سے جدیدہ صاحب گلشن نگار نے تمام کتابین

سبکی شکایت مین لکھین ان حضرت بزرگوار کی باب مین یہ عبارت لکھی ہے ۵
در بستن مضمون بیگانہ یگانہ است و فکر صحیح صائب از غلطش اوستادانہ قوت نظم
اکثر اصالت سخن دارد الخ صاف عیب بیان کر گئے ناحق شناسیان عیان
کر گئے شائقین کو بصد سنت مضمون کا ممنون کیا ہر ایک کا دل مفتون کیا
کیا ملب و لہجہ زبان ہے کس لطافت و متانت کا بیان ہے

یہ سانس سے میلا ہو وہ آئینہ نہیں ہم — تن آئینہ ہے دل ہے میری جان کا لوہا
روان ہے خون جیب و دامن تو آنکھوں کی — جگر کا فکر جدا سمجھ ہے جدا دل کا
شغل شب فراق یہی تھا کہ دھیان مین — اک اک شکن گنا تری زلف دراز کا
اس مرگ پر حیات فدا ہو کہ اوسنے آج — بدلی کے اپنے خاک پہ میرے چڑھائی گل
آشفتہ ہو رہے ہیں سیہ روزگار ربط — شانے سے ہو ہو سے بلا اور بلا سے ہم
ممنون کا درد دیکھ کے فرمائیے مسیح — عاجز ہے اس مرض سے دوا اور دوا سے ہم
ممنون صبا واے کہین سحر نا گہان — ناکامیون سے وصل مین بھی آو خوگر ہین
شب ہمکو گشت خون رہا فوج غم کے ساتھ — سو حسرتین شہید ہوئین ایک دم کے ساتھ
گل رخون سے ہاتھا پائی ہو چکی — بس جتنا زور آزمائی ہو چکی
رات تھوڑی حسرتین دل مین بہت — صلح کیجے بس لڑائی ہو چکی
آئینہ سے جو کہ بگڑے بار بار — اوس خود آرا سے صفائی ہو چکی
بخت بد صیاد غافل نبد سخت — ہم اسیرون کی رہائی ہو چکی
دل خراشی سینہ کو بیجا جان کنی — تجھسے کیا کیا اے جدائی ہو چکی
ناز گرم جنگ بے جرأت یہ دل — لے ہوس مطلب برآئی ہو چکی
جدعدے کو لیے یہ اضطرار — بس ممنون پارسائی ہو چکی
جگر کے دود سے رنگین نشان آہ کیجے — دل شہید کے غم مین علم سیاہ کیجے

منیر تخلص وجیہ الدین نام خلف شاہ نصیر شوخ و طرار وضیع الذہن صیر ہا کل
جوانی مین گل کر دیا اونکا چراغ منیر پھر چھیڑ ہوئی یکایک مٹ بجھ ہو گئی

یہ تحریر صاحب گلشن بیخار ہے مقابلہ مین سنان خامہ آبدار رہے سے
از بے علمی کہ ہیچ از ضروریات این نمیدانست از طریقہ راسخہ برکران است
صاحب گلشن بیخار کی بیہودگی نے مجھ خاموش کے آگے غل کر دیا ہوای کبر نے
اونکا چراغ عقل گل کر دیا صاحبو انصاف کا مقام ہے یہ بے علم کا کلام ہے
حاسد بدگو کے منہ مین شکر دیجیے اوسکی تقریر مین شک کر دیجیے انکی شمع سخن کا
پردۂ فانوس خیال ہے پروانے کے پر جلتے ہین اس خلوت مین آنا محال ہے
جو روشن ضمیر ہے تو چراغ سخن بیر ہے کاغذ کی چمک ہے مضمون کی راگنی بیکار ہے
شایقین کو لو لگی ہے عدو کی منہ کو تو لگی ہے کلام مانند شمع ہین سامعین جمع ہین

فرہاد سے کہتے تھے تیشہ کی زبان ہر دم	ستم ہم نہ اوٹھا وان سنگ آمد و سخت آمد
اس باغ جہان مین کبھی پھولا نہ پھلے ہم	جون نخل چنار اپنی ہی آتش مین جلے ہم
خون کی دہاریں چھوٹیں دل سے دل افگاروں کے	روزنگہ حسن کے گھر ہو گئے فوارون کے

منیر تخلص خواجہ آفتاب خان نام مصباح طبع منور مشعل مزاج سخن فروغ طبع
سعادت یار خان رنگین سے روشن تر شمع فکر مجلس کا غذ مین روشن ہے
پروانہ وار تصدق ہر اہل انجمن ہے

جی چاہتا ہے زلف کا تیرے بیان کرین	شانے کے دانت توڑ کے اپنی زبان کرین

منشی تخلص میر محمد حسین نام از مشاہیر دہلی ایرانی نژاد جد و آبا انکے ساکن دہلی و
یہ لکھنؤ مین دل شاد مرزا سلیمان شکوہ بہادر کے حضور مین خد
انشاء پردازی سے سرفراز تھے منشی طبع وقایع نویس مضمون سے ہمیشہ دلشاد رہتے

نہ پوچھو اوس پری کے حسن کا عالم کہ آفت ہے	بلا شوخی غضب رفتار قامت اک قیامت ہے

منشی تخلص لالہ موتی چند نام فیض یافتہ صحبت شاہ نصیر قوم کا تیتھہ دہلوی جنکا سخن کی
یہ تاثیر منشی انشا پرداز کا شاعر طبع ناظم ہے اوسکی نظم بھی تحریر کرنی لازم ہے

چشم سے قہر بلا زلف قیامت قامت	اسلیے لوگ تمہین آفت جان کہتے ہین

منتظر تخلص نور الاسلام نام شاگرد مصحفی ہین منتظر ان کلام محفل مشاعرہ کا غذ مین

بلتی ہین سامعین کو جو انتظار ہی تو اسیطرح تحریر اشعار ہے

ہر دم خیال یار جو پیش نظر رہا | ہجران مین بھی وصال ہین بشتر رہا
طرف چمن نجانہ سوئے لالہ زار دیکھ | تو آپ باغ حسن ہے اپنی بہار دیکھ

منتظر تخلص شیخ امام الدین نام ساکن عبد دہلی جودت طبع ذکا رسائی ذہن رسا سے جنہون نے ایسے نظم لکھی

جب گھڑی یار گلستان کی طرف جاتا ہے | ہات ہر گل کا گریبان کی طرف جاتا ہے

منعم تخلص قاضی نور الحق نام مربع نشین مسند قضا سے بریلی گنج فارسی سے متمول رنگ ریختہ یون ریختہ کیا یہ مطلع گلشن بیخار سے لکھا منعم سخن خزاین مضمون سے خوش کرتا ہے مفلسان شایق کا دل

وہ نوک مژہ جیسے میرے دلمین گڑی ہے | ایسی تو کھٹکتی ہے کہ جینی کی پڑی ہے

منعم تخلص لالہ موہن لال نام خزاین افکار شاہ نصیر سے دولت سخن پاتی یہ کم مایہ نقد عرض پیشکش کرتا ہے کہ منعم کو مضامین کی پونجی اپنے اوستاد کے گنجینۂ دفینۂ طبع کی بدولت ہاتھ آئی

وہان اشارۂ ابرو مطلع ہلالی ہے | یہ آہ کا مصرعہ مقطع فغانی یہان ہے

منصف تخلص منصف علی خان نام عظیم آبادی شاہجہان آباد مین اس جہان سے نقل کی شاگرد نظام خان معجز صاحب گلشن بیخار کی طبعیت مین بہت ظرافت اصل کی جان اور عبارت ہے وہان یہ بھی روایت ہے که درنظم اشعار چندان دستگاہے نداشتہ فقیر راہم اتفاق درخورد با ایشان شد و بعلت نیک معاشی بہ تعلیم اطفال بسر مے بردہ الخ انکی تیغ زبان سبکے واسطے الم ہے لیکن عاصی کا وہ تیز قلم ہے جس سے انکا تیغ یک قلم قلم ہے منصف طبع کچہری شعرا مین انصاف پر ہی مدعی لاف و گزاف پر سے حاکم طبع کا یہ حکم ہے جس پر مدعا علیہ صم بکم ہے

گر عشق ترا یہ ہے تو پھر دست جنون سے | دامان رہے گا نہ گریبان رہیگا

منت تخلص میر قمر الدین نام لعل اصل انکا بدخشان مشہد مطہر اور معدن

مولد سونی پت منشا شاہجہان آباد مقر مولنا و مرشدنا حضرت مولوی محمد فخر الدین صاحب قدس سرہ کے مریدین ناظم و ناظر ایسے کہ زمانے مین دیدہ ہین نہ شنیدہ ہین شاہجہان آباد مین علم کی تحصیل کی ہر ایک ساختہ مین قال و قیل کی لکھنؤ جاکر عمائد کے قصاید تحریر کیے اس ذریعہ سے اپنے مرتبہ با توقیر کیے پھر کلکتہ گئے اور بصفت ناظم قصیدہ کہا اور ملک الشعرا خطاب پایا پھر دکن گئے اور بدولت نظم جمع زر کیا پھر لکھنؤ آئے اور طول گوئی کو ناچار مختصر کیا جب اون سے شعر سخن کو سامعین سنت کرتے ہین تب فی شیمہ حصول یہ نغمت کرتے ہین

کسکو لب جان بخش کی مین بات سناؤن
عیسیٰ بھی اگر بولین تو صلوات سناؤن

مدعی ہمسے سخن ساز بسا بوسی سے
اب تمنا کو یہان مژدہ مایوسی ہے

تہمت عشق عبث کرتے ہین سنت مجھپر
ہان مگر ملنی کی خوبان سے تونک خوسی ہے

موزون تخلص میر فرزند علی نام شاگرد شمس الدین فقیر لکھنؤ مین قیام ہو رہا ہین فکر معقول شعر مین عطارد جیسے دیدہ کلام موزون سے شایق مضمون ہے ناظم طبع کا کلام ہے دل ربا کلام سے شعر

سینہ و دل کو مین کرتا ہون کدورت سے صفا
کسکی آمد ہے الٰہی کہ یہ گھر جھڑتے ہین

موزون تخلص لالہ چھجو سنگہ نام کائتھ دہلوی از تلامذہ مادہو رام کہ انشا انکی اسم با مسمیٰ مشہور ہے بہلا اسمین بھی کچھ پرخاش کی جا ہے جو صاحب گلشن بیخار کی عبارت کا اسکے باب مین یہ دستور ہے نبیرہ مادہو رام کہ انشای وے مستعمال اطفال است سلفت الخ یہ تو جب حقیقت معلوم ہو ایسی انشا آپ بھی لکھتے تب مفہوم ہو کہ مستعمال اطفال ہے یا پایمال جہال ہے اونکے منہ مین آیا سو کہا اس کاوش سے کیا حاصل غیر اچھا مادہو رام ایسی انشا کہا ہو اگر ساختہ جمع لے تو کبھی نہ لکھ سکے گا اوسکے مضامین پر شیفتہ ہو جاے بلکہ جناب کے اوستاد اور ہمنشین سب کا حوصلہ بلند پست ہو کر فریفتہ ہو جاے بس باطن سب کلام موزون زیب و فکر طول کی تقریر کو مختصر کر

بیت ابرو کو تیرے دیکھ کر ای مطلع حسن	جو تیری کوچہ سے نکلا سو غزل خوان نکلا

سعوج تخلص خدا بخش نام دریاے مواج علم موسیقی مین لطف گلکاریکا آبدار نغمہ
آواز رشک حنجرۂ داؤدی سے تکیا آشنای بحر و بید وار پار ہمدا سے تان سین
چا درند است سنہ پر لی جسوقت سر ادکی لی تو بہیرین مانند مجنون نو شیزینا
اکثر اپنا نام گوری نے با وصفت کہ علی فیضان صحبت ذی علمون سے ایسا کچھ اہم
پیشہ مین تصنیف کیا کہ عالم متحیر تھی سنا تو واہ واکا طعن کھینچا انکو قابل تعریف
کیا ہم پیشہ انکے ہرتال پر سم کہانے باربدہ اگر ہوتے تو سدہ بدہ کہو کر شاگرد ہوکا
دل مین خیال لاتے فرد ذی لیاقت باوفا دہلی اور لکھنو کے سوا انکی پایال
اور دیار سرداران ہر دیا ہو بہت انتفاع اوٹھاتے وطن اصلی جد دہلی
ہنگام ورود بخدمت جد امجد بہر استفادہ قدمبوس ہر روز خبر در تشریف لاتے
مباہات دینی و دنیوی و فیض ظاہری و باطنی سے بہرہ ور ہوتے خدا مان
درگاہ والا سے سرقدموسی پاکر فیض بر ہوتے تباریخ نہم صفر کہ روز عرس
سید ابو العلا صاحب نورہ مرقدہ تھا ۱۲۴۵ ہجری مین ہنگام سماع بفرمائش
جد بزرگوار سعوج مرحوم نے یہ قطعہ کہ واقعی قطعہ زیست اونکا تھا پڑھا بتکرار
اہل مجلس کو وجد کا جوش ہوا کوئی تڑپا کوئی سسکا کوئی بیہوش ہوا عاصی
بھی اوس مجلس مین حاضر تھا لیکن جنبین شعور سہو قاصر تھا جد امجد جیسے ولی
بزرگ کی فرمائش اور مزار پر انوار سے برکت کی تراوش میان سعوج صاحب
کو کہان ہوش تھا فکر میان مہر صاحب مرحوم کا ترانہ پر جوش تھا یہ وہ
نظم ہے جس سے بیہوش ہر اہل بزم ہے

قطعہ

دل غیر تو آشنا ندارد	جز خاک در تو جا ندارد
کاشانۂ چشم و خانۂ دل	بے نور رخت ضیا ندارد

بہر حال بعد انفراغ حال و قال فاتحہ کا انجام ہوا سعوج صاحب کی والدین
جد لہر آئی تو وہان سے حسب ارشاد حضرت کنارا کرکے پروندۂ قلزم فیض

مولوی بیدار صاحب کی قیام ہوا صبح کو بظاہر عارضہ مفیدہ مین مبتلا ہوکر دسوین تاریخ اوسی جگہ مانند صداے ساز روح انکی طبل جسم سے باہر ہوئی سہ پہر کیوقت لاش تاجگنج مین لائے اور درگاہ حضرت سید احمد بخاری انار اللہ برہانہ مین دفن کیا خلق حیران یکسر ہوئی یہ عجیب قصہ ہی میری چشم دیدہ شنیدہ سے کے بود مانند دیدہ صاحب گلشن بیخار کا انکی بابت مین یہ نغمہ خارج از آہنگ ہی جسے سنکر ایسے حریف کی دلپر حالت تنگ ہی سہ چند سال است کہ در لکھنؤ فوت شد الخ صحیح ہے کہ انکی تحقیقات بھی غلط سراسر انکی بات بھی غلط جب قریب کے رئیسون کی واقعی تحقیقات ہوئی تو معلوم ہوا کہ انشی فی عدہ سچ کوئی بات ہوئی یون تو انکا چال ہے جو بندہ کی ترقیم پر خیال ہے پھر زیادہ اس سے ہوگا کیا غلط خود غلط انشا غلط املا غلط مخصوص دو غلطیان فاحش ہین ایک یہ کہ جسکی سبب ہم سمع خراش ہین دوسری موقع پر لکھی جائیگی بات وقت پر کہی جائیگی سوسچ کی طبع دریادل ہے جس سے یہ آبدار مضمون کا گوہر حاصل ہی ایسا انکا خدنگ ترانہ ہی جس سے عدو کا سینہ نشانہ ہی

چھپ گئی ابر مین پہلی ہی سے جا شمس و قمر
اوسنے چہرے سے نقاب ابھی اوتاری نہین

بحر مین عشق کے ای سوچ تو زنہار نہ تیر
یہ وہ دریا ہے کہین جسکا کنارا ہی نہین

صنم ہے گلبدن ہے مہ جبین ہے
بھلا کہیے تو کیا کیا کچھ نہین ہے

گیا اودھر جو بھیدا ادھر نہ آیا
عجب کوچہ کی تیری سرزمین ہے

مجھے قدمون پہ سر رکھنے دو صاحب
تمہارا سوچ بندہ کمترین ہے

جسب خندہ ای گل بھی ہوا بار گران مجھے
بلبل کا کیونکہ خوش لگی شور و فغان مجھے

دو آرزو ہین سوچ کی یا شیر کردگار
حسرت کی ساتھ دنیا مین کیسو یہان ہے مجھے

اور دوسرے جو حشر کا دن ہووی آشکار
کوثر سے بھر کے دیجیو اک جام وان مجھے

جو حشر مین چاہے تو اپنی رہائی
تو اے سوچ حسنین کا آسرا لے

موہش تخلص حکیم سعادت علی نام سعید عالی گوہر ساکن بنارس طبع بلند فکر ارجمند علم حکمت مین تشخیص کی ہوس نسخہ نظم کی موہش الفت ہی تو کاغذ کی مفردات مین ترکیب سخن کی بات ہے

زبان جوش گریہ ہچکیان لینی لگا موہش
خلل انداز ہی اب نالہ شبگیر مین اپنو

مہر تخلص مرزا حبیب بیگ نام ذرۂ خاک سپہر کاغذ پہ چمکا جسکے پرتوِ شعاع کے سبب مہر گردون کا دل جمکا خورشید سخن کے صفحۂ قرطاس پہ پدید ہو شائقین کو اوسکی دید گویا نوید ہلال عید ہے

میں جان بلب ہوں روز دی اسکتہ چھین مجھے ۔۔۔ آیا ہے یاد خال لب نازنین مجھے

مہر تخلص منشی مہر چند نام فرخ آبادی جد دہلی اور لکھنؤ میں اکثر رہے آفتاب سخن فلک قرطاس پر یون فروغ بخش ذرہ نوازی ہے

نیند آگئی ابرو کے تصور میں جو مجھکو ۔۔۔ تھا خواب میں نیچے سوتی تلوار کے

مہلت تخلص مرزا علی نام لکھنوی اوستاد سخن انکے جرأت انکی شاعری سے سخن اور شعرگوئی میں بڑی جرأت تھا بین علی نقی محشر اور مرزا علی مہلت کی کسی وجہ سے فساد برپا ہوا اور آپس میں لڑنے اور مرنے پر راضی ہوئے کچھ ایسا ہوا محشر نے قیامت کی کہ ایک دم کی مہلت نہ دی اور زخم کارگر لگایا انکی ... جرأت کو خیال کیجیے کہ خموشی کو کام فرمایا لوگون نے قاتل کو ہر چند تلاش کیا لیکن مجروح نے بجز اسکے کہ روز جزا پر جزا موقوف رکھکر کسیکو نام بھی نہ بتلایا اس حادثۂ جانکاہ سے خنجر اجل نے مرغ روح کو ذبح کیا انھون نے مرگ شب اعدا صبح کیا یہی مضمون نبدش شعر میں لائے جسنے بیان مذکور رنگ ... کھلائے زبان خنجر ہر مصرعہ ہے صفت قوت بازوے قاتل ہے صریر قلم نالۂ پردرد حلق بسمل ہے سوزون کا بیان ہے بیتابی کی داستان ہے نقطہ کا نقد زخم دل ... سے رشتۂ خامہ کی دہار گویا خون کی دہار ہے

مرنے کے بعد بھی نگئی دل کی یہ تپش ۔۔۔ آرام زیر خاک بھی اب خاک کیجیے

مہر تخلص مرزا حاتم علی نام بن مرزا فیض علی بیگ مغفور قزلباش مولد و منشا فرخ آباد تلمذ شیخ امام بخش ناسخ مرحوم ان حضرت کی نسبت خاکش عرصہ دراز سے جد دہلی میں رونق افروز اور اکثر مشاعرات میں تشریف لاتے ہیں ہر روز نتایج افکار سے طرح ہو یا طبع زاد سامعین و حاضرین کا دلشاد مصرعہ

ابروکے وصف مین جو نازک خیالی ہے غور کیجے تو گویا دیوان ہلالی ہے دلکی مہر سے جو آفتاب رخکی تعریف ہی تو مطلع خورشید اوسکا ہمردیف ہی ذرہ افشان کی مدح مین جو ستارہ نقطہ چمکایا تو کشش زلف کی الفاظ رشک خطوط شعاعی ہوکر دکھایا اس ذرہ بمقدار پر بھی نظر مہر بہر حال ہے مگر وہ مہر کہ جسکے جمال کو اگر بجلال بھی دیکھے تو کمال ہے نہ کہ زوال ہے عاشق مہوش آزاد روش سن شریف بدر کامل روے منور خورشید شمائل صفحہ کاغذ سپہر مہر ہی نہین نہین مہر کا سپہر ہے نظم کا ہجوم مثل عقد پروین ہے کاغذ کیا سپہر برین ہے باطن اگرچہ پرتو مہر سے دل روشن ہے بزم سخن انجم کی انجمن ہے لیکن کتاب کا تمام کرنا ہے اس آغاز کا انجام کرنا ہے صفت کو وقت چاہیے پر اتنا تو بہ نمط مختصر چاہیے مہر کا کلام اظہر من الشمس ہے دل چمک جاے اگر مہر سے لمس ہو صفحہ

خامۂ مہر چمکتی ہے کہ برق ہر لحظہ دمکتی ہے

جو بے نشانیکا ہے اس سے ہوا نشان پیدا
تو اب مکان سے ہے مشکل لامکان پیدا

عبث خیال ہے افشاے راز کا مجھسے
ہلیگا دل پہ ہوگا وہان کبھی پیدا

چلا ہون ڈھونڈنے مضمون کمر کو سوے عدم
نہ ہوگا میری تربت کا بھی نشان پیدا

مین سمجھا دیکھکے اوسکے لب مسی آلود
ہوا ہے آتش یاقوت سے دھوان پیدا

داغ عشق شمع رویان دلسے کر جاتا رہا
گل ہے اپنا چراغ دودمان ہوجائیگا

کیا پڑی ہے محلون پہ کرتا ہے غرور اسے چرخ
منہدم ایکدن رواق آسمان ہوجائیگا

ہمسے کاروانکے گرے ہین ہیگا ہو سنگ راہ
سنگ سودا اوسکا سنگ آستان ہوجائیگا

سارے عالم کا ہے غم مہمان دل
کسقدر رکھتا ہے وسعت خوان دل

داغ سودا ہین گل و ریحان دل
دیدنی ہے یہ گلستان دل

مجھسے ہے زندہ دلون کی زندگی
جان جان تو ہے تو مین ہون جان دل

لاعلاجی سے علاج درد دل
بے سروسامانی ہے سامان دل

کھینچ لایا جذب دل اوس ماہ کو
مہر سے مجھپر ہوا احسان دل

اے مسیحا مجھکو ہی آزار عشق
میرا درمان کر جو تجھسے ہو سکے

پیدا ہی کرون گا کسی تدبیر سے زنجیر
توڑون گا در خانہ زنجیر سے زنجیر

دریا ہے سرشک آنکھون سے جاری ہے تہ آب
یہ گنبد گردان سے حباب پہ بلبل

مضطر ہے نہایت مرا مضطر دل بیتاب
اب دیکھیے کیا لائے گا جگر دل بیتاب

خیال عشق جوانی سے خواب پیری مین
سحر ہی چونکی غفلت سے اب سدا ہاری رات

لکھا کیے ہین مضامین زلف و عارض کے
سیاہ کاغذ سادہ کیا ہے ساری رات

وہ کافر ہون کہ تھا نہین شغل کسب ایمان ہے
ہوین محراب کعبہ مین تو مصحف روی جانان ہے

بجائے حرز جان زلفونکو زاہد روی جانان ہے
جسے کافر بھی ایمان جانتے ہین وہ یہ قرآن ہے

گریبان ہات مین ہے دامان مین صحرا کا دامان ہے
بس اب پاؤن مین ہے اور سر خار مغیلان ہے

مطلا لوح مصحف سے نہ پیشانی افشان ہے
لب لعلین جسے کہتے ہین وہ سرخی قرآن ہے

کہان یہ ابروی خمدار کب یہ چشم فتان ہے
بیاض چشم آہو ہان کتاب طاق نسیان ہے

ہر اک ذرہ مین ہان عالم سویدا کا نمایان ہے
غرض اس سے مہر کیا جیب اپنا بھی بیابان ہے

ملی یہ وجہ کامل ماہ مصحف رو کی باتون سے
کہ زاہد مصحف ناطق یقینا روی جانان ہے

سبق کو دیکھتا ہون رات بھر اور پھر الجھتا ہون
مطول مختصر وہ شرح شعر زلف پیچان ہے

جلاتا ہے یہ پروانون کو وصف شعلہ رو لیکن
زبان خامہ بھی اپنی زبان شمع سوزان ہے

ہوائے دشت وحشت ہمکو لیے اوڑتی پھرتی ہے
ہمارا عنصر خاکی مگر ریگ بیابان ہے

جسے اہل ریاضی برج آبی کہتے ہین شاید
وہ سانچا ترے آنسو ڈھالنے کا چشم گریان ہے

یہ فیض پرتو سے تھا اپنی طبع عالی کا
لسان الوری جو ذرہ ذرہ سخندان ہے

نکلیون ہر طرح مین پڑھتا غزل اوس ماہ کے آگے
میرا استاد کامل تھا ناسخ سا سخندان ہے

مسیح تخلص مسیح اللہ نام جنکا ذکر شدہ کرتا ہے انکا نفس عیسوی طبع مردگان
مضمون کو قم باذن اللہ کہکر اسطرح زندہ کرتا ہے

اوس فتنہ گر سے کیسے ہی کوئی وفا کرے
ممکن نہین ہے یہ کہ وہ ترک جفا کرے

ہے جان بلب فراق لب لعل سے مسیح
بچ جائے کوئی حق مین جو اوسکے دعا کرے

۹۷ مہر تخلص نواب منصور خان نام کہ از خاندان عظیم الشان صمیم بن نواب محبت خان
محبت تخلص پسر حافظ رحمت خان بہشت مقیم تشریح حال انکی کیا حاجت ہے
اتنا ہی کفایت ہے بریلی انکا وطن ہے گویا رشک چمن ہے صاحب گلشن بیخار نے
تابش شعاع خورشید سخن سے آنکھ چھپائی تمازت آفتاب سے دماغ مین خشکی آئی
حواس مختل ہوئے اسی باعث انکا حال تحریر نفرمایا تو اس ذرۂ بیمقدار نے
ستارۂ سخن اپنے طالع کے زور سے چمکایا انکے خورشید طبع کا جلوہ جہان مین
روشن ہے جو ماہ سے ماہی تک از ذرہ تا خورشید مبرہن ہے مہر طبع ملک کا تذکرہ
لشکر انجم کا منصور لعبت مضمون کا جلوہ حسن جو شمس الضحی و بدر الدجی لامع النور

خط ہے سبزہ دمیدہ ہے باغ رخ دلدار کی راہ
بند کانٹون ہین ہمکر دیتے ہین گلزار کی راہ

مفتون تخلص حکیم آگوسٹین ولسنلو نام ابن حکیم الیس فطرت تخلص والا احترام
متوطن جے پور حال ساکن بھرت پور از زمرۂ اہل انصار النظم سخن مین سید گلزار علی
صاحب اسیر کا سہارا ایک مدت سے ہمراہ حامی رابطہ اتحاد مربوط ہے اقتصاب
حکیم کلام نگلستان کا تذکرہ مین منقوط ہے

دیکھکر سوہاف زرین اوسکی مفتون عجب مین
تجاوسیری قسم اتنا دل مضطر نہ تڑپے

خلق کہتی ہے پڑی بجلی شب دیکھو ہیہ
برق کہتی ہے یہ بیتابی سے سرا بکی ہیں

سے کشو عقد ثریا سے اگر گل نکلے
کیا عجب شیشہ گردون سے بھی قلقل نکلے

۹۹ ماہ تخلص مرزا عنایت علی نام کوچک برادر مہر تخلص مرزا حاتم علی والا مقام
سولد و منشا و سکونت انکے اخوان محترم کے باب مین گذری یہ سب حقیقت
تلمیذ پذیر خواجہ حیدر علی آتش جیسے اوستاد ماہ چرخ خوبی بدر فلک نیکوئی
عطارد کی ہمزاد احقر کے حال پر کمال عنایت سخن منظوم ہے از بس الفت
ماہ خورشید رو ہلال ابرو بزم رشک انجم مین تشریف لاکر زبان خوش بیان سے
اشعار سناتے ہین ہین سطور نظم کو رشک کہکشان بناتے ہین ہر مطلع غیرت خورشید انور ہے
ہر بیت برج ماہ منور ہے سیاران مضامین کی روشنی سے صفحہ کاغذ فرش چاندنی ہے

غشی سے میری وہ ڈر ڈر کے شب ہوئی بیخود | عجیب غفلت دل نے کی ہشیاری رات

ہمارے مرقد بیکس پہ کون روتا ہے | سر مزار بھی روئے نہ شمع ساری رات

نصیب اوکو رہتے ہی دیکھیے کب تک | یہ داغ دل کی مصیبت یہ اضطرار میں موج

جب غریق بحر غم کا تو نگہبان ہو گیا | موج کشتی ہو گئی اور نوح طوفان ہو گیا

لاکھوں نعمت ایک زبان ہو شکر کیا کیجیے | وسعت خوان کرم سے تنگ مہمان ہو گیا

وہ درد طلب ہوں کہ تیری راہ میں بیٹھے | کانٹا نہ کبھی آبلۂ پا سے نکالا

ادنا بھی کام آتے ہیں اعلا کے ایکدن | اچھوں کے منہ سے نکلتا ہے تنکا خلال کا

پیرہن سے چھوٹ نکلا یار کا جسم لطیف | حسن شکل بوئے گل جامے سے باہر ہو گیا

سب نے برگ پا اپنے رو دیا میں | پتا جو گرا کسی شجر کا

ہو مبہوم رہا بیان موہوم | مضمون نہ کھلا بتا کمر کا

وصل ہوگا کہ ابھی ہجر میں رونا ہوگا | ہو رہیگا میری قسمت میں جو ہونا ہوگا

خال عارض میں ابھی ہو گی ملاحت پیدا | سانولا رنگ تیرا اور سلونا ہوگا

یہی بیتابی کی صورت جو رہیگی قائم | دل ہمارا تیرے ہاتھوں کا کھلونا ہوگا

آہ صد ہو نہ سے دل ناکام کے | خوب رویا میں کلیجہ تھام کے

منیر تخلص سید منیر الدین نام از پیرزادگان جالسر انکے فیض صحبت سے ہر ایک شائق ہر دو دن مشغول سخن کی ہے شعر ہے جسمی صحیح قرطاس تنک یا منیر ہی بسیار ارشاد ہے طبیعت مضمون خیز کی افتادہ

دم آخر بھی دم او سمجھا تو یہ تمہارا وسکا سبب | کون سمجھا دیگا یہ زلف دوتا میرے بعد

منیر تخلص سہیل حسین نام وطن شکوہ آباد شرمصد دراز سے لکھنؤ میں جلوہ افروز ہیں جوان وجیہ و ظریف و شوخ حلیم مسرت اندوز نیاز مند سے بھی ایکبار کی ملاقات ہے جسکے بیان کی یہ بات ہے کلام منیر رشک بدر منیر

پھول بھی تجھ کو لیے اے صیاد رکھ لو جائیں | صاعقہ ہے نالۂ آتش فشان عندلیب

نکہت گیسو گلستان میں اگر لائے صبا | عنبر اشہب ہو مغز استخوان عندلیب

اوس ہیئت گل پیرہن کی سلنے اے چمن | جابجا ہے ناقوس نشست استخوان عندلیب

مشفق تخلص مرزا احمد بیگ نام میرزا اعظم علی بیگ صاحب کی شاگرد اکثر مشاعرہ مین شریک رہتے ہین مضمون خوش انکے پاس یا گرد ہندسے کی بھی شفیق ہین بدل و جان رفیق ہین یون فرمایا جو لکھنے مین آیا

یہان تو یار سے کی گرم صحبتی مشفق ۔ گئی رقیب کی وہان شدت بخار مین روح

مشکل تخلص شیخ امین الدین نام مولد و منشا شہر دہلی شاگرد نجات درسنگ غافل مشاعرات راجہ صاحب محفل سخن سنجی مین سخن کی انکے آسان مشکل سہل ہے مضمون طبع گفتگو کی یہ قطع

نکل گئی ہے تمہاری ہی انتظار مین روح ۔ پھر آئی جو آؤ تم تو پھر آجاے جسم زار مین روح

موج تخلص لا اعلم انکے دریاے حال مین غواص فکر نے ہر چند غوطہ لگایا گوہر مقصد کف مراد مین لانا چاہا مگر گرداب تردد مین چکر کھایا شناور طبع بحر نظم مین موج زن ہے صفحۂ کاغذ چادر دریاے چمن ہے

رہی کاکل پیچان معنبر کا تیری یار ۔ ہمیشہ گلی کبھی کی ۔ دل پیچ مین لاکر پھرا دہ طرۂ دلدار ۔ اگر بھی کبھی ملی

معزز تخلص لا اعلم بجز اسکی او حال واضح ہوا طرز اس غزل سے معلوم ہوا کہ انکا شاعر طبع بڑا معزز تھا کس نادر صنعت مین غزل تحریر فرمائی اس طرح سے شاہد مضمون کا شکل دکھائی ایک غزل مین طرح طرح کی زبان سے ایک زمین مین بوقلمون بیان ہے تختۂ کاغذ صحن چمن سے بوٹہ بوٹہ رشک گلشن ہے گل بیان رنگین ہے لخت جگر سے تضمین ہے

مین فے اب تک اپنا عشق بنا ہا آیا ۔ کہا کہ جو ظلم ۔ دلی افسوس مجھے تو نے نچایا آیا ۔ باقی ظلم و ستم

کاہی رس کھای کہ تم روس پھر پیچ پیتم آؤ کر یا کرو جو ۔ عبات ہی جان کرتا مشقی کرآیا آیا ۔ پایا جو ہم

ہین معزز تیرے سب شعر مسلسل موزون ۔ شکل نشان سے فراز ۔ یہ غزل اچھی ہی اوس نے سراہا آیا ۔ تیری ہو سر کی قسم

مسیح تخلص نواب مسیح خان نام داماد نواب عبد المطلب خان مسیح مضمون دل مردگان سخن کو اس دم سے جان تازہ بخشتا ہے ہر ان کبھی کبھی محفل مشاعرہ راجہ صاحب تشریف لائے اور مضمون تازہ سنائے

دیکھ دوست کو کیونکر کوئی دیتا ہی سمجھا	دشمن کو بھی ہمسے تو ستایا نہین جاتا

منتظر تخلص اسد اللہ نام مرد شریف علیگڈہ سکونت کا مقام لطیف انکی سخن سے منتظر سامعین ہین بزم مشاعرہ مین جو جو نکتہ چین ہین کلام مستند ہے انکے سخن کی سند یہ ہے

سیکھے اوڑی طرز فغان بلبل نالان ہمسے	گل نے سیکھی روش چاک گریبان ہمسے

منیر تخلص لا اعلم پھر کیا حال ہو رقم سخن روشن گویا سراج منیر ہے جسکی صفت اس چمک سے تحریر ہے

بھلا ہوا کہ نہ خواہان عز و شان ہوئے	جگر چھیدا جو صدف کا تو ہمکو کان ہوئے

موزون تخلص مرزا قادر بخش نام سخن انکا موزون باقی حال کچھ معلوم نہین ہوتا کیا لکھون بجز اسکے کہ ہاتھ مین قلم ہے تو انکا مضمون کی رقم ہے

تو نہو درپے نقصان عدو بھی موزون	فائدہ کیا جو ہوا اوسکو ضرر اپنا سا

مسرور تخلص نواب غلام حسین خان نام دل غمگین شائقین فیض سخن سے مسرور و شاد کام کلام مسرت اندوز جس سے سامع بہجت افروز یون فرمایا تو لکھنے مین آیا

رکھتے ہین یہ کمال کہ رکھتے نہین کمال	آتا ہے وہ ہنر کہ جو آتا ہنر نہین
جسپر ہزار داغ نہون وہ نہین ہے دل	جسپر ہزار زخم نہون وہ جگر نہین

مشیر تخلص عنایت حسین خان نام شاگرد استاد اسیر شوخ چشم طرار طبع نوجوان بندے پر مہربان سخن انکا اور یہ سخن کے مشیر کیا خوش کلام ہے جسکا یہ انتظام ہے

چھوڑیگا جنون تن پہ نہ اک تار کفن کا	شرمندہ نہوگا یہ گنہگار کفن کا
کیسا یہ ترا سوز جنون تھا کہ مشیر آہ	سر تا رہوا قبر مین فی النار کفن کا
جائیگا تہی دست جب آغوش لحد مین	تب کاسۂ حرص سر فغفور بھرے گا
آتش عشق یہ بھڑکے ہے بدن کے اندر	ہر نفس شعلہ مشعل ہے دہن کے اندر
تم شب مہ مین جس طرف کو گئے	مہ کامل چلا تمھارے ساتھ

مشتاق تخلص غلام علی نام شائقین جنکے مشتاق اور کیفیت مخفی فقط تخلص شہرۂ آفاق مشتاقون کے واسطے بیان ہے جسکی یہ طرز شان ہے

اشکون سے تر ہی مژگان نکلے ہے آہ دسی ۔۔۔ بجلی کی کیا چمک ہی عالم ہے کیا گھٹا کا

مضطر تخلص محمد اسد اللہ خان نام شاعر نام آور سخن پرور مشہور انام ودل ازتم
اثم نہایت مضطرب ہے کہ ادرجا ہا کے رسم وراہ کیونکہ ہی ہر چند بیقرار ہوا لیکن بطلب برا نہو

سو کہان دیکھو ذرا ہوش مین آؤ صاحب ۔۔۔ خلد کو بھی کہین تم سمجھے ہو گھر اپنا سا
باغ رضوان مین جواب ہو منہ دیکھئے مضطر ۔۔۔ کہ ہمدان حور لقا رشک قمر اپنا سا

محسن تخلص لا اعلم آوگی ازراہ سخن محسن بندہ لیکن انکشاف احوال مین قلم عاجز
بندہ شد بندہ طبیعت موزون کا احسان ہے ان صاحب کی نظم کا یون بیان ہے

سب آنکھین بند کیے یار ہو گئے راہی ۔۔۔ عدم کا صاف ہی رستا چلے چلو تو سہی

مست تخلص رتن لال نام وطن حیدرآباد میان فیض صاحب انکی استاد
شراب سخن پر زا بدست مئے ساقی طبع کس کیفیت سے ساغر بدست سے
کاغذ کا صفحہ بزم سے گلشان ہے ساتگین طبع مین بادۂ ریحان ہے جام شوق
یون چھپا کا شیشۂ دل سے چھلکا

کیا حقیقت عالم ایجاد کی ۔۔۔ آپ سے صورت بندہی بنیاد کی

سرور تخلص لالہ گردھاری لال نام حیدرآبادی فیض سخن میان فیض صاحب
سے سرور وشاد ہی ایسا ارشاد جسکی یہ بنیاد

شاکر ہون اپنی حصہ پہ ہر روز و شب ۔۔۔ جنت سے مجکو کام نہ منتر سے ہی غرض

محسن تخلص محمد محسن نام حیدرآباد وطن آپ خوش طبع اور کیا خوب انکا
عیان شائقین سخن پہ احسان ہے انکے نظم کا بیان ہے

روز جزا نہ عیسی و موسی سے کام ہے ۔۔۔ محسن مجھے جناب پیمبر سے ہی غرض

حرف النون

ناجی تخلص محمد شاکر نام دہلوی انکی طبیعت طرف صنعت ایہام مائل ہوئی
عدو سے ناہنجار تاری دوست خوش اطوار ناجی جب انکا کلام دل سے
سنا جی تب بدل اسکا لگا جی بندش مضمون ممکن ہے تو یون روان کم

محبت سے علی کے دیکھ نا تجھے | سوا ہے دل میرا اب حیدرآباد
تصور میں تری رنگ لگی ہے نیند آنکھوں میں | مقابل جیسے ہو خورشید کے نکڑوں کو نیند آوے

نالان تخلص محمد عسکری نام دہلوی شاگرد غلام ہمدانی مصحفی صاحب گلشن بہار کو زبان بد سے ہر کسی کو یاد کرنا عادت ہے انکی نسبت یہ تحریر عبارت ہے ؎ از افلاس زدہ گان دہلی است الخ امیری اور فقیری اختیار بدست کاتب تقدیر ہے انسان بے بنیاد مجبور کوئی امیر کوئی فقیر ہے جو پنبۂ غفلت در گوش ہیں وہ اپنی امارت کی روبرو غریب کو ناچیز جانتے ہیں جنکا گوش ہوش وا ہے وہ انسان اون مغروروں کو بے شعور جانتے ہیں بعد مرگ نیک ہوں خواہ بدتر ہوں گے سب تہ خاک برابر ہوں گے مفلسی اور آسودگی خدا کے اختیار ہے بندہ عاجز ناچیز ہر دم ناچار ہے بدگو کی بدگوئی کے اطوار ہیں ہم فدوی اسیدو دل بیدار ہیں طبع عاشقانہ فراق یار میں نالان ہے یہ سخن شایستہ گوش یاران ہے

وہ بدگمان ہوں کہ اس بت کی سایہ پر بھی ہے | رقیب ہی کا سا اشتباہ ہوتا ہے

نالان تخلص لا اعلم شاعر عظیم آباد ہیں جن حضرت کے مشتاقوں سے کہے یہ ارشاد ہیں ہر اہل بزم خاموش ہر شب کو ہمہ تن گوش ہے

اندر تو کہیں مٹے یہ زور شوق کی | ملنا کسی سے جا کر بدنام کسا کرنا

نادم تخلص لا اعلم دہلوی شاگرد میر حسین تسکین خوش دم سخن طبع تیز اور دقیقہ بین انکے سخن کا آہو گیر نادم ہے مزاج انکا سخن کا نادم ہے سامعین کی بزم سے تحسین بیان نظم ہے

اسی ہی میرے شام ہوئی جلد کس طرح | کیا آفتاب داغ دل بیقرار تھا

ناصر تخلص نواب ناصر جنگ نام جگر بند نواب مظفر جنگ بالش اسیر سخن مستمند کا غذ پر حاشیہ بوستان لباس ظہور سے پیش آیا ہو جو دل کش نظم سخن کا بیان ہے جنبش مضامین کا نشان ہے

آسکے تو کبھی ہی پر سر بخشش کمند زلف | پیچھے پڑی ہے کاہکو کاکل بلا کی طرح

ناور تخلص لالہ گنگا پرشاد نام لکھنوی تلمیذ میر حسن ترکیب بندش مضامین نادرہ مین فکر بنایت سخن کلام مین ندرت ہی ارشاد مین لطافت ہے

قاصد تو اوس بہانے سے اوس پاس جائیو
صاحب یہ کسکا خط ہے ذرا پڑھ سنائیو

نادر تخلص میر محمد عارف نام ساکن کشمیر مقیم دہلی سخن نادر ہر ایک طبع کے دلپذیر بیان سراسر نادر ہے جسکے وصف مین طبع قاصر ہے

سو طرح سے بات اگر کیجے تو کھلتا ہی نہین
آنکھین اودر او سمین نجانو پڑگئی ہی کیا گرہ

نازک تخلص بینت نام ارباب نشاط نزاکت کلام سے ہر ایک مشتاق خیال کو حاصل انبساط انکی طبع نازک اندام نازنین شائقان تماشا ہین نکتہ چین معشوقہ سخن کا ناز ہے عاشقون کے روبرو یہ انداز ہے

نالہ و زاری کا میرے شور فلک تک
پردہ بہت سے غرور کہ کوئی کان دھرے

ناظم تخلص لالہ اعلم وارد لکھنؤ شاعران ہم بزم سے یہ گفتگو ملک سخن کی ناظم ہین سلطنت موزونیت قائم ہین

وصل ایسا ہو گیا اوسکے بدن سے میرا تن
رات کو مین یار سے یکجان و قالب ہو گیا

نامی تخلص مرزا رجب بیگ نام برادر زادہ امیر الدولہ حیدر بیگ خان دہلوی انکا گرامی سخن دلچسپ خوش آتا ہے مزاج سخن سنجان ہاتھ مین قلم ہے یہ طرز رقم ہے

اسکی مدت سے ہے راہ انتظار یار پر
چھا گئی آخر سفیدی دیدۂ خونبار پر

نامی تخلص صمصام الدولہ نواب مرزا حسام الدین حیدر خان نام رشتہ نسبت تا بہ سلسلۂ خاندان والا دودمان وزیر الممالک پہچان اور تمام گرامی گوہر والا قیمت اور حسن خلیق فکر سخن مین حسن طبع بوجہ احسن شاگرد میر تحسین تخلیق شاعر طبع نامی ہے سخن مین نیک انجامی ہے مدعا سے طبع کا نغمہ یہ سنیے

کام اسکو نہین کچھ رخ نیکو سے کسی کے
وابستہ ہے جو حلقۂ گیسو سے کسی کے

کسطرح مجھے کل پڑے بستر پہ کہ کل رات
ہمپہلو تھا پہلو میرا پہلو بھی کسی کے

کسطرح مہ عید کو زور دو کے نہ دیکھون
ملتا ہے ہلال خم ابرو سے کسی کے

کیا تھا جو نہ ہم کر چکے اوسکی لیے ناسخ
پر کچھ ہوا افسوس ہے نہ جادو سے کسی کے

ناطقی تخلص لا اعلم نام و نشان کا پتا ملا ہر چند تلاش کی فائدہ ہوا احوال تخلص کے برخلاف تو نظم ہی لکھتا ہون صاف

آتش عشق سے ناطقے کا جگر جلتا ہے
واہ کیا خوب مثل ٹھیک بندہی ہے اسدم
آپ ہنس ہنس کے یہ کہتے ہین کوئی آ دیکھے
گھر کسی کا جلے اور کوئی تماشا دیکھے

ناسخ تخلص شاعر والا احترام گویاے بلند التزام شیخ امام بخش نام بلدہ لکھنؤ مسکن تھا کا مقام زمین فکر سیرابی استعداد وسعت بنیادات مضمون سے گل خیز غنچہ باصفت تنگ دہانی زبان ہر برگ سے ثناخوان و گلریز نو بادہ ہاے مصاریع رنگین اہتزاز نسیم فکر سے نشو و نما پاتے ہین جنکے رشک سے گلہاے باغ پژمردہ ہوجاتے ہین گلبن دیوان ارم تزئین مین وہ وہ گل رعنا شگفتہ ہوئے کہ جنکے عین جوش بہمن و دی مین فصلے اردی بہشت ظاہر شاخ بیت رشک شاخ طوبیٰ ہے مصرعہ سدرۃ المنتہی قاصر صحن چمن دیوان مین کس کس روش کر قرینے سے نشست نہال غزل کی صورت ہے جنسے سیاران شائق کو ہنگام نظارہ بلسان طوطی تصویر حیرت ہے مرغان مضامین عرش پرداز ہر ایک شاخ پہ مشغول نواسنج سحر پردازی طوطیان شکر خائی فکر اغصان ابیات پر مصروف ثنا سازی جنا وہ دیوان مثل گلستان و بوستان مضامین اونکے گویا نغمہ بلبلان ہیکو گمان ہے کہ شاگرد آتش محترم ہین کوئی بیان کرتا ہے کہ انکے استاد مرزا کرم ہین غرض مختلف روایات کا بیان ہے پر عاصی کی ذہن ناقص کے نزدیک یہ کامل دور تر از این وان ہی مگر شاعر ذہن رسا کی شاگردی سے شاد ہین کسی کے شاگرد نہین اور سب کے اوستاد ہین جسکا اعتقاد راسخ ہے وہ معتقد ناسخ سے ہے شیخ کا کلام ہے اعجاز الکلام ہے صفحہ کا نغذ دراز دہستان کا بند ہے جو ارشاد ہے عاشقانہ اوستادانہ وعظ و پند ہے

وصل کے ایام مین وہ دور قلقل ہو گیا
ہجر تو ساقی کی جدائی مین بیراقل ہو گیا

ذبح وہ کرتا تو ہو پر چاہیے اے مرغ دل
بات جن نازک مزاجون نے نہ اوٹھتی تھی کبھی
فکر عریانی نہین مجھ ناتوان عشق کو
ہین نہین عریان سلامت ہین اگر داغ جنون
راحت طلب کرون تو ملے آسمان سے رنج
جا برابر ہے دل مادر مین ہر فرزند کی
مہندی ہی سے شعلہ قدم اوس شوخ پری کا
مرا سینہ ہی مشرق آفتاب داغ ہجران کا
ہین لیا پاک دامن مین یقین ہے بعد مردن بھی
سیکڑون آہین بھرون پر ذکر کیا آواز کا
مر گیا کیا تاج سیکش جو ساری سے فروش
تیرہ بختان ازل کو نور سے بھر انہین
چشم زاہر [illegible] مین ہے +
برنگ طائر رنگ حنا ہون
کرون کیا اعتبار جسم خاکی
رعد قلقل سبوح سے بجلی کف مے سے سحاب
باغ و مے ابر و غنا مہتاب دہر و وصل دوست
ہین روانہ کوی قاتل سے عدم کو قافلے
دیکھو [illegible] پھر شب فرقت کی بد [illegible] چاندنی
خوب رو جاتی ہے شب غم مین یکدم چاندنی
کر گئی شب تاب شمع گویا شب مہتاب وصل
دل سیہ ہی رہا اور ہین بال پیری مین سفید
میرے گھر کی راہ کترا کر نکل جاتا ہے چاند

دل پھڑک جائے تڑپنا دیکھ کر صیاد کا
لوٹا [illegible] سیکڑون مین خاک کا گھونگر اٹھا
پوست ڈھیلا ہو کے تن پر پیرہن ہو جائیگا
سوکھ جائے جب اسیر لگین گے پیرہن ہو جائیگا
مسافر ہو موت ابھی جو خیال آئے خواب کا
رتبہ زیر خاک یکسان ہے گدا و شاہ کا
پاپوش نے سیکھا ہے چلن کبک دری کا
طلوع صبح محشر چاک ہے میرے گریبان کا
بجای سبزہ تربت پر اوگے گا بخیہ مریم کا
تیر کر آواز دے ہی نقص تیر انداز کا
مسجدون مین بیٹھ اپنی اپنی دوکان چھوڑ کر
شور اکثر کرتے ہین کوسے شب مہتاب مین
سب مجکو جانتے ہین کہ مردہ کفن مین ہے
کف دست حنیان آشیان ہے
غبار تن عمر روان ہے
ہم کشون کو کب ہے حاجت ساقیا برسات کی
ایک دل ہے اور حسرت ہے برابر سات کے
بجلیون کی تجلیون مین [illegible] کی آواز ہے
صاعقہ [illegible] ہے پھر چاندنی
بعد بارش صاف ہو جاتی ہے اکثر چاندنی
چھپ گئی اکبارگی کیا منہ دکھا کر چاندنی
گھر کے اندر ہے اندھیرا اور باہر چاندنی
رہتی ہے فرقت کی شب باہر ہی باہر چاندنی

ایک ہفتہ ہوے مجھے ساتوں سپہر ہین ہیم
شست و دریا سبزہ ساقی شیشہ ساغر چاندنی

ہجر تاریکی شب فرقت مین اے تا صبح نہین
ہان مگر زخمی ہین جسون تو او سے سفر چاندنی

لکھا ہوا ہے نہ بہت اشتیاق دل مجکو
حلقون مین آپ ہی قاصد جواب کر دے

غفلت سے ہین نہین خالی غم جانان مین کبھی
کبھی زانو سے سر اسیر گریبان مین کبھی

باد کے مانند ساقی نے اوڑا پانی مجھے
کشتی مے ہو گئی تخت سلیمانی مجھے

نثار تخلص عبد الرسول نام ہمعصر قبلہ گاہ شعرا و مرشد شعرا استاد سخن تصدیق اور اس طرح کلام کیا استعمال سخن پر نثار ہین اور ایسے گفتار نہایات ہین

پاتے ہو ان جامہ زیبون کی نکل جاے بہم
یہ گریبان دامن تیرا کہو کہلانے ہم

نہار تخلص ممتاز علی نام متوطن قصبہ بلگرام طبع پیاسے سخن عالی پہ نثار شمع سخن پروانہ بزم کا غم مین زندہ اور سامعین کا دل انکے نظم کا فدائی ہے تب تو ہوش کلام کی ...

او تیری پلک فلک سے اپنے فتنہ بین ہو نکلے
... سا کوئی کہین نکلے

نثار تخلص محمد امان نام خلف میان سعادت سعادت نشان ہے کہ بانی مسجد جامع شاہجہان آباد انکے بزرگوار آثار ایسے معلوم ہوتے ہین کہ یہ بھی اس محل مین طبع کا شوق سنگین رکھتے ہین طرح طرح کے گل بوٹے مضمون کی تراشکی در و دیوار بیت سخن کو رشک نگار خانہ چین رکھتی ہین قصر طبع انکا ریختہ کا مستحکم ہے انکے سخن کی عمر و خانہ کی بنیاد اونکی کارفرمائی سے محکم ہے صحن کا عذر کشادہ میدان سے دراز صورت آئینہ حیران ہے

خوبی مین تیرے حسن کی کچھ حرف تو کب ہے
لیکن یہ ذرا خط ہے سو اصلاح طلب ہے

زخمی کو محبت کی ہر طرح سے راحت ہے
گر یون بھی تو چھڑکے تو نمک جراحت ہے

نجف تخلص سید نجف علی نام ... نماز کا نیلا ... شاخ قلم کو ہاتھ مین لے نام تحریر کیا انصاحب کا کلام

اس طرح ربط ہنوز لفت ہے دیوانون کو
ربط ہوتا ہے پریشان سے پریشانون کو

نجات تخلص لالا علم دو زبانون مین گویا فارسی مین اونکی کیا بات اردو مین مرمان مضمون کو انکے فیض اوستاد سے نجات تقریر سنگین سے مضمون رنگین ہے

یہان تلک ہے کہ ٹک ہجر مین تو رسے پتھر
کہ نہین دامن کہسار مین چھوڑے پتھر

19 ندرت تخلص مرزا مغل بیگ نام شاعر قدیم کلام مین کمال ندرت ہے نلیلان مضمون کے حکیم صنعت کا فقیر بیان سخن سے بزم شعرا مین امتحان سخن ہے

مجھے تو پای تخت مثل ہے نقش قدم اونکا	بڑی دولت ہے ندرت جو میسر ہو پابوسی

ندیم تخلص مرزا علی نام ہمعصر مرشد شعرا و مجدد گاو شعرا انکے شاعر طبع کو ہمیشہ مشق گوئی کا شوق رہا سخن کے ندیم ہین ہمنشین قدیم ہین

جدائی مین تری ہم کیا کہین کسطرح جلتے ہین	بجاے سو بدن سے آگ کی شعلے نکلتے ہین

نزہت تخلص مرزا ارجمند نام عماد الملک کی نامہ نویس مرد دانشمند خوش کلام جو سخن کا ارجمند ہے اوسکا بیٹا نظم فلسفہ ہے

چاک کر پھینک دیا ہاتھ کا او جھا و گیا	ایک قصہ تھا گریبان کی سلوانے کا

نزاکت تخلص رنجبہ نام معلوم نہین کہ یہ کسبی ہین یا خانگی شہری یا قصباتی اسکو میان شیفتہ صاحب نے صاحب گلشن بیخار کا دل جانے یا چھاتی نزاکت کو انکی نزاکت سے تنفیض لطافت انکی لطافت سے مستفیض رقاصۂ فلک انکی خادمہ مختار دنیا انکی مشاطہ شعر گوئی مین طبیعت ساحر سخن فہمی مین بقول شیفتہ صاحب صاحب گلشن بیخار کے عقل کی صفت کوئی عقیل بھی نہین کرسکتا ہے ان کا سخت کا مرتبہ انکے جوشش محبت نے اوستادون سے بھی زیادہ بڑھا دیا انکی نسبت گلشن بیخار مین جو عبارت ہے بسبب طول کے اوسکے لکھنے مین کفایت ہوا اون سے صحبت حاصل کرکے امتحان فکر شعر کیجے تب قلعی کھلی یہ ہوس دلمین اٹھی ہے اونکی کیفیت کے آئینہ مین عاشق کا منہ دکھائی دیتا ہے یا دھوکی ٹٹی نے مجھ کی طبع مین کہان اتنی نزاکت مگر صاحب گلشن بیخار کی عقل کی لیاقت باطن طول عبارت درد سر ہے لیس بہر کیف اختصار بہتر ہے تم تو بیان کرتے چلے جاو گے طبیعت کا امتحان کرتے سے چلے جاو گے تو کتاب کا سے کو تمام عشق کی داستان کیونکر انجام ہوگی معشوقہ مضمون شاعر خوان طبع سے ناز کرتا ہے تا نبین سخن یاران ہم صحبت پر لیسا مزاج و غمزہ آغاز کرتا ہے لعبت مضمون سے آنکھ لڑتی ہے عاشق سے

سینہ مین گویا نہال گرتے ہین اُنکا رمضامین کا جو بن دکھاتے ہین نعوذ باللہ ہنگا
ول بھکاتے ہین میل سرمہ کو طرف کھل میل سے خواہش دید آہو ہے باندھیل خیل ہے

سرمہ خاک عنایت ہو — آگیا ہے غبار آنکھون مین +
کیا کیا عذاب اوٹھائی ہین اندوہ عشق کو — جز نام اپنے کچہ بھی نزاکت نہین رہی

نسیم تخلص گلزار علی نام اپنے والد کے فیض یافتہ صحبت اہتزاز نسیم طبع سے گلہاے مضامین کو فرحت و نزہت کاغذ کا تختہ گل لالہ کا چمن ہے بوقلمون رنگین نگار نہ مضمون سخن ہے صریر خامہ ہر کہ بلبل چہچہاتا ہے خط رخ کا بیان ہر کہ از خوان پر سبزہ لہلہاتا ہے نالہ مرغان نسیم سحری ہے آب شبنم سے ہر گل کی پیالی بھری
ہر یہ باغ طبع کا ثمر ہے جو شاخ سطر پر ہے

غیرون کے ساتھ اوسکو تو ساری تپیان ہین — اک ہم ہی اے نسیم اوڑاتے خاک ہین

نسیم تخلص مرزا راجہ کدار ناتھ نام خوش فکر خوش کلام غنچہ فکر نسیم مضمون شگفتہ روش گلشن طبع مضمون نادر کی ہوا کی ہواے شستہ و رفتہ نہالان سخن پر نسیم نمایش نرم نرم بہتی ہے عندلیب فکر ہر شاخ مصاریع پر کیا کیا نغمہ کہتی ہے جوش بہار ہے چمن کاغذ گلزار ہے یہی خزان کا ڈر ہے چراغ لالہ کا رنگ اور ہے صرصر کی چال لدھڑ ہے ہر نخل کی بیت جھڑ ہے تیغ بہمن چلتی ہے سیر اردی شال سایہ ڈھلتی ہے شجر فکر کا سایہ ہر قرطاس کے کنارہ مین ڈھل گرا ہے

قتیل ہا چھوڑ ترے تیرے عاشق رنجور ہوا — درد سر روز کا تھا خوب ہوا دور ہوا

نوا تخلص مولوی الہی بخش نام صاحب دانش عالم طبع کو مضمون تازہ نقش نظم سے نشاندہ عوض فہم کو تا دہ منش طلباے نظم کے مدرسہ کاغذ مین تکرار معقول ہے کہین بحث نفی و اثبات کسی جا گفتگوے قال اقول ہے +

تیغ ابرو کا اگر کچہ بھی اشارہ ہو جاے — آپ کا نام ہو اور کام ہمارا ہو جاے

نشاط تخلص لالہ اشیر سنگہ نام قوم کا تیھ ستعدی خالصہ سرکار شاگرد اشا تمکین طبعون کو حساب سخن کے حاصل باقی رد بروے محاسب مضمون کے

تصدی فکر تہا تا مضمون بانشا ہا سے جس سے سامع کو حاصل انبساط ہے ✣ ✣ ✣ ✣

کوئی تڑپے ہے مارا خنجر کا اور کوئی آہ بستہ کا
تیرے کوچہ میں ہے گرم آج ہنگامہ قیامت کا

ہوا اجازت تو ذرا لیجئے دم اسکے سایے میں
تیری دیوار کے آ بیٹھے ہیں ہم سایے میں

نصیر تخلص شاہ نصیر الدین نام سجادہ نشین شاہ محمد بہان غفر اللہ تعالے ذنبہ عمر کثیر ہوئی بہت شہروں کی سیر کی حیدر آباد گئے مشاعرہ راجہ چندو لعل شعرا سے ہر دیار سے تقریر ہوئی برکت سخن اور ذہانت طبع سے مشہور شہر بشہر دور دور ہنگام قیام وطن یعنی دہلی ہمیشہ مجلس مشاعرہ آراستہ کرتے لباس ترکیب قدش سے تن شعر پیراستہ کرتے عرصہ قلیل گذرا کہ انتقال ہوا تہا کہ وہ خسرو شیرین مقال ہوا کیا زبان سے کیا بیان ہو ✣

پشت لب سے تری نکلا خط ریحان ایسا
شمع تو دیکھ لکھے یاقوت رقم خان ایسا

تشبیہ کا کل مشکین سے شب جو او لکھ گیا
تو آپ کہنے لگے اسکو سانپ سونگھ گیا

جا بجا ہالوں میں کہا ابر مژہ تجھسے کبھی
صبح ہر اشک کی تلوار پہ برسے تلوار

چڑہائی چادر مہتاب شب ستونوں نے چھپرین
کسو را صبح دوڑانے لگا خورشید گردون پر

قدم نہ رکھ سیری چشم پر آب کے گھر میں
بہرا ہے نوح کا طوفان حباب کی گھر میں

ہوا سی زلف کسو سو لو خال رخ دلگیر ہیں
کبھو بدلی گھر آتی ہے کبھو تارے چمکتے ہیں

دل کا کیا سوال بہلا زلف چلیپا ٹہرے
تیری کجچہ گا گر میں ہو تو سودا ٹہرے

نظیر تخلص لالہ گنپت سہائے شاگرد شاہ نصیر سخن گو مشہور و سنجیدہ طبع دل پذیر
وہاں سخن گو زبان پہ آیا وہ یہاں ہو قربان بر آیا

کیا زرد ہوئیں عشق کی آزار سی آنکھیں
[illegible]

نظیر تخلص لالہ علم الغالب یا فتنگان سنجیدہ شعرا سے نظیر تہا [illegible] گلشن بہار کو بہم پہنچایا مصنفی نظیر تحریر کیا اور بہادری شعرا کا شعر انکے نام میں لکھ دیا چہ بلا تعلیے اور اپنی تقریر سے اپس چالاکی اور عقل اور تحقیقات کو آفرین عاصی کے پاس سے [illegible] شعر کی تمام شعر ہیں نظیر بہت گلستان [illegible]

ترتیب و تزئین تا بہ بیان قاطع ہو عدو کا عیب شائع ہوا ابطال کلام صاحب گلشن بیخار
ہوا اور غلطیاں جو اسنے سرزد ہوئین اوسکا بھی اظہار ہوا اور وہ جو سہواً اور غلطیوں کو
وہ غلطیاں اشد اسنے وقوع مین آئین ازانجملہ ایک نام شیخ مطرب حقانی کی دوسری یہ
ہے کہ انکو کدورت ہو کہ اچھا شعر جو پایا تو صاحب دوسرے کا بتایا اسنے دل کی صفائی
گئی دوسرے نظیر مقرر کرکے انکا شعر اونکے نام لکھا ایسی فقرہ پردازی سے کیا حاصل ہوا
ہوا ایسا کلام پایا انکی صفت مین یہ عبارت ہے جسکے واسطے ضد و کو اتنی دقت ہے
یہ نظیر تخلص شخصے ست در بنارس خود را شاگرد سودا میگوید از کلام او وست
دو شعر یہ ہے جیسے انکو تحسین وزہ ہی عشرت آدمی شعرا کی بیان اس شعر کی غزل
لکھی جائیگی اوسکو کہ کیا کیا کہا ہو گی

بار ایک نظر دیکھ مجھے اسے مہتابان	رہتا ہے صدا مہر درخشانہ تیرے تن پر

نظام تخلص نواب عماد الملک غازی الدین خان بہادر نبیرہ عظیم الشان آصف جاہ
ایران و نظام ہندوستان انکی سرداری کا فسانہ حلقہ بگوش ہے سجدہ گاہ
شعرا کا قصیدہ انکی شان مین بصد طمطراق چونکہ تخلص نظام ہے نظم کا انتظام ہے
بعالی شان کلام مین صولت امارت ہے نماد طبع پر کلام سخن کی عنایت سے ہے

چھپا بھی یا نگاہ سے مری لب پہ گو حرف سخن ہو کہہ	کہ آدمی راز اور ... اور وہی بات اور
دل تیرا ہے اور دیدہ تری راہ کسی کی	یا رب نہ کسی دل کو لگے چاہ کسی کی

نعمت تخلص لید نام ولد غلام محی الدین عشق و مبتلا زبان فارسی مشق شعر
فکر ریختہ مین تفتیش طبع دل کشا

تشبیہ ہے اپنا یہ دل غمگین بغل مین	اب آ کہیں اسے باعث تسکین بغل مین

نکہت تخلص نذر علی بیگ نام شاگرد شاہ نصیر ترجمہ سکندر نامہ بزبان نظم
انکی تحریر مشام گل مین اسکے عطر سخن کی نکہت ہے چمن کلام مقام نزہت و فرحت
کاغذ کا چمن تحسین گلدستۂ سخن ہے

آج اک پردہ نشین کو ہے سحر گھر آنا	آئیو اے ملک الموت تو گھبرا نا

ایضا

نوا تخلص بلدو اللہ خان نام وطن خاص بدایون لقا اللہ خان لقا سے فیض سخن پایا صاحب عالم مرزا جہاندار صاحب کی سرکار سے خوش فکر خان خطاب ہاتھ آیا لکھنؤ مین قلندر بخش جرأت سے مجارات سخن کا اتفاق ہوا پر واسطے حصول محاورۂ زبان دری شہر ایران کا اشتیاق ہوا پھر لکھنؤ آئے یاروں سے گلچھرے اوڑائے عرصہ قریب گذرا کہ بلبل روح قفس تن سے پرواز کرکے زمزمہ سنجوں سے ہم نوا ہوا طائر جان گلشن جسم سے ہوا ہو کر صفیر زنگی ساتھ گویا ہوا طوطی کلک کی نوا ہی اسی ہزار دستان کنا سا ہے ؀

تیر پیمرناز کا دل پہ جبے گذار تھا — رخنہ در زخم جگر خدنگ دیدۂ انتظار تھا

اوس اوج تک تو سیل سرشک پانچا جا بجا — جسین کہ ابر جون کہ دریا بہا پھرا

ساقی ہست میں بکنے ہو سمجھ پیشمی تھا — کیا ہی نہ دردن پر چڑہی ہے ناتوانی اندنوں

الہی ناگ اگیسو کے دیپن اوس تیرہ باطن کر — کہ جسم تو کلفت اوسکی زلف عنبرین پکڑی

ادنہین کیا اللہ مستی چشم جوش نا شنو کی — نہ چشم عشوہ زا دیکھی نہ ساقی نازنین پکڑی

ہی ہی یہ بات تھوڑی دل سے ضد لیجئے کیا ہو — اید پر اندیشہ سہون اور سراو سے نہین پکڑی

نوازش تخلص نوازش حسین خان نام مشہور مرزا خانی شاگرد ملک الشعرا نواب ناصر جنگ کی نواسے تحریر یہ کہ حال پر نوازش کلام لیا

سر سالن سے پکان سے نشتر سے کوا ہے — کانٹا سا کھٹکتا ہے جو دیکھو سیر ہے ہمین

ہمرا دگاہ سے کا میدہ کیا ہار سے کتنا — عیسیٰ سے نہ اچھا بیمار اسے کہتے ہین

بن باٹکی وس سکے ہیں جاں نہیں انا — لاغر اسے کہتے ہین طیار اسے کہتے ہین

سر سے چشم خون پار کے کر تو الے — رنگا جائے گر زعفرانی ڈوپٹہ

نیاز تخلص محمد میر نام ساکن نگر لی شیوہ انکا اکل حلال صدق مقال تادیب اطفال نازطبع کو نظر سے نیاز مطلع فکر سبق سخن اطفلان نیاز کی کو تہای ہاتھی نظر

کہان ہے دست رس اتنی جو چھو سکے میری دامان — نہ پہونچی ناتوانی سے یہ ہاتھ اپنے گریبان تک

نیاز تخلص مولوی نیاز احمد نام حامد اقرر بریلی مرید حضرت میر ضیاء الدین صاحب

سجے پوری صاحب کیفیت اہل باطن رموز دان حقائق ایزدی پیر مغان میخانہ جذب و سلوک صوفی باصفا ہے سرمدی عرصہ قایل ہوا کہ تعلق دنیا سے دلکو آزاد کیا شہر خموشان آباد کیا عالم فکر مدرسہ کاغذین مباحثہ حق و باطل کرتا ہے یہان تک کہ شاعر طبع بھی نیاز حاصل کرتا ہے یہ مسلک فقر ہے شائقین پر مبرہن ہے کہ بے تکلف سے کہ مزاج اہل تصوف سے

وہ جو نقش پا کی طرح رہی تھی نمود اپنے وجود کی — سو کشش سے دامن ناز کی اوسے بھی زمین سے مٹا دیا
کیا ہی چین خواب عدم مین تھا نہ تھا زلف یار کا کچھ خیال — سو جگا کے شور ظہور نے مجھے کس بلا مین پھنسا دیا
صبر و قرار و شکیب و تاب و توان عقل و دین — سب نے تقاضا اپنی راہ لی رہ گئی کیون جان تو
پوچھے ہے ہر ایک سے کسکا ہے عاشق نیاز — تجھکو نہین ہے خبر ایسا ہے انجان تو

ناصر تخلص لا اعلم اوسکا حال معلوم نہین لیکن فکر مین متانت ہی کلام سے فصاحت کو استعانت ہی اول کا حال اوپر گذرا یہ ناصر نامی جنکے شاعر طبع کی یہ خوش بیانی

جسم و گردن کا تری جس بزم مین افسانہ تھا — تھی تہی قالب صراحی اور گون پیمانہ تھا
خار تھی پابوس چھالی پاؤن اوسکی پڑ گئی ہے — یار جس صحرا سے وحشت مین ترا دیوانہ تھا
یک قلم شمشیر قاتل نے کیا اوسکو قلم — کیا نہال عمر اپنا سبزۂ بیگانہ تھا
نیم وا ہے چشم وقت خواب اوس میخوار کی — بیخبر ساقی پڑا تھا دور میخانہ تھا
بعد مدت عاشق و معشوق ایک جا شب کو تھے — وان میرا تھا عندلیب اور گل چراغ خانہ تھا
باتین کرنا خوابگین کندہ پہ رکھ کر تکیہ — وان [illegible] اوسکو دیوانہ تھا
قبر ناصر سے بقول درد آتی تھی صدا — [illegible] اپنا افسانہ تھا

نسیم تخلص لا اعلم درویش دلریش آزادگی شعار [illegible] وارد دہلی ہوئے ہیں یہ شگوفہ اونکی نہال طبع سے عنبر بیز مشام سیاران معدلت [illegible] نسیم فکر نکہت گل سخن کی جھولیان بھر بھر کے لاتی ہی شائقان [illegible] نسیم [illegible] آگین مضمون سے معطر کر جاتی ہے ٭

نسیم کس سے گلہ اپنی قسمت سے ہے — وہ حال پہ تیرے کرے اور [illegible]

خفیف تخلص سید برکت علی نام ساکن مرادآباد سخن سنجی مین زور آور دستاد اگرچہ تخلص خفیف ہی پر سخن پر قوی نگہ ضعیف ہی

ابھی ہین شہر خموشان مین ٹرالدوان کتنے	خدا جو دی مجھے اکدم کو بھی مزار مین روح

نسیم تخلص لا اعلم نسیم سخن سے گلشن کاغذ مین غنچہ دل سیاران تر و تازہ از بہار مضمون چمنستان کاغذ مین بی اندازہ کشمیر فکر کی ٹھنڈی ہوا سے گلشن کاغذ قرطاس مین کیا کیا گل کھلا ہے ✢ ✢ ✢

نسیم باغ مین جاتی اگر وہ جان جہان	ہر ایک گل مین پڑے جان ہر اک خار مین روح

نظیر تخلص درۃ التاج شہنشاہ سخندانی گوہر یکتای قلزم فیض رسانی سر آرا ہی اقالیم سخنوری اور نگ پیرای محافل شاعری سید ولی محمد صاحب مرحوم و مغفور کہ اصل اصیل دار الخلافت شاہجہان آباد سن صغیر سے ہمرکاب والد بزرگوار عید دہلی کوچہ ملکان جو متصل روضۂ ممتاز محل اور وصف اوسکا اظہر من الشمس ہے زینت بخشی وہ کیسی شمع شبستان مکرمت چراغ دودمان عزت گلدستہ گلستان عظمت غنچۂ بہار ندرت لعل معدن حلم دریا گوہر گنج اتقا خورشید آسمان وفا ماہ چرخ صفا بادہ نوش مجالس مضمون رنگین رحیق ہیامی مضطلبہ معنی دل نشینی مخزن جود و احسان معدن الطاف بے پایان حلیم الطبع خلیق الوضع مطلع انوار سواد نظم مقطع بیانش تجلیات بزم حریف محفل آشنائی ظریف انجمن دانائی خلاصۂ خاندان نجابت صلالۂ دودمان اصالت چرخ ہمت زمین حلم دور از جہل نزدیک بعلم وحید عصر یکتای زمان یکہ تاز عرصۂ مضمون سخن سنجان آشنای غواصی نکتہ جلی دانای دقایق نکتہ ذینی عالی فکرت بلند ہمت رفیع مرتبت بزرگ شوکت والا فطرت اوج فتوت ہادی شعر القب صاحب قاعدہ ادب خیاط ازل نے قبای مضامین نادر انکی عقل کے جسم پر قطع کی دبیر فلک نی بیاض سخن پردازی و مضمون طرازی انکی نام بخشی بلاغت مین سلمان ساوجی بسم اللہ خوان دبستان فصاحت مین سحبان وایل طفل مکتب ایشان انکی چمن فکر مین اس طرح کے گلہای مضامین کھلے ہین کہ

اگر عین خزان مین بلبل تصویر کو اوس باغ مین لیجاے تو اون پھولون کی بو کار
نفس عیسوی کرے نغمہ سراے عندلیب طبع کی اگر طوطی سحبان سنے تو ہزار جا نثر
نوا سنج توصیف و مدح ہوکر انکا دم بھرے جس شاخ پر ایک پھول گلستان سخن
انکے سے کھلا دیکھین سیاران شائق عنادل واد جان نثار کرین گلشن جنت ایسا
برگ خزان رسیدہ چمنستان طبع بہار خلد غنچہ گلبن باغ جنان طبع عیسوی قدرت مزاج
عالی تحریر نثر پر ملتقط ہوا مضمون انشا ہاے نثر گزین قدر نشین فہم قرین بزم
رعنا زیبا حسن بازار طرز تقریر وغیرہ نوعہد و مثال نورتن زیب بازوے شاہد رعنا
ہوکر دست بستہ آن پھونچا ہرگاہ عنصر لطیف سمت ترقیم نظم متوجہ ہوا اور صیاد فکر نے
دام طبع پھیلایا مرغان مضمون لامکان پروا نہ اوڑنے سے باز آکر بخوشی بسیار ہوے
تو غزل مستزاد مثلث مربع مخمس مسدس مسبع مثمن معشر رباعی قطعہ ترکیب بند
ترجیع بند تضمین واسوخت بحر طویل وغیرہ ہر ایک کو متعدد تحریر فرمایا یہ تحریر سرسری
گفتن و نوشتن نہین بلکہ فی الواقع بلا تصنع اور اوسمین کل صنعتین شاعری کی ختم
کین دیوان حافظ کی چند غزلین زیور رحمہ سے معرا ہین باقی سب جواہر فکر سے
مرصع ہوئین عاصی پر معاصی جو تماشائیہ شاگرد غلامی و ہوش سعادت پر رکھتا ہے
اب نظارہ گیان نسخہ گلستان بیخزان کی خدمت عالی مین نظر چشم عنایت پر
رکھتا ہے کہ بچشم انصاف غور فرمائین مہربانی بہر طور فرمائین مولف گلشن بیخار نے
کہ درحقیقت پر خار ہے اکثر ہر ایک شاعر کی نسبت حقارت اور تحقیر سے گفتگو کی
بلکہ یکسر شکایت سے پر ہے اور عاصی ہر جگہہ مباحثہ اور تردید انکی موقع پر کرتا چلا آتا
ہے زبان خامہ کہین چوکی یہ کہ شمع دودمان مرتضوی ہین چراغ خاندان مصطفوی
ہین انہون نے گلشن بیخار مین شیخ انکا نام کیا یہ کیا بیجا بیہودہ لغو کام کیا اور یہ
عبارت لکھی جس سبب بندہ نے شکایت لکھی ہے ۵ نظیر تخلص شیخ ولی محمد اکبرآبادی
خانہ در جوار روضہ تاج گنج کہ بیرون شہر مذکور است دارد آیت لم یخلق مثلہا فی البلاد
کہ درخصوص باغ شدہ او آمدہ است مردمان گشت و رفتہ و تماشای چمن گلستان

ہمین معنی ہر زبان آدمی گوید نظیر در حلم و خلق و انکسار بے نظیر روزگار است
بہ تقلید مبیان بسر می برد کم مدت است کہ ازین خاکدان بروضہ رضوان رحلت
اشعار بسیار دارد کہ بر زبان شوقین جاریست و نظر بآن ابیات در اعداد شعرا
نشاید شمرد اما برعایت ابیات منتخب قطع نظر کردہ شد او راست الخ
سبحان اللہ صاحب گلشن بیخار کے نزدیک شاعری سہل کام ہے پر اس معنی سے
کہ شعر کہوا لیجے اور شاعرون مین اپنا نام ہے اوستادون سے شعر کہوا کر اپنا نام مشہور
کرائے اور دل مین خوش ہوے کہ ہم بھی شاعر کہلائے مدار کے بھروسے پہ سو رہے
انکی کمر مین کہان زور ہے اس شاعری پر ایسا سنہ پیٹا کہ ہر شاعر کی بات پر عیب کا
جا بجا انکے سخن کے بیکار حرف ہین ایسی شاعری پر چار حرف ہین بیگانی شعرون سے
یہ شاعرون مین ہین شامل ہو لگا کی شہیدون مین ہو گئی داخل سنہ سے روبرو نہ
کہڑکی نہ دروازہ نہ تہی چہت بہلائی انہین سب باتین ہین اکہٹی کسی کے برا کہنے سے
کوئی برا نہین مگر یہ فعل ہرگز اچھا نہین برا کہنے والا خود برا جو اپنے تئین اچھا سمجھے
وہ لابد برا باطن بدگویون کا ذکر کہان تک اچہون کو برا کہتے آئے ہین یہان تک
کہ طعن کرتے تھے اونپر بھی کفار وہ جو تھی وارث سیروئی قیل ان الا لہ ذو ولد وقیل ان الرسول
قد کہنا وما نجا اللہ والرسول معا من لسان الوری فکیف انا شاعری اسکو کہتے ہین کہ وہ
ہو زمانے کی امورات نیک و بد سے ہمہ دان شیرین بیان ہو بڑہ کر حد سے شعر گوئی
کے دقائق سے خوب ماہر ہو شاعری کے سب نکتون کا فائدہ اوسے ظاہر ہو شاعری
کے عملون کا عامل ہو ہر طرز مین مہارت کامل ہو جیسے ہادی شعرا تو اپیر بھی کبر
لازم نہین کسی کی نسبت کہنا سے ناملایم نہین صاحب گلشن بیخار مخفی نرہے انصاف ہین
انہین ہی ہوئے الاف وگزاف ہین ایسے شاعر نادر عالی مقدار جنکے کلمات
شائستہ نے گوش فہم عالم کو عقل سماعت بخشی اور شہر شہر دیہہ دیہہ قصبہ قصبہ کوچہ کوچہ
وبرزن مین ہزارون فرسنگ بجز ذکر و اوصاف نظم و نثر اوس جنت آرامگاہ کی کچہ بات
نہ سنی ساقی خمخانہ فیض طبع نے نشہ بادہ شوق سخن کا لب تر کیا پیر مغان طبع نے

ہر ایک خشک کام گلو تر کردہ راوق تمنائے سخن کا اپنے دورمین لبالب ساغر کیا
چشم حاسد کیواسطے مصرعہ برجستہ کا رمیل کرتا ہے بار امدا مین مضمون پیچیدہ پیٹر لن
پھرتا ہے ای مخاصلان صوری و معنوی بگوش دل متوجہ ہوکر سننا اور چشم انصاف کو
بمعاینۂ گلشن بیخار اور گلستان بیخزان کھولنا کہ مولف گلشن بیخار کو اوسکی تالیف سے
کچھ یہ مدعا نتھا کہ سیر گلدستہ گلہائے بوقلمون سخن کیجیے بلکہ ضمیر خاص یہ تھا کہ مسوخ
اپنیا اور اپنی آشنا اور مومن خان اور اونکی آشنا اور مولانا صدرالدین خان مرزا
اسد اور غلام علی وحشت کے کلاموں سے داد لیجے باقی سب کو برا کہیے افسوس
کیا کہیے بہت جا غلط کو صحیح لکھا اور صحیح کو غلط صریح کہا عجب آتا ہے کہ یاران ہمنشین
نے بھی باوجود واقفیت کمال چشم پوشی کی چنانچہ مرزا اسد صاحب کہ ہادی شعرائے
شاگرد اور انکی کیفیت سے خوب آگاہ تھے خاموشی کی بیان تک کا نشہ دماغ شعرا
غرور سے پر ہوا کہ غلطی کو صحیح جانا اسقدر ان سبکو تحیر اور غرور ہوا بس ہمنے
صریح جانا شعر ہادی شعرا کو نظیر ثالث نبارسی کے نام لکھا معلوم نہین کہ وہ نظیر حقیقی
ہین یا مجازی جسکا ہمنے یہ انجام لکھا مین اس غزل کی اور شعر بھی تحریر کرون گا
نظر الفاظ سے مباحثہ کی تقریر کرون گا علی ہذا القیاس اور غلطیونکا بھی
نشان موقع پر بتاتا گیا جو جو مضمون زبان خامہ پر آتا گیا اگر یہ کہیو کہ ہادی شعرا
ضعیف شعر کہا کرتے تھے تو یہ نظیر قوی دلی نظیر نہین ہر زمانے مین فصاحت و بلاغت
کا تبدل ہوتا ہے صفائی فصاحت مین تقریر نہین چنانچہ موجد کلام اردو والد شعرا
کے سخن کو غور کیجیے اور سنجیدہ گا شعرا وغیرہ کے کلام کا دیکھیو زمین و آسمان کا
فرق ہے دریائے حیرت مین خیال غرق ہے اونسے انکے شعر نہایت بہتر ہین ہمین نمط
قیاس کرتے چلی جائیے کیا سب برابر ہین پچاس برس کا عرصہ ہوا جو ہادی شعرا کا
فکر سخن مین دور اخیر تھا یہ فقرہ اس موقع پر قابل تحریر تھا فی زمانا بہت لفظ شعرا کے
حال نے لچر سمجھکر چھوڑ دیے تو اب جتنے متقدمین شاعر تھے برے اور شعرائے حال
اچھے پڑے انکو وشمنون نے منہ موڑ دیے جب عرصہ کثیر گذری گا اور درستی سخن

زیادہ تر ہوگی تو شاعران حال شعراے مستقبل کے روبرو ماضی ہونگے اور
یہ کلام انکا کمال ناقص ہوگا اب کلام سجدہ گاہ شعرا اور سخن آتش کو مقابلہ کیجیے تو
مضامین آتش گرم اور انکے کلام کے تالفی ہونگے اگرچہ اس مقام مین بہت طول
ہوا حاسد نہایت دل ملول ہوا سبب اسکا یہ کہ مولوی الیہ نے جب کہ لوگون کی عقار
کی اور خود امارت کو کام فرمایا اور لمین سمجھے کہ جسکو جیسا دل چاہے لکھو کوئی ہمارا کیا کریگا
اوسکی تردید کیواسطے عاصی یہ گفتگو لایا مخصوص بادی شعرا کے باب مین نفس الامر
گفتگو اور واجبی تقریر بیان کیجیو اس کلام کی جگہ نہیں کہ انکی سست شعر لکھے یا عبارت
طول تحریر کرے کیونکہ صاحب گلشن بیخار نے کدورت کی راہ یا کبر یا لا ابالی کے سبب
انکی نسبت بھی کلام بیجا لکھا اب اگر انکی ابطال تقریر کے لیے ایک دیوان بادی شعرا
کا شامل گلستان بیخزان کیجیے تو بیجا ہے جو شعر بندہ لکھتا ہے اونکو دیکھو اس
پر ان ہونگے اور کیفیت طبائع و لطافت سخن سے اون کے ہمنشینون اور استاد
وغیرہ کی ہوش گریزان ہونگے یہ نہیں کہ اوستاد سے غزل کہوا لی اور شاعر
بنگئے شعرا پر طعن تشنیع کرنے کو تن گئے دقیقون مین ذرا اوستادی چاہیے جیسے دشمن
کی شادہ بربادی چاہیے مولوی صدر الدین صاحب جو صاحب گلشن بیخار کے بڑے
یار شفقت آثار ہین اور عالم متبحر لکھ لاثانی اونکی اتنی تعریف لکھی ہے کہ ایسی کسی کی
نہین کی اون کے مطلع پر جو اس نالائق نے اعتراض کیا وہ استحکام تقریر کا بانی
منصفان والا شان نقطہ با حرکت کا بے حرکت ہونا اونکی اس حرکت ناشایستہ
کو لحاظ فرماتا کہ حرکت متحرک ہے یا ساکن بندہ تو فتحہ و ضمہ و کسرہ و جزم سے واقف
نہین من وعن جو اس معقول مین بحث معقول کرے مدعی و غلط گو کی بات کو
طول کرے ذی علمون کی زبان سے سنا تقریر کا ایک بڑا نکتہ یہ متحرک لکھا اوستاد
نے کلام کا بیان کیا سیری پاوین چنانچہ اسکی نظیر کیواسطے ردیف الف مین بنام
مولوی صاحب مذکور تقریر گذری یہ مقام بڑے موقع کا ہے عقلا غور فرمائین
کہ جو ایسے عالم اور انکے بڑے دوست کی ایسی تقریر گذری اونکے شعر کا یہ حال

پس جو کمتر مرتبہ ہوں گے اونکا کون احوال مثلاً مؤلف گلشن بیخار یا اونکا اوستاد
اونکے کلمات کا کیا حال ہوگا صحت لفظ کی عافیت کا ہیکو سمیر اوسنے کیا قیل و قال کا
حال ہوگا یہ کلام مومن خان جسکی غلطی فاش کا کیا بیان دل ایسے شخص کو مومن سنج
دے دیا کہ وہ ہی محب حسینؑ کا اور دل رکھے شمر کا سا اونکے دوست کا وہ مقال اور استاد
کا یہ حال خود کی یہ تقریر جنکی سبب طول ہوئی تحریر بخدمت سیاران گلستان سخن
عرض عاصی یہ ہے کہ کہاں تک کلمات کی تحریر کا طومار ہو لب لباب کرکے لکھوں
اگر کل منتخب کو جمع کروں تو بہت ضخیم ایک کتاب جدی تیار ہو لہذا چند اشعار بطور نمونہ ہیں
وہ شنیدہ کیا بلکہ دیدہ ہیں چونکہ تخصیص تالیف اس کتاب کی دو سبب ٹھہری ایک
یہ کہ صاحب گلشن بیخار نے کل لفظ بیجا اور عبارت بے محل اکثر صاحبوں کی نسبت
لکھی اوسکی تردید منظور رکھی دوسرے ہادی شعرا مرحوم جو ناظم و ناثر اس مرتبہ کے تھے
اور مشار الیہ نے اونکی اہانت کی انکے علم و فضل کو دکھا کر گفت و شنید منظور تھی
اگرچہ ان حضرت کے اشعار بندہ نے بہت لکھے عدو کے کلام کو رد کیا لیکن بسبب طول
ہونے کتاب کے اتنے پر اکتفا کرکے ترد و بحد کیا عشاق مضمون کو منظور مشاہدات
شائقین عصر کی تسخیر اسلیے عمل حب سخن کو گوشۂ کاغذ نظیر کلام نظیر شعرا عہد کیے
نظیر ہے تقریر عاصی بے نظیر ہے عدو کا سینہ سپر خامہ کا تیر ہے یہاں مضمون گرم طبیعت
کے سانچے میں ڈھلتے ہیں وہاں عدو سرد ہیں بن آگ پڑے جلتے ہیں یہاں نکتہ طوطی
خامہ گویا ہے وہاں آئینہ دل زنگ میں لپٹا ہے یہاں چمن کاغذ میں معانی کے
گل کھل رہے ہیں وہاں خار حسرت سے خاکین عدو دل رہے ہیں یہاں تیغ زبان
برق زا ہے وہاں عدو کے کھیت کا کھلیان ہو رہا ہے یہاں جیب طبع میں
مضمون رنگین ہے وہاں دامن عدو اشک خون سے رنگین ہے یہاں نیزۂ خامہ آبدار ہے
وہاں عدو کا سینہ فگار ہے یہاں شعرا کی آراستہ بزم ہے یہاں نظم سے وہاں نشتر
عزا بچھا ہے ماتم داری کا عزم ہے ہیں ہیں باطن اب کہاں تک زور طبع آزمانا
ہے خدنگ کلک خونریز کا کب تک قلب دشمن نشانہ ہے اگرچہ جوش طول

طول

طول سخن ہے اور ایسا زور علم و فن ہے تو کتاب کیونکر تمام ہو گی داستان کسطرح انجام ہو گی بس تمہاری طبع کا زور دیکھا دریاے فکر کا شور دیکھا تم تو تیغ زبان چمکاتے چلے جاؤ گے عدوی بزدل سپر انداز کو دھمکاتے چلے جاؤ گے گلرنگ فکر سمند زور ہے عدوے ناہنجار سکندری خور ہے اب مطلب پر آؤ حضرت اوستاد کے شعر سناؤ سامعین ہمہ تن گوش ہین اہل مجلس مؤدب و خاموش ہین اعدا کا سر نیچا ہے ندامت سے زانو مین کھچا ہے اب ہمارے حضرت اوستاد مخدوم و مکرم و معظم و محتشم و محترم کیا فرماتے ہین قدردان با ادب و سعادت اندوز تمتع آموز کو کیا کیا مضمون سناتے ہین برخوردار بہرہ اندوز ہون گے بدبخت نافہجام اور بھی کینہ اندوز ہونگے نواب مستفید ہو مضمون کی گفت و شنید ہوا ایسا حضرت کا ارشاد ہو جس سے دوست شاد دشمن برباد ہے

دیکھیے جلوہ جو اوسکے حسن بالادست کا — حوصلہ اتنا کہان اپنی نگاہ پست کا
بے صدا آکر لگا اور ہو گیا سینہ کے پار — یہ خدنگ صاف تھا کس بے نشانی شست کا
یہ سیل کی اشکونکی بیابان مین نہین تھم — پھوٹا کوئی مجنون کی گمراہون کا چھالا
گل جو رخ عرق فشان یار نے تک کھلادیا — پانی چھڑک کے خواب سے فتنہ کو پھر جگا دیا
اوسکے شرار حسن نے جلوہ جو اک دکھادیا — طور کو سر سے پانون تک پھونکدیا جلادیا
گذری جو سوی خانقاہ وان بھی بشکل جلنما — اہل صلاح و زہد کو فرش کیا بچھادیا
نکلے جو راہ دیر سے ایک ہی نگاہ مست مین — گبر کا صبر کھو دیا بت کو بھی بت بنادیا
لائی خاطر مین ہمارے دلکو وہ مغرور کیا — جسکے آگے مہر کیا مہ کیا پری کیا حور کیا
دیکھیے سبزون کی طراوت کو یہین پڑہتے ہین — وسبحدم انبتہ اللہ نباتا حسنا
چمن طراز حقیقی نے اپنی صنعت سے — کسیکو پھول بنایا کسی کو گھاس کیا
وصل اوسکا ہوتا کیونکر میسر — وہ نور جان تھا مین آب و گل تھا
آغوش تصور مین جب بھینچو اوسے ہسکا — لبہای نزاکت سے اک شور تھا بس کا
ان تنکو نہین طاقت شبنم کی نگہ کی — اے دست ہوس اوسپر تو قصد نکر مس کا

سو بار حریر اوسکا ہے سلا نکہت گل سے
رخ و جبین مژہ تیر و چشم و ابرو کو
تن و دل و لب و دندان کو روی محاربت
ذقن کو چاہ ذنخدان کو گوشش گردن کو
کف حنائی و انگشت و ساعد و تن کو
جو وصف زلف کا پوچھا تو حلقہ حلقہ کو
دیکھو اوسی رنگ بہار و سرو گل اور بہار
تو ہی وہ گل ایجاد کہ تیری ہی باغمین ہے شوق
ہی کونسی وہ چشم نہین جسمین اوسکا نور
عیسی کے قم سے حکم نہین کم فقیر کا
شہر دل آباد تھا جب تک وہ شہر آرا رہا
کیا رہا پھر شہر دلمین جز ہجوم درد و غم
آ رہا آنکھون مین ہم تو بھی خود آیا صنم
اک پردۂ ہستی تھا جون لطف آیا
اوس مہر پر انوار سے شبنم کی طرح ہم
بدن گل چہرہ گل رخسار گل لب گل دہن گل
عشق کا جو گل زخم دم شمشیر کھلا
طفل اشک اے مژہ چاہے کہ ہو تک و دو کو
ہجو تدبیر ہین ہم لیک قدا ہی جانے
نظر اب اس ندامت سے کہو کیا
او دہر اوسکی نگہ کا نہ ہو آگے نہ چاہا
پھر پھر دیکھ چمن دیکھو کہ نیا شکل دانی کی
یہ یکتائی ہے کہ مرنگی نہیں او پرے قیامت ہی

شبنم ہو کب اسے بلبل پیراہن گل سکا
سنان و بدر و سرو نرگس و ہلال لکھا
عقیق و سیم و در و سنگ کی مثال لکھا
صراحی سیب و گل و چشمۂ زلال لکھا
ستاک و برگ و گل و غنچہ و نہال لکھا
تاب و مہ جمع و بلجائے صد اسیر کہا
اک اوڑا اک گر گیا اک جل گیا اک بہہ گیا
جبرئیل کو بلبل کیطرح نعرہ زنی کا
ہی کون سا وہ دل کہ نہین جسمین اوسکی جا
ارنی پکارتا ہے سدا وہم فقیر کا
جب وہ شہر آرا گیا پھر شہر دلمین کیا رہا
تھی جہان فوج طرب وہان لشکر غم آ رہا
حیف کس سے پوچھے جا کر کہ وہ کیسا تھا
وہ پردہ بر انداز ہمین کیون نظر آیا
گم ہو گئی ہمکو وہ جون جون نظر آیا
سرایا اب تو وہ رشک چمن ہر دم پھر پھولون کا
رہ گیا جسم پہ مثل گل تصویر کھلا
پیار سے مہر سے الفت سے یہ تدبیر کھلا
کون سا گل ہے یہ پس پردۂ تقدیر کھلا

فا ہا تم آ ہا تم آ با

ایدہر مرنا تڑپنا غش مین آنا اوٹھنا
بکھرنا سنبھلنا اٹھنا پھر سمٹ جانا
شکم ہونا بہ پیسنا اور ہزارون گشت مین جانا

دل ہوا جس دن سے بسمل ابروے خونخوار کا
نہ گل اپنا نہ خار اپنا نہ ظالم باغبان اپنا
ہو کیفیت یا وہ مصفا کہ جسے گریبان میں لا
نہ آسکے بو جو ذرا تیرے عکس رخ کی
ہر سبز دل جلوں کو نہ ہر گز ایسے فلک
جیسے ہوئے ہیں ولے یہان نقش جاوہ گر
تو وہ ہو نور سے تیری صورت کو
گلی کی خاک بھی ہو کر پھرتے پائے
یہ ناتوان ہوں کہ آیا جو یار ملنے کو
اٹھو ذرا سا کانون ہو بیٹھا اسی حد سے
ہم وہ درخت ہیں کہ جسے وہ سید ہم اجل
تبدل کئے ناز برداری ہان کبھی تیری عبادت کی
پھوٹے نہ دل جیت میں ہوا وسکی عالم کا
عزیزو کیا پڑے سوتے ہو غفلت میں زرا جاگو
ایک نظر گر تجھے دیکھیں تو شادی ہو پھر
ہوا جو اوسکا وہ کوچہ چمن بہشت نصیب
یہ کم نصیب ہوئے ہم کہ بعد مرگ نظیر
جب کھلے اوس معجزہ آرا کے لب
عشق میں اوس گوہر نایاب کے
نام سے اوس لب کے ہیں لب ہر نظیر شہد
ہو جس اثر کیوں نہ میری آہ میں یارب
دل سا در یتیم بکا کوڑیوں کے مول
بازار یوسفی سے نہ دیکھیں تو ہین خواب میں

تھا وہی پہلا دن اوس بسمل کی بسم اللہ کا
بنایا آہ کس گلشن میں ہمنے آشیان اپنا
پاسے نظارہ یہ کہتا ہے بہیل جاؤن گا
نسیم بہار گئی آ کے ہر ورق گل کا
دانہ کہیں اوگا ہے جو آتش میں بھن گیا
تب ہی تمام نسخہ عیسیٰ کا گن گیا
اثر تو کیا ہے میری جان فلک نہ دیکھ سکا
ہیں تو آہ یہان تک فلک نہ دیکھ سکا
تو صورت اوسکی اوٹھا کر پلک نہ دیکھ سکا
لگتا تھا ورنہ چمن کا دانا و آگرا
الہ اید ہر دکھائی ہے اور ہر تیر قضا
سیری اس بندگی کا اب تو ہی بتا ہے معبودا
موصوف ہو جو خاص خدا کے کلام کا
جرس فریاد میدارد کہ بر بندید محمل ہا
مہ کو لگیں چار چاند مہر کو چار آفتاب
خدا نے ہمکو اسی جا کیا بہشت نصیب
ہوئی مزار کو اپنی نہ ایک خشت نصیب
بند ہوئے حضرت عیسیٰ کے لب
آج تک خشک ہیں دریا کے لب
خلد کے حوران شکر خا کے لب
سب کچھ ہے مہیا تری درگاہ میں یارب
کیا سچے خیر خدا ید رسکے نصیب
ہو گر یہان ہوئین تیری بازار کی نصیب

مین ہون بدر مہر چہرہ اور ساقی ہے اور بزم شراب
ثروت و مال و منال و حشمت و جاہ و جلال
یہ جواہر خانۂ دنیا ہوسے با آب و تاب
وہ مطلا قصر رنگین وہ منقش بام و در
وہ عظیم الشان مکان تھی نہین جنکی رفعتین
صحن مین بستان سرا ایسے پر از غلمان و حور
اونمین تھی وہ صاحب ثروت جنہین کبھی تھی خلق
مہروش بہرام صولت بدر قدر و چرخ زرش
وہ تجمل وہ تمول وہ تفوق وہ غرور
ہر طرف فوج بتان ہر سو ہجوم گلرخان
چشمک و آن و اشارات و ادا و سرکشی
صبح سے لی شام تک او شام سے لیتا بہ صبح
ساقی و مطرب ندیم و مستی و میخوارگی
کثرت اہل نشاط و جوش نوشانوش سے
وہ بہارین وہ فضائین وہ ہوائین وہ مزہ
یا تو وہ ہنگامۂ تنشیط تھا یا دفعتاً
جو وہ سب جاتی رہے دم مین حباب آسا مگر
تھا جہان وہ مجمع عالی وہان اب ہے تو کیا
ہین اگر و خشت باہم تو لب افسوس ہین
خواب کہیے اس تماشے کو نظر اب یا خیال
کیون نہ عشرت و چند روزہ جو ملے +
فرصت عمر قطرۂ شبنم
گردش آسمان مین ہم کیا ہین

پر خدا جانے یہ بیداری ہے اے دل یا کہ خواب
کرتی اسکو کچھ کہو ہمتو سمجھتے ہین یہ خواب
اہل صورت کا ہے دریا اہل معنی کا سراب
جنکی رنگینی سے تھا قصر ارم کو پیچ و تاب
جنکے طاق آسمان کو طاق ابرو سی جواب
جنکی انہارون مین جاری آب گل خالص گلاب
کیقباد و قیصر و کیخسرو و افراسیاب
مشتری ہمت ثریا بارگہ کیوان جناب
وہ تجشم وہ تنعم وہ تعیش وہ شباب
جنکی عارض رشک ماہ و رشک روی آفتاب
طنز و تعریض و کنایت غمزہ و ناز و عتاب
متصل رقص و سرود و بادۂ و جام و شراب
ساغر و مینا گل و عطر دمی و نقل و کباب
از زمین تا آسمان شور نی و چنگ و رباب
وہ طرب وہ عیش کچھ جسکا نہین حد و حساب
کر دیا ایسا کچھ اس دور فلک کی انقلاب
رہ گئی عبرت زدہ وہ قصر ویران و خراب
نقش سیم گور یا کندہ کوئی پر عقاب
اور جو کوئی طاق ہے تو صورت چشم پر آب
کچھ کہا جاتا نہین واللہ عالم بالصواب
یار مہ چہرہ اور شب مہتاب
وصل محبوب گوہر نایاب
پر کاہی سفینۂ گرداب

جسم کیا روح کی ہے جولان گاہ
ساغر کے لب سے پوچھیے اوس لب کی لذتیں
بقول حضرت صائب ہزار حیف نظیر
گذری وہ دم نہ خوشی سے کبھی ایوائے نصیب
ہم جا اوس محبوب کی انگشتری در دست جیب
کل تو دی تھی ہاتھ مین تسبیح رکھتا تھا نظیر
آج صہبا کی گلابی اوسکے ہے در دست است
تری قدرت کی قدرت کون پا سکتا ہے کیا قدرت
قسمت مین گر ہمارے یہ ہے تو ساقیا
کچھ ہمکو اختیار نہین صاف و دُرد کی
کھل گیا رخسار اوسکا جس گھڑی کاکل سمٹ
طریق عشق بے مرشد نہو طے +
جسکو کہتے ہین نگاہ لطف خوبان اے نظیر
رکھتے ہین ہم شمس و قمر کا سا تفاوت
در پے ہین دل انہی کے ادھر عشوہ گر چند
کیا کیا نگین عقل کے باندہے ہین پر و بال
عشق کا دور کرے دل سے جو دُکھ کا تعویذ
کتنا تنگ صفا ہے کہ پائے نگاہ کا
رکھی ہرگز نہ تیری رخ نے رخ بدر کی قدر
عزت و قدر کی اوس گل سے توقع ہے عبث
رہتی خوار بھی اوس چشم فسون پرور سے
ہی پستو نہین ہے یون ساغر و مینا کا وقار
کفش برداری سے اوس مہر کی چمکا ہے نظیر

روح کیا اک سوار با رکاب +
کسواسطے کہ خوب سمجھتا ہے لب کی لب
کہ در بہار ندارم بکف بہای شراب
تھی عجب کلک وہ جس سے مری لکھوائی نصیب
رکھتی ہے کیا نزاکت پروری در دست جیب
اور مصلے کی عنایت گستری در دست جیب
اور بلبلے کی اک پیالی بھری در دست جیب
تیرے آگے کوئی قادر کہا سکتا ہے کیا قدرت
بے اختیار آپسے شیشہ گریگا جست
اے ساقیان بزم بہار بدر چہ مست
حسن کی گلشن کا دیکھا ہے تمنے گل سنبل ہیئت
کہ ہے یہ رہ نہایت پیچ در پیچ +
ہے وہ مثل کیمیا ہم منتظر ہیں کسطرح
نور ید بیضا و کف پائے محمد +
خواہندۂ تکلم ان ہین اودہر سو کمر چند
سرکر کے شگوفہ خندہ ہم لب شکر چند
اس دہر کے کا کوئی ہمنے نہ دیکھا تعویذ
ہلکا سا اک غبار ہے چہرے کے رنگ پر
کھوئی کاکل نے بھی آخر کو شب قدر کی قدر
وان نہ عزت کی کچھ عزت ہے نہ کچھ قدر کی قدر
ہان مگر منزلت کچھ بھی اور عذر کی قدر
جیسے اسلام مین ہو محتسب و صدر کی قدر
ورنہ کیا خاک تھی اس ذرۂ بے قدر کی قدر

یون ہجر مین روتا ہون مین اوس گل کی شب و روز ✤ کر نالہ و فریاد ✤ جیسے کہ کسی وقت
یوسف کی لیے روئین تھین یعقوب کی آنکھین ✤ ہر شام و سحر کو ✤ خون نابۂ جگر
خط مین نے جو بھیجا ادسے با حسرت دیدار ✤ لکھ خون جگر سے ✤ اور داغ کی کر مہر
تکتی رہین جا کر میری مکتوب کی آنکھین ✤ اوس رشک قمر کو ✤ حسرت سے سراسر

بندی کے قلم ہاتھ مین ہوتا تو غضب تھا
گل عارض شگفتہ صبحدم دیکھا ہو کا ارغوانی پر
پڑی ہے خاک گورستان مین کیا کیا قدر خوبان کی
وہ رکھی اینٹ چھاتی پر بر خاک ستو تہ ہین
لن ترانی نے کیا اپنا ظہور آخر کار
قرب سمجھا تھا جسے تو وہی دوری ای شیخ
نظیر حضرت دل کا کچھ کھلا احوال ✤
جو صحبت ہو وے تو ایسا کہ کوہ آہن کا
ابھی تازہ حلقۂ زلف مین جو پھنسا ہے طائر دل بھلا
واماندگان راہ تو منزل پہ جا پڑے
ہے ترا رخ بھی تجلی مین کچھ اوس نور کی شمع
چشم بد دور اوسی رخ سے ہوئی تھی روشن
وہ عارض اور جبین تابان کہ ہون مکھ ایک شمس
کفر مین اور نگاہ مین لعل لب مین چشم میگون مین
تیرے بھی منہ کی شیرینی رات گئی تھی مہ سے مل
یوسف مصر سے ملتے ہین سب تیرے نشان
جلتے ہین کشتگان عشق ونکا اسی ہین گلی
جیسے سوا ہی کو پکن کرتے ہین اوسکا غم سدا
یار ملا جب اے نظیر میری گلی تو مل گئی

سے کاتب تقدیر کوئی اور
کیا پائی سحر کا آفتاب ارغوانی پر
اڑگئی ہے اوس کس کس گلبدن کی رنگ گلگون پر
تکتی تھی شہری قصر جنکے بام گردون پر
سو گئی چھوڑ ہو کے اور چل گیا طور آخر کار
اوسی نزدیک نے پہنچا تجھے دور آخر کار
خدا ہی جانے پر دست آپ سے کیا چیز
جو نرم ہو وے تو برگ گلاب سے کیا چیز
اوسے پیچ پیچ سے اے صبا تو گھڑی گھڑی نہ ہلا
اٹھتے بھی اسے نظیر بہان سے قدم ترا
دیکھ جس نور کا نور ہو کا فور کی شمع
شعلۂ وادی ایمن شجر طور کی شمع
قمر خورشید زہرہ شمع شعلہ مشتری مشعل
حنا الت ستم فندق سی جادو فسون کا جل
تاب سے تاب جسے رخ نور سے نور گل سے گل
زلف سے زلف لب سے لب چشم سے چشم تل سے تل
اشک سے اشک نم سے نم خوشی سے خون گل سے گل
کوہ سے کوہ جو سے جو سنگ سے سنگ سل سے سل
جسم سے جسم جان سے جان روح سے روح دل سے دل

دیکھے نہ مجھے کیونکر از چشم حقارت او — وہ سرو جوان یار و من فاختہ پیرم
چپ بیٹھوں تو کہتا ہی خاموش چرا ہستی — کچھ بولوں تو ہوتا ہے آزردہ ز تقریرم
ہوں تیری تصور مین میری جان ہمہ تن چشم — دل ہے میرا جون آئینہ حیران ہمہ تن چشم

اور وہ ایک شعر اس غزل کا جو صاحب گلشن بیخار نے از راہ تصنیع نظیر تخلص بنارسی شاگرد مسیحو شعرا کے نام لکھا اور دراصل ناجی شعرا کا ہے سو بندہ نے تمام غزل لکھ دی کہ دروغ گو را تا بخانہ رسانیدن مشہور اوس شعر والی غزل کا مطلع اوپر ہے باقی سعد اوس شعر کے سب بیتین لکھین جنکا پیچھے گھر ہے ❊

تا ایک نظر دیکھے تجھے اے مہ تابان — رہتا ہے سدا مہر درخشان ہمہ تن چشم
مست تجھے نرگس سمجھ اسے گلبدن اوسکو — ہے عشق مین تیری یہ گلستان ہمہ تن چشم
آنکھوں نکو ملے تا کہ ترے پانوں کے نیچے — ہر نقش قدم سے ہے بیابان ہمہ تن چشم
دیوانگی میری کی تجسس مین شب و روز — ہے حلقہ زنجیر سے زندان ہمہ تن چشم
اوس آئینہ رو کے ہی تصور مین نظیر اب — حیرت زدہ نظارہ پریشان ہمہ تن چشم
اوسکی ذات کو ہے دایما ثبات و قیام — قدیر و حی و کریم و مہیمن و منعام
اوس پیرو کی دیوانگی کی یہ شکل بہار — تار دامن تار پر شاخ شجر پر آستین
گل نظر آیا چمن مین اک عجب رشک چمن — گل رخ و گلگون قبا و گلعذار و گلبدن
مہر طلعت زہرہ پیکر مشتری رو مہ جبین — سیمبر سیماب طبع و سیم ساق و سیم تن
نازنین ناز آفرین نازک بدن نازک مزاج — غنچہ لب رنگین ادا شکر دہان شیرین سخن
تیر قد نشتر نگہہ مژگان سنان ابرو کمان — برق ناز و رزم ساز و نیزہ باز و تیغ زن
بے مروت بیوفا بیدرد و بی پروا خرام — جنگجو قتال وضع و سرفراز و سر شکن
زلف و کاکل خال و خط چاروں کی بیچاروں غلام — مشک تبت مشک چین مشک خطا مشک ختن
دوش و بر دندان و لب چاروں سے بیچارہ خجل — نسترن برگ سمن در عدن لعل یمن
سختی و بیرحمی و جور و جفا سرکار کی — معتمد موصی الیہ و مستشار و موتمن
مبتلا ایسی ہی خوش وضعوں کے ہوتی ہین نظیر — بیقرار و دل فگار و خستہ حال و بیوطن

کیا کاسہ ہے یہ بھی اس بزم مین ای ہمنشین
دور فلک سے کیا خبر پہونچیگا لب تک یا نہین

یہ کاسۂ فیروزہ گون ہی شیشۂ باز پر فنون
جتنے حیل ہین اور فسون سب اسکی ہین زیر نگین

ہوا اعتماد اسکا کسی سے شیشہ باز ہی یاد اسے
رکھتا ہے شاد اکیدم جسے کرتا ہی پر اندوہ گین

کل دامن صحرا مین ہم گذری جو وقت صبحدم
اک کاسۂ سر پر الم آیا نظر اپنے وہین

بولا بفریاد و فغان کیا دیکھتا ہی او میان
تھے ہم بھی سر بر آسمان گو اب پڑے ہین بر زمین

گل برگ سی نازک بدن سر پاؤن سے رشک چمن
زرین و سیمین پیرہن دلکش مکانون کے مکین

وہ نزاکت ناز و نعمتین بہ لطف سون سی نکہتین
عیش و نشاط و عشرتین ساقی قران طرب قرین

باغ و چمن پیش نظر بزم طرب شام و سحر
ہر سو بکثرت جلوۂ حسن بتان نازنین

اک آسمان کے دور سے اک گردش کی الٹ ہی سے
اب سوچیے گا غور سے در لحظۂ آن رلجھا یہین

سنتے ہی جی ٹھہر گیا رخسار پر رشک آ گیا
دل عبرتون سے بھر گیا خاطر ہوئی بس غمگین

اسمین سرانیا ناگہان ہر سو ہوا شل زبان
بولا لطیف آگاہ ہو ہان سن نیر روزی بجبین

طلعت یوسف صباحت مین ہی لاثانی علی
یہ نمک یہ خال و خط یہ زلف سیہ ابرو کمان

کسطرح ... ہوا ون زلفون نے آ کر سر بسر
یہ لٹک یہ بل یہ پیچ و تاب یہ خوشبو کہان

یہ جس دی بہاران حسن و بلی اندیان ہین
کہو کسطرح مگر و پیچ وہ ہوان بچاو یان ہین

کوئی نہ دیکھدا ہی دیکھوا یدہر تو پیاری
تم بن ہماری انکھیان آنجھو بہاندیان ہین

چھوٹا سا خال اوس رخ خورشید تاب مین
ذرہ سما گیا ہے دل آفتاب مین

چمن مین جب سے امل اوس غنچہ لب نے کھولی ہین
گلون کے پہلو مین غنچہ نہین پھپھولی ہین

ہین اک اپنے یوسف کی خاطر عزیز و
یہ ہستی کی ساری دوکان بیچتا ہون

طوفان اوٹھا رہا ہے میرے دلمین سیل اشک
وہ دن خدا نہ لائے جو مین آبدیدہ ہون

ڈر ہمکو بناوٹ کی او وان کا نہین کچھ
وہ آن غضب ہے جو خدا داد کوئی ہو

سہی اگرچہ ہی شیر تم بھی زری پوش بن
وہ دہ چھوٹیگا اوسے یاد دلانے چلو

آئینۂ ماہ کو لعل لب اپنے دکھا
چشمۂ کافور مین آگ لگانے چلو

تم ہو سہ چار وہ چار قدم رکھکے آج
بدر بہ فلک قدر کی قدر گھٹانے چلو

دل جنکو دیا نام تلک اونکے نہ پوچھا
گو آتش گل بجھ گئی ہے پہ نہین توفیق
خط کو خسار و بنر اوس گلکی جو تحریرین ہین نو
فی الحقیقت فیض جذب عشق سی باہم ہین ایک
تری وہ شان کی رفعت ہو یا رسول اللہ
وہ نور دیدۂ احمد کہ جسکے رتبہ کی
مصحف رخ پہ ترے ابرو ہی پیوستہ نہین
تا ابد آزاد ہین دام و قفس کی جور سے
ق
پکارا قاصد اشک آج فوج غمکے ہاتھون سے
سفو ہین خون کو تو اپنی ساتھ لی آیا ہون باقی
مرتا ہے جو محبوب کی ٹھوکر پہ نظیر آہ
کب آہ وہ کر سکتے ہین دلکی جو شون سے
ہو چرب زبان سی نہ پری رویون کی تسخیر
زلف ہو بر سر احسان تو گرفتار کرے
تیغ ابرو کی نوازش ہو تو ہو زخم حصول
منہ زرد و آہ سرد و لب خشک و چشم تر
بیٹھے بٹھائے خلد مین ابلیس نے نظیر
ہستیان نیستیان یہان بھی ہین ایسی جیسے
بے زری فاقہ کشی مفلسی بے اسبابی
جھلکتی نکلی ہین اسکو نکی شیشیان یا ہے
تن دیکھتی جس گل کا ن چھوڑ کی تن نکلے
یہ نقش ہین چیچک کی منہ پر عرق آلودہ
موسیٰ علی نبینا تو تجلی طور کی سہو جھی

تکلیف نہو تا لب ریحان نفسون کو
پہونچے جو اسیران چمن کے قفسون کو
ہے یہ وہ مصحف کہ جسکے ساتھ تفسیرین ہین دو
لیلی و مجنون کی گو ظاہر مین تصویرین ہین دو
کہ لامکان نے کہا لا الہ الا اللہ
حدیث بضعۃ منی ہے دوجہان مین گواہ
سو قلم سے ید قدرت نی لکھا بسم اللہ
بلبل تصویر و طاوس خیال آئینہ
ہوا تاراج پہلے شہر جان دلکا نگر پیچھے
چلی آتے ہین او ٹھتے بیٹھتے لخت جگر پیچھے
پھر اوسکو کبھی اور کوئی لت نہین لگتی
صحبت ہے جنہین حسن کے نازک منشون سے
یہ لوگ جو ملتے ہین تو دلکی کششون سے
چشم کی عین عنایت ہو تو بیمار کرے
شور لب زخم کو چاہے تو نمک زار کرے
سچی جو دل لگی ہے تو کیا کیا گواہ ہے
کیا دم دیا ہے حضرت آدم کو دیکھیے
وہ گھر اور وہ وہان کچھ نہین اور سب کچھ ہے
ہم فقیرون کی بھی ہان کچھ نہین اور سب کچھ ہے
ہمارے سینہ مین کس شیشہ گر کی بھٹی ہے
وہ سیم تن اوس تن سے کہ سطوت نہ تن نکلے
یا حسن کی صافی سے قطرے کہین چھلکے
نہ تجھ تم رسالت کو بہت دونکی سوجھی

بقا ہماری تو پوچھو تو جون چراغ مزار
اوجھے اتفاق لوکہ ہم بھبوک گیا
ویر سے آج جو نکلے بت ذیشان کنی پہ
اوسکے دامن سے لگون پائون پڑون پیسا ہی ملو
آدم اک دمڑی کی چتیا کو رہے عاجز سدا
غور سے دیکھا تو اب یہ وہ شکل ہے نظیر
بالفرض اگر ہم ہوئے ہوا کے شکل سے
حکمت کا او نسخہ نہین جنکی نظر مین
آیا اوسکی دوا کبھی نہین جاتی نظیر آہ
چھپک ہو دردیہ کو ندن پڑتا ہے ہو ک اوٹھتی ہے
ہوکے خفا اور تیوری چڑھا کر بولی مین یا کے نظیر
لگ ہی گذرانی وہ سیکشی آگی جیسے آگ فراق کی
مری اس چشم تر سے ابر باران کو ہی کیا نسبت
مجبوری جو تھی اونہین کی جفا مین لیجے وفا مین
وہ تیجی کا فرسیا ہی ہونکی نمونہ باندہی پی
تیز نگہ کو راہ ادہر دیکھہ سنبھال دو
ڈالی سمیت گل کو اوٹھا یا تو سے ڈر
تلوار اوسکے ابرو نے کھینچی میان نظیر
اون ابروون کی تو بھی مقابل نہو سکین
یک زبان از بحر عشرت رائے دہر
یعنی ملک دریا کے جانب جایئے
آپڑا جب یہ ارادہ درمیان مین
جی طلب کا سہر بسر گھر ہو گیا

ہوا کے بیچ کوئی دم یہ بجز رہبر ہے
مثال قطرۂ شبنم رہے سے رہی رہے
لگے سبز کی نین گئی زمیان گئی
خاک ہون تو بھی سر دلمین ہین اربان گئی
سمکو کیا کیا پیچوان اور گرگر کی ہے زبان زکر
باپ نے پدری تمہاری بیٹا تیر انداز ہے
آدم کے تئین پوچھے یہ کسکا عتاب ہے
وہ کہتے ہین نمانل یہ بقا ہے یہ فنا ہے
کچھ زور ہی تجھون کا نسخہ یہ بنا ہے
مری پہلو مین کیون ار رو یہ دل ہے یا کہ پھوڑا ہے
آپنے جہد گھاٹی تو نشیب بن جشن اوہو کا ہین خیمے
یہ جلے ہے دل سو کباب ہے یہ سرشک چشم تر ہے
کہ وہ دریا کا پانی اور یہ خون دل ہے برسانی
پھرا اس سے کھو کی کہ دل بلکا آپ لٹک مین سنکتا ہے
پڑ بھی ہے جب کہ اوسکی چٹی چٹی سی سرنگسار ہا ہے
لکڑی سے پہلے تارسے والعون کو ٹال دو
یو پہنچے مین ناز کی ہی بس اب اسکو ڈال دو
دل تم بھی دو دیدہ ی کو سانچے مین ڈہال دو
بالفرض آسمان پہ اگر ہون ہلال دو
آگیئی دریا سے خاطر مین یہ لہر
دو گھڑی دہان دلکو خوش کر آئیے
جا پڑا دل شوق سے عمان مین
لیجئے خواہش سمندر ہو گیا

ہر طرف سے دل کے ہو کر روبرو | جوش مین آیا محیط آرزو

آگئی کثرت مین فوج اشتیاق | سر سے گذری دلکی موج اشتیاق

کھینچکر لنگر ہوس نے ناگہان | ذورق خاطر پہ باندہا بادبان

تند تر ہو کر تمنا کی ہوا | لے چلی کشتی طبیعت کی بہا

کیون نہ وہ کشتی روان ہر آن ہو | شوق جس کشتی کا کشتی بان ہو

کیون نہ وہ کشتی ٹپش لیتی چلے | جسکو خواہش اور طلب کہتی چلے

کیون نہ وہ کشتی روان ہو مثل باد | جسکی ہووے آرزو باد مراد

کیون نہ وہ کشتی روانی مین ہو طاق | جسکے چپو ہون بدست اشتیاق

کیون نہ ہو وہ کشتی روان ہو تیر سان | جسکے قبضہ مین ہوس کی ہو کمان

کیون نہ وہ کشتی ہو بران آب پر | دے تمنا جسکو ہر دم بال و پر

الغرض غالب ہوئی جب دلکی چاہ | سیل کے مانند لی دریا کی راہ

جب نظر آیا کنارا بحر کا | اوسکے پہلو سے لگا اک دشت تھا

جی نے یہ چاہا کہ پہلے اک قلم | وصف اوس صحرا کا کر لیجے رقم

پر ہوا اول تحیر کا تماشا جدا | پہلے اوس مین ہے سخن تیرا مرا

تھا نگین روکشی گوہر مین خاصیان | کین اوسی کے آب مین غواصیان

کیا کہون دریا تھا وہ یا عین نور | جسکی اک موج تھی بحر سرور

یون وہ آب تماشے پر نور تھا | جیسے گدلہ چشمہ کا نور تھا

تھا وہ کچھ ایسا صفا پایا ہوا | جیسے آئینہ جلا پایا ہوا

تابشش الماس کو آتی تھی بیم | قطرہ قطرہ اوسکا تھا در یتیم

دن مین کرتا تھا وہ آب سیم بات | رات مین تھا چشمہ آب حیات

پیتی تھی وہ دیکھ تہ کی تجلی گستری | جیسے آئینہ مین ہو عکس پری

تھی نمود ہب اوسکی یہ شکر فشان | شہد جسکے وصف مین ہے رطب اللسان

تند نے چپکا تھا ہو کے مات | سند سے مصری کی بھی نکلے تھی نہ بات

شربت اوس پانی کے آگے روتا تھا
اوسکی شیرینی کی گر سینے صفیر
مصری اور شیرینی اوسمین یون بہلی
اولی اوسکو دیکھکر غش کھاتے تھے
موج رکھتی ہے نزاکت سے وہ نہر
دیکھکر اوسکی وہ چین دل نشین
حد تو یہ اوس موج چین آباد سے
نمیۂ شبنم کی جھپکر آستین
تاب کیا جو پاس آتا جا تی +
جب نسیم صبح وان آجاتی تھی
کیا کرون اوسکی تو اثر کا بیان
جیسے طبع عیش زا سے زود زود
ہر حباب اوسکا نزاکت جوش تھا
یا کہ تھی دریا نے پیٹی کر کے چاہ
یا ہوا نے قصد کر کے خواب کا +
درج سیمین ہوش اوسپر کھوتا تھا
کس نے دیکھا اوس ہوا بہتا ہوا
کس نے غیر از اوسکے دیکھین تھا لیان
تھی ہوا اوسمین وہ کچھ خوبی بھری
تھا تنک اتنا کہ وار اور پار سے
کیا کہون اوسکی صفائی اور چمک
موتیون پر غم کے اولے پڑتے تھے
اب کہون خوبی مین اوسکے تا کجا

صفت جنگل
صفت شیرینی آب
صفت موج
صفت حباب

اور وہ بھی پانی سے پتلا ہوتا تھا
بھولتی شیرین کو اپنی جوے شیر
جیسے ہووے برف شیرین کی ڈلی
ہونٹ شکر کے بھی چپکے جاتے تھے
جون کنارے کی نباوٹ مین ہولہر
جب ہی رہجاتی وہان چین چین
بھولے تھے جعد سلسل یاد سے
گر کوئی اوس موج کے لاتا قرین
دور ہی سے دیکھکر چین ماتھی
دلمین کیا کیا اپنے لہرین کھاتی تھی
اس طرح ہوتی تھی پے درپے عیان
کرتے ہین ہر دم نئی لہرین نمود
موج کے تھالی کا وہ سرپوش تھا
سر پہ شبنم کی فقط سادی کلاہ
تھا وہ پیچ ہنا یا آب کا +
گنبد گردون تصدق ہوتا تھا
آب پر اولٹا کٹورا سیم کا +
آب پر جیتی کی اولٹی پیالیان
جسطرح ہوتی ہے شیشہ مین پری
خوف رکھتا تھا نگہ کے پار سے
کاسۂ بلور رہتا تھا ونک
دلمین شیشہ کی پھپولے پڑتے تھے
بندہ رہتی تھی نور مین اوسکے ہوا

گردش گرداب تھی اسطور کی
سر کو فکرت کی وہین دوار آگیا
دیکھتا گر اوسکی گردش کا کمال
گفت پڑا پھرتا تھا وہ ایسا شگرف
چرخ جب کہتا کہ اوسپر ہون نثار
اوسکی گردش مین وہ چکر خاص تھا
پھر دیکھ اوسکی پھرت کی پیڑیان
جب نظر جاتی تھی اوسمین گھرتی تھی
اب پڑون کب تک مین اوسکی آب مین
اور ہی مضمون کوئی لاتا ہین پھر
خوبیون کو اونکی تکتا تھا بہم
ماہیان تھین اوسمین وہ ندرت بھری
تھین وہ اونسے حسن کی ہمراہیان
آوے کب لطف اونکا اگاہی تلک
یون دل دریا سے ہوتی تھین عیان
ماہئے چرخ اونکو پاکر اچھیان +
تھا تڑپنے کی بجھی مین وہ جمال
ایسی کچھ اونکی وہ چھپان تھین نفیس
اونکی چھیون پر نظر جب لاتی تھی
آب تھی اونکی بجھی کے روبرو +
وہ بجھی جب سر سی پاٹک آتی تھی
دیدۂ شوق اونکو بھی یون تک رہے
[illegible] صدف اوسسے شفافت تھی

مین نے جب خوبی پہ اوسکی غور کی
ہوش کا بھی سفینہ چکر کھا گیا
چاک ہوتا سینۂ چرخ گلال
چاک کے ہمراہ جون پھرتا ہر طرف
تھی زبان سعج کہتی دور پار
جس سے حیران دراصل رقاص تھا
ناچتا تھا لیکے چکر پھیریان
کیا کہون پانی مین پھرکی پھرتی تھی
کشتئ دل جا پڑے گرداب مین
گر نہ آجاتی طبیعت کو تھمید
شکلو عکس ماہ دن کو عکس مہر
جنکی اک اک پر کو تکتی تھی سپہر
سشت مین جنکے خطا کی ماہیان
جنکا عمل تھا ماہ سے ماہی تلک
جیسے نقطہ نون کے ہو درمیان
دور سے لیتی تھین اونکی مچھیان
دن کو گر ہوتا تو غش کرتا ہلال
دیکھتا تھا جنکو نون خوشنویس
برق کیا کیا دہر ہی ہو ہو جاتی تھی
دلبرون کی ابروون کی آبرو
نون کے گردان کی پسے بچاتی تھی
جیسے ماہی کے وہ جشتی [illegible] سے
رنگ بھرا آب گہر سے صاف تھا

ساحل اوسکے وہ صفا سے ہمکنار | جسکی خوبی کا نتھا کچھ وار پار
ریت کے ذرے جو وان ہموار تھے | وہ بھی یکسر گوہر شہوار تھے +
اسطرح کا بحر عجب دیکھا روان | دل نے پھر لین راحتونکی کشتیان
طبع مین عشرت بنا ہی آگئی | غم کی کشتی پر تباہی آگئی +

ایکدن باغ مین جا کر + چشم حیرت زدہ وا کر + جامۂ صبر قبا کر + طائر ہوش اوڑا کر + شوق کو راہ نما کر + مرغ نظارہ اوڑا کر + دیکھی رنگت جو چمن کی + خوبی نسرین و سمن کی + شکل غنچون کے دہن کی + تازگی لالہ کے تن کی + تازگی گل کے بدن کی + کشت سبزی کی ہری تھی + نہر بھی لہر بھری تھی + ہر خیابان ہری تری تھی + ڈالی ہر گل کی ہری تھی + خوش نسیم سحری تھی + سرو و شمشاد و صنوبر + سنبل و سوسن و عرعر + نخل میوون سے ثمر ور + نفس باد معنبر + در و دیوار معطر + کہین قمری تھی مطوق + کہین انگور معلق + نالے بلبل کی دق دق کہین غوغا تھی کی بق بق + اسقدر شاد ہوا دل + مثل غنچہ کے گیا کھل + غم ہوا کشتہ و بسمل + شادی خاطر ہم کو گئی مل + خورمی ہوگئی حاصل + روح بالیدہ ہوائی + شان قدرت کی دکھائی + جان سے جان مین آئی + باغ کیا تھا گویا اللہ نے اوس باغ مین جنت کو اوتارا + ناگہان صحن چمن مین + مجمع سرو سمن مین + جیسے ہو روح بدن مین + جیسے ہو شمع لگن مین + جیسے خورشید کرن مین ماہ پروین و پرن مین + دیکھا اک دلبر رعنا + طرحدار جفا کار + دل آزار ہوس زار نگہ ہمسر شمشیر + مژہ ترکش پر تیر + سر زلف گرہ گیر + دل عاشق کی زنجیر + جبین نور کی تصویر + وہ رخ شمس کی تنویر + زبان شہد بیان اثر + نظر روح کی اکسیر + دہن غنچہ خاموش + سمن برگ بر و دوش + سخن بحر گوہر جوش + بدن سرو قبا پوش + چھڑی گل کی تہ آغوش + وہ ستم فراموش + ہر اک آن ستم کوش + عجب حسن دل آرا نہ کبھی مہر نے دیکھا + نہ کبھی ماہ نے دیکھا + نہ کبھی فہم مین آیا + نہ تصور مین سمایا وہ نظر مجھکو جو آیا + جیسے حسن اپنا دکھایا + دل نے اک جوشش اوٹھایا +

جی نے سب جوش ابھرایا + سر کو پاؤن پر جھکایا + اشک آنکھون سے بہایا + اوسنے جب یون مجھے پایا + یہ سخن ہنس کے سنایا + کہ تو ہے عاشق شیدا + کہین عاشق نہین پیدا + ہو دے تجھ پر یہ ہویدا + کہ اگر مجھکو تو چاہے + اب محبت کو نباہے + نہ کبھی غم سے کراہے + نہ کسی غیر کو چاہے + نہ کبھی گل کیطرف دیکھے + نہ سنبل کی طرف دیکھے + نہ بلبل کیطرف دیکھے + نہ بستان پہ نظر کرے + نہ گلستان مین گذر کرے + چھوڑ دے سب کی صحبت + مجھسے رکھ دل کی محبت + اسمین ہم بھی تجھے چاہین + تجھسے الفت کو نباہین + ہین یہی چاہ کی راہین + مگر تو مقید و رنجیدہ ہو + اور یہ منظور تجھے ہو + تو نظر آجیے تو چاہنے والا ہے ہمارا +

ندا تخلص خلف مرزا کریم الدین سخن سنجون مین کمال نکتہ چین شاعر طبع کی ندا سے وہی سنکر ثبت دفتر کیا ہے +

نہ گل ہون نہ بلبل ہون نہ غنچہ نہ صبا ہون
اس باغ جہان مین نہین جانتا کیا ہون

نکہت تخلص نثار علی نام دہلوی نسیم گل سخن گلستان طبع مین یون چلے گل مضمون کی بو یہی نکہت کیا ہی ایک نزاکت ہو ہو ہے +

نیون کی تیغ نشتر سی جراحت سینہ پاکو لگی
شعلہ زان دہ بہت فرقت ہو پر نہین کرتی لبیب
رفو کو چاہتے ہین سرخ ڈوری اسکے ٹانکون
اگر رکھے نفس پہ انگلی تو چھلوری ہو جائے

نادر تخلص کلب حسین خان نام قوچی کلکتہ شاگرد شیخ امام بخش ناسخ شاعر نامدار شاعر بیبدل استاد شعر و غزل دولت دنیا و متاع سخن سے آسودہ گنج زر و معانی مین آسودہ طبیعت سخن پر قادر مضامین انکے نادر کاغذ کی سند سے حکم سخن مستند ہے

پر کیا ہین لو اوسنے سمجھا مگر +
بدگمانی سے بدگمانی سے +

نشاط تخلص رائے تلجا پرشاد نام خزانچی حضور والی دکن شاگرد میان فیض صاحب خاطر سامعین کو بخشتے ہین فیض سخن انکے سخن سے سامعین کی طبع کو حاصل نشاط ہے خاطر کو کمال انبساط ہے +

خوبان جہان مین کسی لیلا کی یاد سے
صحرا وطن ہوا ہے تجھے گھر سے ہے غرض

انتہا سے جور بے بیداد کی ۔۔۔ ایک دم فرصت نہ دی فریاد کی

نمک تخلص جعفر علی نام ساکن حیدر آباد میان فیض صاحب جیسے سخنگو انکے اوستاد مشتاق سخن پر نمک وید ہے بلاغت کلام بحد ہے سخن کی تمکین ہے معانی مین تہذیب ہی مردنمک ہین سو سخن مین ایک ہین

کہ ہر جا کر بسے ہونگی خدایا ہم یہان ہیری ۔۔۔ کہ صورت خواب مین بھی ہین تم اونکی پھر نہین دیکھی

حرف واو

واقف تخلص لا اعلم ایک فیض آبادی فقیر بلند بیت سخن سے بخوبی واقف خوش تقریر گدائے سخن واقف حال ہے درویش طبع کا تکیہ کلام نہ مین یہ سوال ہے

لوٹی ہے اوس گلی مین مری دلکو بیکسی ۔۔۔ اے نالہ بھیجو خبر اسے آہ جا نیو
خوبرو ہو کے باوفا ہو وے ۔۔۔ مین نہ مانون اگر خدا ہو وے
سر دہی بازار جہان گرم بازاری نہین ۔۔۔ کتنے یوسف دیکھتا ہون کچھ خریداری نہین

والہ تخلص لا اعلم قوم ہنود وطن فیض آباد باوصف ملت کفر کیا کلمہ زبان سے کیا ارشاد +

اعجاز لب اوسکا دم عیسے سے نہین کم ۔۔۔ وہ پنجہ رنگین ید بیضا سے نہین کم

والہ تخلص رحمت خان نام مولد انکا کشمیر مقیم دہلی لکھنؤ مین انکے ذمہ اخبار انگریزی کی تحریر فکر فارسی مین تخلص ثاقب والہ معشوق سخن واقف اسباب تحفہ مضمون احباکو مرحمت فرمایا اس طرح سبکو والہ و شیفتہ بنایا +

ہے عیان جلوہ ترا انسان کی تصویر مین ۔۔۔ صورت معنی ہو ظاہر لفظ کی تحریر مین

واصف تخلص حسن بخش خان نام اعظم الدولہ کے برادر عم زاد ولا کلام سخن جنکا وصاف اوسنے ظاہر سخن کے اوصاف +

آتا ہے دلمین چاک گریبان کیجیے ۔۔۔ صحرا کے آج چلنے کا سامان کیجیے

واصل تخلص محمد واصل نام زمرہ شعرا مین شریک مدام عاشق طبع معشوق مضمون واصل تو وصل ناز مین مضمون حاصل یہ طرز رقم ہے جو حوالہ قلم ہے +

سرگرم ناز کیوں نہو وہ شوخ آفتاب	عالم میں اوسکے حسن کا بازار گرم ہے

وجیہ تخلص نواب وجیہ الدین خان نام برادر خورد حسام الدین خان فارسی گو شاگرد فاخر مکین کلام شیرین عذب البیان ہے

تسکین درد دل کو بھی آج ہو نہ کل ہو	سینے یار بیکلی ہے وہ ہی یاں تو کل ہو

وحشت تخلص لا اعلم جعفر علی حسرت سے تلمذ پایا سودائے فکر وحشت طبع کو سوے وادی مضمون لایا کیا خوب مضمون ہے جسکے اثر سے شہر کاغذ مثل ہامون ہے

آہ آسکے تو نکلتی ہے جگر سے باہر	اب جگر نکلے ہے خود دیدۂ تر سے باہر

وحشت تخلص میر ابوالحسن نام ساکن شاہجہان آباد نتیجہ وحشت سے گریبان سخن تار تار جسکا جنون استادی

میں نے شروع نزع میں کی تھی تجھے خبر	پہونچا تو اوس گھڑی کہ مرا کام ہو چکا

وحشت تخلص غلام علی خان نام جگر بند میر فرحت اللہ خان ربط فکر معقول ہے صاحب گلشن بیخار نے واسطے شہرت جن لوگوں کے تذکرہ پریشان جمع کیا از انجملہ ایک یہ اصل اصول ہے جنکی ساتھ سخن کی تلافی ہے جو کچھ صفت انکی اونہوں نے لکھی وہی کافی ہے اسے تفقد فرمایان نہیدہ عرض یہ ہے ذرا التفات کو کام فرمائیے کہ میر سوز صاحب اور میان نظیر صاحب وغیرہ جو صاحب باطن اور استاد کامل تھے اونکے حقوق میں وہ فقرے لکھے انکی کچھ کچھ بمقام عبارت احقر عرض کرتا آیا عبارت ہی مدعا کو بخیال طوالت چھوڑتا گیا یہ جو انکے دوست اور استاد بھائی جنکی تعریف اونہوں نے بہت فرمائی خواہ وہ صفت اونمیں ہو یا نہو پر صفت لکھنی ضرور انکو تو مضمون طبع کو یہ کلام وحشت سے لیلی مضمون کو بیداے کاغذ میں کمال نفرت ہے

دل ترا سنگ ہی پر آگ نہ نکلی کاہے	رخ ترا آئینہ ہے پر کبھی حیران نہوا
میری مرنے کی خبر غیر کو یوں دیتے ہیں	مرگیا وحشت جانباز تری جانسے دو بس
مجکو کثرت ہی گناہوں کے بچایا کہ نہ ہاں	ایسی مجرم کی مقرر کوئی تعزیر نہیں

دیکھون کیا سوے بہشت آنکھین مری	اٹھ رہی ہین خاک کوے یار سے

وحدت تخلص جمعیت رائے نام قوم کایتھ میرٹھ وطن یون بیان کیا سلسلۂ وحدت وجود سخن گوئی میں یکتا جسکا جواب ایک نہین دوسرا +

سردم سے عندلیب کو ایسے غرا لگی	فصل بہار آئی ہی اسکو ہوا لگی

وزیر تخلص خواجہ وزیر خلف خواجہ محمد فقیر سلسلہ نسب کا حضرت خواجہ بہاؤ الدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ سے ملتا ہے بزرگان نانہالی میرزایان دفتر تھے میرزا سیف اللہ خان میر ورپراد حقیقی امیر الدولہ حیدر بیگ خان نانا حقیقی خواجہ موصوف مقرب تھے مشق سخن جناب غفران مآب شیخ امام بخش ناسخ سے یہ بزرگ معلوم ہوتے ہین بڑی ذی اعتقاد راسخ سے صفحہ [illegible] سادہ وزارت ہے امر مضمون سے ترشح باران امارت ہے +

حیرت افزا جہان جسم مصفا ہوگیا	جا بجا جوہر ملکے اک آئینہ سا ہوگیا
لیس مردن بھی مشکل سے کھنچا یار تک دلکا	لحد سے نام لیکے عاشق کی [illegible] کا
بات کا اپنی نہ جب پایا جواب ×	ہم سمجھے وہ دہن ہے لاجواب
کسکی شمع رخ سے ہے روشن چراغ آفتاب	اسلیئے یون بلکہ آسمان پر ہے داغ آفتاب
ہین بیت کی بلکے وہ صدف سان	سوئی کسطرح نکل نہ تھا بات +
ذوق لذت سے ہے کیا پیکر شہیدان سرخ	ہر استخوان ہے مانند شاخ مرجان سرخ
ولیے جو گذری خبر آگئی دی اشکون نے وزیر	لائق خلعت رومال یہ سرکاری ہین
لڑائی وصل مین اس جنگجو سے ہونیوالی ہے	کناری گلبدن کی پائجامہ نکالی ہے

وزیر تخلص نواب وزیر علیخان نام حیدری صاحب کے قاتل واستان بیان مشہور جہان ہے اسلیئے تحریر اوسکی لاحاصل صولت شاہ سخن ہے ویران گنبد بین حاکم کچھ سے ہی حاکم طبع کا ایسا تھا ہر حکمت جسکی رعایا سے مضمون ظلم کے ہے

اوٹھے لئے متصل ہے ساتھ سوا یا ...	... تلاش اندازکے دون ...
جو لئے ... اگر جیئے پاؤن ...	... اگر شوق افزا ...

وسعت تخلص مستقیم خان نام شاگرد مولوی قدرت اللہ شوق تنگی مضمون پر کشادہ طبعی کا ذوق خود سنتے رہتے ہین سامعین یون سنتے رہتے ہین ٭

وای قسمت ایک گالی کی ہوئی نہ تین چار	دقت گفتن جسے زبان پر اوسکے لکنت آگئی

وصال تخلص نصر اللہ خان نام پسر حکیم ثناء اللہ خان فراق خوش کلام عرصہ دراز سے وا غالباً سن چھیالیس یا سینتالیس ہجری سے مقرر جو سرکار نواب شمس الدین خان بہادر مرحوم والی فیروزپور جھرکا احقر سے ملاقات ہوتی تھی اکثر اور مولوی عزیز اللہ صاحب سسن تپی اور مولوی کرامت علی صاحب وغیرہ کا جلسہ رہتا تھا ہر ایک شائق سخن آپ ہی اپنے اور بیگانے شعر کہتا تھا چرچا شعر و سخن کا ہوتا ہر جوہری سخن کے موتی پروتا کا گل آویزان اونکے تا بدوش تا بدوش کیا بلکہ دوش سے سجدہ وش یہ مطلع اونکی تصنیفات سے ثبت دفتر کیا اپنے ہاتھ سے تحریر سراسر کیا نسبت نظم و نثر اونکی تصنیفات ہی سنئے وہ مخزن جسمین کربلاے معلے وغیرہ کا بیان اور حالات ہو معشوق مضمون سے عاشق طبع کا

وصال ہے رقیب بد سرشت تجھ بین یکسر پامال ہے

دیکھکر اضطراب اس دل کے	اوڑ گئے ہوش مرغ بسمل کے

والا تخلص مظہر علی خان نام سخن مین مرتبہ والا بلکہ ہر ایک ادنے سے رتبہ مین اسکے لطف سخن مین جیسے شمع انجمن مین +

یوسف کا جو نقشہ در و دیوار پہ کھینچا	کیون تو نے زلیخا نہ دل زار پہ کھینچا

ولی تخلص مرزا ولی محمد نام دہلی نژاد سخن سنجے ولی مضمون سکے اوستاد قیام پذیر مرشدآباد سخن مین انکو ولایت جنکی یہ حکایت ہے

بند قبا چمن مین جو وہ یار وا کرے	لے برگ گل کو ہاتھ مین پنکھا صبا کرے

ولی تخلص حاجی ولی نام والد الشعرا عہد شاہ عالمگیر جنت مقام مین کلام نظم باطن اردو آشنا کیا آنحضرت سے اردو نظم کی بنیاد ہے انکا شاعر طبع کل شعرا سے اردو کا اوستاد [illegible] ان اردو کے سرخیل سخنوران اردو ہے اور طبع سے شاعر

سخن معتقد انکے شیخ و برہمن کل شعرا کے پیر امیر ہین سب انہین کی لکیر فقیر ہین سب شاعرون کے باپ ہین یہ انہیں اوستاد آپ ہین شہر سخن ہین یہی ولی کی ولایت ہی ہر گمرہ کو انہین کی ہدایت ہے طریق سخن کے سالک ہین اس راہ کے یہی مالک ہین سخن ایسا چلن ایسا ولی کا کلام ہے امام الکلام ہے سخن کہا نہین ہے شاعر طبع کیسا ذہن ہے اوسوقت کی زبان ہے عہد کی بول چال ہین ملادی ہے یہ ولایت ہے یہ شاعری یہ اوستادی ہے ✢ ✢

خط کے آنے نے خبردار کیا گلرو کو	نشہ ہوش ہے اس بادۂ ریحانی ہین
ترک کرا دے رقیب قدحوئی	اہ میرے عصائے موسیٰ سے
اثر بادۂ حیرانی سے ✢ ✢	کر گیا ہون سوال کچھ کا کچھ ✢ ✢

وحید تخلص حکیم محمد وحیدالدین خان رئیس بدایون از بسکہ یاد سے ضبط سخن کا قانون سبکار والی پھر تجویز مرکہ اطبا سرفراز یہ نسخہ مجوزہ طبیب طبع جس سے مرض سخن گو شفا پذیر نا کرے ✢

دیکھکر گلشن ہین میری زمزمہ سازی وحید	بولنے سے تھک گئی آخر زبان عندلیب
کہکشان اسکو سمجھو کوئی جاری ہے نہر	چرخ اخضر پہ میری دیدۂ خونبار سے آج
تیر عشق نے اچھا یہ دیا مجکو ثمر	وجہ بیوجہ جو سب سنگ زنی کرتے ہین
اہ کر دے سے پھر ون خشک کرون چھوٹ	جا ہون نالی سے ہلا دون مین ابھی گردون کو
حیران ہی ہوئی جاتے ہین سرو نگر	چشم سے آتے ہین چھن چھن جگر کے ٹکڑے

تخلص حیدر علی نام معشوقان بیوفا نے عشق مین سرگرم وفا لعبتان عشوہ عاشق طبع پر جفا عاشق طبع کا مدعا ہے وہ اس سر خط مین لکھا ہے ✢

سمجھا سو بیگانہ دنیا ہین کی خانہ خراب	کہ سمجھتا ہون بیابان کو مین گھر اپنا سا
پروانے تجھے کیونکر ہو وین مجھون ہی ل	جون شمع تیری حسن کا جلوہ کدہ ہین

وحید تخلص مولوی عبدالرؤف نام [illegible] کالکتہ علم فارسی و عربی و سنسکرت و نیز [illegible] سلیقہ اصلی طبع سے زیج کیا تو طالبان سخن کا امین کیا جمع کیا

بیتابیون سے رات یہ حالت تباہ تھی — نالہ جگر مین بند گرہ دلمین آہ تھے

حرف الہا

ہادی تخلص میر محمد جواد علی خان عماد الملک کے ہمنشین ہادی طبع گلزار مضامین کا رہنما بالیقین انکی سخن کو طبع کی ہدایت ہے جسکی اسطرح روایت ہے

کچھ آج شکستہ ہے بہت رنگ رخ گل — صیاد نے کس بلبل شیدا کو ستایا

دل ہوا ہادی نہ آگہ سنکے حال رفتگان — بلکہ بہر خواب غفلت یہ بھی اک افسانہ تھا

ہادی ہزار حسرتی اوسکی اور چلے ہے آہ — آیا نہ میری خاک پہ وہ گلبدن ہنوز

اوٹھتا ہے جانے نالہ میری وسے اب غبار — اس خاکدان مین آ کو تمدر ہون یان تلک

چھوٹی حسرت نہ یہ ہی وار کی تیری قربان — قتل کے بعد بھی ہے تیجھو تو وار کبھی

ہاشمی تخلص محمد ہاشم نام لکھنوی شاگرد رشید سجدہ کا وشعر انجمن سخن میں ہم نظم اسطرح سے فرمایا +

دماغ آشفتہ ہوتا ہے صبا نکہت سے سنبل کے — مشام آرزو مین تو کسی کاکل کی بو پہنچا

ہاشمی تخلص لالہ علی دہلوی اور حقیقت نہ کھلی ورنہ عاصی لکھتا کچھ نہ نہ ہوئی بلکہ چھلی فقط مطلع بہم پہونچا وہ داخل مجالہ کیا +

تو نے میکشوں کے کیا فلک سر پر اوٹھایا ہے — کہ مست ابر سیہ ہوکر چمن مین جھوم آیا ہے

ہدایت تخلص ہدایت خان نام عم شاہ اللہ خان فراق سلسلہ بیعت و لطف خضر شعر اسی اشتیاق مشتاقان نظم کو ہدایت ہے کہ یہی بیان سخن کفایت ہے

سخن سخت سے آئی ہے میرے دل کو شکست — کتنا نازک ہے کہ ٹوٹے ہے ہوا سے شیشہ

شب ہجران مین تیرے صبح کی سوتی ہوتی — استخوان شمع صفت یہ گھی رو تے

صبا کو چہ سے اوسکے مست اوڑا تا خاک کو میری — سیاہ اگر داوسکی چہرہ گل تمام ہے

سنتے ہیں آپ اپنے رونے پہ ہم ہدایت — گریہ مین اب ہماری تاثیر ہی تو یہ ہے

ہر چند تخلص لالہ ہرچند کشتو نام از شاہ بر لالہ جنگل کشتہ باد فروش سیدگی کی راہ میں پیش عساند روزگار بیت سخن کا الیا جوش +

پردہ ظلمات دلبری وہین سب اوٹھ گئے | شمع رونی جب چراغ بزم کو گل کر دیا

ہمدم تخلص عبد اللہ خان نام ساکن رام پور انحضرت کی اور کیفیت سے عاصی بجہور یا سخن کے ہمدم شعر کہنا انکو مقدم کہتے ہین کہ نظم مین ہم دم بھرتے ہین ابیات کثیر ہم دم مین تحریر کرتے ہین

کس کو حال دل غمگین سناؤن اپنا | قیس صحرا مین نہین کوہ مین فرہاد نہین

ہمزہ تخلص لا اعلم از شعراے شاہجہان آباد سیر گاہان وا تا کی بلدہ عظیم اباد درویش سخن کا غند کی تکیہ مین اسطرح کرتا ہے حق کی یاد ہمزاد طبع سوال سخن کو یون کرتا ہے یاد

ہاے کس کس کے تئین بیٹھ کے ہم یاد کرین | غم مجنون کرین یا ماتم فرہاد کرین

ہمت تخلص لا اعلم رامپور وطن الیا فرماتے ہین سخن شاعر فکر کی بلند ہمت ہے اتنی قسم نظم مین کمال جودت ہے

عجب گردش مین ہی یا اندنون تقدیر تھکتی ہے | غنیمت ہے کوئی ساعت جو تیرے ساتھ کٹتی ہے

ہوش تخلص غلام مرتضی نام دہلی مسکن خامہ ادر کیفیت سے بیہوش ہو کر کرتا ہے تعریف سخن جب نشہ بادہ مضمون کا جوش آیا آیا پھر کسکو ہوش آیا

زاہد کا دل نہ خاطر مے خوار توڑیے | سو بار توبہ کیجے سو بار توڑیے

ہوش تخلص میر شمس الدین نام شاگرد رشید ظہور الشعرا خامہ ذی ہوش نے بیخودی مین اسطرح حال سخن تحریر کیا

یا ہنستا ہے چشم تر کو دیکھ | گریہ ٹک اپنے تو اثر کو دیکھ

ہوش تخلص مرزا محمد تقی خان نام لکھنوی تلمیذ یافتہ غلام ہمدانی مصحفی شتوقہ سخن کی ہوس سے باقی ہوا حرص کچھ نہین سبب کلام بلاغت نظام سے نظام کلام بلاغت انجام ہے

اٹھ گیا جب مین جہان گذران سے تو ہوا | خاک اوڑا دیگی بہت باد صبا میرے بعد
نہین سیر وقت جوش مستی قدسیدہ سے اچھا کر | تو بکا نہ بدہ رہیگا کب تک خدا خدا کر

کہان کی نیند آگئی الٰہی مسافران رہ عدم کو — کچھ ایسے سوئے کہ پھر نہ چونکے تھکے تھے آخر جگا جگا کر
سجدہ محراب تیغ قاتل عبادت زندہ شبہا ہے — جو ہو سکے تو قضا نہ عمری ہی اک سجدہ مین ادا کر
کہان ہے جم اور کہان سکندر کہان ہے قیصر کہان ہے دارا — یہ سب کے سب خاک کے تھے پتلے بگاڑ ڈالے بنا بنا کر
نہین نہ دو دل کہون تجھسے تو کھلا کھلا کے ہنسے — نہ میری سادہ دلی نے ترا لڑکپن جانے
تڑپا نہ ترا صید تری تیر کو کھا کر — اس ڈر سے کہ پہلو سے نہ پیکان نکل جائے

ہدایت تخلص شیخ ہدایت علی نام ساکن جد دہلی مرد ظریف حریف چالاک والد انکے شیخ اکبر علی فن لطیفہ و جگت و ذو معنی و دروغ گوئی مین یکتائے زمانہ و بیباک سنہ ۱۲۵۰ ہجری مین کسی صدمہ عظیم کے باعث جلاد اجل نے ہدایت کی تقدیر نے خنجر ظلم کو فسان جور پر رکھکر انہین کے ہاتھ سے گلا کٹوانے کی مصلحت دی حالت بریدہ مضمون کے شایقین کو ہدایت ہیکہ یہ حکایت انکی کتاب طبع سے روایت ہے

کچھ معلوم یہ ہوتا ہے کہ آئی ہے بہار — پیچھے کرتے ہوئے غول جو بلبل کے چلے
پاے بوسی کو ترے باغ کی اے سرو روان — باندہ کر دستونکو گلدستے سر اک گل کے چلے
آرزو ہے یہ ہدایت کی شب و روز مدام — یا علی خلد مین ہمراہ یہ دلدل کے چلے

ہادی تخلص میر ہادی نام اور حال لیے خامہ عاصی ناکام افسوس ہے کہ کچھ کیفیت سے واقفیت حسب دلخواہ نہین ورنہ مد تحریر صفت مین کتب لکھ جاتا نہین پھول نظم کا دل سے طبع موزون جیسا خضر ہادی ہے

یہ دل سے پانون تلے سکو ملت ملو دیکھو — شکار صید حرم کرتے ہو تجھو دیکھو

ہوشیار تخلص سید کرامت علی نام متوطن جد دہلی شاگرد منیر سخن مستانہ انکا غافلان مذاق شعر کو ہوشیار کرتا ہے باتدبیر شور عنادل ہے
کہ صیاد انجام سے غافل ہے

ہو گئی باد خزان خواہان جان عندلیب — سوکھکر کانٹا ہوئی ہین استخوان عندلیب
خاک اوڑتی ہے چمن مین لدگئی فصل بہار — رہ گیا باقی غبار کاروان عندلیب

جسر تخلص میان امام خان نام حیدرآبادی ملازم شمس الامرا بہادر

سر او سے آگے میاں فیض صاحب کی چلا یا عاشقان شائق کو کب مجبور کیا شاید
مضمون کے وصل سے سرور کر کے شگفتہ بوف لفتہ بنایا +

اس چمن میں آشیاں بلبل نہ باندھ ۔۔۔ ہر گل تر آنکھ ہے صیاد کی
گوشۂ دامن ہے مہد عشق اشک ۔۔۔ بس مجھے پرداخت ہے اولاد کی

حرف الیا

یاد تخلص میر غلام حسین نام از قربیان مولانا عبد العزیز صفای قلب کی
مولانا و مرشدنا محمد فخر الدین محب نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم تھے شاگرد ثناء اللہ خان فراق
معشوق ہر سخن سے کیے یاد میں وصل کا کمال اشتیاق +

ہے کون جو ہو ابرو سے خمدار کے آگے ۔۔۔ رستم بھی نہ ٹھہرے تری تلوار کے آگے

یاس تخلص خیر الدین نام شاہجہان آبادی شاگرد حسن طبع شائقین
اوسکے سخن سے یاس ہوئی دن بدن سامعین کو امید ہے موقع گفت و شنید ہے

ہوں وہ ثابت رہ الفت میں کہ ہو نقش قدم ۔۔۔ جب تلک مسند نشین ناز نہیں اصلا اٹھتا
زانوے یاس کہاں اور سر دلدار کہاں ۔۔۔ ہمنشین بات وہ کر جسکا ہو کچھ بھی پاؤں

یقین تخلص انعام اللہ خان نام جائے نشو و نما دہلی شاگرد مظہر جوان وجیہ
خوبرو پچیس برس کی عمر میں اپنے والد کے ہاتھ قتل ہوئے یکسر والمہ
عالم کیا سبب تھا جس سبب سے یہ غضب تھا فن شعر میں کامل یقین ہے
شائقین کو یوں تسکین ہے

بہار آخر ہوئی ہے آج بھی تو دیکھ گریباں کو ۔۔۔ یقین کرتا ہے کوئی اسقدر دیوانہ پن بھی کب
تو تھا صفت یقین ورنہ وہ دیوانہ ہوتا ۔۔۔ آج اسطرح کا دیکھا ہے طرحدار کہیں
کبھی تم گئے نہ گیا ہے تو وہاں کا عشق ۔۔۔ اس ور کی خدا سے بھی گھر میں وہ نہیں
کیا قیدی کی شمع گل میں ہو پروانہ دل میں ۔۔۔ ندی فرصت نازنین ہی مجازی کی
سر سلطنت ہو آستان یار سے ۔۔۔ مجھے ظل ہما سے سایۂ دیوار بہتر ہے
انھیں نہ دو انکو جلا کر شمع رکھتے ہیں یقین ۔۔۔ ان بتوں کی ضد سے ہو جاؤں مسلمان تو سہی

یکرنگ تخلص مصطفےٰ خان نام دہلوی شاگرد مرزا مظہر یوسف یکتائی یکرنگ سراسر صاحب گلشن بیخار اپنی زبانی اپنی تعریف انکے صفت کی شمول کرتے ہین ایسے سنہ آپ یاسیان سخنوران قبول کرتے ہین سہ درصفت یکرنگی بیچون یگانہ الخ سبحان اللہ آپ کیا یگانہ طور پر ہین کسی کی ہجو بلیغ کرتے ہین کسیکی بیان حال کی عبارت مین کسی کو برا صریح کرتے ہین امیر شراب کبر ہین اسقدر خود ہین کہ اپنے تئین یکرنگ بناتے ہین اور خلقت کر روبرو اپنی توصیف کیا خوب جتاتے ہین یہ اور ون سے سیدھے لام کاف سو پیش آتے ہین ہم بھی پانچ پانچ انکے سات پانچ کو تین تیرہ کرکے انکو کب یکرنگ بناتے ہین یہ دو رنگی جیسی ہین طبیعت کی سمجھے ہین تیغ قلم تیزی مین برق آہنگ ہے جو دو رنگ ہوا ہے رنگی مین اوسکا وست دیا چو رنگ ہے اب تحریر سخن یکرنگ کا آہنگ ہے صفحہ کاغذ سطح دریا سے گنگ ہے اسکے گرداب عدو کو کام نہنگ ہے دوست کو اورنگ اور دشمن کے لیے گور تنگ ہے سخن یکرنگ دل نشین ہے شاباش ہے مرحبا ہے آفرین ہے

نگہبان چاہیے مدہوش کے پاس	تری آنکھون سے کیونکر دل جدا ہو
کیا جانیے وصال ترا ہووے کسے نصیب	ہمتو ترے فراق مین اے یار مر چلے

یاس تخلص حکیم اکرام اللہ نام مولوی عرصہ قریب ہے یہ حضرت وارد عہد دہلی کاہے مشاعرے مین تشریف لاتے ہین سامعین کو شاد کام فرماتے ہین مایوسان اشتیاق کو فکر سخن سے یون تفریح بخشتے معجون مجرب سخن مریضان سابق کو عنایت کی مایوسون کو جمال شاہد سخن کی امید ہے لعبت مضمون قابل دید ہے

دہان یار اوس بت کے ہے یا نہین ہے	جو ہے بھی تو ایسا کہ گویا نہین ہے
یاس تو مایوس ہو کر سر نہ پھوڑ	آج آوے گا مقرر نامہ بر

یوسف تخلص میر یوسف علی نام حکیم عزت اللہ عشق کے شاگرد عزیز زلیخائے شوق مصر طبع مین یوسف مضمون کی رہاگر دیوسف کنعان طبع کی یاد سے یعقوب شوق مشتاق رہا ہے صفحہ کاغذ مصر کا بازار ہے یوسف سخن کا ہر ایک

زلیخا وار خریدار ہے عدو و صورت برادران گرگ سیرت ہر زندان تکالیف بد مین اوسکو محنت سے ہے مضمون یوسف زلیخا کے خواب کی تعبیر ہے وصال یوسف مدعا کی تدبیر ہے

نہین سنے ہیر کی قصہ کی ہمکو کچہ خبر یوسف　　زبان پر رات دن وس یار کا فسانہ رکھتے ہین

یکتا تخلص خواجہ معین الدین نام رئیس شاہجہان آباد سخن کو ایسا کرتے ہین جیسا سخنگوئی مین یکتا ہو کئی حوصلے پر وا جو کچہ فرمایا وہ زبان کلک پر آیا ✤ ✤

دل گیا صبر گیا چین گیا جی بھی گیا　　کب ہوا اور کا الفت مین خبر اپنا سا
اے آہ شعلہ نہ یہ خس و خار بھی نہین　　تو آسمان مین دو بھی نہین چار بھی نہین
کیا مجہ بیخودی ہون کہ جنت مین بار بار　　رضوان سے پوچھتا ہون کہ اسکا تو گہر نہین
غافل ہین اہل دہر و گرنہ ہزار بار　　وان مقبرہ بنا ہے جہان خوابگاہ تھے

یاس تخلص میان شبو نام ساکن حیدرآباد میان فیض صاحب نظم مین انکے اوستاد شائقین کو کب یاس ہے معشوقہ سخن انکے پاس ہے کلام کی محکم بنیاد سے زمین کاغذ مین پیوستہ مثل ذات العماد ہے ✤

رہ گئے ہم تشنہ کام آب تیغ　　کھل گئی سب دم کمر جلاد کی

یوسف تخلص نواب امجد علی خان نام رئیس قصبہ دیوہی علاقہ فتح پور منسوب مؤلف قصہ افسانہ رنگین یوسف مضمون کو چاہ طبع سے اہل نگار وان فکر نکال کر لاے پیش قافلہ سالار ساعین قصہ مضمون طبع یوسف زلیخایان شائق کو فسانہ خواب راحت ہے داستان فکر سخن مشتاق جمال لعبت نظم کو رنگین عبارت ہے ✤

کیون ہے نازک بدن تجہہ پاس رہا دوسرا　　پھول کی بدہی جو پہنی دردشانہ ہو گیا
کب جھپکتی ہے پلک یوسف فراق یار مین　　قبر سے بھی ہے زیادہ کنج ہجران اندنون

تمام شد

الحمد للہ و المنۃ کہ بتاریخ دوم ربیع الاول یوم دوشنبہ ۱۲۸۵ ہجری مین تذکرہ گلستان بیخزان نے اختتام پایا آجکی شب وہ شب ہے جسپر رقیبان شب برات و شب قدر و روز عید کو رشک آیا کیونکہ شاہد رعنا عروس بیانی ہم بستر عاشق جان باختہ غم اندوختہ سوختہ آتش ہجران ہو کر گرد و غبار رنج ملال ایام فرقت کو آب وصل سے پاک کیا درستی شکستگی استخوان تذکرہ بغنا نوشدارو ہے حکیم مطلق بجراح طبع نے کی گویا کہ لفظ خلا محال کو سہل جان کر نشتر دست چالاک کیا جبتک گلستان دنیا مین نہال سخن پر ترشح ابر طبع سخن سنجان رہے اور گل مضامین شاخ فکر شاعرین چمن کاغذ پر خندان رہے یہ گلدستہ نسیم عنایات باغبان حقیقی سے ترو تازہ رہے نغمہ سنجی طوطیان سخن سرا گلشن مین بے اندازہ رہے تا کشتی سخن بحر مواج طبع سخنوران مین ساحل نجات پر رہے یہ سفینۂ بے کینہ مانند زورق آفتاب قلزم عالم مین باد مخالف روزگار سے محفوظ ہو کر ہر ہاتھہ پر رہے ✤ الحمد للہ علی ذالک والسلام والاکرام تذکرہ نے پایا اختتام ✤

دستم بزیر خاک چو خواہد شدن تباہ — بارے بیادگار نوشتم خط سیاہ

قطعات تاریخات از مولف خوش صفات

ذکر ہیں عاشقون کی حالت کے — تذکرہ مہوشان سیکو کا
دل کے بیتابیون کی ہین مذکور — وصف ہے زلف و خال و ابرو کا
ماجرا رفتگان کا ثبت ہے یان — حال یاران زندہ خوش خو کا
فکر تاریخ کی جو باطن نے ✤ — پاکے مضمون اپنے قابو کا
از سر ہوش غور کر کے کہا — نغمہ ہے بلبلان جادو کا
۱۲۸۵

ایضاً

کاتب تذکرہ باطن نے لکھا — بہت آسان ہر گو دشوار ہے یہ
مخاطب کے لیے ہے یہ ... — عدو سے کہہ واسطے تلوار ہے یہ

مخالف کے لیے شام غریبان — محب کو مطلع الانوار ہے
پئے تاریخ اتنا غرض حاصل — عجب اک سادہ و پرکار ہے
یقین کے سر سے ہاتف نے کہا بس — جواب گلشن بے خار ہے ۱۲۷۵

ایضاً

شگوفہ تازہ بتازہ بہار رنگین ہے — وفور نصرت حضرت سے گل رہے ہین کھل
نسیم روح فزا اور صبا ہے عطر آگین — بجائے غنچہ کف شاخ مین دل [illegible]
چمن چمن گل مضمون مین ہر روش بکھر — ہے نافہ نافہ سطر سطر صبا ہے شکل
ہے فوج فوج بہار عذار لالہ رخان — تو موج زن ہے شط چشم عاشق بسمل
دل و دماغ ہوا دوستون کا جب تازہ — کہا ملک نے سوے باغ فکر ہو مائل
ابھی ہو گلشن تاریخ بار ور یکسر — لگائیے جو گلستان ہجران مین دل ۱۲۷۵

ایضاً

یہ وہ چمن ہے رشک صد روضہ بہشت — ہے یہ ریاض داغ دل گلشن جہان
ہر مصرعہ اسکا شاخ پر از بار و گل ہے آج — اور نغمہ سنج وصف مضامین ہین بلبلان
ہر خار اسکا ہے رگ گل سے لطیف تر — عیسیٰ کی روح موج نسیم سحر ہے یان
ہین سرو اسمین سرو قد دلبران دہر — طائر ہین اسکے طائر ارواح عاشقان
سنبل ہے اسکا زلف تو عارض ہے اسکا گل — نرگس ہے چشم یار تو چشم بسملان
شمشاد اس چمن کا قد قامت بلا — قمری ہے نالہ وال شیدای عاشقان
گلبن یہ وہ ہے جسکے ہین گل داغہاے دل — تختہ ہے اسکا سینہ تو بوٹا ہے ارغوان
شبنم یہان کی دیدۂ مشتاق کی ہین اشک — سوسن ہی اسکی ہیئے لبہاے دلبران
رنگ شفق ہے شام کو دیوار باغ پر — املس ہے لب مسی مالیدہ کا عیان
کاکل کچھ اس بلا کی روشن بھی بکھر گئے — پھل کھائین جسکے رشک ہے طوبیٰ کی ڈالیان
آرے بھی تیغ درکف و ہیمن سپر بدو — جور بہار سے ہے خزان تو سن دوان
یہ باغ رعنا نازک دماغ ہے — کیا سنہ بتائے طائر فردوس آشیان

طغیانی بہار و ہجوم طرب کو دیکھ
شاخ قلم سے آگئی گلچین کے گل کھلے
گرنے لگے یہ سرو سر جعفری قلم

دریائے شوق طبع ہوا ناگہان روان
تاریخ کے لیے جو ہوئی طبع گلفشان
واہو وے آج باب گلستان سخن ان
۱۲۶۵

قطعۂ تاریخ اززادگان طبع منشی میر اعظم علی نیر مدرسان مدرسہ جات دہلی

شد مرتب چون زباغ طبع این گلدستہ
صد و بیعشرت بروی خاطر مردم کشاد
رحم حق بر صاحب تالیف او باد مدام
وقت شب ناگاہ پیر عقل گفت ازرہ کید

غنچۂ دلہای عشاق از نسیمش رفشان
نی فقط شستہ کدورت از دل نچیدہ گان
سفت گو در معانی را لبالب وتیبان
نام و سالش بی تکلف گلستان سخن ان
۱۲ ۶۵

ایضاً

یہ تذکرہ ہی مجمع اشعار عاشقان
رضوان نے اسکو دیکھ کے حیرت سے یون کہا
ہین السطور او سکے اگر دیکھیے سلسبیل
پڑھتے ہین اوسکو شوق سے جسوقت گلرخان
اس نغمۂ عجیب کو بلبل اگر سنے
تاریخ کا جو مین نے خرد سے کیا سوال
چپکے سے کہا یہ کان مین میرے سروش نے

گلچین خلد کا ہے یہ گلدستہ اک نیا
باغ جہان مین آج یہ گل اک نیا کھلا
غیرت کے مارے شرم سے یہ جا بجا بجا
آب حیات لب سے ٹپکتا ہے شہد سا
سمجھے کہے گا میرا ترانہ بھلا برا
تھا منتظر کہ دیکھون جواب اسکا ہو وے کیا
کیا ہی شگوفہ آج کھلا ہے بہشت کا
۱۲ ۶۵

ایضاً

این چہ گلدستہ ایست نزہت بخش
چشم دل ازسواد او روشن
محک امتحان اہل سخن
چون بگفتند بہر سخن غیر ند
سال تالیف گفت ملہم غیب

می وزد بوی خلد از نامش
عقل سرمست از می جامش
حرف و الفاظ رستم و سامش
طائران نگاہ از دامش
نغمۂ جان نواز ایامش
۱۲ ۶۵

قطعہ تاریخ از طبع گوہر فشان میان غلام محمد رسا شاگرد جناب خلیفہ صاحب و قبلہ جنکی فکر رسا

گل ہای معانی سے جو ہے سیر نچشند	اسواسطے مین نے اسے گلزار کہا ہے
اور اہل معانی نے کہا دیکھ کہ اوسکو	بے شبہہ جواب گل بخیار لکھا ہے
	٤٥

تقریظیکہ از نتائج طبع سیدی سندی میر بدر علی تپش شاگرد خلیفہ گلزار علی

تذکرہ محامدت حضرت شاعر حقیقی از دل و زبان بااقلام انامل بوسعت آباد کاغذ نگنجد لیکن تا چہ آید کہ بتذکرۂ دیگرے پرواز و لاجرم ازان راہ بہ برکات بمبالغ ثنای حضرت صاحب لولاک حبیب خدا اشرف انبیا + کہ عرش بہ بجنیش بودستکا + سوار جہانگیر کران براق + کہ بگذشتہ از عرش علی رواق با ... کہ پیغمبران سلف را بآستانش بودن آرزو گرشد و حی سیدیکہ فرشتگان فلک نجد نقش بار یافتن را جستجو الا محہ وہم باندیس بکدام زبان بہ نقش سازد و بچہ دل بستایش گراید ناچار ازان برگذشتہ بگلستان بخیزان کہ عبارت از تذکرہ حکیم سید محمد قطب الدین صاحب المتخلص بباطن است گر بیالد قلم من نجوواے بمنفسان + می سزد زانکہ من آہنگ ثنائے کردم + چہ ثنا سراپا بجا و چہ بجا بلکل روا ان اشرف الشعرا و اکمل البلغا زبدہ عقلا قدوۂ شرفا صاحب سیف والقلم قدر دان ہر فرد بشر یعنی بنی آدم زہے نجستہ دم کہ مثل آن بیدل در دیوان عالم امکان از بعث آدم تا ایندم زندگی نیافتہ و تہی بحری بے نظیر کہ نظیر آن بنظیر در کارخانہ نظیر و نظر از روز کن تا این زمان در کن فیکون نشتافتہ اگر اصفی و ابوالفضل را ہم شبیہ آن دانم فضول سے وثانی و جعفر را مثال آن بمثال خوانم محض بے عقلی ہے و لعینت بمیرزا طاہر وحید

که وحید عصر خود بود اگر اینیدم دمے از زندگی میر در هر گز دم همدمی آن یگانه
عهدے نزد مرزا فاخر مکین که بمکان او مکمن غمود انشائیش بود اگر این ساعت
نقشے از نقش حیات سیار در اصلا گوی بحیثی از سیدان همسری آن یکه وقت
نمی برد الله الله عجب تاثیر که سنشیان جادو قلم بمقابلهٔ انشائیش صم بکم نشستند
و خوشنا ناظمی که کارکنان قضا و قدر بملاحظهٔ نقشش انگشت حیرت بدندان حسرت
مے گزند افلاطون بنیش پیش حروفش ابجد خوان لوح ناوانی ارسطوے
دانش نزدیک الفاظش طفل دبستانی سطورش خط عبرت بر ناصیهٔ الملیة القدر
کشیده جبین بجبین ساخت و بیاض کاغذش غازهٔ نور بر چهرهٔ خود مالیده
رنگ افروزی پرداخت هر فقره اش بازاریست رشک افزاے بازار
کهکشان و هر مصرعه اش مصرعه ایست خجلت بخش قالب سهی قدان بیتش
اصل طوبے است اگر بافته شود خبرش سدرة المنتهی است اگر دست غور برسد
در غور عشق رفع کنندهٔ آلام منصوبش دافع اغمام مرکزش شعاع افتاب را
تاب داده و دائره اش دائره ماه را بر طاق فلک نهاده سواد قلمش سواد چشم
سواد دیدهٔ آهوان خطا و ختن و بیاض کاغذش بیاض ده بیاض جبین مه
جبینان نازک بدن واه واه رقم خطا ابیاتش در خوش خطے خط خطا بر خط
نو خطان میکشد و سواد سلسلش سواد خط مشکین خطان را در خط خطا می نگا
ره خطش نگذاشت در جبین هاچینی + هر نافهٔ او نافهٔ مشک آگینی + مضمون
دلنشین از عبارت متین آن بخاطر میرسد الفاظ شگفته اش خط نسخ بر خط
شگفته رویان سبز خط میکشد بهار هر لفظش بهاریست از بهارستان لطافت
در پیش نظر نمودار و سواد هر نقطه اش سواد لیست چون سویدای دل در
قالب دوست بار اظهار ره ندیدم کسے راسن از نیک و بد + که با این متانت
خوش انشا کند + مگر سید ما که مرد ولیست + قدم زن براه جد خود علیست
[illegible] قبیح وشنا [illegible] + آمد غنی ف

باآورست + سرحد بشیر انچنین سیرت است + کرو [illegible] که این حسن سیرت
تمام + رسیده زجدش علیه السلام + غلغل زبان و شور کنان در آید
محاسبش را دفترے باید نگه وزان هم احتمال که نوشته شود باید بهر تحصیلش را
قرطاس ها شاید الا بآن نیز گمان که رقم پذیر باشد فی الجمله [illegible] سخن و زبان
خامه از عهده تحریر اوصافش نمیتواند برآمد پس بهتر آنست که بندیم بر بیان
گلستانش زبان و انچ مشغول شعر و ثمنش نهالیست چند آفتاب بار و گلشن را
ماه خریدار میوه اش چون میوه جان شیرین است و مشتریان را چون
شاخ پر میوه بر آستانش فرق فروتنی و [illegible] نخلبندان گلشن را بدر [illegible]
برخوردنش امر محال و چمن پیرایان باغ آورده اند رائحه خیال حصول ثمرش
محض خیال بهبه اورا جنس حسن روز بهی در بازار است ۰ تماشای ازین و ندان
خریدار هر که نظر به سیبش او انگنده دل از سیب زنخ دلبران بر کنده تا که خوشه
انگورش زبان صادق بدعوی صاحبے کشاد و تمسک غلامی تخمش و خط خورشید بگواهی
صبح صادق بمهر ماه داده مذاق شکرشکنان زیر بار منت شیرین ثمر اوست
لب شیرین دهنان خسته رطب حلاوت بار نوشش پرورد او و در برابر شگفته رویش
بهار شکسته رنگ تر از خزان و از سیب رنگین ترنجش با سیب شکسته ماه
فرق از زمین تا آسمان شفتالوے پیوندش نوش پیوند است و جان شیرین
بدام محبتش پابند شیرین فرهاد مشرب را در دور عذوبت آئینه شیرین کارش
قصه شیرین از دل فراموش و در خواره زبان بذکر شکر بارش شکر در جوش
انارش که بدخشان بدخشان لعل آبدار در دل نهفته گاه افشاے گوهر راز [illegible]
بیکدان خنده حرف تنک مایگی سیلان و گران سرمایگی خود پوست کند
گفته تاریخ تیج و پیچ خورشید افگن و ترنجش ترنج ترنج ترنج [illegible] ماه طلعتان
خنده زن از شور ریخته آتش زخم سینه ریشان نمکسود و از حلاوت شکر قندش
کام جانها شکر آلود الحاصل هر روش رشک گلشن بهار است و هر قدم خنده زن

باغ و بہار اللہ تعالے بپیرایۂ قبول خود لباسے بخشد و از رد بو الفضولش
امانی دہد فقط +

قطعۂ تاریخ کہ از قلم مرحم شکم منبع شہود و نگاہ ظہور از پردۂ اختفا
و جلباب خفا بمیدان کاغذ پرتو ترقیم دادہ

باطن چو کرد تذکرہ تالیف احمد پیش	از فکر و تلاش فراوان درین جہان
تاریخ سالش از سر وحدت بمن بگفت	گفتا بیا بیا بگلستان نغز ان ۱۲

قطعہ مؤلف گوید بزبان سعدی راہ پوید

بماند سالہا این نظم ترتیب	زما ہر ذرہ خاک افتد بجائے
غرض نقشیست کز ما یاد ماند	کہ ہستی را نمی بینم بقائے
مگر صاحبدلے روزے برحمت	کند در کار این مسکین دعائے

ایضا

سال اتمام اس مرقع کا	ہے گلستان نغز ان یہ دیکھ ۱۲ ۶۱

خاتمۃ الطبع

ہزار ہزار احسان اور شکر اس پروردگار عالم کا کہ جو و حرف کاف نون سے اٹھارہ ہزار عالم کو عدم سے وجود ہستی میں لایا اور پھر اپنے قدرت کاملہ سے سب کو عدم میں لیجا دیگا اور بعثت ستکا شرہ سرور انبیا حبیب خدا حضرت محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کہ جنہے وادی ضلالت سے نکال کر راہ راست دکھائی اور روز جزا خالق داور سے شفاعت خواہ اپنی امت مرحومہ کے ہونگے آما بعد ارباب فطرت و خبرت پر مخفی نہ رہے

کہ ان دونون فرخندہ عنوان مین کتاب تذکرۂ گلستان بیخزان معروف باسم تاریخی نغمۂ عندلیب مولفۂ حکیم میر قطب الدین صاحب متخلص باطن مرید مولوی نصیر الدین صاحب عرف کالے میان شاہجہان آبادی بجواب تذکرۂ گلشن بیخار مولفۂ نواب مصطفےٰ خان متخلص شیفتہ بہ احسن وجوہ تیار ہوئی فی الواقع مولف نے نہایت کاوش اور کوشش سے اسکو جمع کیا ہے اور جہان موقع پایا جواب باصواب دیا ناظرین کو دونون تذکرون کے مشاہدہ سے عیب و صواب معلوم ہوگا اپنے اپنے موقع پر دونون بہت خوب ہین زیادہ طول تقریر کی گنجائش نہین الحاصل کہ حسب فرمایش مؤلف موصوف مطبع عالی اعنی جناب صاحب جود و کرم بین الامصار و دیار مشہور منشی نولکشور صاحب دام اقبالہ

مین ماہ جون ۱۸۷۵ عیسوی
مطابق ماہ جمادی الاول ۱۲۹۲ ہجری
مقام لکھنؤ مین
حلیہ طبع سے
آراستہ
ہوئی

فہرست اسماء

تعداد تخلص و اسم ہاے شعراء بہ ترتیب حروف تہجی باطن لکھی گیا جو اس سفینہ مین سیر دریاے سخن کے لیے شکار ماہیان مضامین نو و کہن کی لیے سوار ہین مضمون آبدار ہین +

حرف الالف

احمد تخلص احمد بیگ نام ۵
احمد تخلص حافظ غلام احمد نام //
ابرو تخلص نجم الدین نام ۶
ابلغ تخلص ملا حیدر علیخان نام //
اشعر و امجد تخلص مولوی امجد علی نام //
آرام تخلص خیر اللہ خان نام ۷
آرام تخلص رای رحیم ناتھ نام ۷
آزاد تخلص شیخ امیر الدین نام ۷
آزاد تخلص میر فقیر اللہ نام ۸
آزاد تخلص لالہ رام سنگھ نام //
آشوب تخلص میر مدد علی نام //
آشفتہ تخلص عظیم الدین خان
عرف تجوری خان نام + //
احسان تخلص شیر محمد خان نام ۹
اوباش تخلص شیخ امیر زمان نام //
آشفتہ تخلص مرزا رضا قلی نام //
اویسی تخلص شاہ محی الدین نام //
آشفتہ تخلص میر منور علی نام ۱۰
انشا تخلص میر انشاء اللہ خان نام //

آصف تخلص وزیر الممالک آصف الدولہ ۱۱
انجام تخلص عمدة الملک نواب امیر خان //
آفتاب تخلص حضرت منزل ابو المظفر
جلال الدین شاہ عالم بادشاہ + //
آفرین تخلص شیخ قلندر بخش نام + ۱۲
آشنا تخلص لا اعلم + //
انیس تخلص امیر الدولہ نواب سرفراز خان نام //
اشفاق تخلص میر فرید الدین نام //
انور تخلص ولی محمد خان نام //
آگاہ تخلص میر حسن علی خان نام ۱۳
امانت تخلص امانت رائے نام //
آگاہ تخلص لا اعلم + //
امی تخلص روشن بیگ نام //
اکمل تخلص میر عبد الجلیل نام //
امجد تخلص مولوی امجد نام //
اثر تخلص حسین علی خان نام //
اثر تخلص سید محمد میر نام + ۱۴
احسان تخلص لا اعلم + ۱۵
امانی تخلص میر امانی نام //
احسان تخلص حافظ عبد الرحمن نام //

امین تخلص محمد اسمعیل نام ۱۵
امین تخلص خواجہ امین الدین نام ۱۶
احسن تخلص مرزا حسن علی نام //
امین تخلص میر محمد امین نام //
احسن تخلص احسن اللہ خان نام //
اسیر تخلص لا اعلم + //
اختر تخلص مرزا جواد علی نام //
امیر تخلص امیر الدولہ ۱۷
ظفر جنگ بہادر +
اختر تخلص میر اکبر علی نام //
الفت تخلص الہ سنگھ سین نام //
اربان تخلص جگر سنبد جعفر علی حسرت //
الم تخلص محمد علی نام + //
اسعد تخلص مرزا اسعد بخت ۱۸
الہام تخلص شیخ شرف الدین نام //
اسد تخلص میر امانی نام //
اکبر تخلص اکبر خان نام //
اسیر تخلص لا اعلم + ۱۹
اسلام تخلص شیخ الاسلام نام //
اشفاق تخلص لا اعلم //

اشرف تخلص محمد اشرف نام	۱۹
اظہر تخلص غلام محی الدین نام	״
اعظم تخلص اعظم خان نام	״
افسوس تخلص میر شیر علی نام	۲۰
اختر تخلص لا اعلم	״
آزاد تخلص اسد اللہ نام	״
ارشاد تخلص اللہ علی نام	״
استاد تخلص شیخ محمد بخش نام	״
اسیر تخلص میر مظفر علی نام	״
اعظم تخلص میرزا اعظم علی نام	۲۱
آرام تخلص لالہ لچھمن نام	۲۲
آزردہ تخلص مولوی محمد صدر الدین خان نام	״
احسن تخلص اسم باسے	۲۴
افسر تخلص غلام اشرف نام	۲۵
الفت تخلص لا اعلم	״
امیر تخلص نواب علی محمد خان نام	״
امین تخلص امین الدین خان نام	״
آبانی تخلص لا اعلم	״
اخگر تخلص لا اعلم	״
افسوس تخلص لا اعلم	۲۶
انصاف تخلص [illegible] نام	״
اسیر تخلص میر [illegible] علی نام	״
آتش تخلص خواجہ حیدر علی نام	۳۰
آباد تخلص لا اعلم	۳۵

ابتہاج تخلص مرزا غلام محی الدین نام	۳۵
اعظم تخلص منشی میر اعظم علی نام	״
انجم تخلص محمد علی نام	״
احمد تخلص سید غلام محی الدین نام حیدر آبادی	״
ادیب تخلص غلام محی الدین نام حیدر آبادی	״

حرف الباء

بخشی تخلص شیخ حسین بخش نام	۳۶
بیدار تخلص میر محمدی نام	״
بقا تخلص شیخ محمد بقا نام	۳۷
برکت تخلص برکت اللہ نام	۳۸
بیان تخلص خواجہ احسن اللہ نام	״
برشتہ تخلص میاں اشرف نام	״
برکت تخلص برکت علی نام	״
بیتاب تخلص لا اعلم	۳۹
بہوش تخلص لالہ نرائن داس نام	״
بہچان تخلص شنبھو ناتھ نام	״
بزاز تخلص شیخ حسین بخش نام	״
بیباک تخلص میر نجف علی نام	״
بسمل تخلص میر بہار علی نام	״
بیتاب تخلص عباس علی خان نام	۴۰
بشیر تخلص میر بشارت علی نام	״
بیتاب تخلص لا اعلم	۴۱

بیتاب تخلص لالہ [illegible] نام	۴۱
بیتاب تخلص [illegible] خان نام	״
بیداد تخلص [illegible] نام	״
بیتاب تخلص لا اعلم	״
بشیر تخلص سید محمد علی نام	״
باطن تخلص [illegible] نام مولف تذکرہ [illegible]	۴۳
بیمار تخلص لا اعلم	۴۸
بہجت تخلص لا اعلم	״
پیام تخلص شرف الدین علی خان نام	״
بیزار تخلص لالہ [illegible] سنگھ نام	״
بیدار تخلص محمد بیگ نام	۴۹
بیخود تخلص لالہ [illegible] نام	״
بیدل تخلص خواجہ غلام حسین خان نام	״
بیخبر تخلص لا اعلم	״
برق تخلص قاضی محمد نجم الدین نام	״
تدبیر تخلص میر [illegible] علی نام	۵۰

حرف التاء

تصویر تخلص لا اعلم	״
تراب تخلص مولوی تراب علی نام	״
تمکین تخلص میر نثار علی نام	۵۱
تسلی تخلص لالہ [illegible] رام نام	״
تنہا تخلص محمد عیسے نام	״
تاباں تخلص میر عبد الحی نام	״

تشنہ تخلص محمد اسحاق نام	۵۲
ترقی تخلص مرزا تقی خان نام	۵۳
تاب تخلص میر مہتاب سید نام	//
تحیر تخلص غلام مصطفیٰ نام	//
تمکین تخلص صلاح الدین نام	//
تجمل تخلص لا اعلم	۵۴
تپش تخلص لا اعلم	//
تپش تخلص مرزا محمد اسمعیل نام	//
تعشق تخلص لا اعلم	//
تحمل تخلص محمد شفیع نام	//
تجلی تخلص محمد حسین نام	۵۵
تشنہ تخلص سید حسن نام	//
تجلی تخلص شاہ تجلی نام	//
تسکین تخلص میر حسین نام	//
تسلیم تخلص [illegible] علی نام	۵۶
تجلی تخلص میر غلام علی نام	//
تنہا تخلص میر کفایت علی نام	//
تپش تخلص میر [illegible] علی نام	۵۷
تمکین تخلص محمد یوسف نام	//

حرف الثاء

ثنا تخلص [illegible] خان نام	۵۸
ثروت تخلص سید [illegible] نام	//
ثاقب تخلص میر عزالدین نام	//
ثنا تخلص شیخ [illegible] الدین نام	//
ثاقب تخلص لا اعلم +	//
ثابت تخلص اجابت علی خان نام	۵۹

حرف الجیم

جرأت تخلص شیخ قلندر بخش نام	//
جنون تخلص مرزا نجف علی خان	۶۱
جوہر تخلص میر باقر علی نام	//
جام تخلص لالہ کنور سین نام	//
جانی تخلص بیگم جان صاحبہ	//
جوشن تخلص لالہ [illegible] نام	//
جان تخلص جان علی نام	۶۲
جہاندار تخلص مرزا جہاندار شاہ عرف مرزا جوان بخت +	//
جہانگیر تخلص مرزا جہانگیر نام	//
جلال تخلص لا اعلم	//
جولان تخلص میر حسن [illegible] نام	//
جنون تخلص شاہ غلام [illegible]	۶۳
جنون تخلص فخر الاسلام نام	//
جوشش تخلص محمد روشن نام	//
جوان تخلص مرزا ابراہیم بیگ نام	//
جوش تخلص [illegible] الله نام	//
جذب تخلص میر [illegible] نام	۶۴
جوہر تخلص مرزا احمد علی نام	//
جرأت تخلص غلام ناصر نام	//
جوشش تخلص محمد عارف نام	//
جینا تخلص جینا بیگم نام +	//
جولان تخلص [illegible] شاہ نام	۶۵
چرکین تخلص لا اعلم	۶۵
جان تخلص جان صاحب نام	۶۶
جوشش تخلص شیخ نیاز احمد نام	//
جان تخلص جان صاحب نام	//

حرف الحا

حقیر تخلص شیخ نبی بخش نام	//
حسرت تخلص لالہ [illegible] نام	۶۷
حسن تخلص میر غلام حسن نام	//
حسرت تخلص لا اعلم	۶۸
حسرت تخلص جعفر علی نام	//
حجام تخلص عنایت الله نام	۶۹
حسین تخلص [illegible] غلام حسین نام	//
حشمت تخلص میر [illegible] علی نام	//
حاتم تخلص شیخ ظہور الدین نام	//
حشمت تخلص محمد [illegible] علی نام	۷۰
حیدر تخلص میر حیدر علی نام	//
حافظ تخلص محمد شرف نام	//
حیدر تخلص حسام الدین نام	۷۱
حشمت تخلص میر محمد علی نام	//
حالی تخلص میر [illegible] علی نام	//
حبیب تخلص لا اعلم	//
حسود تخلص لالہ بال مکند نام	//
حیران تخلص میر حیدر علی نام	//
حیرت تخلص [illegible]	//
حزین تخلص لا اعلم	

حفیظ تخلص محمد حفیظ نام ۷۲
حکیم تخلص محمد اشرف نام ״
حقیقت تخلص میر شاہ حسین نام ״
حیرت تخلص غلام فخر الدین نام ״
حکیم تخلص محمد بنیاد خان نام ״
حسرت تخلص میر مراد علی نام ۷۳
حقیر تخلص میر امام الدین نام ״
حسن تخلص خواجہ حسن نام ״
حسن تخلص مولوی ابوالحسن نام ۷۴
حسن تخلص مرزا حسن نام ״
حسین تخلص سید غلام حسین نام ״
حسین تخلص حسن علیخان نام ״
حاکم تخلص نہال الدین نام ״
حیا تخلص مرزا رحیم الدین نام ״
حزین تخلص میر سجاد علی نام ۷۵
حشمت تخلص مرزا فخر الدین نام ۷۶

حرف الخا

خالق تخلص عبد الخالق نام ۷۶
خالق تخلص خدا بخش نام ״
خلیل تخلص سید ابراہیم علی نام ۷۷
خندان تخلص لا اعلم ״
خیال تخلص غلام حسن خان نام ۷۸
خاکی تخلص حیدر بیگ نام ״
خادم تخلص لا اعلم ״
خلیق تخلص میر حسن نام ״
خلیق تخلص میر مستحسن نام ۷۸
خادم تخلص خادم علیخان نام ۷۹
خان تخلص اشرف خان نام ״
خستہ تخلص غلام قطب نام ״
خرد تخلص نواب فخر الدین خان نام ״
خان تخلص محمد خان نام ۸۰
خاکسار تخلص میر محمد یار نام ״
خادم تخلص لا اعلم ״
خستہ تخلص محمد عبد الکریم خان نام ״
خلق تخلص سید سجاد مرزائی نام ״
صدر ابادی +
خوشنود تخلص لا اعلم ״

حرف الدال

درد تخلص خواجہ محمد میر نام ״
درویش تخلص میر شاہ علی نام ۸۲
داغ تخلص میر محمدی نام ״
دلبر تخلص چھوٹی بیگم نام ۸۴
دانا تخلص میر فضل علی نام ״
دبیر تخلص سید زین العابدین نام ״
دارا تخلص مرزا دارا بخت نام ״
داؤد تخلص لا اعلم + ״
دلخوش تخلص لالہ ایمان سنگہ نام ״
دردمند تخلص کریم اللہ خان نام ۸۵
دل تخلص آزاد خان نام ״
دل تخلص مولوی شمس الدین نام ״
دلسوز تخلص ضرار خان نام ۸۵
دردمند بیگم تخلص نواب قدسیہ بیگم نام ״
دل تخلص مرزا مراد خان نام ״
دل تخلص لا اعلم ۸۶
دلگیر تخلص میر حمایت اللہ نام ״
دیوانہ تخلص سید ... سنگہ نام ״
دوست تخلص لا اعلم ״
دیوانہ تخلص میرزا محمد علیخان نام ״
داغ تخلص میان ... نام ״

حرف الذال

ذوق تخلص شیخ محمد ابراہیم نام ״
ذرہ تخلص لالہ ... نام ۸۸
ذکا تخلص لالہ خوب چند نام ״
ذوق تخلص ... شاہ نام ״
ذاکر تخلص مرزا احمد بیگ نام ۸۹
ذوقا تخلص ... شاہ نام ״
ذکا تخلص ... نام ״
ذہنی تخلص ... نام ״

حرف الرا

راسخ تخلص ظہور علیخان نام ״
راجہ تخلص مہاراجہ بلونت سنگہ ۹۱
بہادر نام +
رقت تخلص لا اعلم ۹۲
رسا تخلص لا اعلم ״
رضا تخلص لا اعلم ״

رستم تخلص سید رستم علیخان نام	۹۳
رسوا تخلص لالہ آفتاب رائے نام	،،
رسا تخلص مولوی عظیم اللہ نام	۹۴
رہبر تخلص غلام محمد نام	۹۵
رضا تخلص سید محمد مہدی نام	،،
رضا تخلص میر رضا علی نام	،،
رضا تخلص میر محمد رضا نام	،،
رضا تخلص مرزا حسینون نام	،،
رضی تخلص سیف اللہ ولد رضی خان نام	،،
راقم تخلص لالہ بندرابن نام	،،
رضی تخلص مرزا رضی خان نام	۹۶
راغب تخلص نواب سبحان علی بیگ نام	،،
رعیت تخلص لالہ اعلم	،،
رافت تخلص رؤف احمد نام	،،
راضی تخلص راجہ بہادر نام	،،
رفیق تخلص امین اللہ نام	،،
راسخ تخلص غلام علی نام	،،
راحت تخلص مرزا تمکین نام	۹۷
رغبت تخلص میر ابو المعالی نام	،،
روشن تخلص روشن شاہ نام	،،
رفیع تخلص رفیع الدین خان نام	،،
رنگین تخلص لالہ پورن مل نام	،،
رفعت تخلص مرزا قاسم علی بیگ نام	،،
رونق تخلص میر غلام حیدر خان نام	۹۸
رند تخلص مہربان خان نام	،،
رضا تخلص حمید الدین نام	۹۸
رمز تخلص لالہ گنگا پرشاد نام	،،
رنج تخلص میر محمد نصیر نام	،،
راز تخلص حیدر آبادی	۹۹
رنگین تخلص سعادت یار خان نام	،،
رضا تخلص شیخ محسن رضا نام	۱۰۰
رمز تخلص محمد سلطان	،،
رفیع الملک صاحب عالم بہادر	
رفعت تخلص مرزا پیارے	،،
نام صاحب عالم	،،
رسا تخلص مرزا کریم الدین	۱۰۱
صاحب عالم	
رعنا تخلص میاں غلام محی الدین	۱۰۱
نام حیدر آبادی	
ربط تخلص رائے بالا پرشاد	،،
نام حیدرآبادی	،،
رہا تخلص غلام محمد خان نام	،،
حرف الزاء	
زکی تخلص شیخ مہدی علی نام	۱۰۲
زار تخلص میر مظہر علی نام	،،
زینت تخلص از ارباب نشاط	،،
زار تخلص میر برہان الدین نام	،،
زار تخلص میر بیدون علی نام	۱۰۳
زبان تخلص سید محمد زمان نام	،،
زکی تخلص صفدر علی خان نام	،،
زخم تخلص بسم اللہ خان نام	۱۰۳
حرف السین	
ساماں تخلص میر محمد ناصر نام	،،
سامی تخلص مرزا محمد جان بیگ نام	،،
سبحان تخلص عبد السبحان نام	۱۰۴
سائل تخلص مرزا محمد بیگ نام	،،
سبقت تخلص مرزا اسمٰعیل نام	،،
سخن تخلص حکیم مرزا محمد حسین بیگ نام	،،
سرسبز تخلص مرزا زین العابدین خان نام	،،
سجاد تخلص میر سجاد نام	۱۰۵
سخنور تخلص لالہ دیوالی سنگھ نام	،،
سراج تخلص سراج الدین علی خان نام	،،
سرور تخلص اعظم الدولہ میر محمد خان نام	۱۰۶
سراج تخلص لالہ اسلم	،،
سرور تخلص مرزا رجب بیگ نام	،،
سلطان تخلص مرزا ایزد بخش نام عرف مرزا نیلی	،،
سعید تخلص قاضی سعید الدین خان نام	،،
سکندر تخلص خلیفہ محمد علی نام	۱۰۷
سعادت تخلص سعادت علی نام	،،
سلطان تخلص نواب نصر اللہ خان نام	،،

نام	صفحہ
سلیمان تخلص لا اعلم	۱۰۷
سلام تخلص نجم الدین علی نام	″
سرعت تخلص لا اعلم	″
سلیمان تخلص مرزا سلیمان شکوہ	۱۰۸
بہادر صاحب عالم +	
سودا تخلص مرزا محمد رفیع نام	″
سجدہ گاہ شعرا و سجود الشعرا +	
سرور تخلص محمد میر نام ظہور الشعرا	۱۱۴
سہراب تخلص سہراب بیگ نام	۱۱۶
سید تخلص میر غلام رسول نام	″
سوزان تخلص مرزا احمد علیخان نام	″
سید تخلص حکیم قطب علی نام +	″
سیادت تخلص میر مجاہد الدین نام	″
سید تخلص میر غالب علیخان نام	۱۱۷
سحر تخلص شیخ محمد یعقوب علی نام	″
سرعت تخلص لا اعلم	۱۱۸
سعید تخلص سعید الدین خان نام	″
سلطان تخلص سلطان خان نام	″
حرف الشین	
شار تخلص لا اعلم +	۱۱۹
شاداب تخلص لالہ [illegible] نام	″
شاد تخلص اللہ یار بیگ نام	″
شاد تخلص لا اعلم +	″
شاد تخلص میر محمد حسین نام	″
شادان تخلص میر حبیب علی نام	″
شاکر تخلص شاہ شاکر علی نام	۱۱۹
شاہ تخلص شاہ سعد اللہ نام	۱۲۰
شاکر تخلص محمد شاکر نام	″
شائق تخلص محمد ہاشم نام	″
شائق تخلص پیر محمد نام +	″
شائق تخلص میر حاجی نام	″
شائق تخلص محمد نذیر الدین نام	۱۲۱
شرف تخلص شرف الدین نام	″
شرف تخلص میر مہدی نام +	″
شرف تخلص مرزا شمس الدین نام	″
شریف تخلص مرزا شریف بیگ نام	″
شرر تخلص مرزا صادق نام	″
شرافت تخلص مرزا اشرف علی نام	″
شرر تخلص مرزا اصغر علی نام	۱۲۲
شرر تخلص مرزا ابراہیم بیگ نام	″
شعلہ تخلص لالہ امر ناتھ نام	″
شفیع تخلص محمد شفیع نام	″
شفا تخلص حکیم یار علی نام	″
شفیق تخلص مظہر علی نام	″
شکوہ تخلص میر شکوہ علی نام	۱۲۳
شکوہ تخلص محمد رضا نام	″
شکر تخلص لالہ رادھا کشن نام	″
شکیبا تخلص شیخ غلام حسین نام	″
شگفتہ تخلص مرزا بیدار بخت نام	″
شگفتہ تخلص لالہ [illegible] نام	″
شائقہ تخلص مرزا یوسف علی نام	۱۲۴
شوق تخلص منشی شیخ الٰہی بخش نام	″
شوق تخلص محمد بخش نام	۱۲۵
شوق تخلص جوہر بیگ نام	″
شوق تخلص [illegible] نام	″
شوق تخلص لا اعلم	″
شوق تخلص حسن خان نام	″
شوق تخلص روشن علی نام	″
شوق تخلص غلام رسول نام	″
شور تخلص محمد بیگ نام	۱۲۶
شوق تخلص لطیف علی نام	″
شوق تخلص لالہ [illegible]	″
شور تخلص غلام [illegible]	۱۲۷
شہرت تخلص امیر بخش نام	″
شورش تخلص غلام [illegible]	[illegible]
شہامت تخلص شہامت علی	″
شہرت تخلص لا اعلم	″
شہید تخلص لا اعلم +	″
شیدا تخلص لا اعلم	″
شیفتہ تخلص لا اعلم	[illegible]
شرر تخلص لا اعلم	″
شفیق تخلص لا اعلم	″
شعوری تخلص لا اعلم	″
شہیدی تخلص [illegible]	″
کرامت علی نام +	

شیدا تخلص نواب معین الدین خاں نام	۱۲۹
شیدا تخلص خواجہ [illegible] نام	//
شگفتہ تخلص [illegible] نام	۱۳۰
شفیقہ تخلص [illegible]	//
نام [illegible] تذکرۂ گلشن بیخار	//
شفیق تخلص [illegible] خان نام +	۱۳۳
شاد تخلص [illegible] حسین نام	۱۳۴
شہرت تخلص مرزا حاجی نام +	//
شرر تخلص مرزا غیاث الدین نام	۱۳۵
شوق تخلص [illegible] بخش نام	۱۳۵
شمس تخلص [illegible] ولی اللہ نام	//
شاد تخلص منشی رام پرشاد نام	//
شکر تخلص محمد مرزا نام +	۱۳۶
شاد تخلص رائے دیبی پرشاد نام	//
شاکر تخلص لا اعلم +	//
حرف الصاد	//
صاحب تخلص شجاع الدولہ	//
نواب [illegible] افراسیاب خان	
بہادر [illegible] شمس الدین [illegible] +	
صاحب تخلص [illegible] بیگم نام	//
صاحب تخلص لا اعلم +	۱۳۹
صاحب تخلص امام علی نام	//
صادق تخلص صادق علی خان نام	۱۴۰
صادق تخلص صادق علی خان نام	۱۴۱
صابر تخلص صابر شاہ نام	//

صادق تخلص میر جعفر علی نام	۱۴۱
صانع تخلص نظام الدین احمد نام	//
صبا تخلص لا اعلم +	//
صبا تخلص لالہ کانجی مل نام	//
صبا تخلص مرزا [illegible] ناتھ نام	۱۴۲
صفدری تخلص میر [illegible] علی نام	//
صبر تخلص مرزا غلام حسن خان نام	//
صفدر تخلص میر صفدر علی نام	//
صدق تخلص لا اعلم +	//
صفا تخلص لالہ سندر لعل نام	//
صفا تخلص لا اعلم +	//
صنعت تخلص میاں کریم اللہ نام	//
صافی تخلص لالہ بدری سین نام	//
صابر تخلص مرزا صابر نام	۱۴۴
صفا تخلص صاحب عالم مرزا [illegible] نام	//
صفیر تخلص جان خان نام	//
صدیق تخلص محمد صدیق نام	//
صمد تخلص میاں عبدالصمد نام	۱۴۵
صبا تخلص میر وزیر علی نام	//
حرف الضاد	
ضیا تخلص ضیاء الدین نام	۱۴۶
ضبط تخلص میر حسن شاہ نام	//
ضیا تخلص میر ضیاء الدین نام	۱۴۷
ضمیر تخلص شیخ مداری نام	//
ضیا تخلص مرزا ضیا بخت نام	//

ضمیر تخلص لالہ گنگا داس نام	۱۴۷
ضیغم تخلص مولوی غضنفر علی نام	۱۴۸
حرف الطا	
طفل تخلص مرزا عبدالمقتدر نام	//
طالب تخلص طالب حسین نام	//
طرہ تخلص طرہ باز خان نام +	//
طرب تخلص لالہ جھنو لعل نام	۱۴۹
طالب تخلص لا اعلم	//
طالب تخلص حافظ طالب نام	//
طالب تخلص طالب علی نام	//
طور تخلص لا اعلم +	//
طوباس تخلص قوم [illegible]	۱۵۰
طالب تخلص شیر محمد خان نام	//
طالع تخلص لالہ ہندو لعل نام	۱۵۱
حرف الظا	
ظفر تخلص حضرت ظل سبحانی	//
مرزا ابو ظفر صاحب بہادر شاہ +	//
ظاہر تخلص حکیم میر مہدی نام	۱۵۲
ظہور تخلص ظہور اللہ بیگ نام	۱۵۳
حرف العین	
عاجز تخلص لالہ زوراور سنگھ نام	۱۵۴
عالی تخلص لا اعلم	//
عارف تخلص محمد عارف نام	//
عالیجاہ تخلص پسر نواب	//
نظام الملک +	//

عارف تخلص میر عارف علی نام + ۱۵۴
عاصی تخلص منشی امداد حسین نام + ۱۵۵
عاجز تخلص الفت خان نام + ″
عاصی تخلص لا اعلم + ″
عاقل تخلص عاقل شاہ نام + ″
عاصی تخلص لا اعلم + ۱۵۶
عاشق تخلص مہدی علیخان نام ″
عاشق تخلص لا اعلم + ۱۵۷
عاشق تخلص لاارام سنگھ نام ″
عاشق تخلص منشی بھولا ناتھ نام ″
عاشق تخلص شیخ نبی بخش نام + ″
عاشق تخلص مولوی جلال الدین نام ۱۵۹
عاشق تخلص مرزا آغا حسین قلیخان نام ″
عبد تخلص عبد الوسع نام + ۱۶۰
عشرت تخلص میر ضیا الدین نام ″
عزلت تخلص سید عبد الولی نام + ″
عزیز تخلص عزیز اللہ نام ″
عزیز تخلص لالہ سنبھو ناتھ نام ″
عزیز تخلص لالہ بھکاری لعل نام ۱۶۱
عزیز تخلص لالہ مہاراج سنگھ نام ″
عسکری تخلص مرزا عسکری نام ″
عشق تخلص شیخ غلام محی الدین نام ″
عشاق تخلص لا اعلم + ۱۶۲
عشق تخلص حکیم میر عزت اللہ خان نام ″
عشقی تخلص لا اعلم ″
عشق تخلص شاہ رکن الدین نام ۱۶۳
عشرت تخلص میر غلام علی نام ″
عظیم تخلص مرزا عظیم بیگ نام ۱۶۴
عظمت تخلص میر عظمت اللہ نام ۱۶۵
عنایت تخلص عنایت علی خان نام ″
علی تخلص مرزا علی قلی نام + ″
عیش تخلص مرزا حسین قلیخان نام ″
علی تخلص محمد علی خان نام ۱۶۶
عیاش تخلص لالہ خیالی رام نام ″
عیاش تخلص میر یعقوب نام ″
عیشی تخلص طالب علی نام + ″
عجز تخلص لالہ سند لعل نام ۱۶۷
عاجز تخلص میر فیض علی نام ″
عاصی تخلص نواب غلام حسین خان نام ″
عاصی تخلص منشی صدر الدین نام ″
عیار تخلص لدار علی نام ″
عظیم تخلص لا اعلم + ۶۸
عارف تخلص نواب ″
زین العابدین نام + ″
عزیز تخلص یوسف علی خان نام ″
عیش تخلص حکیم آغا جان نام ۱۶۹
عصر تخلص میاں احمد علی نام ″
عزم تخلص محمد غوث نام ″
عنایت تخلص میر قمر الدین ″
نام حیدر آبادی + ″
عاجز تخلص لالہ مہاراج لعل نام ۱۷۰

حرف الغین

غالب تخلص مکرم الدولہ نام ۱۷۰
غالب تخلص غالب علی خان نام ۱۷۱
غالب و اسد تخلص ″
اسد اللہ خان نام +
غضنفر تخلص غضنفر علیخان نام ۱۷۲
غازی تخلص لا اعلم ۱۷۴
غلامی تخلص شاہ غلام محمد نام ″
غلام تخلص راجہ گوپال ناتھ نام ″
غافل تخلص لالہ رام سنگھ نام ۱۷۵
غافل تخلص راجہ بختاور سنگھ نام ۱۷۵
غریب تخلص لا اعلم ″
غمگین تخلص میر سید علی نام ″
غنی تخلص لا اعلم + ۱۷۶
غریب تخلص شیخ نصیر الدین نام ″
غنی تخلص شیخ عبد الغنی نام ″
غواص تخلص لا اعلم + ″
غریق تخلص لا اعلم + ۱۷۷
غمگین تخلص عبد اللہ نام ″
نبیرہ میر حسین تسکین +

حرف الفا

فدا تخلص سید محمد علی نام ۱۷۷
عرف فدا شاہ +
فائق تخلص میر احمد خان نام ۱۷۸

فائز تخلص لا اعلم +	۱۷۸
فارغ تخلص لا اعلم +	//
فارغ تخلص لالہ بالمکند نام	//
فارغ تخلص نارغ شاہ نام	//
فدا تخلص میر عبدالصمد نام	۱۷۹
فدا تخلص مرزا عظیم بیگ نام	//
فدا تخلص فدا حسین خان نام	//
فدا تخلص نافیت محمود خان نام	//
فدا تخلص امام الدین نام	//
فدوی تخلص لالہ پنچھی رام نام	//
فدوی تخلص لا اعلم	//
فدوی تخلص مرزا احمد علی نام	۱۸۰
فدوی تخلص میر فضل علی نام	//
فدوی تخلص محمد محسن نام	//
فراسو تخلص فراسو نام +	//
فراغ تخلص محمد فراغ نام	۱۸۱
فرخ تخلص میر فرخ علی نام	//
فرحت تخلص امیر علی نام +	//
فرخ تخلص لا اعلم	//
فروغ تخلص میر حسن علی خان نام	//
فریاد تخلص لا اعلم +	//
فراق تخلص حکیم ثناء اللہ خان نام	//
فرخ تخلص حکیم شیخ فرخ الدین نام	۱۸۲
فریاد تخلص میر ببر علی نام	۱۸۳
فراقی تخلص لالہ پیارے کشور نام	۱۸۴

فصیح تخلص مرزا جعفر علی نام	//
فضل تخلص فضل علی خان نام	۱۸۴
فقیر تخلص میر فقیر اللہ نام	۱۸۵
فغان تخلص اشرف خان نام	//
فگار تخلص میر حسین نام	۱۸۶
فقیر تخلص میر شمس الدین نام	//
فگار تخلص مرزا قطب علی نام	//
فیض تخلص پنڈت کرپا کشن نام	//
فیض تخلص میر فیض علی نام	۱۸۷
فطرت تخلص حکیم یٰسین نام	//
فراسو تخلص گوسٹین نام	۱۸۸
فدا تخلص پنڈت دیا ندہان نام	//
فاضل تخلص شیخ محمد فاضل نام	//
فسون تخلص شیخ مرزا جہان نام	۱۸۹
فاضل تخلص محمد فاضل نام حیدرآبادی +	//
فیض تخلص حافظ شمس الدین نام حیدرآبادی +	//

حرف القاف

قائم تخلص شیخ محمد قیام الدین نام	۱۹۰
قاسم تخلص سید قاسم علی خان نام	۱۹۱
قاسم تخلص میر قدرت اللہ خان نام	۱۹۲
قاسم تخلص میر قاسم علی نام	//
قاصر تخلص میر ببر علی نام	//
قبول تخلص مرزا علی بیگ نام	//

قابل تخلص مرزا علی بخش نام	۱۹۳
قدرت تخلص شاہ قدرت اللہ نام	//
قدرت تخلص سعد لوی قدرت اللہ نام	//
قدرت تخلص سعد لوی قدرت اللہ نام	//
قربان تخلص میر مہدی نام	//
قربان تخلص میر قربان علی نام	۱۹۴
قرار تخلص جان محمد نام	//
قرار تخلص میر حسین علی نام	//
قدین تخلص لا اعلم	//
قلندر تخلص لا اعلم	//
قسمت تخلص شمس الدولہ نام	//
قمر تخلص مرزا قمر الدین نام	//
قمر تخلص مرزا قمر بیگ نام	۱۹۵
قیس تخلص مرزا احمد علی نام	//
قلق تخلص لا اعلم +	//
قوت تخلص لا اعلم	//
قناعت تخلص مرزا جہان نام	//
قصد تخلص حسن مرزا نام حیدرآبادی +	//

حرف الکاف

کامل تخلص پنڈت ٹھاکر داس نام	۱۹۶
کامل تخلص مرزا کامل نام	//
کبیر تخلص حکیم کبیر علی نام	//
کریم تخلص کریم اللہ خان نام	//
کرم تخلص شیخ غلام حسن نام	//

اکرم تخلص مرزا حیدر علی نام ۔ ۱۹۷
گفتار تخلص مرزا سنگی بیگ نام + ۔ ״
گریاں تخلص میر مہدی نام ۔ ״
گستاخ تخلص مرزا علی نام ۔ ״
گلو تخلص میر گلو نام + ۔ ״
کلیم تخلص شیخ کلیم اللہ نام ۔ ״
کلیم تخلص میر محمد حسین نام ۔ ۱۹۸
کمال تخلص شاہ کمال الدین نام ۔ ״
کماں تخلص لا اعلم ۔ ۱۹۹
گنا تخلص گنا بیگم نام ۔ ״
کوچک تخلص شاہزادہ مرزا وجیہ الدین نام + ۔ ״
کوثر تخلص مہدی علی خان نام ۔ ״
گویا تخلص شیخ ہدایت اللہ نام ۔ ״
گویا تخلص حسام الدولہ نواب فقیر محمد خان نام + ۔ ۲۰۰
کہتر تخلص کہتر شاہ نام + ۔ ״
کافی تخلص مولوی کفایت علی نام ۔ ۲۰۱
کوکب تخلص [illegible] نام حیدرآبادی + ۔ ״

حرف اللام

لطیف تخلص میر شمس الدین نام ۔ ״
لطیف تخلص میر لطیف علی نام ۔ ۲۰۲
لطف تخلص مرزا علی نام ۔ ״
لائق تخلص لالہ اندی پرشاد نام حیدرآبادی + ۔ ۲۰۲
لہر تخلص بیدار بخش نام ۔ ״

حرف المیم

مائل تخلص میر مہدی نام + ۔ ۲۰۳
مائل تخلص محمد بابا بیگ نام ۔ ״
مائل تخلص سید کاظم علی نام ۔ ״
ماہر تخلص فخر الدین خان نام ۔ ۲۰۴
مبتلا تخلص مرزا کاظم علی نام ۔ ״
مبتلا تخلص لا اعلم ۔ ״
مجذوب تخلص میر غلام حیدر بیگ نام ۔ ״
مجنون تخلص لا اعلم ۔ ״
مجنون تخلص لا اعلم + ۔ ۲۰۵
محرم تخلص میر فتح علی نام ۔ ״
محرم تخلص میاں رحمت اللہ نام ۔ ״
مجبور تخلص حق رسان نام ۔ ۲۰۶
محزون تخلص میر ناصر خان نام ۔ ״
محزون تخلص عالم شاہ نام ۔ ۲۰۷
محو تخلص منشی حسین علی خان نام ۔ ۲۰۸
محو تخلص شیخ حفیظ اللہ نام ۔ ״
محب تخلص شیخ ولی اللہ نام ۔ ۲۰۹
محبت تخلص میر سجاد علی نام ۔ ״
محبت تخلص نواب محبت خان نام ۔ ״
محنت تخلص مرزا حسین علی نام ۔ ״
محشر تخلص اکرام اللہ خان نام ۔ ۲۱۰
محشر تخلص مرزا علی تقی نام ۔ ۲۱۰
محسن تخلص میر محسن نام ۔ ״
مخمور تخلص [illegible] ۔ ״
محمود تخلص محمود خان نام ۔ ״
مخلص تخلص میر باقر نام ۔ ״
مخلص تخلص [illegible] خان نام ۔ ۲۱۱
مدحت تخلص لا اعلم + ۔ ״
مدہوش تخلص لا اعلم ۔ ״
مرزا تخلص آغا مرزا نام ۔ ״
مرزا تخلص مرزا [illegible] نام ۔ ۲۱۲
مرزا تخلص ہدایت اللہ نام ۔ ״
مرزا تخلص لا اعلم ۔ ۲۱۳
مروت تخلص [illegible] علی نام ۔ ״
مرغوب تخلص مرزا علی نام ۔ ״
مزمل تخلص مزمل شاہ نام ۔ ״
مسرور تخلص شیخ پیر بخش نام ۔ ״
مسرور تخلص مرزا سنگی نام ۔ ۲۱۴
مسرور تخلص شرف الدین احمد نام ۔ ״
مسکین تخلص سید عبد الواحد نام ۔ ״
مست تخلص [illegible] علی نام ۔ ״
مستمند تخلص یار علی خان نام ۔ ״
مسیح تخلص میاں [illegible] نام ۔ ״
نشتر تخلص قطب الدین نام ۔ ۲۱۵
مشتاق تخلص عبد اللہ خان نام ۔ ״
مشتاق تخلص حافظ تاج الدین نام ۔ ״

مشتاق تخلص محمد [illegible] نام	۲۱۵	مفتون تخلص مرزا کریم بخش نام	۲۲۹	مونس تخلص حکیم سجاد علی نام	۲۳۷
مشوش تخلص لا اعلم	//	مخلص تخلص محب علی نام	//	مہر تخلص مرزا حب بیگ نام	۲۳۸
مسعد تخلص میر ارشاد علی نام	۲۱۶	مقبول تخلص لا اعلم	۲۳۰	مہر تخلص منشی مہر چند نام	//
مشفق تخلص غلام [illegible]	//	مقتول تخلص ابراہیم بیگ نام	//	مہابت تخلص مرزا علی نام	//
مضمون تخلص لا اعلم	۲۱۸	مقصود تخلص لا اعلم	//	مہر تخلص مرزا حاتم علی نام	//
مضمون تخلص شیخ شرف الدین نام	//	ملال تخلص لا اعلم +	۲۳۱	مسیح تخلص شیخ احمد نام	۲۳۹
متشم تخلص لالہ	۲۱۹	مقبول تخلص شاہ شرف الدین نام	//	مہر تخلص نواب [illegible] خان نام	۲۴۱
کنور حسین نام +		تمام تخلص لا اعلم	//	مفتون تخلص حکیم کوچک خان نام	//
متخلف تخلص مرزا	//	ممتاز تخلص لا اعلم	//	ماہ تخلص مرزا عنایت علی نام	//
[illegible] نام		ممنون تخلص میر امانت علی نام	//	منیر تخلص سید شیر الدین نام	۲۴۲
منتظر تخلص لالہ درگا پرشاد	//	ممنون تخلص سید نظام الدین نام	//	منیر تخلص اسمعیل حسین نام	//
مضطر تخلص محمد حاجی نام	//	منیر تخلص وحید الدین نام	۲۳۲	مشتاق تخلص مرزا احمد بیگ نام	۲۴۳
[illegible] تخلص مرزا	//	منیر تخلص خواجہ [illegible]	۲۳۳	مشکل تخلص شیخ امین الدین نام	//
خان جانان نام +		منشی تخلص میر محمد حسین نام	//	مسیح تخلص لا اعلم	//
مظفر تخلص سید مظفر علی نام	۲۲۰	منشی تخلص لالہ امیر چند نام	//	مسرور تخلص لا اعلم	//
مشغول تخلص لا اعلم	//	منتظر تخلص شیخ الاسلام نام	//	مسیح تخلص نواب محمد مسیح خان نام	//
مشفق تخلص محمد امین نام	//	منتظر تخلص شیخ امام الدین نام	۲۳۴	منتظر تخلص اسد اللہ نام	۲۴۴
معین تخلص معین الدین	//	منعم تخلص قاضی نور الحق نام	//	منیر تخلص لا اعلم +	//
معروف تخلص مرزا	//	منعم تخلص لالہ امید لال نام	//	موزون تخلص ذوالفقار حسین نام	//
امین حسن خان نام +		منصف تخلص نصرت علی	//	مسرور تخلص نواب [illegible]	//
سوسن تخلص میر حسن خان نام	۲۲۳	خان نام +		غلام حسین خان نام +	
میر تخلص محمد تقی نام	۲۲۴	منت تخلص میر قمر الدین نام	//	شیر تخلص عنایت حسین خان	//
مرشد شعرا +		موزون تخلص میر فرزند علی نام	۲۳۵	نام + + + +	
مشفق تخلص شفق علی نام	۲۲۹	موزون تخلص لالہ [illegible] سنگھ نام	//	مشتاق تخلص غلام علی نام	//
معصوم تخلص میر شیست علی نام	۲۲۹	موج تخلص خدا بخش نام	۲۳۶	منتظر تخلص محمد اسد اللہ نام	۲۴۵

محسن تخلص لا اعلم ۲۴۵
مست تخلص لالہ رتن لعل نام ״
حیدر آبادی +
مسرور تخلص لالہ گردھاری لعل نام ״
محسن تخلص محمد محسن نام ״

حرف النون

ناجی تخلص محمد شاکر نام ״
نالان تخلص محمد عسکری نام ۲۴۶
نالان تخلص لا اعلم + ״
نادم تخلص لا اعلم ״
ناصر تخلص نواب ناصر جنگ نام ״
نادر تخلص لالہ گنگا پرشاد نام ۲۴۷
نادر تخلص میر محمد عارف نام ״
نازک تخلص زینت نام ״
ناظم تخلص لا اعلم ״
نامی تخلص مرزا حبیب بیگ نام ״
نامی تخلص مبارز الدولہ نواب مرزا حسام الدین حیدر خان نام ״
نامی تخلص لا اعلم ۲۴۸
ناسخ تخلص شیخ امام بخش نام ״
نثار تخلص عبد الرسول نام ۲۵۰
نثار تخلص نثار علی نام ״
نثار تخلص محمد امان نام ״
نجف تخلص میر نجف علی نام ״
نجات تخلص لا اعلم ״
ندرت تخلص میر مغل بیگ نام ۲۵۱
ندیم تخلص مرزا علی نام + ״
نزہت تخلص مرزا رحیم بیگ نام ״
نزاکت تخلص رمجو نام ״
نسیم تخلص گلزار علی نام ۲۵۲
نسیم تخلص مرزا [illegible] نام ״
نشاط تخلص مولوی الٰہی بخش ״
نشاط تخلص لالہ اشیری سنگھ نام ״
نصیر تخلص شاہ نصیر الدین نام ۲۵۳
نظر تخلص لالہ بسنت لال نام ״
نظر تخلص لا اعلم + ״
نظام تخلص نواب نظام الملک ۲۵۴
نظام الدین خان نام +
نعمی تخلص نعمت اللہ نام ״
نکہت تخلص نذر علی بیگ نام ״
نوا تخلص ظہور احمد خان نام ۲۵۵
نوازش تخلص نوازش حسین نام ״
نیاز تخلص محمد حسین نام + ״
نیاز تخلص مولوی نیاز احمد ״
ناصر تخلص لا اعلم + ۲۵۶
نسیم تخلص لا اعلم ״
نحیف تخلص سید برکت علی نام ۲۵۷
نسیم تخلص لا اعلم + ״
نظیر تخلص سید ولی محمد نام ״
آبادی شعرا +
نیر تخلص خلف مرزا ״
کریم الدین نام +
نکہت تخلص نیاز علی نام ״
نادر تخلص کلب حسین خان نام ״
نشاط تخلص رائے نول پرشاد ״
نامی حیدر آبادی +
نیک تخلص میر جعفر علی نام ۲۵۹

حرف الواو

واقف تخلص لا اعلم ״
والہ تخلص لا اعلم ״
والہ تخلص مہربان خان نام ״
واسع تخلص حسن بخش خان ״
واصل تخلص محمد وصال خان ״
وجیہ تخلص نواب وجیہ الدین خان نام ۲۵۹
وحشت تخلص لا اعلم ״
وحشت تخلص میر ابو الحسن نام ״
وحشت تخلص غلام علی خان ״
وحدت تخلص لالہ جمعیت رائے ۲۶۰
وزیر تخلص خواجہ وزیر نام ۲۶۰
وزیر تخلص نواب
وزیر علی خان نام +
وسعت تخلص مستقیم خان نام ۲۶۱
وصال تخلص حکیم نصر اللہ خان نام ״

والاؔ تخلص مظہر علی خان نام	۲۸۱
ولیؔ تخلص مرزا ولی محمد نام	۲۸۱
ولیؔ تخلص حاجی ولی نام	۲۸۱
وحیدؔ تخلص حکیم محمد وحید الدین خان نام	۲۸۲
وفاؔ تخلص حیدر علی نام	۲۸۲
وحیدؔ تخلص مولوی عبدالرؤف نام	۲۸۲

حرف الہا

ہادیؔ تخلص میر محمد جواد علیخان نام	۲۸۳
ہاشمیؔ تخلص میر محمد ہاشم نام	۲۸۳
ہاشمیؔ تخلص لالہ علم +	۲۸۳
ہدایتؔ تخلص ہدایت خان نام	۲۸۳
رشیدؔ تخلص لالہ رشید کشنو نام	۲۸۳
ہمامؔ تخلص عبدالله خان نام	۲۸۴
ہمرہؔ تخلص لالہ اسلم	۲۸۴
ہمتؔ تخلص لالہ علم	۲۸۴
ہوشؔ تخلص غلام مرتضیٰ نام	۲۸۴
ہوشؔ تخلص شمس الدین نام	۲۸۴
ہوسؔ تخلص مرزا محمد تقی خان نام	۲۸۴
ہدایتؔ تخلص شیخ ہدایت علی نام +	۲۸۵
ہادیؔ تخلص میر ہادی نام	۲۸۵
ہشیارؔ تخلص سید کرامت علی نام	۲۸۵
ہجرؔ تخلص میاں امام بخش نام حیدرآبادی	۲۸۵

حرف الیا

یادؔ تخلص میر غلام حسین نام	۲۸۶
یاسؔ تخلص خیر الدین نام	۲۸۶
یقینؔ تخلص انعام الله خان نام	۲۸۶
یکرنگؔ تخلص مصطفےٰ خان نام	۲۸۷
یاسؔ تخلص حکیم اکرام الله نام	۲۸۷
یوسفؔ تخلص میر یوسف علی نام	۲۸۷
یکتاؔ تخلص خواجہ معین الدین خان نام +	۲۸۸
یاسؔ تخلص میاں ننھو نام	۲۸۸
یوسفؔ تخلص نواب محمد علی خان نام +	۲۸۸

برائے مصلحات اسماے چند شعرا طوطی خامۂ رونما یان طرح نوا سنج حقیقت ہوا
والدؔ شعرا حاجی ولی صاحب قدس سرہ ظہور الشعرا میر سوز صاحب مرحوم
مجددؔ گاہ شعرا و سید الشعرا مرزا محمد رفیع سودا صاحب مرشدؔ شعرا میر تقی صاحب استاد
ہادیؔ شعرا سید ولی محمد تخلص نظیر صاحب خضرؔ شعرا خواجہ میر درد صاحب رحمۃ الله علیہ
اصطلاح نام مستقر الخلافت اکبرآباد بدین وجہ زیب دفتر کی گئی پس جس شائق نے
سنا اوسکو یہ طرز پسند آئی +

حیدر دہلی فخر دہلی

CALL No. [۸۹۱٫۵۴۳۱۰۹ / ب ۱۱ گ ب خ] ACC. NO. ۷۵۸۸
AUTHOR عندلیب، میر قطب الدین
TITLE گلستان بے خزاں معروف بہ نغمۂ عندلیب

ب ۱۱ گ ب خ ۸۹۱٫۵۴۳۱۰۹
۷۵۸۸
عندلیب، میر قطب الدین
گلستان بے خزاں

Date	No.	Date	No.

MAULANA AZAD LIBRARY
ALIGARH MUSLIM UNIVERSITY

RULES :—

1. The book must be returned on the date stamped above.
2. A fine of Re. 1-00 per volume per day shall be charged for text-books and 10 Paise per volume per day for general books kept over-due.